



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



ناول: "محبت یوں بھی ہوتی ہے"

رائٹر: "ایس۔ اے۔ یوسف"

اسلام علیکم!

آپ تمام قارئین سے سب سے پہلے تو گزارش ہے کہ یہ میرا پہلا ناول ہے تو بہت سی غلطیاں ہو گئیں ہو سکتا ہے کہیں سین بہت چھوٹا لگے تو کہیں بہت ہی ڈریگ کیا ہو تو پلیز معاف کر دیجیے گا اور اپنی آراء سے ضرور آگاہ کیجیے گا تنقید آپ کا حق ہے مگر ہاتھ زرا آہستہ رکھیے گا کہ ننھا سادہ ہے کہیں سخت تنقید سے لکھنے کا حوصلہ ہی ختم نہ ہو جائے

یہ ناول لانگ بھی ہو سکتا اور شارٹ بھی کہانی کے پیش کرنے پر پتہ چلے گا... اسکی اسٹوری لائن کے لیے صرف اتنا کہوں گی کہ یہ رشتوں سے گندھا ایک ناول ہے جس میں کہیں غلط فہمیاں ہیں تو کہیں رشتوں کا پاس رکھتے ہوئے اپنی ہی ذات کی نفی کر جانا ہے کہیں بے جا مانا ہے تو کہیں پیار سے دل جیتنے کا ہنر... باقی آپ لوگ پڑھ کر بتائے گا کیسی لگی پہلی قسط اور میری غلطیوں کی طرف بھی نشاندہی کروایے گا تاکہ آگے کی اقساط میں انھیں دور کر سکوں...

(اور ہاں یہ رومینٹک ناول نہیں ہے جو اکثریت سمجھ رہی ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: 1 تا 3

ابھی وہ گھر میں داخل ہوئی تھی کہ اسکی نظر رشتے کروانے والی انکے پڑوس میں رہنے والی آنٹی پر پڑی اور اسکا پہلے سے خراب موڈ مزید بگڑ گیا... ایسا نہیں تھا کہ وہ کوئی بد صورت یا ادھیڑ عمر کی خاتون تھی نہیں بلکہ وہ تو ابھی چوبیسویں میں لگی تھی مگر اسکی والدہ کو اسکی عمر ناجانے کیوں ڈھلتی لگنے لگی تھی اور اسی لیے وہ چاہتی تھیں کہ شازمہ (انکی بڑی بیٹی) کی طرح جلد از جلد اسکی بھی شادی ہو جائے، پھر وہ اپنی توجہ اپنی نور نظر لا پرواہ، مگر حساس طبعیت کی شیخ سعدی کی چیلی کی جانب کریں جسے صرف بحث و مباحثہ یا شیخ کی کتابیں پڑھنا آتا تھا.. اچانک ہی بات کرتے کرتے شاہانہ بیگم کی نظر دروازے میں ایستادہ اپنی سوچوں میں گم روم پر پڑی... ارے تم کب آئیں اور یوں دروازے میں کیوں کھڑی ہو، شاہانہ نے رومانہ عرف روماسے کہا جو انکی آواز سے واپس اپنی دنیا میں آئی...

اسلام علیکم! ماما اینڈ آنٹی کیسے ہیں آپ لوگ...؟

آؤ آؤ بیٹا آؤ ماشاء اللہ تم تو دن بدن نکھرتی جا رہی ہو... اور رومانے نظر اٹھا کر سامنے لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھا جو صاف کہہ رہا تھا کہ بی بی! اور پہلے ہاتھ منہ دھولے... جبکہ نصرت آنٹی کی نظر میں یہی دھول مٹی سے اٹاٹوٹ چہرہ نکھرتا ہوا تھا.. واہ رے مولا تیری دنیا کے بناوٹی لوگ... آنٹی آپ ماما سے باتیں کریں میں زر افریش ہو جاؤں... یہ کہہ کر روماسیدھی اپنے کمرے کی جانب بھاگی...

شاہانہ بیگم ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں جنہوں نے اپنی تینوں بیٹیوں کو بہت ہی کم عمری کی بیوگی میں تنہا پالا ہے... جب تک شہاب صاحب زندہ تھے تب تک تو شاہانہ بیگم بھی ایک دبو سی خاتون رہیں مگر انکی ناگہانی موت نے انھیں اپنے آپ میں ایک مضبوط اور بہادر مگر سخت مزاج کی خاتون بنا دیا.. اس معاشرے میں تنہا جوانی کی عمر میں تین تین بچیوں کی حفاظت کرنا اور پالنے کے لیئے انھیں یہ کرنا پڑا... شاہانہ بیگم اور شہاب صاحب کی تین بیٹیاں ہیں بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی ہے جبکہ منجھلی بیٹی رومانہ کے لیے آجکل رشتہ ڈھونڈا جا رہا ہے اور سب سے چھوٹی اور دونوں بہنوں کی لاڈلی سعدی ہے جسکا نام تو سوما ہے مگر سب اسکی کم عمری سے ہی شیخ سعدی کی کتابوں میں دلچسپی کے مد نظر اسکو سعدی ہی کہتے ہیں...

کیا ہوا آپنی خیریت موڈ آف لگ رہا ہے... جبکہ رومانہ کو یہ بھی نہیں کہہ سکی کہ مجھے آئے روز کے یہ تماشے پسند نہیں کیونکہ رومانہ اپنی اس لاڈلی بہن کی عادت سے بھی واقف تھی کہ اسکو کچھ بتانے کی دیر ہے اور پھر ماما اور سعدی کی ایک ناختم ہونے والی بحث شروع ہو جاتی ہے اور اس وقت رومانہ بالکل موڈ نہیں تھا یہ سب سننے کا کیونکہ آج ہی اسے آفس میں سر سے بھی ڈانٹ پڑی تھی وجہ اسکی

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

.....

<http://primenovels.blogspot.com/>

سے باز نا آئی دیکھیے گا میں تو راج کرونگی اور آپ کے پاس پھٹکونگی بھی نہیں (کبھی کبھی کوئی لمحہ قبولیت کا بھی ہوتا ہے اور شاید سوما کے یہ الفاظ کاتب تقدیر نے محفوظ کر لیے تھے) اچھا ناما
چھوڑیں بچی ہے اگر سامنے آ بھی گئی تو کیا ہو گیا ایسا رومانے تو معاملہ ختم کروانے کی نیت سے کہا تھا
مگر شاہانہ بیگم نے اب جو بولا تو وہ ہم پھوڑا... ہوا کیا؟ ہوا یہ ہے کہ یہ اب بھگتے نتیجہ کیونکہ سوما
شہاب ان لوگوں کو پسند آچکی ہیں... دل تو میرا یہی چاہ رہا ہے کہ تمہیں ہی بیاہ دوں مگر کیا فائدہ دو
دن بعد تم نے میرے ہی سر پہ پھر آ بیٹھنا ہے.. کام کاج تو آتا جاتا نہیں ہے صاحبزادی کو... دیکھ
سعدی میں آج آخری بار کہہ رہی ہوں کہ اگر تمہارے یہی طور طریقے رہے تو بہت جلد رومانے
پہلے میں نے تمہیں روانہ کر دینا ہے اور لے جانے والوں کو بھی کہہ دینا ہے بہن جیسے یا مرے اپنے
پاس ہی رکھنا... اور یہ سننے کی دیر تھی سعدی صاحبہ جو اتنی دیر سے نجانے اپنی زبان بند کر کے بیٹھی
تھیں بول اٹھیں ارے واہ ایسے کیسے آپ مجھے انکے حوالے کر سکتی ہیں... کیوں کیوں نہیں کر سکتی
میں.. اب کیا تم سے پوچھ پوچھ کر فیصلے کروں گی... دیکھ زرا لڑکی آج ہی نصرت سے کہتی ہوں کہ
اب ایک نہیں دو لڑکوں کے رشتے لائے... ماما ایا نہیں کر سکتیں سعدی نے تھوڑے غصیلے
لہجے میں کہا کیونکہ وہ اچھے سے اپنی ماں کی طبیعت کو جانتی تھی کہ جو بات انکے دماغ میں سما جائے
اس پر پھر وہ عمل کر کے رہتی ہیں... ملاؤ زرا نصرت بہن کا نمبر شاہانہ بیگم نے رومانے کو مخاطب کرتے
کہا... جبکہ سعدی لپک کر ماں کے پاس آئی اور گلے میں بانہیں ڈال دیں اور لگی پیار کرنے.. اوہو

میری پیاری ماما آپ بھی نامذاق کرتی ہوں نا.. پلیز معاف کر دیں اب کچھ الٹا سیدھا نہیں کرونگی...
پلیز ماما... اور شاہانہ بیگم نے تنبیہ نگاہوں سے اسے وارن کیا اور کہا یہ آخری بار ہے... یا ہوووو
سعدی نے ایک نعرہ لگایا اور بھیج ڈالا اپنے بازوؤں میں... جبکہ شاہانہ بیگم اسکی اس بچکانی حرکت پر
مسکرا دیں....

کب سدھرے گی یہ لڑکی... کیوں فکر کرتی ہیں ماما! ہماری سوما بچکانہ حرکتیں ضرور کرتی ہے مگر ہے
وہ ہم سب سے زیادہ سمجھدار... بس سمجھداری سے کام نہیں لیتی ت لوگوں نے ہی تو اسے بگاڑا ہوا
ہے شاہانہ بیگم سے کب اپنی ہی لاڈلی کی تعریف ہضم ہونا تھی اسی لیے جلے کٹے انداز میں کہا جبکہ
روما اپنی ماں کی بات سن کر ہنس دی آپ بھی نا...

*****#####*****

احمد ہاؤس میں ہر طرف سناٹے کا راج تھا لگتا ہی نہیں تھا کہ یہاں کوئی زری روح بھی رہتا ہے، اور یہ
بھی بس کچھ دن کی بات ہے کیونکہ نہال کے آجانے کے بعد تو احمد ہاؤس سکون کو بھی ترسے گا...
ارے نہال کے بارے میں تو بتایا نہیں آپکو... نہال احمد ہیں اس گھر کی پہلی جنریشن کی پہلی اولاد...
احمد صاحب دو ہی بھائی تھے۔ واسع احمد اور احمد شفیع... واسع صاحب کے دو بیٹے ہیں بڑے بیٹے عمار
احمد اور چھوٹے بیٹے غازی احمد... احمد شفیع جنکے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں بڑے بیٹے جنکا
نام خرم ہیں جو غازی احمد کی تقلید کرتے ہوئے باہر پڑھنے کی غرض سے گئے تھے مگر انکی واپسی ایک

عد د بچے کے ساتھ ہوئی تھی (البتہ غازی ابھی بھی باہر ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ احمد صاحب ابھی تک ان سے خفا ہیں، انکے بعد انکی بیٹی ہیں سارہ اور سب سے چھوٹے ہیں شجاع جنہیں نہال سے پہلے تک گھر کے سب سے چھوٹا بچہ ہونے کا شرف حاصل تھا...

*****"

اسلام آباد کا موسم بھی عجیب ہی اچانک ہی پلٹی کھاتا ہے ابھی کچھ دیر پہلے تک تو بادل کا نام و نشان تک نہ تھا مگر اب ایک دم سے گھنگھور گھٹاؤں نے سارے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا... اور سعدی ایسے موسم کو دیکھتے ہی دیوانی ہو گئی کہ شروع سے ہی اسے بادلوں سے بھرا آسمان، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو چہرے کو چھوتی گزرے پسند ہے جبکہ دھوپ سے خدا واسطے کا بیر ہے.. اس کا بس چلے تو اللہ جی سے ہر وقت بادل بھرے آسمان کی دعا پرو کر والے...

ابھی وہ چھت پر موجود موسم سے پوری طرح لطف اندوز بھی نہ ہو پائی تھی کہ شاہانہ بیگم نے اسے نیچے بلا لیا.. کتنی بار چندا تمہیں منع کیا ہے کہ ایسے موسم میں چھت پر نہیں جاتے شاہانہ بیگم نے نرمی سے سوما کو کہا... اب کچن میں جاؤ اور بہن کا ہاتھ بٹاؤ جب سے آئی ہے اکیلی لگی ہوئی ہے... سعدی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کچن کی جانب چل پڑی... لائیں ایسا میں بھی آپکی کچھ ہیلپ کر دوں.. ارے نہیں گڑیا تم جاؤ میں کر لوں گی.. اوہو وہاں یاد دے دیں نا کوئی کام ورنہ آپکی ہٹلر مام نے مجھے زندہ زمیں میں گاڑ دینا ہے... او نہوں رومانے تھوڑے رعب سے منع کیا بری بات ماں ہیں وہ

ہماری جو بھی کہتی ہیں ہمارے بھلے کے لیے کہتی ہیں.. آئندہ نہ سنوں میں ماما کے متعلق ایسے الفاظ، جانتی ہوں نہ کتنی محنت سے انھوں نے ہمیں پالا ہے... جانتی ہوں آپنی لیکن ماما بھی تو ہر بات سے روکتی ہیں... یہ مت کرو، وہ مت کرو، کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے میں قید میں ہوں، اگر بابا ہوتے تو ایسا کبھی بھی نہ ہوتا نا آپو یہ کہتے ہوئے سعدی کی آواز بھیگ سی گئی تھی.. ارے کیا ہو گیا ہے میری پیاری سی گڑیا کو روماز حد پریشان ہو گئی تھی کیونکہ سوما انکی سب سے چھوٹی بہادر بہن تھی جو ہر وقت ہنستی مسکراتی ہی رہتی تھی تو پھر آج ایسا کیا ہوا...

ادھر دیکھو میری طرف سعدی اور سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے...

اور سعدی اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ تھی وہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ اسکی وجہ سے گھر میں کوئی بھی پریشان ہو.. اس لیے ابھی بھی ٹالتے ہوئے کہا کچھ نہیں ہوا آپنی بس ویسے ہی زرا ایو شنتل ہو کر دیکھ رہی تھی کیسی لگتی ہوں...

اور شیلف پہ دھری چھری اور کھیر اٹھا کر سلاڈ بنانے لگی اور روماز سے دیکھتی رہ گئی.

*****"*****"

احمد ہاؤس میں نہال کی آمد ہو چکی تھی اسلیے گھما گھمی بھی خوب تھے شام ہوتے ہی احمد صاحب اپنے پوتے کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو جاتے یہ تین سال کا بچہ انکی جان تھا جسکی وجہ سے انھوں نے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اسکے باپ کو بھی گھر بدر نہیں کیا تھا.... جبکہ مسز احمد کو آجکل اپنے بیٹے کی بے رونق زندگی کی پڑی تھی اور وہ بضد تھیں کہ خرم کوئی لڑکی پسند کر لے تو وہ ایک عدد بہو لے آئیں جو نہال کو ماں کا پیار دے اور خرم کی بے رنگ زندگی میں بھی رنگ بھر دے...

شام کا وقت تھا احمد ہاؤس کے تمام افراد گھر پر موجود تھے احمد صاحب اپنے لاڈلے پوتے کے ساتھ مصروف تھے ڈائننگ میں جاؤ تو وہاں گھر کے باقی افراد خرم کو گھیر کر بیٹھے تھے کہ وہ ہاں کریں تو انکے لیے لڑکی تلاش کی جائے جن میں سب سے پیش پیش شجاع عرف شجی اور اس گھر کی اکلوتی بیٹی سارا جنہیں سب پہار سے سارو کہتے تھے شامل تھے... جی بھائی اب تو مان جائیں دیکھیں لاسٹ ٹائم آپ نے اپنی مرضی سے ہمارے بناء شادی کی تو اب ہمیں بھی تو اپنے ارمان پورے کرنے دیں نا سارہ نے تھوڑے نروٹھے پن سے کہا جبکہ خرم کے چہرہ پر لمحہ بھر کے لیے ایک تاریک سایہ لہرایا تھا شاید پرانی یادیں ذہن کے پردے پر اٹھ آئیں تھیں، شجی نے بھی سارہ کی ہاں میں ہاں ملائے ہوئے اپنی تائی اماں کو بھی بیچ میں گھسیٹ لیا کیوں تائی اماں سارو آپنی نے صحیح کہا نہ... بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بچے، ارے شائستہ (مسز احمد) تم کیا اسکی مرضی پوچھ رہی ہو ہم کل ہی سے ڈھونڈنے نکلتے ہیں لڑکی... اوہو وکیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو ابھی خرم بات کر رہی رہا تھا کہ شائستہ بیگم بول اٹھیں بس خرم بہت ہو گئی تمہاری من مانی بھابھی بالکل صحیح کہہ رہی ہیں اب ہم تمہاری بالکل اس معاملے

میں نہیں سنیں گے... ٹھیک ہے جو آپ کا دل چاہے کریں، خرم نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا مگر مجھے ایک بات بتائیں کون اپنی بیٹی کو ایک شادی شدہ مرد وہ بھی ایک بچے کے باپ کے ساتھ رخصت کرے گا اور کیا گارنٹی ہے کہ آنے والی میرے بیٹے کو سگی اولاد کی طرح چاہے گی... بالفرض کوئی ایسی لڑکی بھی مل جاتی ہے تو کیا گارنٹی ہے کہ جب اسکی اپنی اولاد ہو جائے گی تو تب بھی وہ نہال کو پہلے جیسا پیار دے گی... کوئی نہیں کرتا ایسا مام... تو بہتر ہے آپ لوگ آئندہ مجھ سے اس موضوع پر کوئی بات مت کریں خرم نے حتمی انداز میں کہہ کر اپنی بات ختم کی... مگر اس بار تائی اماں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہاں کروا کر ہی دم لینا ہے سو فوراً بولیں اور اگر ہم ایسی لڑکی ڈھونڈ لیں تب... اب چونکنے کی باری خرم کی تھی جبکہ تائی اماں کی آنکھیں کسی سوچ سے چمک رہی تھیں... تب میں بھی آپکی بات مان لوں گا لیکن میری ایک شرط ہے... شبنم اور سارہ بے اختیار ہی دبی دبی آواز میں چیخے کیا...؟؟

جس کو بھی آپ میرے لیے پسند کریں گے اس سے میں خود ایک بار بات کرونگا... بس اتنی سی بات کر لینا بیٹا یہ کونسی بڑی بات ہے بلکہ آجکل تو یہ عام سی بات ہو گئی ہے... ٹھیک ہے ڈھونڈ لیں ایسی لڑکی دیکھتے ہیں کتنے کامیاب ہوتے ہیں آپ لوگ... بیسٹ آف لک یہ کہتے ہوئے خرم اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا جبکہ یہ چاروں سر جوڑ کر آگے کی پلاننگ کرنے لگے تھے...

اپنا آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟؟؟ کیا چلنا نہیں ہے آپ کی طرف میلاد میں، "نہیں سعدی میں نہیں جاپاؤنگی مجھے یہ فائل ہر حال میں کل سر کوچیک کروانی ہے" رومانے مصروف سے انداز میں جواب دیا ایک تو آپکے یہ سر.. اور آپ بھی ہمیشہ اینڈ ٹائم پہ دھوکا دے جاتی ہیں سعدی نے منہ پھلا کر کہا... کیا کروں اب کام تو کرنا ہے نا.. تو ضرورت ہی کیا ہے آپکو جواب کرنے کی یونہی اپنے سر درد سری لی ہوئی ہے آپ نے، درد سری نہیں ہے تم جانتی ہو جواب کرنے کا مجھے خود شوق تھا.. لیکن آج شازمہ کی طرف نہ جانے کا واقعی مجھے بھی افسوس ہے اور میں تو اسکی ناراضگی کا سوچ رہی ہوں جو میرے نا جانے پہ ہوگی... بہت اچھی بات ہے آپ کے ساتھ ہونا بھی یہی چاہیے پھولے پھولے منہ کے ساتھ سعدی یہ کہتی تیار ہونے کے لی نئے چل دی اور رومانے مسکراتی ہوئی پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

.....

میلاد کی پرسوز محفل جاری تھی خواتین کے لیے الگ سے انتظام کیا گیا تھا تاکہ کوئی مرد اندر نا آجاسکے، صرف گھر کے ہی کچھ مرد حضرات تھے جو ضرور تآ آتے تھے.. ایسے میں رومان (شازمہ کا شوہر) نے خرم کو دعا کے لیے لائی گئی اشیاء تھا کر اندر بھیجا کہ یہ اندر دے آؤ اور خود مردان خانے کی طرف چل پڑے... خرم ہاتھوں میں ٹرے اٹھائے چل تو پڑا مگر اندر دے کس کو اس شش و پنج میں پڑ گیا کیونکہ باہر تو کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہیں

کہ ایک لڑکی بچے کی انگلی تھامے باہر آئی جسے دیکھ کر دو سیکنڈ کے لیے ہی سہی مگر خرم کی ہارٹ بیٹ مس ضرور ہوئی سفید کپڑوں اور سرخ حجاب میں وہ جو کوئی بھی تھی بہت ہی معصوم اور پاکیزگی کا تاثر لیے ہوئے تھی یا پھر یہ اس آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پرسوز محفل کا اثر تھا بہر حال جو بھی تھا مگر اس لڑکی کے چہرے پہ ایک الگ سانور چھایا ہوا تھا...

ایکسیو زمی مس! خرم نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا پلینز کیا آپ اندر سے شازمہ بھابھی کو بلا سکتی ہیں.. سعدی نے جھک کر اٹھا کر خرم کی کالی گھنگھور آنکھوں میں دیکھا اور پھر اسکے ہاتھوں میں موجود سامان کو، جی دومنٹ میں بچے کا چہرہ صاف کر دوں تو بلاتی ہوں تب تک آپ یہ سامان ادھر کچن مین رکھ دیں کچن کہ طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا.. جبکہ خرم ایک بار پھر مبہوت ہو چکا تھا.. اور اپنی اس کیفیت سے اب وہ خود ہی پریشان سا نظر آیا اور بے اختیار ہی اس سے پوچھ بیٹھا یہ آپکا بیٹا ہے جبکہ سعدی نے پہلے حیرت بھری نظروں سے خرم کو دیکھا اور پھر اپنے ساتھ موجود بچے کو... وہ دراصل بہت کیوٹ ہے خرم نے سٹپا کر کہا... اچانک ہی سعدی کی آنکھوں میں شرارت ابھری اور اس نے اثبات میں سر ہلادیا اور جب کہا تھا وہ کچھ یوں تھا اصل میں یہ اپنے بابا پر گیا ہے تین کو گھر پہ چھوڑ کر آئی ہوں میلاد کی محفل میں بچے تنگ کرتے ہیں نہ اس لیے... جبکہ خرم اتنی کم عمر لڑکی کے چار بچے سن کر ہی بے ہوش ہونے کے قریب تھا اور سعدی یہ کہہ کر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ واپس اندر کی جانب بڑھ گئی اور شازمہ آپنی کو باہر بھیجا...

.....

میلاد کی تقریب ختم ہو چکی تھی سب لوگ ہی تقریباً کھاپی کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو چکے تھے بس گھر گھر کے ہی چند لوگ تھے شاہانہ بیگم شازمہ کی ساس کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں اور شازمہ اور اسکی نند سب کے لیے چائے پانی کا بندوبست کر رہی تھیں.. سوما وہاں پر موجود اپنے بھانجے اور شازمہ کی نند کے بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن تھی کہ رومان خرم کے ساتھ اندر آئے رومان نے آتے ہی شازمہ کو چائے کے لیے آواز لگائی اور خرم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا بیٹھو یار کیا تم کھڑے ہو، نہیں بھائی بس دیر ہو رہی ہے چلتا ہوں یار چائے پی کر جانا بس آتی ہے تم بیٹھو اتنے سالوں کے بعد تو تم سے ملاقات ہو رہی ہے رومان نے کہا.. یہ بھی آپ لوگوں کی وجہ سے ہے کتنا وقت بیت گیا ہے آپ لوگ آئے بھی تو نہیں ہیں گھر خرم نے بھی شکوہ کر دیا.. بات تو صحیح ہے بس یار پتا تو ہے آجکل کتنی مصروف ہو گئی ہے زندگیاں کیا کریں.. نہیں بھائی میں آپکی اس بات سے اختلاف رکھتا ہوں کیونکہ دیکھیں میں بھی تو آیا ہوں جبکہ میرے بڑی شیڈول سے بھی آپ اچھے سے آگاہ ہیں.. ہم جب تک خود نہیں وقت نکالیں گے اپنوں کے لیے تو ہم یہی بہانہ کرتے رہے گے، اپنے کام کاج کے لیے بھی تو ہم وقت نکال لیتے ہیں نا، اور فیسبک، واٹس ایپ، انسٹا ان پر ہم ریگولر آن لائن بھی ہوتے ہیں... وہی زرا سا وقت اگر ہم اپنی فیملی اپنے ملنے جلنے والوں کے لیے صرف کر دیں تو یقیناً آپس میں اتنے فاصلے نہ بڑھیں، اور ویسے بھی یہ سوشل میڈیا پر موجود لوگ ہمارے دکھ تکلیف میں ہمیں اپنا کندھا نہیں دیں گے وہ ہمارے اپنے ہی ہوتے ہیں جو ہمارے دکھ تکلیف میں

ہمارے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں... آپ چار دن غیر حاضر ہوں یہ لوگ آپکا نام تک بھول جائیں گے
خرم یہ سب کہتے ہوئے خاصا جذباتی ہو گیا تھا.. کہا تو تم نے بالکل ٹھیک ہے خرم واقعی ہمارے
جنارے اٹھانے والے کندھے ہمارے اپنوں اور اڑوس پڑوس کے لوگوں کے ہی ہونگے... بس انشاء
اللہ یا اس بار جلد ہی چکر لگائیں گے رومان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا... یا شازمہ چائے نہیں
آئی ابھی تک، جی جی بس لا رہی ہوں شازمہ نے کچن سے ہی جواب دیا اس دوران خرم ادھر ادھر
دیکھ رہا تھا کہ اسکی نظر کمرے سے باہر کھلتے بچوں پر پڑی اور ساتھ ہی اس معصوم صورت لڑکی پر
بھی جو بچوں کے ساتھ بچہ بنی ہوئی تھی اور اچانک خرم کے دل نے ایک عجیب سی خواہش کی کاش یہ
لڑکی میرے نہال کے ساتھ بھی ایسے ہی پیار سے کھیلے.. رومان نے گلا کھنکھارتے ہوئے خرم کو متوجہ
کیا "میری چھوٹی سالی ہے" خرم چونکا اور شرمندہ سے کمزور سے لہجے میں بولا نہیں میں تو وہ بچوں کو
دیکھ رہا تھا.. ہا ہا ہا رومان کا قہقہہ گونجا اور خرم کے قریب ہوتے کہا "ہم نے بھی بہت بچوں کو دیکھا
ہے ایسے" کیا خیال ہے بات کروں شازمہ سے... "اوہو بھائی آپ بھی ناب ایسی بھی کوئی بات
نہیں چائے پلائیں آپ" ابھی رومان آواز لگا تا کہ شازمہ سب کے لیے چائے لے آئی ساتھ کافی
لوازمات بھی تھے ارے بھابھی ان کی اب کہاں حاجت تھی...

خرم کی واپسی رات گئے ہوئی تھی میلاد کے بعد اسے آفس میں کام تھا اور اسی وجہ سے دیر بھی ہو گئی ، گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے اندر کی جانب بڑھا تو شائستہ کو اپنا منتظر پایا اسلام علیکم ! مام آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں... ہاں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی آج دیر کر دی سب خیریت تھی ناشائستہ نے پوچھا.. جی بس ماموں کی طرف سے لیٹ نکلا اور پھر آفس کا پینڈنگ کام میں وقت گزرنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا خرم نے تھکے تھکے سے انداز میں جواب دیا... کیسی رہی میلاد کی محفل شائستہ بیگم نے دوبارہ پوچھا... بہت اچھی، آپکو بھی مام چلنا چاہی نئے تھاسب آپ کا بار بار پوچھ رہے تھے اور اسی بہانے آپکی بھی سب سے ملاقات ہو جاتی... تم جانتے تو ہو بھابھی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو انہیں کیسے اکیلے چھوڑ کر چلی جاتی... ہممم اب کیسی ہے تائی اماں کی طبیعت؟؟؟ بس بیٹا غازی کو ہی یاد کر رہی تھیں تمہاری بات ہوئی اس سے کوئی...؟ کب تک آنے کا ارادہ ہے اسکا یا کم از کم ماں کو ہی فون کر لیا کرے اتنی بھی کیا مصروفیت ہے اسکو شائستہ بیگم کے لہجے میں ہلکا سا غصہ کا عنصر تھا.. جبکہ خرم لب بھینچے کچھ اور ہی سوچ رہا تھا. تم نے جواب نہیں دیا بات ہوئی غازی سے...؟؟ خرم ایکدم اپنے خیالوں سے واپس آیا جی ہوئی تھی کہہ رہے تھے ایک دو دن میں فری ہو کر بات کرونگا نظریں چراتے ہوئے خرم نے ماں کو مطمئن کیا اور نہال کہاں ہے سو گیا ہو گا اب تک تو.. ہاں تمہارے ڈیڈ کے ساتھ سو رہا ہے... چلیں پھر جب تک آپ لے آئیں اسے تب تک میں تائی اماں کو بھی دیکھ لوں...

خرم اٹھ کر تائی اماں کے کمرے کی جانب بڑھا آہستگی سے دروازہ کھولا سامنے ہی تائی ماں بیڈ پہ سو رہی تھیں ساتھ آج سارہ بھی سوئی ہوئی تھی.. خرم نے آہستگی سے اپنی بے حد عزیز ماں جیسی تائی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہلکی سی آواز میں معافی مانگی مجھے معاف کر دیں تائی ماں میں آپکے بیڈ کو نہیں لاسکا... اور انکے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے واپس ہو لیا... باہر شائستہ بیگم نہال کو لیے کھڑی تھیں.. نہال کو ہاتھ سے لیکر خرم اوپر اپنے کمرے کی جانب چل پڑا... شجی، سارہ، غازی اور خرم کے کمرے اوپری منزل پر تھے جبکہ ہال روم جو ڈائیننگ اور ڈرائنگ روم کے طور پر استعمال میں آتا تھا عمار، احمد صاحب اور واسع صاحب کے کمرے نچلی منزل پر تھے...

خرم نے اپنے کمرے میں پہنچنے کے بعد نہال کو آرام سے بیڈ لٹا ہی رہا تھا کہ اس دوران نہال ہلکا سا کسمپایا اور آنکھیں کھول کر اپنے باپ جو دیکھ بابا بولا، جی بابا کی جان بس سو جاؤ شاہابش خرم کے تھپکنے پر نہال پھر سے اپنی نیند سو گیا... ابھی خرم اسے لٹا کر ہٹا ہی تھا کہ شجی کو ساتھ کے کمرے سے ملحقہ دروازے میں ایستادہ پایا... کیا ہوا تم ابھی تک سوئے نہیں اور یہ ساز و سامان کس خوشی میں شجی کے ہاتھ میں موجود اسکا تکیہ اور کمبل دیکھتے سوال کیا سارو آپ آج تائی ماں کے کمرے میں سو رہی ہیں نہ شجی نے جواب دیا _____ تو...؟

تو یہ! کہ آج کی رات میں آپکا مہمان ہوں شجی نے یہ کہتے ہی جلدی سے بیڈ کے دوسرے سرے پر قبضہ کیا.. اوہ تو یوں کہونا مستقبل کا ہمارا دوسرا ڈاکٹر اکیلے کمرے میں سونے سے ڈرتا ہے... اووو

بھائی میں ڈرتا اور تا نہیں ہوں بس زرا کافی دن ہو گئے تھے آپکے کمرے میں رات بیتا مئے تو سوچا آج

آپکے کمرے کو رونق بخشی جائے... شجی ڈھٹائی سے کہتا لیٹ گیا اور لگانہال کو پیار کرنے... تم اسے

جگانہ دینا... نہیں جگاتا بھی آپکے لخت جگر کو بے فکر رہیں اور چہنچ کر لیں جا کر... اور خرم اثبات

میں سر ہلاتا فریش ہونے چل دیا... کچھ دیر بعد جب باہر آیا تو شجی نہال کے گرد بازو لپیٹے بنا کھمل

سورہا تھا... خرم نے اس پر کھمل صحیح کیا اور دوسری طرف آکر لیٹ گیا نہال کو پیار کرتے ہوئے

اسکو اپنے بہت قریبی شخص کی یاد آرہی تھی اور یہ تو ہر رات ہی اسکے ساتھ ہوتا ہے نہال میں تو

ویسے بھی اسکی جان تھی مگر اس کے نقوش ہمیشہ ہی اسے کسی کی یاد دلاتے تھے اور کانوں میں گونجتے

الفاظ "خرم! وعدہ کرو میرے بیٹے کا خیال رکھو گے" اور خرم نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے اپنی عزیز

ہستی کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا کچھ نہیں ہو گا تمہیں ہم مل کر اپنے نہال کا خیال رکھیں گے مگر شاید

جانے والے کو پتہ تھا کہ اب وقت نہیں رہا اسی لیے وعدہ لیا تھا اور اسے پتہ تھا کہ خرم وعدہ نبھانے

والوں میں سے ہے... اچانک نہال نیند میں بڑبڑایا تو خرم تلخ یادوں سے واپس آیا اور اس پر ہاتھ رکھ

دیا... نہال کو سوتے میں بولنے کی عادت تھی اور سب کہتے تھے یہ عادت اس میں خرم سے آئی ہے

مگر یہ خرم جانتا تھا کہ یہ عادت کسی اور میں بھی تھی اور یہ اس سے نہال میں آئی ہے خرم سے نہیں....

☆☆☆☆☆☆☆☆

بھابھی اس روز آپ کہہ رہی تھیں لڑکی کا تو کیا آپ کی نظر میں ہے کوئی لڑکی شائستہ بیگم نے پوچھا، ہاں لڑکی تو ہے اور تم جانتی بھی ہو اسے _____، میں جانتی ہوں کس کی بات کر رہی ہیں بھابھی...؟ تمہارے بھتیجے کی بیوی شازمہ... یاد ہے نہ اسکی دو بہنیں ہیں چھوٹی اور میرا تو دونوں کے لیے ہی دل ہے بڑی ہی پیاری بچیاں ہیں اور سب سے بڑھ کر سلجھی ہوئی اور شازمہ بھی دیکھو سب کے سامنے ہی ہے... تائی اماں نے کہا _____

اب تم بتاؤ کیا خیال ہے تمہارا؟؟ جی ہیں تو بھابھی اچھی مگر _____ شائستہ بیگم تھوڑا سا ہچکچائیں _____ مگر کیا شائستہ.. وہ بھابھی کیا شاہانہ مان جائیں گیں اپنی بیٹی ہمارے خرم کے لیے؟؟ کیوں نہیں مانے گی بھلا کیا کمی ہے ہمارے خرم میں.. بھابھی کی تو کوئی نہیں لیکن آپ یہ مت بھولیں خرم اب ایک بچے کا باپ ہے اور بات اس روز بالکل صحیح کہی تھی خرم نے کہ کون اپنی کنواری بیٹی دے گا ایک بچے کے باپ کو شائستہ کی باتوں میں دم تھا اور یہی سن کر بھابھی بیگم کچھ دیر کو چپ ہو گئیں لیکن ہم کوشش تو کر سکتے ہیں نہ نہیں مانے تو کوئی بات نہیں کم از کم دل میں تو نہ ہو گا کہ ہم نے کوشش نہ کی _____ تائی اماں کی بات میں بھی اب دم تھا... چلیں دیکھ لیتے ہیں مگر ان لوگوں سے بات کرنے

سے پہلے ایک بار خرم کو لڑکی دکھا دیں تو زیادہ اچھا نہیں ہو گا... ہاں تو دکھائیں گے کیوں نہیں دکھائیں گے تم ایسا کرو نہ کہ کوئی تصویر منگوالو... ٹھیک ہے میں سارو سے کہتی ہوں کہ زرا شازمہ سے تصویریں لے یہ کہہ کر شائستہ پھر سے اپنے کام میں لگ گئیں...

اگلے دن صبح ناشتہ کے وقت ڈاننگ پہ ہی تائی ماں نے خرم سے رشتے کی بات شروع کی اور ساتھ ہی تصویر بھی دی کہ دیکھ لو بعد میں نہ کہنا کہ مجھے نہیں پسند تائی ماں کی بات سن کر خرم نہ صرف چونکا بلکہ لمحے میں اسکا بنی پی شوٹ کیا تھا جسے اس نے بہت مشکل سے کنٹرول کرتے ہوئے کہا آپ لوگ میرے ہی پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں ڈاکٹر (عمار) کی کیوں نہیں کرواتے وہ تو مجھ سے بھی بڑے ہیں... اور پلیز میں منع کر چکا ہوں __ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کوئی نہیں ملے گی ایسی لڑکی جو نہال کو سگی ماں بن کر پال سکے اور میں اپنے بیٹے کے لیے کوئی رسک نہیں لے سکتا... یہ کہہ کر خرم ادھورا ہی ناشتہ کر کے اٹھ گیا جبکہ تائی اماں نے الگ بولنا شروع کیا ہوا تھا.. صحیح کہہ رہے ہو بیٹے ہم کون ہوتے ہیں بولنے والے پیچھے پڑنے والے جب ہماری سگی ہی اولاد ہی ہماری نہیں مان رہی تو تم کیسے مانو گے... جبکہ خرم جاتے جاتے تائی کے یہ الفاظ سن کر تڑپ ہی اٹھاتائی اسے بہت عزیز تھیں شروع سے ہی غازی اور اسکے خمرے تائی اماں نے اٹھائے تھے اب انکے منہ سے ایسے الفاظ سن کر وہ نا صرف ٹھٹکا بلکہ واپس آیا اور تائی کے پاس گھٹنے پکڑ کر بیٹھ گیا آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں

کہ آپکا ہم پر، مجھ پر کوئی حق نہیں آپکا حکم تو سر آنکھوں پر تائی ماں ___ مگر میں نہال کے لیے ڈر رہا ہوں میں نہیں چاہتا کوئی آئے اور ہم باپ، بیٹے کو الگ کر دے یا میرے بیٹے کو کچھ کہہ دے... خرم نے یہ کہتے ہوئے اپنی تائی کے گھٹنوں پہ سر رکھ دیا.. ضروری تو نہیں میرے بچے کہ ایسا ہو کوئی بری لڑکی آئے... یہ بھی تو ہو سکتا کہ وہ نہال کو تم سے بھی زیادہ چاہے، زیادہ پیار دے تائی نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ___ اور یہ بھی تو ضروری نہیں کہ اچھی ہی ہو خرم نے بھی برجستہ کہا... کیا تمہیں ہم پر بھروسہ نہیں ہے؟ کیا ہم اپنے نہال کے لیے کوئی ایسی ماں ڈھونڈیں گے جو اس پر ظلم کرے... میرے بچے اللہ پہ بھروسہ رکھو اور ایک بار حامی تو بھرو دیکھنا تمہیں کبھی بھی اس فیصلے پر پچھتانا نہیں پڑے گا تائی اماں نے یہ کہتے ہوئے خرم کا چہرہ اوپر کرتے کہا... خرم کو آخر کار ہارمانی ہی پڑی اور حامی بھر لی.. ٹھیک ہے آپ دیکھ لیں لڑکی اگر آپ لوگوں کو لگتا کہ جو لڑکی آپ نے پسند کی ہے وہ اس قابل ہے کہ نہال کو سنبھال سکے تو مجھے شادی پر کوئی اعتراض نہیں خرم یہ کہتے ہوئے بھی پریشان تھا.. شاباش میرے بچے لیکن اب پھر آخری وقت میں پہلے کی طرح مکرمت جانا.. تائی اماں نے ایک دفعہ پھر کنفرم کیا.. اور خرم پھیکی ہنسی ہنس دیا اور نفی میں سر ہلادیا نہیں مکروں گا فکر مت کریں...

ماماپلیز جانے دیں نہ کتنے دن بعد ہم سب فرینڈز مل رہی ہیں اور کونسا ہم اکیلے ہونگے سوما کتنی دیر سے ماں کی بیٹھی منتیں کر رہی تھی، اسکی دوستوں نے مل کر sentaurus جانے کا پلان بنایا تھا سبکو اجازت مل گئی تھی ایک سوما تھی جسے اسکی ماما کی کی منتیں کرنی پڑ رہیں تھیں، ضد مت کیا کرو سعدی جب منع کر دیا کہ نہیں جانا تو بس نہیں جانا اور کونسا باقی لڑکیاں بھی بڑی ہیں تمہاری ہی تو عمر کی ہیں.. مجھے تو حیرت ہے جیسا ہمارے ملک کا ماحول ہو گیا ہے جس میں چھوٹے بچے محفوظ نہیں وہاں انکے گھر والوں نے جو ان جہان بچیوں کو اکیلے گھومنے پھرنے کی اجازت دے دی... تم تو بالکل نہیں جارہی ہو منع کر دوا نہیں.. اتنا ہی تمہیں سینٹورس گھومنے کا شوق ہے تو بہنوں کے ساتھ چلی جانا سمجھی اور اب چپ کر جاؤ.. ماما پلیز!!! سعدی کہا ہے نہ تنگ مت کرو جاؤ اب یہاں سے کچھ دیر آرام کرنے دو مجھے صبح سے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے..

رات میں جب روما اور سوما سونے کے لیے لیٹے تو سعدی نے روما سے بات کرنے کا سوچا اور یہ بات زہن میں آتے ہی سعدی فوراً روما کے قریب ہوئی آپو جب بھی سوما کو کوئی کام کروانا ہوتا تھا وہ ایسے ہی اپنی بہنوں کو پکارتی تھی، آپو آپ سو تو نہیں گئیں سومانے پھر سے بلایا.. آ__ ہاں نہیں کیا ہوا سعدی...؟؟

آپو میری سب فرینڈز سینٹورس جارہی ہیں، تو... رومانے آبرو اٹھاتے پوچھا... مسئلہ بتاؤ سعدی، ماما نہیں مان رہیں منہ بسورتے ہوئے کہا کہتی ہیں بہنوں کے ساتھ چلی جاؤ ماحول ٹھہک نہیں ہے وغیرہ وغیرہ سعدی نے بتایا... ہم کہہ تو صحیح رہی ہیں آئیسی میں نے یہ سننے کے لیے آپکو نہیں بتایا... لیز کچھ کریں نہ میں نہ گی تو سب میرا مذاق اڑائیں گیں سعدی نے آنکھوں میں آنسو بھرتے کہا ارے ارے اتنی سی بات کے لیے میری گریا آنسو بہا رہی ہے.. اچھا یہ بتاؤ جانا کب ہے؟؟؟

سنڈے کو.. تو ٹھیک ہے شازمہ کو بھی بلا لیتے ہیں اور چلتے ہیں مان بھائی بھی ساتھ ہونگے تو ماما کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہو گا رومانے چٹکی بجاتے ہی حل بتاتے ہوئے سعدی کی طرف دیکھا جو اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی.. کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہوں آئیڈیا پسند نہیں آیا رومانے شرارتی انداز میں پوچھا آپ میں فرینڈز کے ساتھ جانا چاہتی ہوں اور آپ کہہ رہی ہیں شازمہ کو بلا لیتے ہیں سعدی نے رومانی نقل اتارتے ہوئے کہا... جبکہ رومانس پڑی جھلی لڑکی ہم سب ساتھ جائیں گے تم وہاں اپنی دوستوں کے ساتھ انجوائے کرنا اور ہم اپنی شاپنگ... ارے واہ آپ تو تھینک یو آپو سعدی نے یہ سنتے ہی رومانے کے گلے میں ہاتھیں ڈالتے پیار سے کہا...

اب تو خوش ہونہ... تو چلو سو جاؤ.. تم نے تو نہیں جانا صبح مگر میں نے آفس جانا ہے.. اوکے باس آپ سو جائیں سومانے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے سیل فون میں لگ کر فرینڈز سے باتوں میں لگ

گئی... آجکل انکا یہی تو کام تھا زلٹ کے انتظار میں ہماری ویلی قوم راتوں کو جاگ جاگ کر اپنا وقت برباد کرتی ہے...

بابا آپ نے پراس کیا تھا کہ ویک اینڈ پر آپ مجھے باہر لے کر جائیں گے آپ کو یاد ہے نہ نہال نے اپنی سبز کنچے جیسی گول گول آنکھیں گھماتے باپ کی گود میں گھستے ہوئے کہا، بالکل یاد ہے میں اپنے پرنس سے کیا ہوا کوئی پراس بھول سکتا ہوں بھلا خرم نے بھی جو ابا خوب بھینچتے ہوئے اپنے جگر کے ٹکڑے کو کہا... یس بابا ہم کہاں جائیں گے؟؟ جہاں میرا پرنس کہے گا ہم وہیں جائیں گے خرم نے پیار سے نہال کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا..

اچھا آپ بتاؤ کہاں کہاں جانا چاہتے ہو...

ہمممممم نہال سوچنے کے سے انداز میں ٹھوڑی پہ انگلی مارتے بولا zoo چلیں گے ٹھیک ہے ہم زوو چلیں گے اور کہیں اور اور پھر مجھے ٹوا نئے شاپ بھی لیکر جائیں گے، لے کر جائیں گے نہ؟؟؟ بالکل جہاں آپ کہیں خرم نے ہنستے ہوئے نہال کو تسلی دی کہ ہر بات اسکی مانی جا نئے گی اور ہم وہاں پر خوب سارے ٹوائز بھی لیں گے لیں گے نہ بالکل جو آپ کہو گے لیں گے اور خوب ساری آئس کریم بھی کھائیں گے نہ، بالکل میرے باگڑ بلے.. خرم نے نہال کو گدگداتے ہوئے کہا اور نہال قلقاریاں مارتا ہنسنے لگا.. اور خرم کو یہی مسکراہٹ ہی تو جینے کا حوصلہ دیتی تھی...

سوما رومانے مل کر شازمہ کے ساتھ پروگرام سیٹ کر لیا تھا اور آج اسی کے سلسلے میں شازمہ اپنے بچوں سمیت یہاں موجود تھی اور اس وقت ایک افراتفری مچی ہوئی تھی بچوں کو جلدی تھی کہ جلد از جلد گھومنے چلیں اور سوما میڈم کی تیاری نہیں ہو کے دے رہی تھی.. تم مال جا رہی ہو یا کسی کی بارات میں جو اتنی دیر لگا دی ہے تیاری میں.. بس ماما زرا یہ اپنا حجاب سیٹ کر لوں... لیں بھی ایم ریڈی... سعدی تیار تھی سادگی میں بھی وہ غضب ڈھا رہی تھی حالانکہ ایسا اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا مگر اسے اپنی ڈرینگ اور حجاب کو کیری کرنا اچھے سے آتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آجکل کی لڑکیوں کی طرح میک اپ کی بھرمار کے باوجود وہ محفل میں اپنی سادگی سے ہی خود جگہ بنالیتی تھی.. سعدی کے آتے ہی بچوں نے فوراً باہر کی جانب دوڑ لگائی رومان پہلے ہی باہر جا چکا تھا ان سب لیڈیز کے بیٹھتے ہی رومان نے کار کارخ سینئورس کے روٹ کی طرف موڑ لیا...

ابھی راستے میں ہی تھے کہ سوما کو فرینڈز کی کال آنا سٹارٹ ہو گئیں کہاں ہو یا ر.. رباب نے کال پکھوتے ہی پوچھا بس یا ر راستے میں ہی ہیں تم لوگ پہنچ چکے ہو کیا سومانے سوال کیا ہاں اور اب بس تمہارا ہی انتظار کر رہے ہیں... بس ہم بھی پہنچنے والے ہیں میں تم لوگوں سے کانٹیکٹ کرتی پہنچ کر.. چلو اللہ حافظ..

سینورس پہنچ کر سومانے رباب کو کال ملائی کہ وہ لوگ آجائیں تو شازمہ آپنی اسے بھی اجازت دیں
تھوڑی ہی دیر میں سوما کی تمام فرینڈز آگئیں سعدی نے سب کا انٹرو شازمہ اور روما سے کروایا..
رباب کو تو یہ لوگ شروع سے جانتے تھے کیونکہ سعدی اور رباب بچپن سے ایک ساتھ پڑھ رہی
تھیں اور بیسٹ فرینڈز تھیں باقی البتہ نیو تھیں اور شازمہ سے پہلی بار ملیں سب نے آتے ہی ایک
ساتھ کورس میں سلام کیا.. ہلکی پھلکی گپ شپ کے بعد وہ لوگ اجازت لیکر سوما کے ساتھ اندر کی
جانب بڑھ گئیں ادھر شازمہ اور روما بھی بچوں کے ساتھ آگے بڑھ گئیں...

یار کیا جگہ ہے یہ بھی انسان جتنی بھی بار آجائے دل ہی نہیں بھرتا ارم نے ارد گرد نظریں دوڑاتے
کہا.. اور سناؤ یار سب اپنا اپنا کون کون پیدا دیں سدھار رہا اور کون آگے اسٹڈیز کنٹینیور کھے گا سوما
نے سب سے سوال کیا جس کا جس کے جواب میں ارم نے تو صاف کہہ دیا میں تو نہیں پڑھنے والی بھی
آگے، پھپھونے کہہ دیا کہ بس زرا موسم ٹھنڈا ہو تو ہماری امانت ہمیں دے دو... اوہوووو تو یہ بات
ہے تبھی مس ارم آجکل کبھی کوئی کلر فیر کا ٹوٹکا سنیر کر رہی ہیں تو کبھی کوئی وجیہہ نے بھی ارم کے
ایک پنچ مارتے کہا اففف موٹی کیوں میرے نازک سی بازو کو توڑ رہی ہے شادی سے پہلے، ارم نے
وجھی کے تھوڑے فرہی مائل جسم پہ چوٹ کی اور اسکو ایک اور پنچ سے نوازہ گیا ہاں تو کھاتے پیتے
گھرانے کی ہوں وجھی نے بھی ہنستے ہنستے کہا.. چلو بھئی ہماری ارم تو ہو رہی ہیں پرانی تمہارا کیا پلان

ہے موٹی آگے کا... ہم تو بھی ابھی پڑھیں گے... افف کیا تم لوگ چلے جا رہے ہو میں تو تھک گئی ہوں رباب نے کہا تو سب نے بیٹھنے کے لیے نظر دوڑائی چلو وہاں کارنر میں بیٹھتے ہیں اور کچھ کھانے کا بھی آڈر دو یا... سعدی کی ایک بچے پہ نظر پڑی تو وہ میں ابھی آئی کہہ کر آگے کو بھاگ لی... ایکسیوزمی میم کیا میں آپکے بے بی کے ساتھ کچھ سیلفیز لے لوں سومانے ایک بہت کیوٹ سی لڑکی کو کہا جو شاید اس بچے کی مادر تھیں.. لے لیں اگر یہ آپکے پاس آگیا تو اس لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا اور سومانے بچے کی جانب اپنے بازو پھلادے آؤ وہ دیکھو یہ کیا ہے سیل کا لالچ دیتے ہوئے اس نے بچے کو گود میں لیا اور چٹا چٹ پیار کرنے لگی ماشاء اللہ آپکا بے بی بہت کیوٹ ہے.. اور ساتھ ساتھ سیلفیز لینے لگی آپ دو منٹ اسکو یہیں پکڑو میں ابھی آتی ہوں اس لڑکی نے سوما سے کہا جی جی ضرور آپ جائیں میں یہیں ہوں... ادھر سوما کے انتظار میں اسکی فرینڈز اسکو کوس رہی تھیں.. ایک تو اس لڑکی کو بچے دیکھتے ہی پکس کا خط سوار ہو جاتا ہے ارم نے منہ بناتے کہا...

جبکہ ادھر اس بچے نے ایک دم رونا شروع کر دیا تھا اور ماما، ماما کی رٹ لگا دی.. سوما بہت کوشش کر رہی تھی کہ بچہ چپ ہو جائے مگر اس نے بھی آج تہیہ کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو چپ نہیں ہونا دیکھو بے بی چپ ہو جاؤ پلیر چپ ہو جاؤ... آتے جاتے لوگ بھی اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے اتنے میں وہاں پر آئے خرم کی نظر جب سوما پر پڑی تو اسے اس دن کی بات یاد آئی... وہ بھی نہال کی انگلی پکڑ کر اس کے پاس آ رہا تھا کہ ماما پاس جانا کی آواز اسکے کانوں میں پڑی جبکہ سوما بچے کے

منہ پر ہاتھ رکھ رہی تھی اور خرم یہ بھول ہی گیا کہ یہ رومان بھائی کی سالی ہے اسے اس وقت صرف یہ ہی لگا کہ یہ کوئی بچہ چور ہے تبھی تو بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا رہی ہے.. یہ سوچ آتے ہی اس نے سوما کا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ بچے کو اسکی گود سے لیکر ٹیبل پر بٹھایا.. شرم نہیں آتی تمہیں بچے کڈنیپ کرتے ہوئے خرم نے انتہائی غصہ سے کہا.. جبکہ سوما اسکی بات سن کر تیش میں آگئی تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے مسٹر... اور چھوڑو میرا ہاتھ سومانے کلائی چھڑاتے ہوئے کہا... چھوڑ دو نگا بالکل چھوڑ دو نگا مگر پولیس کے آنے کے بعد یہ کہتے ہوئے خرم نے دوسرے ہاتھ سے اپنا سیل نکالا.. کیا کیا پولیس او مسٹر میں کوئی بچے وچے کڈنیپ کرنے والی نہیں ہوں.. اچھا تو پھر اس بچے کو لیکر کہاں جا رہی تھیں اور منہ کیوں بند کر رہی تھیں اسکا... اب ارد گرد لوگ جمع ہونا شروع ہو چکے تھے جبکہ ان دونوں کی بحث جاری تھی میں کہتی ہوں چھوڑو میرا ہاتھ طرم خان کی اولاد بد تمیز ایڈیٹ چھوڑو... یہ ہاتھ تو اب نہیں چھوٹنے والا.. خرم نے بھی غصے سے کہا لگتی تو کسی مہذب گھرانے سے ہو اور ایسے کام کرتی ہو شرم آنی چاہی مئے تمہیں... اففففف چھوڑو سوما اب درد سے بلبلا رہی تھی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ لوگ جب گھر پہنچے تو راستے میں ہی شازمہ اور بچوں نے اپنی خالہ کو اپنے ساتھ چلنے پہ راضی کر لیا تھا اور شاہانہ کو منانے کی ذمہ داری رومان کو سونپی گئی تھی کیونکہ سب جانتے تھے کہ شاہانہ بیگم اپنے

داماد کی کسی بات کو منع نہیں کرتیں تھیں اور اب بھی یہی ہوا تھا رومان نے پہنچتے ہی کہہ دیا تھا آنٹی ہم سعدی کو لے جائیں گے آجکل تو یہ فارغ ہی ہے اور شاہانہ بیگم نے اثبات میں سر ہلا دیا... مگر سوما کو نصیحتیں کرنا نہیں بھولی تھیں آخر کو بہن کی سسرال میں جارہی تھی کچھ التاسیدھا بول بال دیا تو کہیں شازمہ کو نہ باتیں سننی پڑیں... سومانے بھی فرمانبرداری سے حامی بھر لی تھی...

اگلے دن شائستہ بھی اپنی بھابھی کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھی تھیں کہ ڈائریکٹ شازمہ کے میکہ جائیں یا پھر شازمہ سے پہلے اس بارے میں بات کریں۔۔۔۔

بھابھی بتائیں کیا کرنا چاہی نئے۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے ہمیں پہلے شازمہ سے بات کرنی چاہی نئے پھر ہی کچھ کریں۔۔۔۔ تو پھر کیا خیال ہے آج شام میں ہی نہ چلیں؟؟؟ جتنی جلدی یہ معاملہ طے ہوا اتنا ہی اچھا ہے ورنہ مجھے تو خرم پہ بالکل بھروسہ نہیں کہیں کچھ دن بعد پھر سے منع نہ کر دے۔۔۔ تو چلو پھر ٹھیک ہے آج شام ہی شازمہ کے گھر چلتے ہیں۔۔۔

آپ کہاں جارہی ہیں تائی ماں، مام نہال نے آخر وقت میں آکر شائستہ اور تائی کو پکڑا مجھے مجھے چھوڑ کر آپ لوگ باہر جارہی ہیں نہ صدمے سے نہال سے بولنا بھی مشکل ہو رہا تھا حالانکہ ان لوگوں

نے بہت کوشش کی تھی کہ نہال کو کسی بھی طرح بھنک نہ پڑے مگر آخر وقت میں یہ لوگ پکڑے گئے اور اب نہال کی عدالت میں کھڑی تھیں... نہیں میرے بچے ہم آپکو چھوڑ کر کہیں جا سکتے ہیں تائی اماں پچکارتے ہوئے بولیں.. جی بالکل آپ ابھی مجھے چھوڑ کر جا رہیں تھیں تائی اماں نہال نے بھی دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتے ہوئے دبدو جواب دیا ارے نہیں ہم تو اپنے شہزادے کا انتظار کر رہے تھے اور یہ شچی کہاں ہے آپ تو انکے ساتھ تھے نہ شائستہ بیگم نے بات گھمانے کی کوشش کی... شچی کو انکے فرینڈ کی کال آگئی تھی نہ تو وہ مجھے گل (گھر) پہ چھوڑ کر چلے گئے.. اچھا چلو پھر جلدی سے آؤ میں آپکا فیس دھلو کر تیار کر دوں۔۔۔۔ پھر ہم نے جانا بھی تو ہے نہ شائستہ بیگم نے بے بس ہوتے کہا۔۔۔

شام میں یہ تینوں شازمہ کی طرف تھے شومی قسمت کہ سوما بھی ادھر رکی ہوئی تھی اور اسکی تو باچھیں کھل گئیں نہال کو دیکھ کر ان لوگوں کو سلام کر کے سوما نے نہال کی طرف رخ کیا آؤ نہال میں آپکو بچوں کے روم میں لے کر چلوں کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی رات سے تو اسے قلق ہو رہا تھا کہ اتنے پیارے بچے کی اسکے پاس پکس نہیں ہیں اور اب اسے موقع ملا تھا تو وہ ہر گز گنوا نا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ نہال آپ سکول جاتے ہو سوما نے نہال کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ میں ابھی چھوٹا ہوں نہ تو میں اسکول نہیں جا سکتا نہال نے ایسے جواب دیا جیسے سوما کی کم عقلی پر افسوس کیا ہو

اور سوما تو اسکے اس انداز پہ وارے نیارے ہو گئی گال پہ پیار کرتے ہوئے پھر پوچھا اچھا آپ کی مام کا کیا نام ہے؟؟؟ میری ماما تو نہیں ہیں۔۔۔ میں گندہ بچہ ہوں نہ اش لیے میری ماما چلی گئیں نہال نے ڈبڈبائی آنکھوں سے جواب دیا۔۔۔ وہ بالیسے ہی ماں کے نام پہ روہانسا ہو جاتا تھا جبکہ سوما اس کا جواب سن کر شکڈ تھی اسے کچھ تو سمجھ آرہا تھا مگر پھر بھی اس نے پوچھ لیا آپکی ماما کہاں گئی ہیں؟؟؟ اور آپ سے کس نے کہا کہ آپ گندے بچے ہو، آپ تو بہت پیارے بہت کیوٹ ہو سومانے پیار کرتے ہوئے نہال سے کہا۔۔۔ وہ ہادی ہے نہ وہ کہتا ہے میں گندہ بچہ ہوں نہ اس لیے میری ماما اللہ میاں کے پاس چلی گئی ہیں۔۔۔ وہ جھوٹ بولتا ہے آپ بہت بہت اچھے ہو اور آپ اپنے بابا سے کہو وہ آپکو نیو ماما لادیں۔۔۔ "سچی" نہال نے خوش ہوتے پوچھا۔۔۔ "مچی" سومانے بھی پیار سے کہا اسے اس معصوم سے بچہ پر بے تحاشہ پیار آرہا تھا وہ خود ساری زندگی اپنے بابا کے پیار کو ترسی تھی اور اب اسے نہال مین اپنا آپ نظر آرہا تھا۔۔۔ لیکن بابا، ماما کہاں سے لائیں گے۔۔۔ نہال نے پوچھا۔۔۔ جو بھی آپکو لڑکی اچھی لگے آپ بابا سے کہنا تو وہ آپکو وہی والی ماما لادیں گے۔۔۔ نہال نے سوچنے کے انداز میں سوما کو دیکھا۔۔۔ میں بابا کو کہو نگاہ آپکو میری ماما بنا دیں۔۔۔ آپ بنیں گیں میری ماما نہ۔۔۔؟؟؟ سوما، نہال کی بات سن کر نہ صرف شکڈ تھی بلکہ بری طرح گھبرائی تھی۔۔۔ ممم میں، میں کیسے بن سکتی ہوں۔۔۔ تیوں (کیون) آپ نے تو ابھی کہا تھا جو اچھا لگے۔۔۔ بیٹا ایسے نہیں ہو سکتا سوما نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔ میں گندہ بچہ ہوں نہ اس لیے آپ میری ماما نہیں بننا چاہتی بٹ آئی

پر اس میں کوئی بھی شرارت نہیں کرونگا "ماما" نہال نے آنسو بھر کر سوما کو "ماما" بولا اور سوما تو اسکے منہ سے ماما لفظ سن کر ہی تڑپ اٹھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ بچپن میں حسرت بھرے انداز میں سب بچوں کو اپنے فادرز کے ساتھ دیکھ کر ادھر ادھر آپ نے باپ کو ڈھونڈتی تھی آج اسی تکلیف میں نہال ہے۔۔۔ (اور بنا سوچے سمجھے اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک فیصلہ کر لیا تھا) اس نے نہال کو کھینچ کر خود میں بھینچتے ہوئے بھرائی آواز میں ہاں کہا۔۔۔

شازمہ آج ہم آپ سے آپکی بہنوں کے لیے بات کرنے آئے ہیں۔۔۔ جی کیا مطلب آنٹی میں کچھ سمجھی نہیں شازمہ نے نا سمجھی کے سے انداز میں شائستہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔ بیٹا آپکی بہن رومانہ کو ہم اپنے عمار کی دلہن بنانا چاہتے ہیں اور سوما کو خرم کے لیے شائستہ بیگم نے پہلے تو شازمہ کو خوش ہوتے دیکھا مگر سوما کے لیے سنتے ہی وہ ناصرف چونکی بلکہ کچھ پریشان بھی نظر آئی اور اپنی ساس کی طرف دیکھا۔۔۔ بیٹا اگر آپ کی ماما راضی ہوئیں تبھی ہم کوئی بات بڑھائیں گے۔۔۔ رومانہ اور عمار کا معاملہ بالکل الگ ہے سوما اور خرم کے معاملے سے اس لیے اس بات کی فکر مت کرنا کہ اگر آپ لوگوں نے خرم کے لیے انکار کیا تو ہم رومانہ کے لیے ارادہ بدل دیں گے یا اسکو بعد میں فورس کریں گے یا آپکو کوئی یہاں تنگ کرے گا۔۔۔ مگر آنٹی ہماری سوما بھی چھوٹی ہے، نا سمجھ ہے اور پھر خرم تو ایک بچے کا باپ ہے۔۔۔ بیٹا یہ میرے بیٹے کی قسمت بری تھی کہ اسکی بیوی اسکا ساتھ نہ دے سکی

اور نہال کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلی گئی، اور ایک صرف اس بات کے علاوہ آپ لوگ خرم میں کوئی کمی نہیں پاؤ گے یہ ہم گارنٹی دیتے ہیں۔۔۔ مگر آنٹی میں اس معاملے میں کچھ کہہ نہیں سکتی کیونکہ مجھے نہیں لگتا ماما کبھی بھی اس رشتے پہ نہیں مانیں گیں۔۔۔ مگر شازمہ تم ایک بار بات تو کر کے دیکھنا اب انکی ساس نے کہا۔۔۔ جی ماما! میں کوشش کرونگی لیکن امید کم ہے۔۔۔ شازمہ نے تھوڑے سوچتے انداز میں کہا۔۔۔ اور ویسے بھی آنٹی جوڑیاں تو آسمانوں پہ بنتی ہیں اگر خرم اور سوما کا جوڑ بھی آسمانوں پہ بن چکا ہے تو کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔ بالکل صحیح کہا تم نے تائی ماں اور شازستہ بیگم نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔ اچھا آپ لوگ کچھ کھائیں تو سہی

نہال کو لاتی سومانے آخر کی تمام گفتگو سن لی اور نہال کو اندر جانے کا کہہ کر خود واپس بچوں کے روم میں آگئی۔۔۔ اسکے دل و دماغ میں ایک جنگ سی چھڑی تھی ایک طرف اسے نہال کی معصومیت اسکی آنکھوں میں ممتا کی طلب دکھ رہی تھی تو ایک طرف یہ سوچ بھی تھی کہ کیا وہ اتنی بڑی ذمہ داری اٹھا بھی سکتی ہے کہ نہیں۔۔۔ اپنے ہی کردہ فیصلے پر وہ ڈمگ رہی تھی ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اسکے بھانجا، بھانجی آگئے انکے ساتھ کھیل کود میں بھی اسکا ذہن الجھا رہا تھا یہاں تک کہ کھانا کھانے کے دوران بھی سب کو سوما کچھ خاموش سی لگی کیا ہوا ہماری گڑیا آج چپ چپ ہے رومان نے کھانے کے دوران پوچھا تو سومانے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا نہیں بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں، کچھ

تو ہے ورنہ ہماری چڑیا اور خاموش ہو یہ بھی تو نہیں ہو سکتا۔۔۔ ارے نہیں مان بھائی بس ماما کی یاد آرہی ہے۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد سب اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ شازمہ اور سوما برتن سمیٹ کر کچن میں رکھنے لگی۔۔۔ سعدی تم جاؤ چند امیں کر لوں گی۔۔۔ نہیں آپی میں بھی آپکی ہیلپ کروا دیتی ہوں .. اچھا چلو ایسا کرو تم چائے بنانے کا پانی رکھو میں تب تک یہ برتن دھو لیتی ہوں۔۔۔ ہممم جی۔۔۔ سوما

نے پانی رکھا اور سوچ میں پڑ گئی آیا وہ شازمہ سے بات کرے یا نہیں کچھ بھی تھا وہ اسکی بڑی بہن تھی اور جس ٹاپک پر وہ بات کرنا چاہتی تھی اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ چائے کا پانی پک کر سیاہ رنگت اختیار کر چکا تھا مگر سوما اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔ شازمہ نے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا اور ایک نظر قہوہ کو اس میں دودھ شامل کرنے کے بعد سوما کو پکارا سعدی، دوبارہ آواز دینے کے ساتھ ہی کندھا بھی ہلایا تو سوما چونکی ججج جی آپی اور ساتھ ہی چائے کی طرف متوجہ ہوئی اوہ سوری آپی میں بس... سعدی کیا بات ہے بیٹا تم پریشان لگ رہی ہو کھانا بھی صحیح طرح نہیں کھایا ابھی بھی کھویا کھویا انداز ہے شازمہ نے بہت نرمی سے پوچھا، سومانے جھجھکتے ہوئے کہا وہ آپی آپ سے کچھ پوچھوں۔۔۔ شازمہ نے حیرت سے دیکھتے ہوئے بولا ہاں پوچھو کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟ وہ آپ آپی آج وہ دونوں آنٹیاں کیوں آئیں تھیں۔۔۔؟؟؟ سومانے بالآخر ہمت کر کے پوچھ ہی لیا

۔۔۔ وہ لوگ رومہ کے لیے اپنے بڑے بیٹے کا رشتہ لیکر آئیں تھیں۔۔۔۔ بڑے بیٹے جنکا نہال بیٹا ہے انکے لیے سومانے سوال کیا ارے نہیں وہ تو چھوٹا ہے یہ بڑا بیٹا ہے ڈاکٹر ہے۔۔۔ تو آپ نے کیا کہا۔۔۔ کہنا کیا تھا کہا ہے ماما سے پوچھ کر بتاؤنگی، ہم شازمہ نے سوما کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ سومانے نظریں چراتے ہوئے کہا کیا ہوا آپنی ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔ شازمہ نے گہری سانس بھری اور سوما کو اپنے قریب بلایا۔۔۔ کیا بات ہے سعدی کوئی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔۔؟؟؟ مجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہاری ہیلپ کر سکوں۔۔۔ کچھ نہیں آپنی بس ویسے ہی۔۔۔ آپنی نہال کتنا پیارا ہے نہ سومانے ایک دم بات بدلی۔۔۔ ہاں بہت پیارا بچہ ہے۔۔۔ آپنی اسکی ماما کو کیا ہوا تھا۔۔۔ سومانے سوچتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ پتہ نہیں سنا ہے کار ایکسڈنٹ میں اسکی ڈیٹھ ہو گئی تھی۔۔۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔ شازمہ نے کھوجتی نظروں سے سوما سے پوچھا اور سوما ایک دم گڑبڑا گئی۔۔۔ اففف یہ آپنی بھی آج ہٹلر بنی ہوئی ہیں کچھ اور تو بتا ہی نہیں رہیں اب کیا کروں کیسے کروں خود سے بات شروع سوما اپنے ذہن میں سوچ رہی تھی آپنی سومانے پھر پکارا۔۔۔ سعدی تم جو بھی بات کرنا چاہ رہی ہو کھل کر کرو جانے کیوں انھیں احساس ہو رہا تھا کہ سوما اپنے پر پوزل کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتی ہے۔۔۔ جج جی آپنی آپ نے انھیں میرے بارے میں کیا جواب دیا۔۔۔؟؟؟ آخر ڈرتے ڈرتے سومانے وہ سوال پوچھ ہی لیا جسکا جواب وہ کب سے جاننا چاہ رہی تھی۔۔۔ ہم شازمہ تمہارا تو تقریباً منع ہی کیا ہے کیونکہ میں جانتی ہو ماما کبھی بھی نہیں مانیں گیں۔۔۔ کیوں

کیوں آپ کیوں نہیں مانیں گیں سومانے ایکدم کہا تو شازمہ بھی حیران رہ گئیں کیا مطلب ہے تم راضی ہو اس رشتہ پہ۔۔۔؟؟؟ اس میں انکار کی کیا بات ہے آپ۔۔ سعدی وہ شادی شدہ ہے ایک بچہ کا باپ ہے شازمہ نے سومانے کی بات کاٹتے ہوئے تیز لہجہ میں کہا مگر آپ اس سب میں نہال کا کیا قصور ہے آپ نے نہیں دیکھا وہ کتنا معصوم پیارا ہے اور آپ کو پتہ اسے تو ماں کے رشتے کا ڈھنگ سے پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ وہ واحد رشتہ ہے جو اللہ نے انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اسکے وجود سے جوڑ دیا ہے ابھی وہ دنیا میں آیا بھی نہیں ہوتا اور اسکو پہنچنے والی تکلیف اسکی ماں کو پتہ چل جاتی ہے۔۔ آپ وہ وہ سمجھتا ہے ماما اچھے بچوں کے پاس ہوتی ہیں اور وہ چونکہ گندہ بچہ ہے اسلیے اسکی کوئی ماما نہیں ہیں بھرائی ہوئی آواز میں سومانے نہال کے ساتھ ہونے والی ساری گفتگو شازمہ کو بتادی جسے سنتے ہوئے شازمہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔۔۔ آپ میں نے یہ تکلیف برداشت کی ہے جس تکلیف میں نہال اس وقت ہے میں اس سے وقت تکلیف سے گزر چکی ہوں۔۔۔ آپ نے تو بابا کو دکھا تھا انکے ساتھ ٹائم گزارا ہے مگر میں مجھے تو یاد بھی نہیں۔۔ میں نے کتنے ہی عرصے تک ہر شخص میں بابا کو ڈھونڈا ہے۔۔۔ مگر سب کے بابا انکے پاس ہوتے تھے مگر میرے نہیں، روتے ہوئے سومانے اپنے دل کا درد اپنی بہن کو بتا رہی تھی۔۔ شازمہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے اسکے گال صاف کیے۔۔ پلیز آپ انھیں منع مت کریں میں نہیں چاہتی کہ میری طرح نہال بھی اپنی ماما کے پیار کو ترسے لوگوں کے بچوں کو جب انکی ماں پیار کر رہی ہو تو وہ حسرت بھری نگاہ سے دیکھے۔۔۔ مگر

سعدی ماما کبھی بھی نہیں مانیں گیں اور تم تم بھی کیسے سنبھال پاؤ گی یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں ہے ساری زندگی کا معاملہ ہے کیا تم نہال کو سنبھال لو گی اسے پال لو گی... ابھی تو تم ہمدردی میں یہ فیصلہ کر رہی ہو آگے چل کر پچھتاؤ نہیں کہیں اور اگر ایسا ہو تو وہ نہال کے لیے زیادہ تکلیف دہ ہو گا۔ بچے سنبھالنا انکی اچھی تربیت کرنا آسان نہیں.. ماں بننا آسان نہیں ہے خود کو مارنا پڑتا ہے اپنا سکھ چین تیاغ نہ پڑتا ہے تب جا کر کہیں ایک کامیاب ماں بنتی ہے اپنی ہستی مٹا کر تب ایک نئی ہستی بنتی ہے۔۔۔ جسے تم بہت آسان سمجھ رہی ہو وہ اتنا آسان کام نہیں ہے اور نہ ایک دودن کی بات ہے ساری زندگی کا معاملہ ہے.. اور سب سے بڑھ کر ماما نے شادی شدہ کا ہی سن کر انکار کر دینا ہے..

اور مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں یہ سب جان کر وہ روما کے لیے بھی انکار نہ کر دیں شازمہ نے اپنا ایک خدشہ اور بیان کیا۔۔۔ مگر کیوں آپنی میری وجہ سے آپو کے لیے منع کرنا تو سراسر غلط ہے۔۔۔ اور پھر آپ بتائیں نہال کے فادر میں صرف شادی شدہ کے علاوہ کوئی کمی، خامی ہے۔۔۔؟؟؟ یہ تو ہے کہ واقعی خرم اگر پہلے سے شادی شدہ، ایک بچے کا باپ نہ ہوتا تو میں کبھی بھی ماما کو اس رشتے سے انکار نہ کرنے دیتی اور تم تو ملی بھی ہو نہ ایک بار اس سے تمہیں کیسا لگا تھا۔۔۔؟؟؟ وہ طرم خان مجھے تو دل کیا تھا شوٹ کر دوں اسے۔۔۔ سومانے اس دن کے واقعہ کا سوچتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ تو کام تمہارے بھی الٹے ہوتے ہیں کیا ضرورت ہے تمہیں دنیا جہان کے بچوں کی پکس لینے کی۔۔۔

شازمہ نے دبدو جواب دیا۔۔۔ اچھا چھوڑیں نہ آپی اس بات کو یہ بتائیں ماما کو کیسے منائیں گیں۔۔۔
کس بات کے لیے سوما کی بات نا سمجھتے ہوئے شازمہ نے پوچھا اوہو وو آپی اس طرم خان کے پرپوزل
کے لیے سومانے جھنجلاہٹ کے عالم میں کہا۔۔۔ تمہیں میں نے سوچنے کو کہا ہے یہ فیصلہ گھڑی بھر کا
نہیں ہے ساری زندگی کا ہے سوچ سمجھ لو اسکے بعد دیکھتے ہیں۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے مگر آپ پر اس
کریں ابھی آپ انکی شادی، نہال کے بارے میں نہیں بتائیں گیں سومانے وارن کیا او کے میری ماں
چلو اب چل کر سو جاؤ۔۔۔

اگلے دن شازمہ سوما کو چھوڑنے گئی تو وہاں اس نے اپنی ماں سے دونوں رشتے کے متعلق بھی بات کی
اور سوما سے کیے گئے وعدہ کی وجہ سے خرم کی شادی اور بچہ کا نہیں ذکر کیا۔۔۔ شاہانہ بیگم نے شازمہ
کی رائے مانگی تم کیا کہتی ہو؟ ماما لڑکے تو دونوں بہت اچھے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہم سب جانتے
ہیں۔۔۔ پھر بھی آپ اگر کسی اور سے بھی پتہ کروانا چاہیں تو بھی خیر ہے شازمہ نے محتاط انداز میں
جواب دیا۔۔۔

کیسی بات کرتی ہو تم سے یار ومان سے بڑھ کر کوئی ہمارا اپنا ہے تم لوگ اگر کچھ بتاؤ گے تو کیا اس
میں کوئی غلط بیانی شامل ہوگی۔۔۔ اور شازمہ اپنی کی یہ بات سن کر اندر ہی اندر بے انتہا شرمندہ ہوئی

ساتھ دل ہی دل میں سوما کو بھی کو سا جس سے وعدہ کی وجہ سے وہ آج اپنی ماں کے سامنے دل ہی دل شرمندہ ہو رہی تھی۔۔۔

تو پھر ماما میں ان لوگوں کو کیا جواب دوں۔۔۔؟؟؟ شازمہ نے شاہانہ بیگم سے استفسار کیا۔۔۔

بیٹا اگر رومان بھی اگر راضی ہیں تو انھیں مثبت جواب دے دو باقاعدہ رشتہ لے کر آئیں۔۔۔ اب ایسے ہی تو میں نہیں دے سکتی بیٹیاں ایک بار میں خود بھی مل لوں۔۔۔ جی جی بالکل ماما صحیح کہہ رہی ہیں۔۔۔

سوما اپنے کمرے میں بیٹھی اب رباب سے مشورہ کر رہی تھی جبکہ سوما کی ساری بات سننے کے بعد رباب کا بھی یہی ماننا تھا کہ یہ ایک جذباتیات میں اٹھایا جانے والا فیصلہ ہے۔۔۔

تم لوگ آخر مجھ پہ بھروسہ کیوں نہیں کر رہے سومانے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ کیونکہ مائی ڈیر شیخ سعدی کی چیلی ہم تمھیں بہت اچھے سے کانتے ہیں تم چار دن ایک کام بہت پر جوش ہو کر کرتی ہو اور اسکے بعد تمہارا دل بھر جاتا ہے تو اسے بیچ منجھار میں چھوڑ دیتی ہو رباب نے اچھے خاصے لتاڑتے ہوئے اسے اسکی پچھلی کارکردگیوں کے بارے میں یاد دلایا۔۔۔

لیکن میں اس بار تم سبکو غلط ثابت کر دوں گی دیکھنا تم لوگ۔۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

سومانے بھی پختہ عزم سے کہا۔۔۔

اچھا اور آنٹی انکے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے محترمہ رباب نے اگلا پوائنٹ نکالا جس پر وقتی طور پر سوما کی بولتی بند کر دی تھی۔۔ کیا ہوا میری جان اب کیوں خاموش ہو گئی ہو۔۔۔ بس پہلے ہی پڑاؤ پہ بولتی بند ہو گئی۔۔۔ ہا ہا ہا یہ چلی ہیں شادی کرنے وہ بھی اپنی مرضی سے رباب نے صاف مذاق اڑایا کیونکہ وہ شاہانہ بیگم کی عادت سے اچھی طرح واقف تھی۔۔ بولتی بند نہیں ہوئی میں بس سوچ رہی ہوں کیسے ماما راضی کرنا ہے اور تم کیا فون پر ہی لگ گئی ہو ساری بات کرنے پر گھر آؤ شرافت سے اور کوئی طریقہ بتاؤ ماما کو منانے کا۔۔ کیوں میں کیوں آؤں تمہارے پاؤں میں مہندی لگی ہے۔۔ یار آج ہی تو آپنی کی طرف سے آئی ہوں ماما نہیں دیں گیں اجازت۔۔۔ سومانے منہ بسورت کہا۔۔۔ اچھا چل میں کوشش کرتی منہ سیدھا کر اپنا۔۔۔

شازمہ دوپہر کو رومان کے ساتھ بچوں کی وجہ سے واپس آ گئی تھی اور رومان سے بھی راستے میں سوما کے متعلق بات کی تھی۔۔۔۔۔ سوچ لو یار آنٹی کی نیچر بھی تم جانتی ہو رومان نے کہا۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ چھپی رہ سکے اور جب کھلے گی تو آنٹی کے غصے کا تمہیں مجھ سے زیادہ اندازہ ہے۔۔۔ تو اب آپ ہی بتائیں کہ میں کیا کروں ایک طرف سعدی ہے تو ایک طرف ماما۔۔۔ تم سعدی

سے ایک بار پھر بات کرو اسے سمجھاؤ کہ بچکانے فیصلے مت کرے۔۔۔ اگر نہیں مانتی تو میں خود بات کرونگا اس سے پھر۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔

تو اب میں شائستہ آنٹی کو کیا جواب دوں۔۔۔ شازمہ یار کیا ہو گیا ہے تمہیں ابھی کل ہی تو وہ لوگ بات کر کے گئے ہیں دے دیں گے کچھ دن میں سوچ بچار کر کے جواب بھی اس بار رومان نے تھوڑے ڈپٹے انداز میں کہا۔۔۔ اچھا نہ مجھ پر تو غصہ مت کریں۔۔۔ ارے آپ پر کیا میں غصہ کر سکتا ہوں رومان نے ایک دم موڈ بدلتے ہوئے پیار سے شازمہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ سیدھے دیکھ کر گاڑی چلائیں گلابی ہوتے چہرے کے ساتھ شازمہ نے رومان کا دھیان سامنے روڈ کی طرف دلایا جہاں سامنے سے بایک آرہی تھی۔۔۔ آپکی انھی اداؤں پہ تو ہم آج تک فدا ہیں سچ میں یار ابھی پہلے دن کی طرح شرماتی ہو۔۔۔ کیا ہو گیا ہے رومان اب کہ شازمہ نے گھورتے ہوئے کہا جبکہ رومان کا قہقہہ گاڑی میں گونجا۔۔۔ اس دوران وہ لوگ سکول بھی پہنچ گئے بچوں کو لیتے ہوئے اب انکارخ گھر کی جانب تھا

تمہیں میں نے یہاں ٹھونسنے کے لیے نہیں بلایا رباب آج سوما کے گھر آئی ہوئی تھی اور اس وقت اسکے روم میں بیٹھی مزے سے آم کھانے میں مصروف تھی جب سومانے تنگ آتے ہوئے اسے کہا

--- اچھا میں تو سمجھی تھی تم نے مجھے مینگو پارٹی میں بلایا ہے رباب نے معصومیت کا ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔ رباب سبب سومانے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تم اب میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گی۔۔۔

اوکے اوکے اوکے اوکے باس رباب نے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔ سچ میں اب مرنے کی حد سیریس ہوں رباب نے شرارت بھری آنکھوں سے کہا۔۔۔ تم نہ کہیں جا کر مر جاؤ لوگوں کو نجانے کیسے دوستیں اتنے اچھے اچھے مشورے دے دیتی ہیں ایک مجھے دوست ملی ہے دنیا جہاں کی نکمی، فضول لڑکی۔۔۔ غلطی میری ہی تھی جو تجھ بھوکڑ سے مشورہ کی امید رکھ لی سومانے جلتے بھنتے رباب کے لتاڑا۔۔۔ مگر وہ رباب ہی کیا جو باز آجائے ہنستے ہوئے سوما کے گلے میں بانہیں ڈالتے پوچھنے لگی اچھا تو کیا سوچا ہے ہماری بنورانی نے۔۔۔ اگر مجھے کچھ سمجھ آ رہا ہو تا تو کیا تمہیں بلاتی۔۔۔ یار میری مانو تو آنٹی کو بتادو۔۔۔ مگر ماما نہیں مانیں گیں یار یہی تو مسئلہ ہے تو تو کونسا یار اس طرم خان کے عشق میں ڈوبی ہوئی ہے چھوڑ دے پھر ویسے بھی کونسا ہماری بنو کورشتون کی کمی ہے۔۔۔ تو تمہیں کیا لگتا ہے میں اس ایڈیٹ کی وجہ سے اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ رباب تم نے نہال کو نہیں دیکھا یار اور اسکی وہ پیاری پیاری باتیں دل موہ لیتی ہیں اور میں اسکے ابا کی بجائے نہال کی محبت میں اس طرم خان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ تو پھر ایسا کر اس طرم خان سے ہی رابطہ کر رباب نے اپنے مشورے سے نوازتے ہوئے کہا۔۔۔ اس سے مگر اس سے کیا بات کرونگی میں سومانے گھورتے ہوئے پوچھا تو سن اور رومانے ساری بات بتا کر پوچھا کیسا واہ زبردست لیکن اگر وہ نہ مانا تو۔۔۔؟؟

سومانے پھر پریشانی سے پوچھا اور میں اسکا نمبر کس سے لوں گی۔۔؟؟ شازمہ آپنی زندہ باد آخر کس دن کام آئیں گیں وہ۔۔ کچھ گڑبڑ تو نہیں ہوگی نہ سوما بھی بھی گبھرار ہی تھی کچھ نہیں ہوگا یار چل ابھی کال کر اور آپنی سے نمبر لے۔۔ اور پھر میرے ہی سامنے اس طرم خان سے بھی بات کر۔۔۔

سومانے شازمہ کو کال ملائی۔۔

اسلام علیکم آپنی کیسی ہیں؟؟

جی جی سب ٹھیک ہے۔۔ شازمہ کے پریشان ہونے پر سومانے کہا۔۔ اور کیا میں آپکو کال نہیں کر سکتی سومانے ناراضگی سے پوچھا۔۔ ارے نہیں میری گڑیا جب میسج کرنے والے لوگ کال کریں تو سامنے والے کا حیران و پریشان ہونا تو بنتا ہے نہ۔۔۔ شازمہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ اچھا بتاؤ ماما کیسی ہیں؟ سب ٹھیک ہیں آپ کیا کر رہی تھیں؟ کچھ نہیں تمہارے بارود صفت بھانجا، بھانجی کے لیے فرینچ فرائس و نوڈلز بنانے کی تیاری کر رہی۔۔ تم بتاؤ سر پہ چڑھا بھوت اتر ا کہ نہیں شازمہ کا اشارہ جس طرف تھا سومانے وہ سمجھتے ہوئے شکر ادا کیا کہ آپنی نے خود ہی وہ موضوع چھیڑ دیا۔۔ آپنی میں بالکل سیریس ہوں اس معاملے میں۔۔ اور اچھا ایسا کریں نازرا مجھے اس طرم خان کا نمبر دیں۔۔ ہیں ہیں ہیں خرم کے نمبر کا تم نے کیا کرنا ہے۔۔۔ شازمہ تو اپنی اس بہن کی دیدہ دلیری پہ بے ہوش ہوتے ہوتے پچی۔۔ جبکہ سومانے خونخوار نظروں سے پاس بیٹھی رباب کو گھورا۔۔ آپنی میں نہال سے بات کرنا

چاہتی ہوں۔۔۔ اب اتنے چھوٹے سے بچے کے پاس تو موبائل فون ہونے سے رہا۔۔۔ اچھا چلو میں تمہیں سینڈ کرتی ہوں۔۔۔ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد سوما نے کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔ اور کچھ دیر بعد ہی اسے اس طرم خان کا نمبر مل چکا تھا جسے سوما اپنے ہاتھ میں لیے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیا ہوا ملاؤ نہ نمبر باب نے لقمہ دیا تو سوما نے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔

رنگ ٹون جارہی تھی اور رنگ ٹون کے ساتھ ساتھ سوما کا دل بھی کان میں دھڑک رہا تھا کہ ایک گھمبیری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی اسلام علیکم خرم سپیکنگ جبکہ سوما کے ہاتھ سے موبائل چھوٹے چھوٹے بچا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں کبھی ہوتی ہے"

(قسط 4)

از "ایس۔ اے۔ یوسف"



وعلیکم اسلام! سومانے گھبراہٹ بھرے لہجے میں جواب دیا ساتھ ہی رباب پر گھوری ڈالنا نہیں بھولی جسکا یہ مشورہ تھا۔۔۔ مجھ مجھے نہال سے بات کرنی ہے۔۔۔ نہال سے، حیرانگی اب دوسری طرف تھی۔۔۔ جی بالکل سومانے خود کو نارمل کرتے کہا۔۔۔ آپ کون میڈم خرم نے آواز پہچاننے کی کوشش کرتے پوچھا۔۔۔ میں نہال کی ماما اب سیل فون خرم کے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے بچا تھا۔۔۔

واٹ رہش۔۔۔ سیدھی طرح بتائیں کون ہیں آپ۔۔۔ بتایا تو ہے کہ نہال کی ہونے والی ماما، ویسے تو وہ مجھے اور میں اس سے اپنا رشتہ جوڑ چکی ہوں مگر آپ کی آسانی کے لیے بتا دیا۔۔۔ ہونے والی ماما اس کا مطلب ہے ماما، تائی ماں نے اپنا کام کر دکھایا ہے خرم نے تلخی سے سوچا میرا نمبر کیسے پتہ چلا آپکو۔۔۔؟؟؟

شازمہ آپ سے لیا ہے سومانے بتایا شازمہ بھابھی اسکا مطلب وہ بھی شامل ہیں اس مہم میں اففف یہ میرے گھر والے اب انکو کیسے جانتی ہیں آپ _____ خرم نے حیران ہوتے پوچھا کیا مطلب کیسے جانتی

ہوں اپنی بہن کو میں نہیں جانوں گی تو کیا آپکو پتہ ہو گا مسٹر طرم خان سوما اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی
بھابھی کی بہن آپ بھابھی کی بہن ہیں وہ بچہ چور خرم نے تپتے ہوئے کہا۔۔۔ کیا کیا میں بچہ چور، خود ہی
ہونگے آپ اور میں نے اس دن بھی کہا تھا نہیں ہوں میں بچہ چور اب تنپنے کی باری سوما کی تھی اچھا تم نہیں
ہو تو اس دن تو میں بچہ چور رہا تھا خرم نے ایک بار پھر بھڑوں کے چھتوں میں ہاتھ ڈالا۔۔۔ دیکھو طرم خان
اب اگر تم نے مجھے بچہ چور کہا نہ تو۔۔۔ تو۔۔۔ سوما کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکا خون پی جائے۔۔۔ تو کیا
محترمہ کیا کریں گیں آپ؟؟؟ اب تو آپ میرے رحم و کرم پہ آنے والی ہیں نہ تو میں جو بھی کرونگا
برداشت کرنا پڑے گا اب تو بس شادی ہو جانے دیں ایک بار خرم نے مزید تپاتے انداز میں کہا کہ وہ خود
ہی اس سے شادی سے منع کر دے۔۔۔ یہ تو وقت بتائے گا کہ مزہ تم چکھاؤ گے یا چکھو گے سوما نے بھی
تلملاتے ہوئے کہا۔۔۔ اور یہ سب جو تم مجھے کہہ رہے ہونا تو مجھے بہت اچھے سے پتہ ہے کہ تم میرے
ذریعے انکار کروانا چاہ رہے ہونا تو یہ تمہاری بھول ہے شادی تو اب میں طرم خان تم ہی سے کرونگی روک
سکتے ہو تو روک لینا ہو نہ کہتے سوما نے کھٹاک سے فون بند کیا اور خرم اسکے اندازے کی درستگی پہ سوچتا رہ
گیا کیا لڑکی ہے یہ آفت کہیں کی۔۔۔ اور ماما، تائی اسے نہال کی ذمہ داری سونپنے کا سوچ رہی ہیں جو خود
ابھی کسی کے انڈر رہنے کی عمر میں ہے۔۔۔

گرمی کا زور آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا مگر ابھی بھی ہلکا ہلکا جس ہو جاتا تھا آج بھی دن بھر یہی حال رہا تھا اسی لیے رات کا کھانا کھاتے ہی سب اپنے اپنے کمروں میں جا گھسے تھے۔۔۔ ایسے میں خرم کو یہ بہترین وقت لگا تھا اپنے گھر کی خواتین سے بات کرنے کا۔۔۔ نہال بھی اس وقت سارہ اور شجی کی پاس تھا۔۔۔ خرم نے دروازے پہ دستک دے کر باہر ہی سے اپنی ماں کو آواز لگا دی تھی کیونکہ بناء بتائے شادی جیسا کارنامہ سرانجام دینے کے بعد سے احمد صاحب نے خرم سے قطع کلامی کر رکھی تھی اور یہ بھی انہی کا آڈر تھا کہ انکی موجودگی میں خرم جتنا ہو سکے اتنا انکے سامنے کم آئے اور خرم اس حکم کو مان رہا تھا۔۔۔ شائستہ باہر آئیں کیا ہوا خرم۔۔۔؟؟؟ مام پلیز تائی ماں کے کمرے میں چلیں مجھے آپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے کیوں دل دھلا رہے ہو خرم کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے شائستہ بیگم نے کہا۔۔۔ مام پلیز آپ آئیں تو۔۔۔ ہاں چلو۔۔۔ تائی ماں، مام آپ لوگوں نے میرے لیے رومان بھائی کی سالی کے لیے رشتہ کرنے کا سوچا ہے۔۔۔؟؟ تائی ماں اور شائستہ نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔ ہاں! مگر ہوا کیا ہے بچے۔۔۔ تائی ماں نے پیار سے پوچھا۔۔۔ آپ لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے کبھی، جانتی کتنا ہیں آپ اسے جو آپ لوگوں نے اتنا بڑا فیصلہ بنا سوچے سمجھے کر دیا۔۔۔ آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ وہ لڑکی جسے خود ابھی کسی بڑے کی ضرورت ہے وہ میرے نہال کو سنبھالے گی، مچھوڑی اس میں رتی بھر نہیں ہے ہر بات مذاق مین اڑانا ہر وقت تو وہ بچوں کے ساتھ کھیلتی کودتی پھرتی ہے، اتنا اسے نہیں پتہ کہ

کم از کم باہر کسی کے بھی بچوں کو دیکھ کر پاگل نہیں ہو جاتے اور آپ ایسی لڑکی کو میرے بیٹے کی ماں بنا کر لانا چاہتی ہیں بہت غصے میں خرم بولے جارہا تھا جیسے آج تو اسے صرف سوما کی ہی برائی کے لیے تائے ناٹ کیا گیا ہے۔۔۔ ہو گیا تمہارا۔۔۔ شائستہ بیگم نے بہت سنجیدگی سے اپنے خوب و مگر بے وقوف بیٹے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ مام۔۔۔ بس خرم انھوں نے ہاتھ کے اشارے اسے خاموش ہونے کو کہا تم نے جو کہنا تھا ہم نے سن لیا اب وہ سنو جو ہم کہہ رہے ہیں پہلی بات ہم نے تمہیں لڑکی کی تصویر دیکھائی تھی جسے تم نے دیکھنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ دوسری بات تم بناء کسی سے ملے کسی کو جانے کیسے جج کر سکتے ہو۔۔۔ تمہیں لگتا ہے وہ بچی نہال کو نہیں سنبھال سکتی اور ہم کہتے ہیں کہ وہی لڑکی تمہارے، ہمارے نہال کو سنبھال سکتی ہے۔۔۔ ہم لوگوں نے بھی دنیا دیکھی ہے چاہتے تو اسکی بڑی بہن کو بھی تمہارے لیے پسند کر سکتے تھے مگر کچھ سوچ کر ہی ہم نے سوما کا نام لیا ہے۔۔۔ مگر مام اس میں ٹھہراؤ نام کو نہیں۔۔۔ خرم تم کب سے کسی سے بناء ملے جج کرنے لگے ہو اس بار تائی ماں نے کہا۔۔۔ مل چکا ہوں اس آفت سے میں اور ایک بار نہیں دو دو بار۔۔۔ کیا تائی اور شائستہ نے حیران نظروں سے دیکھتے پوچھا کب۔۔۔؟؟ اور خرم نے دونوں ملاقاتوں کا احوال سنا دیا جسے سننے کے بعد دوپل تو دونوں خاموش رہیں اور اسکے بعد تو انکی ہنسی نہیں تھم رہی تھی مام، تائی ماں آپ لوگ ہنس رہے ہیں خرم نے ناراضگی سے کہا میرے بچے تم سے بھی تو ہمیں ایسے کام کی امید نہ تھی مطلب کہ تم نے اسے بچہ چور سمجھ لیا تمہاری عقل کہاں گئی تھی اتنے

سمجھدار ہو کر تم ایسے کام کر سکتے ہو تو وہ تو پھر تم سے نا صرف چھوٹی ہے بلکہ بچوں سے پیار کرنے والی ہے نرم طبیعت کی معصوم سی بچی ہے۔۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ ابھی چھوٹی امیچیور ہے اور آپ لوگ اسے نہال کو سو نپنا چاہ رہی ہیں خرم نے دوبارہ اپنا مدعا اٹھایا۔۔ ارے چل بچے تمہیں کیا پتہ۔۔ جب تم نے ہمیں یہ ذمہ دای سو نپی ہے تو بھروسہ بھی پورا رکھو۔۔ آپ لوگ سمجھ نہیں رہے ہیں آپ لوگ بس یہ معاملہ یہیں ختم کر دیں۔۔ ارے ایسے کیسے ختم کر دیں۔۔

نہال سارہ کی گود میں بیٹھا کھر رہا تھا ساتھ ہی شجی بھی بیٹھا اپنے سیل فون میں لگا ہوا تھا کہ اچانک اس نے سارہ سے پوچھا آپ آپ نے بھابھی کی پک دیکھی۔۔؟؟؟ سارہ جس کا سارا دھیان نہال کی طرف تھا چونکتے ہوئے سراٹھا کر شجی کو دیکھا بھابھی۔۔؟؟؟ کیا کہہ رہے ہو شجی۔۔ ارے آپ کو نہیں پتہ۔۔ بھیا کے لیے لڑکی پسند کر لی گئی ہے شجی نے مزے سے بتایا ویسے بہت افسوس کی بات ہے آپ آپ کو مام، تائی ماں نے کچھ بھی نہیں بتایا اور ہمارے نہال کی ماما آنے بھی والی ہیں اور ماما کے نام پر کلرنگ میں مصروف نہال نے بھی سراٹھایا ماما، میری ماما نہ شجی؟؟؟ آپ نے دیکھا ہے انھیں کتنی اچھی ہیں نہ میری ماما نہال نے کہا اور اب شجی کے چونکنے کی باری تھی۔۔۔

جو نیر تم تم نے کہاں دیکھیں بھابھی۔۔۔؟؟؟ شچی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔ میں تو ملا بھی ہوں اپنی ماما سے
میں نے ان سے پلامس (پرامس) لیا ہے کہ وہ مے لی (میری) ماما بنے گئیں نہال نے اپنی بڑی بڑی گول
سبز آنکھوں کو گھماتے ہوئے کہا۔۔ تم دونوں نے بھابھی دیکھ بھی لی اور مجھے پتہ بھی نہیں ہے سارہ نے
روہان سے لہجے میں کہا۔۔ اوہو وہو آپی چلیں تائی اماں کے پاس ہے نہ انکی پک میں دکھاتا ہوں آپکو چلو جو نیر
شچی نہال کو پیٹھ پہ اٹھا کر چل پڑا، ابھی یہ لوگ نیچے پہنچ کر تائی ماں کے کمرے کا دروازہ کھولنے ہی والے
تھے کہ اندر سے آتی آوازیں سن کر وہیں ٹھہر گئے۔۔۔

ایسے کیسے ختم کر دیں آج ہی ان لوگوں کی طرف سے رضامندی کی کال آئی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ختم
کر دیں معاملہ۔۔۔ ابھی تو صرف تمہارا باپ تم سے ناراض ہے لیکن اب تم نے ہم لوگوں کو یوں کسی
کے سامنے جھوٹا بنوایا تو دیکھ لینا پورا گھر تم سے بات کرنا چھوڑ دے گا۔۔ جب اس وقت تم سے پوچھا تھا
تو کیوں نہ دیکھی تھی تصویر جو اب تمہیں کیڑے نظر آرہے ہیں بچی میں تائی ماں نے اچھے سے کلاس
شروع کی ہوئی تھی خرم کی اور باہر یہ تینوں پریشان کھڑے تھے نہال کو تو خیر کیا ہی سمجھ آئی تھی یہ باتیں
مگر اونچی ہوتی آوازیں اسے پریشان کر رہی تھیں سارو نہال نے اپنی پھپھو کو پکارا (سبکی دیکھا دیکھی نہال
شچی اور سارہ کو انکے نام سے ہی پکارتا تھا) کیا ہوا جو نیر۔۔؟؟ سارو بابا، تائی ماں فائٹ کیوں کر رہے ہیں
۔۔؟؟؟ نہیں بیٹا یہ لوگ فائٹ نہیں کر رہے۔۔ ابھی سارہ مزید کچھ کہتی کہ اندر سے خرم کی آواز آئی

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

مجھے اگر معلوم ہوتا کہ وہ تصویر کس کی ہے تو ضرور اسی وقت منع کر دیتا اور مجھے یہ دھمکی مت دیں ایسا نہ ہو کہ میں سچ مچ گھر ہی چھوڑ کر چلا جاؤں۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے جیسے بھی کر کے یہ رشتہ یہی ختم کروا دیں مجھے نہیں کرنی ایسی کسی بھی لڑکی سے شادی۔۔۔ تو تم سیدھی طرح کیوں نہیں کہہ دیتے کہ اصل میں تم ابھی تک نہال کی ماں کو بھلا نہیں پائے ابھی بھی تم اپنے دل سے اپنی بیوی کا روگ لگائے بیٹھے ہو جلتے ہوئے تائی ماں نے کہا اور خرم کی کالی گھنگھور گھٹاؤں جیسی آنکھوں میں ایک تکلیف دہ لمحہ ابھرا اور تاریک سائے نے اسکے چہرے کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔ ہاں نہیں بھلا سکتا نہال کی ماں کو اس ہستی کو نہیں بھلا سکتا جو جاتے جاتے مجھے میرے جینے کا سہارا دے گئی ہے نہیں بھلا سکتا کبھی ابھی اب آپ جو بھی سمجھیں مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔ مجھے لگا تھا آپ تائی ماں اس دنیا میں سب سے زیادہ مجھے سمجھتی ہیں بٹ آئی وازرونگ تائی ماں آپ بھی مجھے نہیں سمجھ سکیں خرم کے ٹوٹے لہجے نے تائی ماں کو تڑپا دیا تھا خرم میرے بچے ایسا نہیں چاند تم ایک بار اس سے ملو بات تو کرو دیکھنا تمہاری رائے بدل جائے گی انھوں نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔۔۔ میرا بیٹا بکھر نہ جائے اس سب میں تائی ماں۔۔۔ خرم تم ایک بار اس سے مل لو اسکے بعد جو تمہارا فیصلہ ہو گا ہمیں منظور ہو گا کب کی خاموش کھڑی شائستہ بیگم نے کہا۔۔۔ ٹھیک ہے مام یہ کہہ کر خرم نے باہر کی طرف قدم بڑھائے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی وہ تینوں کھڑے تھے تم لوگ کیا کر رہے ہو یہاں۔۔۔ کڑی نظروں سے گھورتے خرم نے پوچھا وہ ہممم

بھابھی سی سارہ پھنسی پھنسی آواز میں ابھی بول ہی رہی تھی کہ۔۔۔ بابا نہال نے باپ کو دیکھ کر بازو اسکی طرف بڑھائے "جان بابا" آپ غصہ کیوں ہیں بابا۔۔ نہال نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے خرم کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔۔ اور بس یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب خرم کا آتش فشاں بھی سرد پڑ جاتا ہے نہیں بابا کی جان بابا غصہ نہیں ہیں۔۔۔ چلو ہم چلتے ہیں نہال کو اپنی گود میں لے کر خرم سیڑھیوں کی جانب چل پڑا۔۔۔

جبکہ سارو، شچی اندر کی جانب بھاگے۔۔۔ تائی ماں، مام ویری بیڈ آپ نے شچی کو بھابھی کی تصویر دکھادی اور مجھے بتایا تک نہیں ہے سارہ نے شکوہ کیا۔۔۔ آئے چل دماغ چل گیا ہے لڑکی تیرا۔۔۔ تجھ سے ہی تولی ہیں ہم نے تصویریں۔۔۔ مجھ سے مگر کب سارہ نے پوچھا۔۔۔ سارہ، شازمہ کی بہنوں کی پکس کی بات کر رہی ہیں بھابھی، شائستہ بیگم نے بتایا۔۔۔ اوہ تو اس لیے منگوائیں تھیں آپ لوگوں نے وہ تصویریں مجھے کیوں نہیں بتایا اس وقت سارہ نے شکوہ کیا۔۔۔ اب بتا دیا ہے نہ۔۔۔ اور اسکو چھوڑو یہ سوچوں تمہارا بھائی کیا گل کھلائے گا اس ملاقات میں۔۔۔ تائی پریشانی سے بولیں۔۔۔ کیوں نہ ہم نہال کو بھی ساتھ روانہ کریں انکے ساتھ شچی نے کہتے ہوئے سبکی طرف دیکھا۔۔۔ ہاں آئیڈیا تو برا نہیں یوں ہمیں بھیا کی تمام حرکتوں کا پتہ چل جائے گا اور نہال کے سامنے بھیا مہذب رہے گے سارہ نے شچی کی بات سے ایگری کرتے کہا۔۔۔

خرم ادھر اپنے کمرے نہال کو سلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسکا ذہن الجھا ہوا تھا جس وجہ سے وہ نہال کی باتوں کا بھی ڈھنگ سے جواب نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے اس لڑکی کوئی ذاتی پر خاش تھی۔۔

بات اگر صرف اسکی ذات کی ہوتی تو وہ اسے اپنی زندگی میں خوشی خوشی شامل کر لیتا کیونکہ اسے پہلی نظر میں وہ اچھی لگی تھی مگر ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ اسکی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا لیکن اسے اندر ہی اندر افسوس ضرور تھا۔۔۔ نجانے کیا سوچ کر خرم نے سوما کا نمبر ڈائل کیا رنگ ٹون جا رہی تھی کہ کال ڈسکنیکٹ کر دی گئی تھی اور میسج ٹون بجی خرم نے میسج اوپن کیا

?Ji kia baat hai

???Kyun call kar rhy hain iss time

خرم نے بھی جواب میں لکھ بھیجا

---Call attend kro

Nahe kar sakti Aapoo so rahi hain or mery bolny se unki neend

...disturb ho gi

اففف یہ لڑکی بھی جانے کیا سوچ کر میں نے اسے کال کر ڈالی اب خرم پچھتا رہا تھا ابھی سوچوں میں ہی گم
تھا کہ ایک بار پھر میسج ٹون بجی۔۔۔

?Ap call kyun kr thy thy

جوابا خرم نے بھی میسج ٹائپ کیا اور سوما کے نمبر پہ سینڈ کر دیا

Kal sham 5 bajy tiyar rehna me tumhen Romaan Bhai ky ghar milon

.ga

سومانے میسج پڑھا تو حیران ہوئی کہاں تو طرم خان بات ہی نہیں کر رہا تھا اور اب ملنا چاہتا ہے اففف مگر کیسے
ماما کو پتہ چل گیا تو اور اس سے آگے کا سوچ کر اس نے خرم کو انکار کا میسج کیا جس کے جواب میں اس نے
نہال کا حوالہ دیتے کہا

Agar Nehal ki mother ban'na chahti ho to kal sham mein mujhy Bhai

نے kay ghar milni chahye tum اس کے ساتھ ہی خرم نے

Bye

کامیج کر دیا تھا۔۔۔

اففففففف یہ شخص اب کیا کروں۔۔۔ سومانے فوراً شازمہ کو میج کیا ساتھ ہی مسڈ کالز جاری تھیں۔۔۔

کیا مسئلہ ہے اب تمہیں شازمہ کامیج آیا۔۔۔

اور سومانے ساری خرم سے ہونے والی بات بتادی۔۔۔۔

اچھا تو تم آجاؤ صبح میں ماما سے بات کر لوں گی تم فکر مت کرو شازمہ نے یہ کہہ کر سوما کو تسلی دی۔۔۔

اور سوما کل کا سوچ سوچ کر تھوڑی کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

اور یہی سوچتے سوچتے وہ کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔

جاری ہے



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



ناول: "محبت یوں بھی ہوتی ہے"

رائٹر: "ایس۔ اے۔ یوسف"

(قسط نمبر: 5 تا 7)

صبح سوما سوکراٹھی تو ناشتہ کرنے کے دوران شاہانہ بیگم نے سوما کو تیار ہونے کا کہا _____ سعدی ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد تم نے شازمہ کی طرف جانا ہے _____ اسکا فون آیا تھا تو زرا ڈھنگ سے تیار ہو کر جانا _____ سوما کو عجیب گھبراہٹ نے گھیر لیا تھا جی اچھا! ماما سومانے ماں کو پکارا _____ آپ بھی چلیں ساتھ میں اکیلے بور ہو جاتی ہوں آپ کی گھر _____ اس بار تو تم ہی جاؤ مجھے آج آمنہ کی طرف جانا ہے اور ہو سکتا ہے دیر بھی ہو جائے اس لیے میں نہیں جاسکتی بیٹا _____ اچھا تو رومآپو کو ہی بھیج دیں ویسے بھی وہ لاسٹ ٹائم میلاد پر بھی انکے گھر نہیں گئی تھیں سومانے نیا مطالبہ کرتے کہا _____ فی الحال تو کوئی بھی تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا بیٹا _____ سوما یہ سن کر ہمیشہ کی طرح منہ ہی بسورتے رہ گئی _____

آپی کیا ہے۔ میرا برد کھاوا نہیں ہے جو مجھے اس طرح تیار کر رہی ہیں آپ سوما، شازمہ کے گھر پہنچ چکی تھی اور اب شازمہ کے ہاتھوں چڑیل بن رہی تھی بقول سوما۔ آپ انہوں نے مجھے بہت اچھے سے دیکھا ہوا ہے پلیز مجھ سے یہ سب نہیں ہو رہا اور ویسے بھی ہم نہال کے لیے مل رہے ہیں اپنے لیے نہیں۔ اب اگر تم نے ایک مزید لفظ بھی بولا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ سومانے برا سامنہ بناتے ہوئے شازمہ کو گھورا جوابا اسے بھی ایک زبردست قسم کی گھوری ملی۔

لائٹ پنک کلر میں شارٹ فرائٹ سٹائلش کرتی ساتھ ہی سکائی بلیو سگریٹ پینٹ میں لائٹ بلیو ہی اسکارف لیے اپنی ہنی کلر آئیز جنکو دھیان سے دیکھتو انکے گرد ڈارک سی آؤٹ لائن اسکی آئی لینز کو دوسروں سے مختلف بناتی تھیں پر خوبصورتی سے لگا آئی لائن انھیں مزید خوبصورت اور دلکش بنا رہا تھا۔ بہت منت کے بعد بھی سومانے لپ گلوں ٹرانسپیرنٹ ہی استعمال کیا تھا وہ بھی اسکے گلابی ہونٹوں پہ بھلا لگ رہا تھا۔ آج تو میری گڑیا، میرے دیور پہ بجلی گرائے گی شازمہ نے چھیڑتے ہوئے کہا۔

آپی۔۔۔ سوما بس گھور کر ہی رہ گئی۔

ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہوئے سوما پہلی بار ہلکا سا گھبرائی مگر ساتھ ہی نہال کا سوچ کر ایک دم ہلکی پھلکی ہو گئی اس نے کونسا اس طرم خان کے ساتھ کے لیے یہ شادی کا فیصلہ کیا ہے اسکا محور تو صرف اور صرف

نہال کی ذات تھی اور ہے۔۔۔ سومانے ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن اسے ڈرائنگ روم میں کوئی بھی ذی نفس نظر نہ آیا۔۔۔ اب یہ سب کہاں گئے سوما سوچتے ہوئے مڑی پیچھے ہی شازمہ بھی آگئی وہ آپنی یہ لوگ سومانے ڈرائنگ روم کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔ لگتا ہے نہال، خرم کو ٹیس پلے گیا ہے چلو تم بھی اوپر ہی چلو اب وہیں ملاقات کر لو اپنے طرم خان سے شازمہ نے دوبارہ چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

سیڑھیاں چڑھنے کے دوران ہی سومانے شازمہ سے پوچھا آپنی انھوں نے کیا بات کرنی ہے آپ نے پوچھا نہیں۔۔۔

پتا نہیں خرم نے ذکر نہیں کیا تو پھر میں نے بھی پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔، ہمم اوپر سے آتے بچوں کے شور نے سوما اور شازمہ کی باتوں کا سلسلہ موقوف کر دیا تھا۔۔۔ سوما پر جیسے ہی نہال کی نظر پڑی وہیں سے اس نے ماما کی آواز لگاتے کے ساتھ ہی بیٹ کو پھینک کر سوما کی طرف بھاگا جبکہ باقی کے تمام لوگ خرم سمیت اسکے اس انداز پر چونکنے کے ساتھ ساتھ حیران ہوئے۔۔۔ سومانے بھی فوراً اپنی بانہیں اسکے لیے واکیں اور نہال کو اپنی بانہوں میں سمیٹتے ہوئے بے تحاشا بو سے لیے ماما کی جان۔۔۔ کیسا ہے میرا شہزادہ بیٹا۔۔۔ فائن مام! نہال نے اپنے ننھے منے ہاتھوں سے سوما کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔ آپ گھر کیوں نہیں آئیں ماما۔۔۔ بہت جلد آؤنگی میری جان سومانے خرم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ خرم کے ماتھے کے بلوں میں مزید اضافہ ہوا وہ جتنا اس لڑکی سے دور ہونا چاہ رہا تھا اتنا ہی نہال اسکی طرف بڑھ

رہا تھا۔ اچھا آپ کیا کھیل رہے تھے سوما کو معلوم ہوتے ہوئے بھی اس نے پھر سے سوال کیا۔
کرکٹ۔ ہم کرکٹ کھیل رہے تھے آپ بھی کھیلیں گیں، بابا بھی کھیل رہے ہیں واسع بھائی اور منہی
آپی بھی۔ نہیں بس بہت ہو گیا کرکٹ اب ہم باتیں کریں گے اور فیس دیکھیں آپ اپنا کتنا ریڈ ہو گیا
ہے، چلیں نیچے چل کر ہم سب جو سیتے ہیں جلدی سے آؤ سوما بچوں کو نیچے لے کر جانے ہی لگی تھی
کہ شازمہ نے روک دیا سوما تم یہیں ٹھہرو میں ان سب کو فریش جو س بنا کر پلاتی ہوں یہ کہہ کر شازمہ ان
دونوں کو بات کرنے کا موقع فراہم کرتے ہوئے بچوں کو اپنے ساتھ لے گئی۔

اب صرف خرم اور سوما ہی ٹیرس پہ رہ گئے تھے خرم نے سوما کو گہری نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے
مخاطب کیا۔

تو محترمہ کیا ارادے ہیں آپکے؟ بات کسی نہ کسی نے تو بات شروع کرنی ہی تھی سو خرم یہ کام کر چکا تھا
"کس بارے میں" سوما نے سوالیہ انداز میں آبرو اٹھاتے پوچھا۔ اسی سب ڈرامہ کے متعلق جو آپ
میرے بیٹے کے ساتھ کر رہی ہیں خرم نے تیکھے انداز میں دیکھتے ہوئے سوما سے کہا۔

ڈرامہ!

آپکو یہ سب ڈرامہ لگتا ہے سوما نے انتہائی دکھ سے خرم کی طرف نظر اٹھا کر شکوہ بھری نگاہ سے دیکھا۔
سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو۔ میرا پیار آپکو ڈرامہ لگتا ہے تو پھر تو یقیناً آپ بھی نہال کے ساتھ ڈرامہ ہی

کرتے ہوئے کیونکہ آپ بھی تو نہال سے ایسے ہی پیار کرتے ہیں نہ ___ میرے اور تمہارے پیار میں فرق ہے میں باپ ہوں اسکا اور تم، تم صرف ایک اجنبی لڑکی تمہیں آخر میرے بیٹے سے کونسی انسیت ہو گئی جو تم اس پر اس طرح مر رہی ہو یقیناً اس کے پیچھے تمہارا کوئی مقصد ہو گا اس لیے اپنا یہ ڈرامہ بند کرو اور میرے بیٹے سے دور رہو خرم نے تپتے ہوئے کہا ___ اچھا اگر میرا پیار ڈرامہ ہے تو آپکا پیار بھی سراسر ڈرامہ پہ ہی مبنی ہے ___

سومانے بھی تیکھے چتونوں سے دیکھتے کہا ___ آخر آپ کے ساتھ پر اہلم کیا ہے کوئی بھی شخص آپکی جگہ ہوتا تو خوشی خوشی مجھ سے شادی کر لیتا ایک آپ ہیں آپکے دماغ ہی نہیں مل رہے سومانے کہا ___ اور مجھے سمجھ نہیں آرہی کوئی بھی لڑکی اس دور میں کسی بھی شادی شدہ بلکہ ایک بچے کے باپ سے شادی کرنے پہ راضی نہیں ہوگی انھیں اپنی پراسیو سی چاہیے ہوتی ہے ایک الگ دنیا بنانا چاہتی ہیں اور تم تم ___ ابھی خرم کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ سوما اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی پہلی بات کہ میں ان لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جن کی یہ ترجیحات ہوتی ہو نگلیں میں اور میری دنیا بالکل الگ ہے مجھے یہ سب نہیں اٹریکٹ کرتیں ___ دوسری بات مجھے سمجھنے کی کوشش نہ ہی کریں تو بہتر ہو گا اور رہی بات میری نہال میں انوائمنٹ کی تو بس یوں سمجھ لیں ہم دونوں ماں بیٹے ایک دوسرے سے نکھڑ گئے تھے اور اب دوبارہ مل گئے ہیں دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے آگے ہی آگے بڑھتے ہوئے سوما کہہ کم اور سنا زیادہ رہی تھی اور اس

بیچ ان دونوں میں فاصلہ خاصا کم رہ گیا تھا۔ تم دور رہ کر بھی یہ بات کہہ سکتی ہو اس میں اتنا چپکنے کی کیا ضرورت ہے خرم نے مسلسل پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔ کیا میں چپک رہی ہوں اسے چپکنا کہتے ہیں کتنے فاصلے پر ہوں آپ سے اور، اور آپ کا اس بات کے کہنے کا مطلب کیا ہے مجھے آپ کے قریب ہونے کا شوق ہے میں آپ پر لٹو ہو رہی ہوں خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے سومانے کہا جبکہ خرم اس کے اتنے کم فاصلے پر کھڑے ہونے پر گرم کانوں کی لوؤں کے ساتھ اس جو الا کو دیکھ رہا تھا جسے اس بات کا احساس تک نہیں تھا کہ ایک نامحرم سے کتنا فاصلہ رکھنا چاہیئے، ٹھیک ہے میں مان گیا تمہاری بات اور میں بڑوں سے بھی اس سلسلے کو آگے کو بڑھانے کا کہتا ہوں مگر اس سے پہلے میری ایک شرط ہے اگر منظور ہو تو بتاؤ۔ اور سومانے اسکی پہلی بات ہی سن کر خوش ہو گئی تھی فوراً سے جواب دیا مجھے آپکی ہر شرط منظور ہے بس آپ مجھے اور نہال کو الگ مت کیجیے گا بلکہ آپ میری ہیلپ بھی کریں گے بولیں کریں گے نہ سومانے یہ کہتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تاکہ پراس بھی آج ہی لے لے۔ ہیلپ کیسی ہیلپ خرم نے اسے دیکھتے پوچھا نہیں پہلے آپ پراس کریں، اوکے پراس اب بتاؤ کیسی مدد۔ وہ آپ نے پراس کیا ہے یاد رکھیے گا سومانے یاد دلایا۔ بات بولو۔ وہ آپ میری ماما کو اپنی پہلی شادی کے بارے میں نہیں بتائیں گے جب تک ہمارا نکاح نہیں ہو جاتا سومانے جلدی سے کہہ کر خرم کی طرف دیکھا۔ تمہارا دماغ تو نہیں خراب یہ کیا کہہ رہی ہو کہ تمہاری والدہ کو میری پہلی شادی کا علم نہ ہو یعنی کہ تم اس رشتے کی

بنیاد ہی جھوٹ پر کھڑی کرنا چاہتی ہو۔۔۔ اومائی گاڈ میں نے آخر تم سے کیسے سمجھداری کی امید رکھ لی۔۔۔
دیکھیں آپ نے پراس کیا ہے۔۔۔ اففففف اچھا ایک منٹ پلیز مجھے یہ بات صحیح طرح بتائیں آخر آپ
ایسا کیوں چاہ رہی ہیں۔۔۔ اور بھابھی وہ بھی آپ کے ساتھ شامل ہیں مجھے یقین نہیں آرہا کہ ماں کو بتائے بناء
ایک لڑکی اپنی شادی کی بات کر رہی ہے۔۔۔ تو میں سمجھا دوں گی نہ ماما کو جب نکاح ہو جائے گا تو پھر تو وہ کوئی
اعتراض بھی نہیں کر سکتیں۔۔۔ مطلب آپ کی والدہ اس رشتے پہ راضی نہیں ہیں۔۔۔ نہیں نہیں ایسا نہیں
ہے بس وہ اعتراض کریں گیں کہ آپ شادی شدہ ہیں بس اور تو کوئی بڑی بات نہیں سومانے اس بات کو
ہلکے انداز میں ظاہر کرنے کی کوشش کی۔۔۔ ایسی بات ہے تو مجھ سے کوئی امید مت رکھیں کہ میں آپکا
ساتھ دونگا۔۔۔ میں ہر کام فیئر کرنے کا عادی ہوں تو شادی جیسے بڑے کام کی بنیاد میں دھوکے اور جھوٹ
ہر بناؤنگا ناممکن۔۔۔ پلیز بات سمجھیں نہ ماما مان جائیں گیں نہ بعد میں اور آپ نہال کا بھی تو سوچیں نہ وہ
مجھ سے کتنا اٹیچڈ ہو گیا ہے اور پھر جب اسے پتہ چلے گا کہ میں اسکی ماما نہیں تو اسکے ننھے سے دماغ پہ اس
بات کا کیا اثر ہو گا سومانے بلیک میلنگ کرتے ہوئے خرم سے کہا اور اسکا یہ حربہ کامیاب ہو گیا اور خرم نے
اسکی مدد کی حامی بھر لی جبکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایک بار پھر بہت بری طرح پھنسنے والا تھا۔۔۔

لیکن یاد رکھنا آگے چل کر تمہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ والدین بچوں کی بڑے سے بڑی غلطی معاف کر دیتے ہیں لیکن شادی ایک ایسا فیصلہ ہے جس میں اگر انکی مرضی شامل نہ ہو اور ہماری من مانی ہو تو وہ کبھی قابلِ معافی نہیں ٹھہرائی جاتی یہ کہتے ہوئے خرم کی آواز میں دکھ کا عنصر پایا گیا تھا لیکن کوئی سمجھنے والا ہوتا تو اسکی تکلیف کو محسوس کرتا کیونکہ وہ تو نہ صرف اس تکلیف سے گزر چکا تھا بلکہ گزر رہا تھا احمد صاحب نے ابھی تک خرم کو معاف نہ کیا تھا۔۔۔ اور ماں وہ زیادہ وقت ناراض نہیں رہ سکتی لیکن اگر ایک بار ناراض ہو جائے تو اسے منانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے اسی لیے کہہ رہا ہوں لڑکی مت خود کو مشکل میں ڈالو اور جو تمہاری والدہ کہتی ہیں اس پر عمل کرتے ہوئے کسی اور بہت اچھے شخص کو اپنی زندگی میں شامل کرو۔۔۔ پڑھی لکھی خوبصورت لڑکی ہو کوئی بھی شخص خوشی خوشی تمہیں اپنائے گا یہ کہنے کے ساتھ خرم نے ایک نگاہ غلط اس بے وقوف لڑکی پر ڈالی جو اسکے دل کو اپنی بے وقوفیوں سمیت بھا گئی تھی لیکن وہ تو کب سے اپنے لیے جینا چھوڑ چکا تھا اس لیے دل کے فیصلے کو خاطر میں نہیں لایا تھا اسے صرف فکر تھی تو بس نہال کی فکر تھی۔۔۔ آپ مجھے ڈرارہے ہیں سومانے ٹیڑھی نگاہ سے دیکھتے کہا لیکن میں اپنی ماما کو جانتی ہوں وہ مان جائیں گیں سومانے یقین سے کہا لیکن اسکا یہ یقین جلد ہی ٹوٹنے والا تھا۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی میں گھر پہ بول دوں گا کہ ابھی نہال یا میری شادی کے متعلق آنٹی سے کچھ بات مت کریں۔۔۔

اسی وقت نہال بھی اوپر آگیا اور سومانہال کے ساتھ کھیل کود میں لگ گئی اور خرم ان دونوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔



احمد ہاؤس میں خرم نے سوما کے لیے ہاں کیا کہی سب لوگ شادی کی تیاری میں لگ گئے عمار سے بھی زیادہ تنگ اُن لوگوں کو خرم نے کیا ہوا تھا اور آج یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تھا۔۔۔ مام آپ لوگ جلد از جلد جائیں اور اب بھابھی پر بھیا کے نام کی اسٹامپ لگوادیں سارہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں ہاں کل ہی جاتے ہیں تمہارے ڈیڈ کے ساتھ اور عمار کی بھی ساتھ ہی بات پکی کر کے آئیں گے بس اب تو اس گھر میں بھی شہنائیاں بجے گیں انشاء اللہ تائی اماں نے کہا تو سب نے آمین بولا۔۔۔

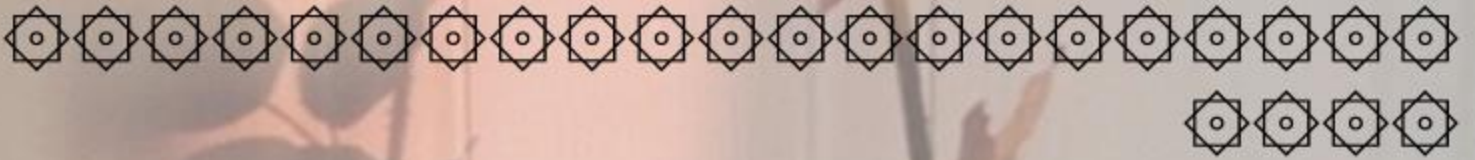


صبح ہوتے ہی ان سب نے شائستہ بیگم کے گھر جانے کی تیاری شروع کر دی تھی شچی تمہیں مٹھائی کہی تھی کیا ہوا اس کا اور فروٹ وہ کب لاؤ گے تائی ماں بولائی ہوئی تھیں آخر کو گھر کا پہلا فنکشن تھا اور یہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی بھی کمی بیشی ہو۔۔۔

جی تائی ماں! مٹھائی آچکی ہے اور فروٹ راستے میں سے لیتے ہوئے جائیں گے میں نے آڈر کر دیا تھا شچی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔۔۔ کیا آڈر کیا ہے۔۔۔ ارے میں نے تمہیں کہا تھا کہ خود لیکر آنا یہ

دکاندار تو گلے سڑے پھل ڈال دے دیگے اٹھا کر... کوئی کام آج کی اس پوت سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا
ابھی کہو کہ موبائل استعمال کر لو تو پورا دن رات اپنے اس سگے کے ساتھ لگے رہیں گے یہ نہیں ہو رہا کہ
بھائیوں کی پہلی رسم ہے تو کہیں کوئی کمی بیشی نہ رہ جائے کا سوچیں بلکہ آڈر دے کر اپنے ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ
گئے ہیں تائی اماں نے اچھے خاصے لتے لے لیے تھے شچی کے۔۔۔ اچھا اچھا جا کر خود لے آتا ہوں نہیں تو
آپ نے تو مجھے ساری عمر طعنے دینے ہیں شچی نے ہنستے ہوئے کہا اور باہر کی طرف چل پڑا۔۔۔

یونہی کرتے کرتے سہ پہر ہو گئی اب بس ان لوگوں نے چہنچ کیا اور سارے ساز و سامان کے ساتھ روانہ
ہو گئے۔

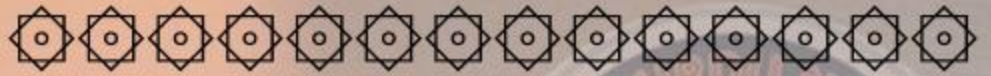


شاہانہ بیگم کو فون کر کے پہلے ہی بتایا جا چکا تھا اور انکے گھر بھی آج سوما اور روما کی شامت آئی ہوئی تھی
شازمہ نے کہہ دیا تھا کہ میں شام میں ہی آؤنگی اس لیے آج رومانے بھی آفس سے آف لیا ہوا تھا کیونکہ
اکیلے سوما کے بس کا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ بلکہ صبح سے شاہانہ بیگم کے ہاتھوں سوما کی مسلسل شامت آئی
ہوئی تھی۔۔۔ ابھی بھی اسے ڈانٹ ہی پڑ رہی تھی اسی لیے میں نے اس رشتے کو ہاں بولی ہے دونوں بہنیں
ایک ساتھ ایک گھر میں رہو گی تو یہ نکمی لڑکی کم از کم میری ناک تو نہیں کٹوا پائے گی بہن سا تھی ہو گی تو

سنجھ لے گی سب۔۔۔ اب ایسی بھی بات نہیں ہے ماما آپ تو بس ہر وقت میرے پیچھے ہی پڑی رہتی ہیں حالانکہ کالج میں سب کلاس فیلو مجھ سے ہی مشورہ کرتی تھیں۔۔۔ اور پھر مشورہ کر کے پھنستی بھی رہیں یہ بھی تو بتاؤ شاہانہ بیگم نے اگلا جملہ خد و مکمل کیا۔۔۔ اب باتیں مت بناؤ اور صحیح طرح سے ڈسٹنگ کرو۔۔۔ کیا ہے ماما آپ تو ایسے کر رہی ہیں جیسے بس آج ہی گھر کی صفائی ہونی ہے اور اسکے بعد کبھی یہ صفائی نہیں ہوگی۔۔۔ صبح سے کر کے تھک گئی ہوں میں اور آپ ہیں آپکو صفائی پسند ہی نہیں آرہی سومانے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔ ماما میں نے سب چیزیں ریڈی کر دی ہیں اور ہر امصالہ بھی تیار کر دیا ہے بس انھیں قیمہ میں مکس کرنا ہے بتا دیں ابھی ہی کر دوں یا ان لوگوں کے آنے سے پہلے ہی مکس کر کے فرائی کروں۔۔۔ نہیں ابھی رہنے دو۔۔۔ اور تم بھی جاؤ تیار ہو جاؤ شاہانہ بیگم نے نرمی سے روم کو کہا ساتھ ہی سومانے کو پھر ڈانٹتے ہوئے کہا اب تم کیا بونہی سر جھاڑ منہ پہاڑ کھڑی رہو گی یا تیار ہو گی اور ہاں آج اس اسکارف کو سر سے اتار دینا یہ وقت سر پہ ہی رہتا ہے کم از کم انسان گھر پہ تو اتار دے شاہانہ بیگم کی بڑبڑاہٹیں عروج پہ تھیں اگر ان لوگوں کے ساتھ کوئی مرد ہو تو مجھ سے مت امید رکھیے گا کہ میں سر کھلا رکھ کر آؤنگی سومانچی آواز میں کہتی وہاں سے چل دی۔



وہ بھی تو دھوکا دے رہی تھی وہ بھی اپنی ماں کو بے شک اسکی نیت غلط نہیں تھی مگر اس کا طریقہ کار بالکل غلط تھا اور یہی بات اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اور آنے والا وقت یہ بات اسے اچھے سے سمجھا دے گا کہ اس نے جو طریقہ کار یہ سوچ کر اپنایا کہ وہ ٹھیک ہے کتنا غلط ثابت ہونے والا ہے۔۔۔ اسکی یہ ایک غلطی اسے اپنے کتنے پیارے رشتوں سے دور کرنے والی ہے وہ نہیں جانتی اگر جانتی ہوتی تو ایسی بے وقوفی کرنے کے بارے میں سوچتی بھی نہیں۔۔۔



گیٹ پر گاڑی رکنے کی آواز آئی جس سے انھیں اندازہ ہو گیا کہ جنکے استقبال کی تیاری صبح سے ہو رہی ہے وہ لوگ آگئے ہیں۔۔۔ سوما کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان سب کے ساتھ جا کر بیٹھ جائے مگر ہائے ری قسمت روما کے رشتے کے ساتھ ساتھ سوما کا بھی یہی سسرال بننے والا تھا اور اسے شاہانہ بیگم کی طرف سے سختی سے آڈر ملا تھا کہ اس نے منہ اٹھا کر سب کے سامنے نہیں آنا اور اسی مجبوری کے تحت وہ آج ٹک کر ایک ہی کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

اند ر بڑوں میں خُوش گپیاں چل رہی تھیں اور ادھر سوما کے پیٹ میں درد اٹھ رہا تھا کہ آخر ان میں کیا باتیں ہو رہی ہیں آپو میں جا کر دیکھوں سومانے روما سے پوچھا۔۔۔ اگر تمہارا قتل ہونے کا ارادہ ہے تو ضرور جاؤ مائی سویٹ سعدی رومانے شرارتی انداز اپناتے ہوئے کہا۔۔۔ اچھا تو ماما ہمیں کب بلائیں گیں اور یہ شاز آپی بھی وہیں چپک گئیں ہیں۔۔۔ تمہیں آخر کیا مسئلہ ہے آرام سے بیٹھ جاؤ جب بلانا ہو گا بلا لیں گے رومایہ کہتے ہوئے اپنے سیل میں لگ گئی۔۔۔



اند ر کمرے میں جائیں تو وہاں تائی اماں نے رومانہ اور سوما کے لیے بات شروع کی ہوئی تھی ہم بس جلد از جلد دونوں بچیوں کو اپنے گھر کی رونق بنانا چاہتے ہیں سب کچھ ہے گھر میں بس ہمیں دونوں بیٹیاں چاہیے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

وہ آپکی بات بالکل ٹھیک ہے مگر میں ابھی سوما کی نہیں کرنا چاہتی روما کی شادی پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر سوما۔۔۔ شاہانہ بیگم نے یہ کہتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی اور تائی ماں اور شائستہ اس ادھوری بات کا مطلب سمجھتے ہوئے نکاح کا مطالبہ کر بیٹھیں ٹھیک ہے آپ روما کی رخصتی کریں اور سوما کا ابھی صرف

نکاح کر دیتے ہیں رخصتی ایک سال بعد کی رکھ لیتے ہیں کیا خیال ہے آپکا اب شائستہ نے پوچھا۔۔۔ شاہانہ بیگم نے تھوڑے سوچتے ہوئے حامی بھر لی چلیں ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی آخر کرنی تو ہے ہی تو ابھی نکاح ہی کر دیتے ہیں۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ بس اب آپ لوگ بھی آئیں اور اسکے بعد ہم اپنی بیٹی کو جلد ہی ہمیشہ کے لیے لینے آجائیں گے تائی اماں نے یہ کہتے ساتھ ہی روما اور سوما کو بلانے کا بھی کہا ہماری امانتوں سے ہماری ملاقات تو کروادیں۔۔۔

جی جی کیوں نہیں جاؤ شازمہ مٹھائی بھی لاؤ اور بہنوں کو بھی بلا لاؤ۔۔۔

روما اور سوما سے ملاقات کے دوران تائی اماں نے دونوں کے ہاتھ میں شگن کے پیسے رکھتے ہوئے ایک بار پھر باور کروادیا کہ ہم جلد اپنی امانتیں لینے آئیں گے۔۔۔

اور یوں روما اور سوما پہ مہر لگ گئی احمد ہاؤس کے مکین بننے کی۔۔۔



سب کام سمیٹنے کے بعد رات کو جب روما سونے کے لیے کمرے میں گئی تو شاہانہ بیگم پہلے ہی سے کمرے میں موجود سوما سے باتوں میں مصروف تھیں ماما آپ اس وقت سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔؟؟ آج میں نے

سوچا اپنی بچیوں کے ساتھ وقت بتایا جائے پھر تو کچھ دن میں تم دونوں خاص کر تم نے چلے جانا ہے رخصت ہو کر پھر کہاں یہ وقت، لمحے میسر ہونگے یہ کہتے ہوئے شاہانہ بیگم کی آواز بھرا گئی تھی آخر کو اپنے جگر کے ٹکڑے کسی اور کو سوپنا آسان تھوڑی ہوتا ہے ماما آپ ایسے کریں گیں تو مجھے نہیں جانا کہیں بھی آپ منع کر دیں بلکہ سعدی کی کر دیں اسکو تو ویسے بھی بہت شوق ہے شادی کا پھر آپ اور میں بس رہیں گے ہمیشہ ایک ساتھ رومانے یہ کہتے ہوئے اپنی ماں کے گلے میں بازو ڈالے۔۔۔ میری کیوں آپ ہی کی کریں گے پہلے اور ہم ماما کو اپنے ساتھ رکھیں گے سومانے دو بدو جواب دیا ماں کو اس طرح ابدیدہ دیکھ کر اسے بھی آج شادی کا بھول گیا یاد تھا تو صرف یہ کہ انکی ماں انکے پچھڑنے کے خوف سے دکھی ہیں۔۔۔ نہیں میرے بچے یہ تو ایک فریضہ ہے جو آج نہیں تو کل پورا کرنا ہی ہے آخر کون کب تک اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنے پاس رکھ پایا ہے پیغمبر ﷺ نے بھی تو اپنی لختِ جگر فاطمہؓ کو خود سے جدا کیا تھا تو میں کیسے اس سنت سے انحراف کر سکتی ہوں بس اب تو دل سے دعا ہے اللہ میری بچیوں کے نصیب اچھے کرے آمین بس آج دل بھر آیا کتنے جلدی وقت بیت گیا ابھی کل ہی کی بات لگتی ہے تمہارے بابا نے تمہیں اپنی گود میں لیتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا تھا اور کیوں نہ کرتے آخر ایک بار پھر رحمت نے ہمارے دروازے پہ دستک دی تھی رومہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے انہوں نے بتایا۔۔۔ اور میرے، میری پیدائش پہ بھی بابا ایسے ہی خوش ہوئے تھے کیا سومانے ماں کی گود میں رکھے سر کو زرا سا اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہاری بار پہ تو بہت ہی زیادہ خوشی تھی انھیں پورے ہاسپٹل میں مٹھائی بانٹی تھی تیسری بار رحمت آئی تھی اور انکے لیے یہ باعثِ اعزاز تھا بہت پیار کیا تھا تمہیں دو سالوں میں انھوں نے تم پر شازمہ اور روما سے زیادہ پیار لٹایا تھا شاید انھیں بھی پتہ تھا کہ اپنی اس شہزادی کے ساتھ انکا بہت ہی کم وقت گزرنا ہے شاہانہ بیگم نے پیار سے سوما کے سر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جبکہ روماماں کے کندھے پہ سر رکھے آنسو بہا رہی تھی اس وقت کمرے میں موجود تینوں نفوس آبدیدہ تھے اور تینوں کو ہی اس وقت شہاب صاحب کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی اور یہ وہ کمی تھی جو کسی صورت بھرنے والی نہیں تھی انھی آنسوؤں کی جھالرتلے ان لوگوں نے ایک دن رخصت ہونا تھا۔۔۔

یونہی باتیں کرتے کرتے نجانے کتنا وقت بیت گیا سچ کہتے ہیں ماضی کے لمحے اگر خوبصورت ہوں تو انکو دہراتے ہوئے وقت کا پتہ نہیں چلتا یہ تو جب وال کلاک نے رات کے دو بجے کا بتایا تو ان لوگوں کو ہوش آیا چلو بچوں بہت رات بیت گئی ہے سو جاؤ تم لوگ میں بھی تہجد پڑھ کر سوتی ہوں اور رومامیری جان اپنے آفس میں بھی بتا دینا کہ یہ کچھ دن ہی اب تم جاب کرو گی جی ٹھیک ہے ماما۔۔۔ مام آج ہمارے ساتھ ہی سو جائیں نہ سومانے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور شاہانہ بیگم اس کے بچپن پہ مسکرا دیں۔۔۔



کل شام سے اسلام آباد کو بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا آتی سردیوں کی صبح تھی تو ہوا میں خنکی تو تھی ہی مگر یہ ہوا بہت بھلی بھی لگ رہی تھی سوما صبح اٹھ کر ٹیرس کو جاتی سیڑھیوں پہ بیٹھی موسم کو انجوائے کر رہی تھی سیڑھیوں پہ بیٹھنے کی اسکی شروع سے عادت تھی جب بھی کبھی اداس ہوتی یا پریشان ہمیشہ اپنے گھر کی سیڑھیوں پہ ہی آکر بیٹھ جاتی تھی اب بھی وہ اداس تھی دو دن بعد اسکا نکاح ہونا قرار پایا تھا اور اسکے بیس دن بعد روم اور عمار کی شادی ہونا تھی

پچھلے دنوں احمد ہاؤس والے باقاعدہ آکر شادی کی تاریخ لے گئے تھے اور اب تقریباً روز ہی ان لوگوں کے بازار کے چکر لگ رہے تھے کبھی اپنی طرف کی تیاری تو کبھی سارہ، شائستہ بیگم کے ساتھ آکر روم کو لے جاتی تھیں سوما کی سوچ سب سے ہی الگ تھی اس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ نکاح سادگی سے کروانا چاہتی ہے اور اس بات میں خرم نے بھی سوما کی حمایت کی تھی یوں اسکے لیے ایک ہلکا سا ڈریس لے لیا گیا تھا سوما کی باقی کی تمام شاپنگ شائستہ بیگم اور سارہ نے اپنی مرضی سے کی تھی ورنہ سومانے تو یہاں بھی انکار کر دینا تھا۔۔۔

موسم کو انجوائے کرتی سوما کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ سوما کو خود بھی اپنی یہ اداسی سمجھ نہیں آرہی تھی شاید نکاح کی وجہ سے دل اداس تھا یا پھر ماں سے اتنی بڑی بات چھپانے کا گلٹ تھا جو بھی تھا مگر ابھی تک سوما اس بات سے انجان ہی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ گھر کے باقی افراد بھی اٹھنے لگے تو نیچے ہلچل شروع ہو گئی۔۔۔ شازمہ بچوں سمیت آجکل میکہ آئی ہوئی تھی انھی کے بچوں کی وجہ سے اس وقت گہما گہمی بھی ہوئی تھی سوما بھی آوازیں سنتی نیچے کی جانب چل پڑی آج اس نے بھی بازار جانا تھارات کو ہی شازمہ نے سختی سے کہہ دیا تھاروما کی طبیعت موسم کی تبدیلی کی وجہ کچھ ناساز ہے اس لیے وہ گھر پہرے رکے گی اور تم میرے ساتھ بازار جاؤ گی۔۔۔

ناشتہ کرتے کرتے دن کے گیارہ بج چکے تھے شازمہ نے سوما کو چلنے کے لیے تیار ہونے کو کہا۔۔۔ آپنی موسم دیکھیں کتنا خراب ہے آج نہیں جاتے سومانے عذر تراشا۔۔۔ تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا دودن بعد تمہارا نکاح ہے اور تم کہہ رہی ہو آج نہیں جاتے نانا کرتے بھی کتنے کام ہیں اب چپ کر کے چلو اس سے پہلے کہ سچ میں بارش شروع ہو جائے۔۔۔



شازمہ اور سوما جب شاپنگ کر کے مال سے باہر نکلیں تو انہیں پتہ چلا کہ باہر کا موسم کیسا ہے دیکھا کہہ رہی تھی میں کہ نہیں جاتے آج اب بھگتیں اس تیز بارش میں کیسے نکلیں باہر اوپر سے ٹھنڈا لگ لگنے لگی ہے سومانے تپتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا نہ اب تو آچکے ہیں جانا ہی ہے نہ واپس تم ایسا کرو اور بر منگو الو شازمہ نے یہ کہتے ہوئے ساتھ ہی مشورہ بھی دیا۔۔۔ جی یہ صحیح ہے رکیں سومانے سیل نکالنے کے لیے بیگ میں ہاتھ ڈالا تو سیل اسکے بیگ میں تھا

ہی نہیں اوہو ووو آپنی سیل تو میرا گھر پہ ہی رہ گیا سومانے بے چارگی سے کہا آپکا سیل کہاں ہے؟ میرے سیل میں نہیں ہے ایپ شازمہ نے بتایا تو سومانے دیکھتی ہی رہ گئی کبھی کوئی ڈھنگ کا کام نہیں کرتیں آپ۔۔۔ اچھا چلیں باہر دیکھتے ہیں کیا پتہ کوئی ٹیکسی وغیرہ مل ہی جائے ابھی ان لوگوں کو کھڑے ہوئے دو منٹ ہی گزرے ہونگے کہ وائٹ کلر میں vezel انکے قریب آکر رکی۔۔۔ شازمہ تو کار اور کار والے کو دیکھ کر خوش ہی ہو گئی۔۔۔ بھابھی آپ لوگ اس موسم میں یہاں یوں کیوں کھڑے ہیں خرم نے ونڈو مر رہے کرتے پوچھا ساتھ ہی ایک نظر بھیگی ہوئی سومانہ بھی ڈالی ویسے تو وہ عبا میں تھی مگر پھر بھی زرا سی دیر میں بھیک چکی تھی شازمہ تو خرم کو دیکھتے ہی گاڑی میں جا گھسی تھی اور شاپنگ بیگز سیٹ پہ ڈھیر کیے۔۔۔

اب آپکو کیا میں انویٹیشن کارڈوں تب آپ تشریف رکھے گیس خرم نے جلتے ہوئے سومانہ طنز کیا اور ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ سومانہ اپنی زبان یا آنکھوں کا استعمال نہ کرے ابھی بھی گھورتے ہوئے جیسے اس نے پیچھے کے ڈور پہ ہاتھ رکھا خرم نے فوراً فرنٹ ڈور اوپن کر دیا ساتھ ہی سومانہ کو دیکھتے شازمہ کو مخاطب کرتے بولا بھابھی کیا آپ اتنے ہینڈ سم شخص کو شو فر بنانا چاہتی ہیں۔۔۔ شازمہ نے ہنستے ہوئے سومانہ کو آگے بیٹھنے کا کہا تو سومانہ ہنستے ہوئے آگے ہی بیٹھ گئی لیکن اپنے غصے کا اظہار اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کر دیا تھا۔۔۔

آرام سے محترمہ غریب سا شخص ہوں اور اکلوتی ہی گاڑی ہے آپکا اتنا غصہ میں تو برداشت کر سکتا ہوں لیکن شاید میری گاڑی کو یہ برداشت نہ ہو خرم نے سوما کی طرف جھک کر شرارتی انداز میں کہتے ہوئے اپنی گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔ جبکہ سوما کھولتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ شازمہ کی ہنسی سن کر اپنا چہرہ وندو کی طرف موڑ کر بیٹھ گئی یہ اسکا دونوں سے ناراضگی کا انداز تھا آپ کو تو میں گھر جا کر ٹھیک کرونگی اپنے دیور کو دیکھ کر پھیل رہی ہیں میری بہن کم اور اس طرم خان کی سگی زیادہ لگ رہی ہیں اور اس طرم خان کو بھی دیکھو ابھی کل تک تو راضی نہیں تھے اور اب چھچھور پن کر رہے ہیں سوما اندر رہی اندر سوچتے ہوئے کھولے جارہی تھی۔۔

خرم گا ہے بگا ہے سوما پہ نظر ڈال رہا تھا اور اسکے ٹھنڈ سے پڑتے اودے ہونٹوں پہ بھی نظر تھی اسی لیے وہ پہلے کسی ریسٹورنٹ یا کیفے کو دیکھتا گزر رہا تھا تاکہ کچھ گرم سیال ان لوگوں کو پلائے تاکہ ٹھنڈ کی شدت کچھ کم ہوا بھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ پیچھے سے شازمہ کی آواز آئی کتنے بے مروت ہو تم خرم اتنی ٹھنڈ میں ہم دونوں کی قلفی جم گئی ہے اور تم سے اتنا بھی نہیں ہو رہا کہ ہمیں ایک ایک کپ کافی ہی پلا دو۔۔۔ ہا ہا ہا تو اس موسم میں کیا میں نے آپکو کہا تھا کہ نکلیں گھر سے باہر۔۔۔ تمہاری ہی میڈم کی شاپنگ کرنی تھی تبھی نکلنا پڑا اور نہ انھیں تو ہوش ہی نہیں ہے شازمہ نے سوما کو دیکھتے کہا۔۔۔ تو کیا ضرورت تھی آپکو لے کر نکلنے کی آپکا دیور کیا مر گیا تھا تھوڑی سی خدمت کا موقع ہم غریبوں کو بھی دے دیتی خرم نے شرارت

سے سوما کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اچھا ایسی بات ہے تو جناب پھر اب کیا ارادے ہیں شاپنگ تو ابھی بھی رہتی ہے ان میڈم کی۔۔۔ آئی بی سوما شازمہ کی بات سن کر چیخنی۔۔۔ تو کیا ہوا تمہارا ہونے والا شوہر ہے آخر کو تھوڑا سا خرچہ کروانا تو بنتا ہے شازمہ نے مزے سے کہا۔۔۔ ڈرائیونگ کے دوران خرم کی نظر ایک ریسٹورنٹ پہ پڑی تو گاڑی وہیں روکتے ہوئے شازمہ کو مخاطب کیا جی بھابھی تو بتائیں اب کیا ارادے ہیں آپکے اندر چلنے والا تو حلیہ نہیں ہے آپ لوگوں کا خرم نے ایک اچھٹی سی نگاہ سوما پہ ڈالتے ہوئے کہا تو پھر یہیں نہ آؤر منگو الیا جائے۔۔۔ ارے کیوں میرا حلیہ بالکل ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں نہ سعدی کو گاڑی میں ہی بٹھا کر ہم گرم گرم کافی سے لطف اندوز ہو آتے ہیں نظروں میں شرارت بھرتے ہوئے شازمہ نے مشورہ دیا۔۔۔ مشورہ تو آپکا بہت اچھا ہے مگر کیا کریں یہاں مان بھائی نہیں ہیں اور میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ اپنی ننگ چڑھی بیوی کو اس حالت میں گاڑی میں چھوڑ کر جاؤں۔۔۔ بیوی نہیں ہے وہ ابھی تمہاری شازمہ نے یاد دلایا۔۔۔ دو دن کی ہی بات ہے بس مائی ڈیئر بھابھی۔۔۔ آپ لوگوں نے کافی آج ہی کی تاریخ میں پینی ہے تو جا کر پیسے اور گھر چلیں میں تھک گئی ہوں سوما نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ آپ تو کافی نہیں پیسے گیس نہ خرم نے جاتے جاتے سوما سے پوچھا اور سوما جسے اس وقت شدید طلب تھی کچھ بھی ایسا ہی گرم پینے کی خرم کی بات سن کر طیش میں آکر سر اثبات میں ہلا گئی ہاں یہ الگ بات کہ اچانک ہی اسکی آنکھوں میں نمی بھی آگئی تھی جسے خرم نے دیکھ لیا تھا اور اسکے ہونٹوں میں مچلتی

مسکراہٹ ایکدم سمٹ گئی تھی کچھ بھی تھا یہ لڑکی دل کے تار بجانے کی صلاحیت رکھتی تھی اور خرم کا دل آج الگ ہی لے میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

خرم آڈر دے آیا تھا اور جب انکا آڈر آیا تو دو کپ کافی کے تھے اور ایک باؤل سوپ کا تھا جو خرم نے سوما کی طرف بڑھایا سوما کی نظروں میں جہاں حیرت تھی تو وہیں پیچھے بیٹھی شازمہ کی آنکھوں میں ان دونوں کے لیے پیار و سکون تھا کہ اسکی لاڈلی چھوٹی بہن جس شخص کے ساتھ ساری زندگی کے بندھن میں بندھ رہی ہے وہ کتنا خیال رکھنے والا ہے۔۔۔ آپکو کافی سے زیادہ اسکی ضرورت تھی خرم نے سوما کی حیران ہوتی نظروں میں دیکھتے کہا۔۔۔ جی! لیکن میں نے تو منع کیا تھا نہ سوما نے حیران نظروں سے اس کھڑوس طرم خان کو دیکھ کر کہا۔۔۔ اور میں جیسے آپکی مان گیا تھا اب جلدی پئیں اس سے پہلے کہ سوپ ٹھنڈا ہو جائے یہ کہتے ہوئے ایک کافی کا کپ شازمہ کی طرف بڑھایا۔۔۔ کافی ختم کرتے ہی خرم نے گاڑی آگے بڑھادی تھی باتوں باتوں میں ہی گھر بھی آگیا شازمہ تو فوراً نکل کر اندر بھاگی اور جیسے ہی سوما باہر نکلنے لگی کہ خرم نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا "اپنا خیال رکھیے گا میرے لیے نہیں بلکہ نہال کے لیے آپکو ذرا سا بھی کچھ ہوا تو تکلیف میرے بیٹے کو بھی ہوگی بہت کم وقت میں وہ آپ کے بہت قریب ہو گیا ہے اور میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا" سوما نے کچھ حیرت اور غصے سے خرم کی طرف رخ کیا ہی تھا کہ خرم نے یہ کہتے کہ

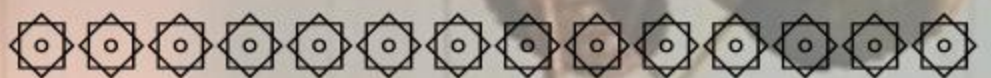
ساتھ ہی اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ سومانے بھی فوراً اندر کی جانب قدم بڑھائے یہ دیکھے بنا کہ کوئی کتنے کئیرنگ اور پیار بھرے انداز میں اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔

خرم نے گاڑی میں موجود انکا سامان نکالا اور اندر کی جانب چل پڑا سامنے ہی شاہانہ بیگم سے سامنا ہوا۔۔۔ اسلام علیکم آنٹی! کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ سر جھکا کر دعا لیتے ہوئے خرم نے اپنی ساس کا حال پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں بیٹا جیتے رہو آؤ اندر آؤ ان لڑکیوں کو تو زرا ڈھنگ نہیں کہ گھر کے ہونے والے داماد کو تمیز سے اندر ہی لے آئیں شاہانہ بیگم خرم کے سامنے ہی بناء لحاظ کیے شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ خرم چاہتے ہوئے بھی ان لوگوں کی سائیڈ نہ لے سکا کیونکہ ان سے کوئی بعید بھی نہ تھا کہ وہ آڑے ہاتھوں اسے بھی لپیٹ میں لے لیتیں۔۔۔

روما کو چائے کا کہنے کے لیے ابھی انھوں نے آواز لگائی ہی تھی کہ خرم فوراً سے بیشتر کھڑا ہو گیا اور جانے کی اجازت لینے لگا بیٹا پہلی بار آئے ہو ایسے کیسے جاسکتے ہو آپ شاہانہ بیگم کا رکھ رکھاؤ کب یہ گوارا کر سکتا تھا کہ انکا ہونے والا داماد پہلی بار انکے گھر آئے اور سوکھے منہ ہی چلا جائے۔۔۔

آنٹی دوبارہ آؤنگا تو کھانا بھی کھاؤنگا ابھی پلیز اجازت دے دیں بہت ضروری کام سے جانا ہے پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں یہ کہتے ہوئے خرم نے باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔



آخر وہ دن بھی آپہنچا جس کا انتظار سوما کو کب سے تھا اور اسکے خیال میں یہ انتظار بھی صرف اسے ہی تھا کیونکہ خرم کی طرف سے تو پہلے دن سے اس رشتے کی مخالفت کی گئی تھی۔۔۔

نکاح کا وقت عصر کے بعد رکھا گیا تھا سادگی سے کرتے کرتے بھی اچھی خاصی گہما گہمی ہو گئی تھی حالانکہ احمد ہاؤس سے صرف بڑے حضرات ہی آئے تھے اور خواتین میں تائی اماں۔۔ شازمہ کے سرالیوں کو شاہانہ بیگم نے بلایا ہوا تھا اور چند ایک اور لوگ تھے۔۔۔

سومانے وائیٹ کلر کی فراک جس پہ ریڈ کلر کی ریشم کی ایسمرائیڈری ساتھ ہی سٹون لگے تھی ریڈ اسکارف کو خوبصورتی سے اڑایا گیا تھا اور دوپٹہ بھی سائیڈ پہ تھا شگن کا دوپٹہ ویسے ہی اسکے سر پہ ڈال دیا گیا تھا ہلکے سے نیچرل میک اپ سے ہی سوما کا حسن دوچند ہو گیا تھا اوپر سے حیا کی لالی نے اسکے چہرے پہ ویسے ہی گلال بکھیرا ہوا تھا البتہ آنکھیں اداسی کی لپیٹ میں ہونے کے باوجود اسکے حسن میں اضافہ کر رہی تھیں آج کے دن سوما کو اپنے بابا کی شدت سے یاد آرہی تھی یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے ہر لڑکی کو اس لمحے سب سے بڑا سہارا باپ کا ہوتا ہے باپ کا سایہ شفقت اسے کبھی زندگی میں میسر نہیں ہوئی تھی ایسے میں احمد صاحب نے جب کمرے میں آکر اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس نے چونکتے ہوئے سر اٹھایا احمد صاحب کو دیکھتے دھیرے سے سلام کرتے ہوئے کھڑی ہوئی انکل آپ۔۔۔ سومانے ہچکچاتے ہوئے کچھ پوچھنا چاہا ہی تھا کہ وہ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں کہ احمد صاحب فوراً اسے ٹوکتے ہوئے گویا ہوئے آج سے میں

آپکاڈیڈ ہوں بالکل اسی طرح جیسے سارہ کا اور یہاں میں اسی لیے آیا ہوں کہ اپنی بیٹی کے ساتھ اسکے نکاح کے وقت موجود رہوں تاکہ وہ خود کو اکیلا اور کمزور نہ سمجھے سوما انکے اسس پر شفقت انداز پہ رودی ارے ارے بالکل بھی نہیں میری بیٹی بالکل بھی نہیں روئے گی خوشی کے موقع پہ بالکل بھرونا نہیں ہے۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے تھوڑی دیر میں نکاح خوان کے آنے کی اطلاع ملی اور کچھ دیر بعد سوما کو ہال کمرے میں لے گئے وہاں درمیان میں جالی دار پردہ لگا کر دو حصوں میں کمرے کو بانٹ دیا گیا تھا ایک طرف سوما اپنی بہنوں کے جھرمٹ میں بیٹھی تھی تو دوسری طرف سفید شلوار قمیض اور بلیک واسکٹ پہنے خرم اپنے کزن کم بھائی عمار اور اپنے بیسٹ فرینڈز جنید اور عثمان کے ساتھ موجود تھا خرم کی سنجیدگی آج پھر عروج پہ تھی آج پھر خدشے اپنا سراٹھا کر کھڑے تھے اور آج کے بعد یا تو وہ خدشے صرف خدشے ہی رہ جانے تھے یا پھر سب کچھ ختم ہو جانا تھا نجانے کیوں اسے نہال کے حوالے سے کسی پہ بھی بھروسہ نہیں تھا یہاں تک کہ اکثر تو وہ نہال کے اپنے گھر پہ ہوتے ہوئے بار بار فون کر کے اسکی خیریت دریافت کرتا رہتا ہے۔۔۔

نکاح خوان نے دعائیہ کلمات کے بعد نکاح کا باقاعدہ آغاز کیا پہلے سوما سے نکاح کی رضامندی لی گئی سوما نے اداس دل کے ساتھ نکاح کے تین بولوں کو قبول کرتے ہوئے آج خود کو کسی اور کے حوالے سوئپ

دیا تھا اس عہد کے ساتھ کہ وہ تا عمر اس شخص سے مخلص رہے گی اور نہال کو سگی اولاد سے بڑھ کر نہ صرف پیار دے گی بلکہ اسکی پرورش بہترین خطوط پہ کرے گی جو کمی ساری زندگی اس نے محسوس کی وہ کمی کبھی نہال کے قریب پھٹکنے بھی نہیں دے گی۔۔۔

ادھر خرم نے بھی قبول ہے کے تین الفاظ دہراتے ہوئے خود سے عہد کیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے اور نہال کے پیار میں کوئی کمی نہیں آنے دے گا اور نہال ہی انکی اکلوتی اولاد رہے گی۔۔۔

دونوں طرف ایک ہی شخص کی ذات کی خوشیوں کے بارے میں سوچا جا رہا تھا خود سے عہد و پیمان کیے جا رہے تھے تو ایسا کیسے ہو سکتا کہ قدرت اس بچے کو کوئی تکلیف دے۔۔۔

لیکن کبھی کبھی بے جا پیار بھی انسان کے بگاڑ کا سبب بنتا ہے اور یہ تو اب وقت بتائے گا کہ نہال پہ اس پیار کا کیا اثر ہو گا۔۔۔



جاری ہے



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(قسط 8 تا 9)

از "ایس۔ اے۔ یوسف"

خرم کو کہا۔۔۔

تو پہلے آپ سے کیوں نہ لی جائے آپ کی تو شادی ہونے والی ہے جبکہ میری تو ابھی آدھی ہی ہوئی ہے خرم نے سبکا دھیان عمار کی جانب کروانے کی کوشش کی۔۔

سب کزنز نے ایکدم ہونٹنگ شروع کر دی تھی جی نہیں بھیا آج تو آپ کی طرف بنتی ہے لہذا کنبو سی مت کریں اور اپنی جیب ہلکی کرنے کے بارے میں سوچیں اور رہی عمار بھائی کی بات تو بے فکر رہیں ان سے تو ڈبل ٹریٹ لیں گے خرم کے ایک کزن نے کہا۔۔۔

آج تو لگتا ہے تم لوگوں نے میری جیب خالی کر رکھی ہے۔۔۔ اوہو ایسے ہی تو آپ غریب ہیں نہ ہمیں سب پتہ ہے کتنا بینک بیلنس ہے آپکا اس لیے اپنی جیب کی تو فکر مت ہی کریں آپ سب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

یار آج کیا ضروری ہے پھر کسی دن لے چلو نگانہ خرم نے ان بھوکوں سے جان چڑھانی چاہیے مگر آج تو لگتا ہے انھوں نے کسی بھی بات کو نہ ماننے کی ٹھانی ہوئی تھی۔۔۔ جی نہیں نکاح آج ہوا ہے تو ٹریٹ بھی آج ہی ہوگی سارہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا جسکی تائید سب سے پہلے جو اد نے کی جس پہ سب کزنز نے ایک بار پھر شور مچا دیا۔۔۔ سب جانتے تھے کہ سارہ کا رشتہ جو اد سے ہونا ہے باقاعدہ کوئی رسم تو نہیں کی گئی تھی لیکن بڑوں میں یہ بات ہو چکی تھی۔۔۔

انکے شور یہ جہاں سارہ جھپنی وہیں جواد ڈھیٹ بنا مسکراتا رہا۔۔۔

چلو تیار ہو جاؤ بھوکے پارٹی لیکن تم لوگوں کو نہیں لگتا کہ یہ ادھوری ٹریٹ ہوگی ایک فریق تو موجود ہے جبکہ دوسرا نہیں ہے تو کیا فائدہ ایسی ٹریٹ کا خرم نے حامی بھرنے کے ساتھ ساتھ ایک نیا بہانہ گھڑا اونے ہونے سے بھیا اتنی دیر سے اس وجہ سے انکاری تھے پہلے بتاتے تو ہم کچھ کرتے اب کیا کیا جاسکتا ہے تو اس لیے ابھی آپ ہمیں یہ ادھوری ٹریٹ ہی دے دیں سچ میں بڑی بھوک

لگ رہی ہے واسع خرم کے ماموں زاد نے مسکین سی صورت بناتے کہا۔۔۔ سب اسکی بات پہ ہنس پڑے تھے۔۔۔

اچھا اچھا تم لوگوں کے پاس صرف دس منٹ ہیں تیار ہو جاؤ کیا یاد کرو گے تم لوگ بھی کس شاہ خرچ سے پالا پڑا ہے اور اسی دس منٹ میں میرے پر نس کو بھی تیار کرنا ہے چلو اب جلدی سے بھاگو یہ کہتے ہوئے خرم نے اپنی ریسٹ واپس پہ نگاہ دوڑا کر انھیں سنگل دیا۔۔۔



ان سب کا قافلہ تیار ہو کر دو گاڑیوں میں نکلا ہوٹل پہنچ کر انھوں نے ٹیبلز کمبائن کروا لیے تھے چلو سب اپنا آڈر بتاؤ کس نے کیا کھانا ہے خرم نے پوچھا جس کے جواب میں سب نے ہی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا ابھی تو آکر بیٹھے ہیں اور آپ کو آتے ہی کھانے کی پڑ گئی ہے۔۔۔

ابھی تو ہمارے خصوصی مہمان نے بھی آنا ہے زر اس صبر تو کر لیں شجی نے سسپنس کریٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے سسپنس کیسا سسپنس گر لڑنے تو سنتے ہی شور مچا دیا تھا اور اب سب شجی کے سر تھیں۔۔ صبر صبر بہنوں صبر رکھو کیونکہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے بلکہ خوبصورت ہوتا ہے یہ الفاظ اس نے دروازے سے داخل ہوتی سوما کو دیکھ کر کہی تھی اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔

لو بھی بے صبروں تھا جسکا انتظار وہ شاہکار آگیا یہ کہتے ہوئے شجی سوما تک پہنچا جسکو دیکھ کر سوما کی آنکھوں میں بھی حیرانگی اتری تھی اور اس نے ساتھ آئی شازمہ اور رومان کی جانب دیکھا تھا کیا کرتے بچوں کے بھائی نے اتنے پیار سے ٹریٹ دی کہ انکار نہ کر سکے ہم شازمہ نے ہنستے ہوئے وضاحت کی۔۔ چلیں بھابھی دی گریٹ شجی نے اپنا ہاتھ سوما کی طرف بڑھایا تو سومانے کچھ ہچکچاتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا اور شجی چلتا ہوا ٹیبل تک آیا اور تعارفی انداز میں بولا

...Guyz meet my beautiful innocent sister-in-law

سب سوما کو بہت اشتیاق سے دیکھ رہے تھے اور بہت ہی پر تپاک انداز میں اسکا ویلکم کیا واؤ وو بھابھی تو تصویروں سے بھی زیادہ پیاری اور معصوم سی ہیں خرم کی ایک کزن کے تبصرے پہ سوما پہ شرماسی گئی تھی جبکہ خرم منہ ہی منہ میں بڑبڑایا مجھے سے پوچھو کتنی معصوم ہیں دماغ خراب کر رکھایے کبھی ادھر ہوتا ہے تو کبھی ادھر خرم اپنے ہی جذبات سے جھنجھلا گیا تھا اور ایک دم کھڑا ہو گیا تمہیں کیا ہو عمار نے پوچھا سب

نے دیکھا تو ایک دم ہی ہڑبڑاہٹ میں سوما کی طرف دیکھا وہ بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی یوں نظریں ملنے پہ ایک دم گھبرا کر پلکوں کی چلمن گرا دی اور بس خرم جو پہلے ہی اس کو دیکھ دیکھ مہبوت ہو رہا تھا ایک دم بے خود سا اسکی جانب بڑھا اور اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا جسے سوما نے حیرانگی اور شرمندہ ہوتے دیکھا اور پھر چاروں اور نظر گھمائی سب ان دونوں ہی کی طرف متوجہ تھے اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ سوما اتنی شرافت سے پیش آجائے اس نے ہاتھ تو نہ تھا مگر البتہ اپنا پاؤں خرم کے پاؤں پہ ضرور دے مارا جس سے خرم فوراً ہوش کی دنیا میں آیا مگر ہائے ری اسکی قسمت اب بہت دیر ہو چکی تھی سب کی قلقل ہنسی کی آواز آرہی تھی اور سوما اسی طرف بڑھ گئی تھی جہاں سے خرم آیا تھا اور پھر نہال کو گود میں اٹھا کر خرم کی سیٹ پہ براجمان ہو چکی تھی سب ہی نے سوما کے اس انداز پہ ایک بار پھر ہلکی سی ہونٹنگ کی تھی چیمیز میں اضافہ ہو چکا تھا اور اب ان سب کے ساتھ شازمہ کی فیملی بھی ان میں شامل ہو چکی تھی۔۔۔

سوما سب کی باتوں کا آہستہ آہستہ جواب دے رہی تھی مگر اسکا سارا دھیان گود میں موجود نہال کی جانب تھا اسکے پیار کر رہی تھی اور سٹارٹر میں ہی ان لوگوں نے آئسکریم کی فرمائش کی تھی سو وہ اسے کھلا رہی تھی کہ کہیں نہال اپنے کپڑے نہ خراب کر لے۔۔۔۔۔

آئسکریم کھانے کے دوران نہال بار بار سوما سے قریب ہو رہا تھا یوں جیسے اسے ٹھنڈ لگ رہی ہو سوما کو بھی ایک دم اسکا جسم گرم لگا تو اس نے اپنی گرم شال اسکے گرد لپیٹ لی اور چھوتے ہوئے اسکے کپڑے بھی

چیک کیے جو موسم کی مناسبت سے اسے باریک محسوس ہوئے تھے اس نے اسی وقت خرم کے نمبر پہ

ٹیکسٹ کیا Agr aap apni zimaydari nh utha skty to ksi sensible shakhs ko

...sonpian

یہ لکھنے کے بعد سینڈ کا پہ کلک کرتے ہی سومانے نہال کے ماتھے کو چیک کیا جو کہ گرم تھا ابھی وہ عمار بھائی سے بات کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ نہال نے ایکدم ابکائی لی وہ تو شکر ہے کہ اسے vomit ہوئی نہیں سومانو فوراً اسے واشر و مز کی طرف لے کر بھاگی باقی سب بھی ایکدم پریشان ہو گئے تھے۔۔۔ خرم نے بھی سیل پہ آئے ٹیکسٹ کو پڑھا تو وہ بھی اسی طرف آ رہا تھا اور اب سوما کے پیچھے گیا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد نڈھال سے نہال کو گود میں اٹھائے سوما باہر آئی خرم کے ساتھ رومان، عمار اور شجی تینوں کھڑے تھے انکے آتے ہی خرم نہال کو لینے آگے بڑھا نہیں نہال میرے پاس ٹھیک ہے کم از کم شال میں تو میں نے اپنے بیٹے کو لپیٹا ہوا ہے عمار نے نہال کی پلز چیک کی ساتھ ہی ماتھے کو چیک کیا جو کہ گرم تھا خرم اور سوما تم دونوں نہال کو لیکر میرے ہاسپٹل پہنچو میں بھی ان سب کو گھر چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔

سوما تو ہاسپٹل کا سن کر ہی رونے والی ہو گئی تھی رہ رہ کر اسے خرم کی لاپرواہی پہ غصہ آ رہا تھا جس کی وجہ سے چھوٹے سے بچے کو اس وقت تکلیف کا سامنا اٹھانا پڑ رہا تھا۔۔۔

آپ کو کم از کم نہال کو دیکھ کر کپڑے پہنانے چاہیئے تھے اس موسم میں کیا ایسے کپڑے بچوں کو پہنائے جاتے ہیں غصے میں سومانے خرم کو کھری کھری سنائیں۔۔۔ کیا آپ دو منٹ چپ رہ کر مجھے ڈرائیو کرنے دیں گیں خرم نے بھی تنکتے ہوئے کہا اور مت بھولو وہ میرا بیٹا ہے مجھے تم سے زیادہ اسکی فکر ہے سمجھی تم۔۔۔ جی وہ تو نظر ہی آ رہا ہے کہ کتنی فکر ہے آپکو اسکی اگر اتنی ہی فکر ہوتی تو ایسے سرد موسم وہ بھی موسم کے ایسے تیور دیکھتے ہوئے بھی آپ کیسے نہال کو اتنے لائٹ کپڑے پہنا سکتے ہیں۔۔۔ آہ پا۔۔۔ پانی نہال نے کراہتے ہوئے کہا تو سومانہال کی طرف متوجہ ہوئی جی جی میری جان بس دو سیکنڈز۔۔۔ پانی، پانی کہاں ہے سومانے گاڑی میں نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا اور اس بار خرم نے شرمندگی سے اپنے چہرہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے کہا کہ پانی کی بوتل نہیں ہے اور قریب ہی شاپ دیکھتے ہوئے گاڑی روک کر بوتل لینے بھاگا۔۔۔

ادھر نہال کو ایک دم جھٹکے لگنے شروع ہو گئے تھے جس سے سوما کے ہاتھ پاؤں پھول گئے نہال، نہال سومانے اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا اور باہر کی طرف دیکھا جہاں سے خرم پے منٹ کر کے جلدی میں آ رہا تھا جیسے وہ گاڑی میں بیٹھا تو سومانے جلدی گاڑی سٹارٹ کرنے کو کہا کیا ہو پانی تو پلا دو۔۔۔ پلیز خرم جلدی چلیں نہال کو جھٹکے لگ رہے ہیں بخار بہت تیز ہو گیا ہے۔۔۔ کیا۔۔۔ اس بہ سے شال اتارو فوراً گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے سوما سے کہا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی بلجیب سے رومال نکال کر دیتے ہوئے

سوما کو کہا کہ ٹھنڈی پٹیاں رکھو نہال کے ماتھے پہ سوما ساتھ ہی رو بھی رہی تھی اور کانپتے ہاتھوں سے اس نے رومال گिला کروا کر خرم سے لیا کیونکہ نہال اسکی گود میں تھا اور ایسے میں وہ رومال گिला نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ہسپتال پہنچتے تک وہ بار بار یہی عمل دہراتی رہی تھی ٹھنڈ کی وجہ سے پانی بھی ٹھنڈا ہی تھا تو برف کی ضرورت نہیں پڑی۔۔ اس دوران نہال کی ووٹس بھی سٹارٹ تھیں زرا سی دھیر میں ہنستا کھیلتا بچہ ادھ موا ہو گیا تھا۔۔

ڈاکٹر نے نہال کے ٹمپرچر کو چیک کرتے ہوئے اسکی شرٹ اتروائی تاکہ بخار کی شدت کچھ کم ہو ایسے میں اسے کوئی انجکشن بھی نہی لگا سکتے تھے کچھ دیر میں جب ٹمپرچر زرا کم ہوا تو انھوں نے اسے ڈرپ لگادی تھی کیونکہ ووٹس کی وجہ سے باڈی سے پانی کم ہو سکتا تھا۔۔ سوما مسلسل اسکے ساتھ تھی جبکہ خرم باہر میڈیسن اور انجکشنز وغیرہ میں پھنسا ہوا تھا۔۔ سریہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہے سومانے روتے ہوئے پوچھا۔۔ ابھی بخار ہے اس وجہ سے فکر نہ کریں کچھ دیر میں تمٹھیک ہو جائیں گے ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں کہا اور دیکھ کر چلے گئے سوما مسلسل رونے کے ساتھ جتنی اسے دعائیں سورتیں آتی تھیں اس پہ پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔ اتنے میں خرم بھی آگیا اور سوما کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا فکر نہیں کریں نہال ٹھیک ہے اب میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔۔ تو پھر یہ

آنکھیں کیوں نہیں کھول رہا دیکھیں نہ سومانے روتے ہوئے کہا۔۔۔ سوما کیا ہو گیا ہے بس تھوڑا سا ویٹ کریں اور پریشان نہ ہوں دعا کریں بس ہمارے نہال کو کچھ نہ ہو عمار بھی ڈاکٹر سے بات کر رہے ہیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اتنے میں نہال نے ہلکی سی آہ کی تو سوما تڑپ کر اسکے قریب ہوئی نہال میری جان آنکھیں کھولو دیکھو آپکی ماما آپکے پاس ہیں آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے سوما کو دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں نہال۔۔۔ سومانے خرم کی طرف دیکھا یہ۔۔۔ خرم بھی دوسری طرف نہال کے قریب تھا غنودگی میں ہے ابھی فکر مت کریں۔۔۔ اسی وقت عمار بھی کمرے میں آئے تو خرم سائیڈ پہ ہو گیا کچھ فرق پڑا بخار میں پھر خود ہی اسکا ماتھا چھوا اور آنکھیں کھول کر چیک کیں ہوش نہیں آیا ابھی تک اسے۔۔۔ ابھی آنکھیں تو کھولی تھیں لیکن پھر بند کر لیں، ہممم فکر نہیں کرو ڈرپ ختم ہونے تک اسکا بخار بی کم ہو جائے گا اور ہوش بھی آجائے تم ایسا کرو سوما کو چھوڑ آؤ میں یہی ہوں نہال کے پاس عمار نے یہ کہتے ہوئے سوما اور خرم کو دیکھا۔۔۔

نہیں بھائی میں نہال کے پاس ہی رو کوں گی۔۔۔ ضد مت کرو سوما۔۔۔ ضد کی بات نہیں ہے بھائی لیکن میں کہیں نہیں جاؤں گی جب تک نہال ٹھیک نہیں ہوتا بھیگی بھاری آواز میں سومانے حتمی انداز میں کہہ کر بات ختم کر دی۔۔۔

ابھی عمار کچھ کہتا کہ شازمہ اور رومان بھی وہاں آ گئے "اب کیسی طبعیت ہے نہال کی" رومان نے پوچھا جبکہ شازمہ روئی روئی سی سوما کے پاس چلی گئی اسکا یہ روپ تو شازمہ کے لیے بھی نیا تھا ایک پریشان مگر ذمہ دار ماں کے روپ میں آج انکی جھلی کھلنڈری سی بہن تھی سعدی پریشان نہیں ہو بچوں کو ایسے موسمی بخار ہوتے رہتے ہیں نہال بھی ایک دو دن تک بھلا چنگا ہو جائے گا دیکھنا۔۔۔

"مگر آپ ابھی تو نہیں ہے نہ ٹھیک حالت دیکھیں زرا سی دیر میں اسکی آنکھوں کے نیچے کتنے حلقے پڑ گئے ہیں" سومانے فکر مندی سے کہا۔۔۔

پاس کھڑے خرم نے بھی سوما کی یہ بات سنی تھی اور نہال کی آنکھوں کو دیکھا جس طرف کسی کا دھیان نہیں گیا تھا سوما کی نظر وہاں بھی پہنچ چکی تھی "یہ سگی ماں نہیں ہے اور اتنی باریک بین ایسا خیال ایسی فکر تو صرف سگی ماں ہی کرتی ہے جیسی سوما کر رہی تو کیا آگے چل کر یہ لڑکی واقعی میں ایک اچھی ماں ثابت ہونے والی ہے" اس سوچ نے خرم کو سوما کے حوالے سے بے چین دل کو تھوڑا سا سکون بخشا تھا۔۔۔

کچھ وقت وہاں رکنے کے بعد شازمہ نے جانے کی اجازت لی اور سوما کو ساتھ چلنے کے لیے دیکھا اس سے پہلے کہ سوما ایک بار پھر انکار کرتی خرم بول پڑا "بھابھی کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ سوما ابھی نہال کے پاس ہی

رک جائیں " شازمہ نے کچھ سوچنے کے بعد اجازت دے دی ٹھیک ہے مگر تم کل صبح میرے گھر پہ سوما کو چھوڑ جانا یہ کہہ کر اور سوما کو تسلی دیتے ہوئے وہ لوگ گھر کے لیے نکل پڑے۔۔۔

عمار اور خرم آپس میں باتیں کر رہے تھے اور سوما مسلسل نہال کے سرہانے بیٹھی مسنون دعائیں اور سورتیں پڑھ پڑھ کر اس پہ پھونک رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد خرم نے عمار کو بھی تاکید کر کے گھر بھیج دیا کہ اب کوئی ہاسپٹل نہ آئے۔۔۔

رات کے دو بجے کہیں جا کر نہال نے اپنی آنکھیں کھولیں بخار کی حدت بھی کافی کم ہو چکی تھی ماما، بابا دونوں فوراً اس پہ جھکے مائی پر نس خرم نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑا اور پیار کیا نہال نے خرم کو دیکھ کر سائل پاس کی اور سوما کو دیکھا بابا، ماما کیوں رورہی ہیں نقاہت زدہ لہجے نے سوما کے ساتھ ساتھ خرم کے دل پہ بھی گھونسا مارا تھا نہیں میری جان میں کہاں رورہی ہوں سومانے جلدی سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔ بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔ آپ جائیں نہ ڈاکٹر کو بلا کر لائیں سومانے خرم کو بھیج کر نہال کے ماتھے پہ پیار کیا اور اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی زر اسی دیر میں ڈاکٹر آیا چیک کرنے کے بعد کہنے لگا آپ لوگ چاہیں تو انھیں اب لے جاسکتے ہیں بس احتیاط کیجیے گا اور گرم کپڑوں کا استعمال کریں اب۔۔۔

شکریہ سر۔۔

سوماتیار ہو جائیں میں ڈسچارجنگ شیٹ جب تک بنوالاؤں خرم بھی یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر کے ساتھ نکل گیا۔۔۔



گھر پہنچتے پہنچتے تقریباً پونے تین ہو چکے تھے گاڑی گیٹ پہ پہنچی تو چوکیدار نے گیٹ وا کر دیا آج سوما پہلی بار اپنی سسرال میں قدم رکھ رہی تھی مگر سچویشن ایسی تھی کہ کسی کو کوئی ہوش نہ تھا نہال انکے گھر کی رونق ہر فرد کی جان بستی تھی جس میں وہ بچہ تھا اور وہ اس وقت بیمار ہے اس سوچ نے ان سب کو بوکھلایا ہوا تھا گاڑی پورچ میں آکر رکی تو گھر کے سبھی افراد باہر آگئے خرم گاڑی سے اتر کر فوراً سوما کی سائیڈ کی طرف بڑھا مگر اس سے پہلے ہی احمد صاحب دروازہ کھول کر نہال کو گود میں لے چکے تھے ڈاڈا نہال اپنے دادا کو دیکھ کر چہکا۔۔۔ ڈاڈا کا بہادر بیٹا اور دوسرے ہاتھ سے سوما کے کندھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھے ہمارا شہزادہ تو اپنی ماما کو بھی لے کر آیا ہے بھئی۔۔۔ شائستہ اور تائی اماں کو دیکھ کر سومانے احمد صاحب کو دیکھا انکل وہ۔۔۔ پھر انکل! کیا کہا تھا آپ کو کل میں نے کہ آپ ہماری سارہ کی طرح ہی بیٹی ہیں تو

ہمیں ڈیڈ بلائیں مصنوعی خفگی سے احمد صاحب نے کہا۔۔۔ سوری وہ ڈیڈ میں مل لوں اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا تو انھوں نے اسکے کندھے سے اپنا بازو ہٹاتے ہوئے اجازت دی۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد شائستہ نے سارہ کو چائے بنانے کا کہا جاؤ سارو بھیا، بھابھی کے لیے چائے بناؤ اور سوما بیٹا آپ ایسا کرو بھابھی کے روم میں چلو تھوڑا سا آرام کر لو تھک گئی ہو گی اور خرم تم بھی جاؤ آرام کرو بیٹا۔۔۔ جی ماما بس چائے پی کر جاتا ہوں "نہال کہاں ہے۔۔۔؟" اپنے ڈاڈا کے ساتھ کھیلنے میں لگا ہوا ہے شائستہ بیگم نے بتایا تو خرم ہممممم کر کے رہ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد نہال سوما کے پاس آگیا ماما چلیں نہ اپنے روم میں سوما کو مستقل دونوں دادیوں سے باتیں کرتے دیکھنے کے بعد اب اسکے لہجے میں ضد آرہی تھی نہال ہم یہیں سو جاتے ہیں نہ۔۔۔ نائیں مجھے اپنے روم میں سونا ہے نہال نے ضدی انداز میں کہا بڑوں کی طرح وہ بھی اپنے ہی کمرے میں سونے کا عادی تھا۔۔۔ چلی جاؤ بیٹا مجھے اپنی تربیت پہ پورا بھروسہ ہے سوما کے ہچکچاتے انداز کو دیکھتے ہوئے شائستہ بیگم نے کہا۔۔۔ جاؤ سارہ تمہیں روم دکھا دے گی۔۔۔

سوما نے نہال کو اٹھائے زینہ کی طرف قدم بڑھائے اوپر جا کر دوسرے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے سارہ نے کہا یہ لیں بھابھی آپکا مستقبل قریب اور آج کی رات بلکہ صبح کا کمرہ۔۔۔ سوما نہال کو لے کر بیڈ پہ

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

آکر بیٹھ گئی ارے لیٹ جائیں بھیا تو ویسے بھی ابھی تک نہیں آئے روم میں چلیں شاباش آپ دونوں آرام کریں میں بھی ساتھ والے روم میں ہوں اگر کچھ چاہیے ہو تو بلا لیجیے گا یہ کہہ کر سارہ دروازہ بند کر کے چلی گئی۔۔۔

تو جناب ماما کے پرنس اب کیا ارادے ہیں سونا ہے ابھی یا نہیں سومانے نہال کو اپنے بازوؤں میں بھرتے لیٹ کر پوچھا نہال نے بھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو سوما کے گال پہ رکھا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ سہارا ہاتھ اسی ہاتھ پہ سومانے اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے پیار کیا "ماما آپکو اسٹوری آتی ہے؟" کونسی اسٹوری سننی ہے آپ نے سومانے دلچسپی سے پوچھا آں آں فائننگ والی سوچنے کا انداز اتنا پیارا تھا کہ بے اختیار پیار آجائے۔۔ فائننگ والی وہ کیوں۔۔ پھر میں بھی سب سے فائیٹ کرونگا اور ڈشوں ڈشوں کر کے سبکو مار دوں گا۔۔ نہال کتنی بری بات اچھے بچے لڑتے تھوڑی ہیں اور آپ تو ماما کے پرنس ہیں نہ تو کیا پرنس سب سے فائیٹ کرے گا۔۔ نو ماما تو پھر بیٹا ایسی باتیں نہیں کرتے اور آپکو کون سناتا ہے ایسی اسٹوری سومانے آرام سے پوچھا۔۔ بابا اتنی مزے مزے کی سناتے ہیں تمہارے تو بابا کی ایسی کم تھیں سومانے دانت کچکچاتے ہوئے دل میں کہا اور پھر نہال سے مخاطب ہوئی آپکو میں ایک اور بہت اچھی سی اسٹوری سناؤنگی سنو گے نہ آپ۔۔۔ جی۔۔ سوما کے کہانی سناتے سناتے نہال نیند میں چلا گیا تھا سومانے بے اختیار اس کے بالوں کو ماتھے سے ہٹاتے اس پہ بوسہ دیا بلکہ باری باری اسکی آنکھوں کو بھی چومامیرا پیارا بیٹا۔۔ اتنی دیر

میں خرم نے کمرے میں قدم رکھا تھا اور سوما کو روم میں دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔۔۔ ادھر نہال کے کپڑے بدلنے کی غرض سے اٹھتی سوما بھی لحظہ بھر کو ٹھٹھکی مگر پھر کچھ یاد آنے پہ توپ کا رخ خرم کی طرف کیا آئیے آئیے طرم خان آپکا ہی کمرہ ہے رک کیوں گئے۔۔۔

ایکسیوزمی خرم نے ناگواری سے کہا وہ کب ایسے انداز سننے یا برداشت کرنے کا عادی تھا۔۔۔

ایکسیوزڈ۔۔۔ سومانے بھی تپتے کہا یہ آپ زرا بتائیں گے اتنے چھوٹے بچوں کو آپ کونسی کہانیاں سناتے پھرتے ہیں آپکو زرا بھی احساس ہے کہ اس سے اسکے معصوم دماغ پہ کیا اثر پڑے گا دونوں ہاتھ کمر کے اطراف میں رکھے سومانے غصے سے پوچھا اور خرم اس کے انداز اور اسکی بات سن کر بات کی گہرائی تک پہنچ گیا تھا۔۔۔ تو کیا آپ اسٹوپڈ گریز کی طرح گڑیاؤں کی کہانیاں سناؤں اس نے جسے مذاق اڑایا کیا کیا ہم اسٹوپڈ ہیں اور آپ خود کیا ہیں طرم خان بلکہ چنگیز خان کے جانشین اتنے سے بچے کو ایسی کہانیاں سنا کر آپ اسکے دماغ لڑائی جھگڑا، فساد بھڑھڑ رہے ہیں بڑا ہو کر وہ بھی یہی کرے گا جو آپ ابھی اسے سکھا رہے ہیں۔۔۔ ایسا بھی کیا ہے میں صرف کہانی سناتا ہوں۔۔۔ تو کوئی سبق آموز کہانی سنائیں نہ جس سے بچہ کوئی سبق سیکھے۔۔۔ ہم خود ہی بچپن سے ہی بچوں کے دماغ میں ایسی باتیں بٹھا دیتے ہیں اور پھر جب بڑے ہو کر بچے غلط روش اختیار کرتے ہیں تو مورد الزام انھیں ٹھراتے ہیں یا پھر معاشرے کو۔۔۔

سوما یہ سب کہتے خاصی جذباتی ہو گئی تھی بات اسکی بھی ٹھیک تھی آجکل یہی سب کچھ تو ہو رہا ہے ہماری نوجوان نسل مسلسل تباہی کے دہانے کی جانب قدم بڑھا رہی ہے وجہ میڈیا کی حد سے زیادہ آزادی جہاں اسکے فائدے ہوئے وہیں اسکے نقصانات زیادہ سامنے آئے ہیں رہی سہی کسر سوشل میڈیا نے کر دی ہے پیرینٹس بھی اپنی ذمہ داری اس طرح نہیں اٹھا پار ہے جیسے کبھی ہمارے والدین نے اٹھائی تھی آج کے والدین بچوں کی ہر ضرورت ہر خواہش پوری کرنے کے بعد سمجھ لیتے ہیں کہ انکی جو ذمہ داری تھی وہ پوری ہو چکی لیکن کوئی انھیں یہ تو بتائے کہ جو چیزیں انکو آپ نے دی ہیں انکا بے جا استعمال نہیں کرنا یا کم از کم چیک ان بیلنس تو رکھ ہی سکتے ہیں لیکن کیا کریں یہاں تو خود پیرینٹس مسلسل سیل فونز پہ چیٹنگ میں مگن ہوتے ہیں بچے کیا کہہ رہے ہیں کیا کر رہے ہیں کوئی احساس نہیں بس ہوں، ہاں کر کے بات ختم کر دیتے ہیں اور پھر جب نقصان ہو جاتا تو اپنا سر پیٹتے ہیں خرم بھی یہ سب کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔ جب آپکو اس بات کی سمجھ بوجھ ہے پھر بھی آپ وہی کام کر رہے تھے سومانے ایک بار پھر ملائمتی انداز میں اسے کہا۔۔۔ ہممم واقعی کی تو ہے غلطی۔۔۔ اور غلطی صرف وہ ہوتی ہے جسے غلط مان کر دوبارہ نہ کیا جائے جو بار بار کی جائے وہ جانتے ہیں نہ غلطی کی بجائے عادت بن جاتی ہے اور اب آپ بالکل نہال کو ایسی کہانیاں نہیں سنائیں گے بلکہ اچھی اچھی اپنے ملک میں رہنے والے ہمارے ان بہادر اور مہمان نوازوں کی داستان سنائیں جس سے اسکے اخلاق اچھے ہوں اور آپس میں پیار بڑھے حب الوطنی پیدا ہو۔۔۔ سوما وہ

ایک ساڑھے تین سال کا بچہ ہے۔۔۔ تو کیا ہوا وہ شارپ بچہ ہے اسے تو ہمیں اور بھی احتیاط سے پالنا ہے کہیں بھی زر اسی بھول چوک ہوئی تو وہ غلط راہ پہ جاسکتا ہے ذہانت کو مس یوز کر سکتا سوما کو بولتے بولتے احساس ہوا کہ سامنے والا مسلسل اسے دیکھ بلکہ گھور رہا ہے تو چپ ہو گئی اور اگلے ہی سیکنڈ اپنا پاؤں زور سے خرم کے پاؤں پہ دے مارا۔۔۔ اففف اسٹوپیڈ گرل۔۔۔

اور خود جو مجھے لفنگوں کی طرح دیکھ رہے ہیں وہ کیا۔۔۔ اللہ اللہ نہال سے پہلے تو آپکی تربیت کرنی پڑے گی سومانے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔ اچھا تو پھر کرو نہ میں تیار ہوں خرم نے بھی اسکا انداز سمجھتے ہوئے زر اساجھکتے ہوئے کہا۔۔۔ تو سوما ہونہ کہہ کر سر جھٹکا۔۔۔ cupboard کہاں ہے مجھے نہال کے کپڑے چینج کرنے ہیں۔۔۔ آں وہ یہ ڈریسنگ روم ہے دیکھ لیں سومانے قدم آگے بڑھائے یہ والا کپور ڈنہال کا ہے خرم بتا کر باہر آگیا اور نہال کے ساتھ لیٹتے ہوئے اسے پیار کرنے لگا کتنا ڈرا دیا تھا بابا کی تو جان نکلنے لگی تھی ایسے کوئی کرتا ہے پرنس اسکے ماتھے پہ آئے سلکی براؤن بالوں کو پیچھے کرت ہوئے بوسہ لیا اور آہستگی سے اٹھا کر اپنے سینے پہ لٹالیا مائی پرنس، مائی بریو بوائے کہتے بازوں اسکے گرد لپیٹ کر آنکھیں موند لیں



ادھر سومانے پورا کپور ڈچھان مارا لیکن کوئی موسم کی مناسبت سے کپڑے نہیں ملے اففف کیا مصیبت ہے لگتا ہے اس طرم خان کو صرف باتیں ہی بھگاری آتی ہیں کوئی بھی نہال کے سائز کے کپڑے نہیں ہیں اور جو ہیں وہ چھوٹے لگ رہے اب کیا کروں سوما خود سے ہی لگی ہوئی تھی آخر تنگ آ کر خرم سے دو دو ہاتھ کرنے کی غرض سے باہر نکلی تو دونوں باپ بیٹے کے انداز پہ مسکرا کر رہے گئی۔۔۔ آہستہ آہستی چلتی بیڈ کے قریب آ کر خرم کو پکارا ہے طرم خان۔۔۔ خرم نے سوما کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں بولیں وچ۔۔۔ کیا میں وچ ہوں۔۔۔ جب مجھے طرم خاں کہتی ہیں تب میں نے پوچھا جواب اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھاڑ رہی ہیں خرم نے سکون سے کہتے ہوئے آنکھیں دوبارہ موند لیں۔۔۔ اٹھیں نہال کے گرم کپڑے نہیں مل رہے دیں نکال کر سومانے اسکے بازو پہ چٹکی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ کیسی عورت ہیں آپ ایک بچے کے کپڑے نہیں مل رہے آپکو۔۔۔ یہ عورت کسے کہا آپ نے ایک بار پھر توپ کا رخ خرم کی جانب ہو چکا تھا۔۔۔ یہاں خاتون تو صرف آپ ہی ہیں تو یقیناً آپکو ہی کو کہا ہے۔۔۔ مسٹر طرم خان اپنے الفاظ واپس لیں نہیں تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ کیا کر لیں گیں آپ خرم نے بھی آہستگی سے نہال کو واپس بیڈ پہ لٹا کر اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ میں جو کر سکتی ہوں وہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔ اچھا ا میں بھی تو دیکھوں زرا اپ کیا کر سکتی ہیں میں میں ابھی نہال کو لے کر آپکے روم سے نکل جاؤں گی سمجھے آپ۔۔۔ ایسے ہی نکل جائیں گی مت بھولیں وہ میرا بیٹا ہے خرم نے تنکتے ہوئے کہا۔۔۔ اور آپ بھی مت بھولیں کل سے وہ

آفیشلی میرا بھی بیٹا ہو چکا ہے اس لیے یہ ہر دوسری بات کے بعد میرا بیٹا، میرا بیٹا کرنا بند کر دیں اور شرافت کے ساتھ مجھے کپڑے نکال کر دیں سوما آخر کب پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔ آفیشلی بیوی بن گئیں ہیں نہ تو ڈھونڈ لیں خود ہی۔۔۔ افففففف اب آپ زیادہ کر رہے ہیں اور ہماری لڑائی میں نقصان ہمارے بیٹے کا ہو گا اس لیے اٹھ جائیں سومانے نہال کی خاطر تھوڑی نرمی اختیار کی۔۔۔ پہلے اپنے بی بیو پر یہ سوری بولیں خرم نے مزید اکڑتے کہا اور کہتے ہیں نہ عزت کسی کسی کو ہی اس آتی ہے یہی خرم کے ساتھ بھی تھا سوما باتھ روم میں گئی اور مگ بھر کر پانی لا کر خرم کے سر پر انڈیل دیا ہو گئی سوری۔۔۔ خوش۔۔۔ اب خونخوار نظروں سے دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ اچو تو میں آکر دیکھتا ہوں یہ کہتے ہوئے خرم باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

جیسے تیسے کر کے انکا جھگڑا ختم ہوا اور نہال کے کپڑے خرم نے نکال کر دیے جس سومانے یہ کہہ کر ریجیکٹ کر دیے کہ یہ سب گرمیوں کے ہیں۔۔۔ آپ نے ابھی تک نہال کی شاپنگ نہیں کی سومانے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ کی تو تھی مگر ایک ماہ پہلے تب تو یہی کپڑے صحیح رہے تھے خرم نے سر کھجاتے کچھ شرمندگی سے کہا اوپر سے سوما کی نظریں اسے مزید شرمندہ کر رہی تھیں۔۔۔ اب کیا کریں پھر ڈاکٹر نے کہا تھا کہ گھر جا کر کچھ دیر میں گرم کپڑے پہنانے ہیں۔۔۔ چلیں صبح لے آئیں گے جا کر کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ صبح۔۔۔ میں نے صبح گھر جانا ہے مت بھولیں آپ میں رخصت ہو کر

نہیں آئی ابھی جو صبح لے آئیں گے۔۔۔ آپ نے اپنے موسم کے لحاظ سے کچھ کپڑے لیے یا نہیں سومانے ایکدم پوچھا۔۔۔ ہاں ایک دو شرٹس لی ہیں میری فکر مت کریں خرم یہ سوچ کر بولا کہ اسے اسکی بھی فکر ہے مگر وہ سوما تھی جب بولی تو "اپنے کپڑے لینے کا پتہ تھا تو کیا نہال اپنی شاپنگ خود کرتا سومانے جارحانہ انداز میں خرم۔ کی جانب بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ اور خرم ایک بار پھر عتاب کا نشانہ بننے کو تیار ہو جا بیٹا بلکہ یہ سب تو لگ رہا ساری زندگی چلنے والا ہے۔۔۔ مت بھولیں آپ سوتیلی ماں ہیں اتنا سگا بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپکو اور اسکی فکر کرنے کے لیے ابھی اسکا باپ زندہ ہے تو آپ زحمت مت کریں خرم کا غصہ ایکدم عود کر آیا تھا۔۔۔ جی وہ تو میں دیکھ چکی ہوں۔۔۔

-9

سومانے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا ساتھ ہی خرم کی جانب سے چہرہ موڑ لیا کہ کہیں اسکی آنکھوں میں آئے آنسو وہ دیکھ نہ لے اس نے کب ایسے لہجے سنے تھے نہ کوئی بھائی تھا اور بہت ہی چھوٹی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا اب جب خرم نے زرا ساخت لہجہ اپنایا تو وہ نازک سے دل والی لڑکی کیسے برداشت کرتی جس سے گھر میں کبھی اونچی آواز میں کسی نے کبھی بات تک نہ کی تھی اور اب خرم نے ایکدم یوں انسلٹ کر دی تھی۔۔۔

اب کیا بقیہ رات یہیں کھڑے کھڑے گزارنی ہے جا کر آرام کریں خرم نے نرم پڑتے کہا سوما کے چھپاتے چھپاتے بھی اس نے اسکی آنکھوں میں ابھرتی نمی دیکھ لی تھی تب اسے اپنے لہجے کی سختی اور الفاظ کا اندازہ ہوا کچھ بھی تھا وہ اسی کے بیٹے کی ہی تو فکر کر رہی تھی اور وہ خود بھی تو یہی چاہتا تھا کہ کوئی ایسی ہو جو اسکے بیٹے کو اس سے بھی زیادہ چاہے اور اب جب ایسا تھا تو خود ہی اسے روک رہا تھا پریشانی سے اپنا ماتھا مسلتے سوچ رہا تھا۔۔۔

سوما بیڈ کے کنارے اضطراب کے عالم میں کھڑی ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اس کمرے میں کیا کرے، سارہ کے پاس چلی جائے یا یہیں ٹھہرے کچھ بھی تھا ابھی ان لوگوں کا صرف نکاح ہی ہوا تھا اور یوں رات کا یہ پہر یہاں گزارنا اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا اوپر سے خرم نے جس طرح ابھی اسے ڈانٹا تھا اس سے وہ ایک دم پریشان ہو گئی تھی اس نے اپنی کشتیاں جلا کر اس راہ پہ قدم رکھا تھا لیکن اگر آگے چل کر بھی اسے ایسے ہی رویہ کا سامنا کرنا پڑا تو کیا وہ یہ برداشت کر پائے گی کچھ بھی تھا وہ جتنی بھی نڈراوین اسپوکن تھی مگر مرد کی زرا سی تیز آواز اس کا دل ہلا جاتی تھی۔۔۔

مت بھولیں میری عزت ہیں اب آپ اور کوئی بھی ہوش مند انسان اپنی عزت اپنے ہی ہاتھوں خراب نہیں کرتا اس لیے نیا امریکہ بعد میں دریافت کر لیجیے گا اور اب سکون سے لیٹ کر سو جائیں خرم جو صوفہ سائیڈ پہ کر کے پاؤں پھیلا کر بیٹھا کم لیٹا ہوا زیادہ تھا بند آنکھوں سمیت ہی بولا۔۔۔ سوما جو پہلے ہی اس کے

انداز پہ پریشان تھی یہ بات سن کر اسکا غصہ عود کر آیا "آپکو میری فکر میں گھلنے کی ضرورت نہیں ہے" یہ کہہ کر سومانہال کے ساتھ ہی بیڈ پہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی رہ رہ کہ خرم کے الفاظ یاد آکر اسکی آنکھیں نم کر رہے تھے ابھی تو اسے شاہانہ بیگم کی فکر رہتی تھی اور اب یہ رویہ آنسو روکنے کے چکر میں بار بار فلو سا ہو رہا تھا کیا ہو گا آگے ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ خرم کی آواز کان میں پڑی "آیم سوری! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں" اتنا نرم لہجہ اس طرم خان کا وہ بھی میرے لیے سوما تو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہونے لگی۔۔۔ "بھروسہ رکھیں مجھ پہ اور آرام سے لیٹ کر سو جائیں" سومانے ایک دم خرم کی جانب دیکھا آنکھیں تو بند ہیں پھر انھیں کیسے پتہ چل گیا میری سوچ کا وہ خرم کو دیکھتے ہوئے ہی سوچ رہی تھی کہ اچانک خرم نے اپنی کالی ذہن شرارت سے بھرپور آنکھیں کھول دیں یوں دونوں کی آنکھیں کا تصادم ہوا۔۔۔

اففففف کم بخت کی آنکھیں سومانے تو گھبرا کر پلکوں کی چلمن گرا لی ذہن آنکھیں اسکی کمزوری رہی تھیں اور یہاں تو مقابل کی آنکھیں الگ ہی داستان سنار ہی تھیں لو فر گھورتا کیسے ہے۔۔۔ میں اپنے سے جوڑے رشتوں کی ایک ایک حرکت پہ نظر رکھتا ہوں اور آپ تو میری اب سب کچھ ہیں آپکا خیال نہیں کرونگا تو کس کا کرونگا۔۔۔ جی جیسے کچھ دیر پہلے کیا تھا سوما کب باز آنے والی تھی فوراً طعنہ دے مارا۔۔۔ خرم کا قہقہہ بے ساختہ تھا اسکے لیے معذرت بھی تو کی ہے جو کہ میں کبھی کرتا نہیں ہوں۔۔۔ تو مجھ پہ احسان

تھوڑی کیا ہے یہ آپکا فرض بنتا تھا سومانے ناک چڑھاتے ہوئے شانِ بے نیازی سے کہا۔۔۔ خرم نے اس کے انداز پہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا میں نے کہیں پڑھا تھا "بیوی اگر حسین ہونے کے ساتھ ساتھ بے وقوف ہو تو اس سے محبت نہیں عشق ہو جاتا ہے" ابھی وہ آگے کچھ کہتا کہ سومانے گود میں اٹھایا کشن خرم کو دے مارا اور گھٹنوں کے پل بیٹھتے ہوئے خرم کی جانب رخ کیا آپ نے مجھے بے وقوف کہا پہلے وچ اور اب بے وقوف۔۔۔ مزید حملے کرنے کے لیے ارد گرد نظر دوڑائی جب کچھ نہ ملا تو تکیہ ہی اٹھا کہ دے مارا۔۔۔ بے وقوف سنائی دیا حسین جو بولا وہ نہیں سنا خرم نے تکیہ کیچ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ بے وقوف بھی تو کہا نہ سوری کریں اس کے لیے بھی۔۔۔ نہیں کرونگا۔۔۔ نہیں کریں گے سومانے اٹھ کر صوفے پہ پڑے سارے کشن اٹھا کر ایک کے بعد ایک اس پہ برسانے شروع کر دیے ارے ارے اب دونوں بچوں کی طرح ایک دوسرے پہ تکیے برسا رہے تھے اچھا یار سوری بس خوش اب تو چین لینے دیں خرم نے آخر تنگ آ کر ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے اعلان کیا۔۔۔ آئندہ خیال رکھیے گا سومانے پھر شانِ بے نیازی دکھائی اور اب نہال کے ساتھ جا کر لیٹتے ہوئے کمبل اوڑھ لیا۔۔۔ خرم نے ایک نظر اپنے سوئے ہوئے بیٹے پہ ڈالی اور ساتھ لیٹی سوما پہ اور مسکراتے ہوئے آنکھیں موند لیں جہاں کچھ دیر پہلے آنکھوں کے تصادم کا منظر ابھر آیا لائٹ ہنی کلر آئیز میں گھبراہٹ کا عنصر اور پلکوں کا باڑ کا گرانا اسکے دل کی دنیا میں اتھل پتھل کر گیا تھا وہ دل جس پہ سالہا سال سے قفل پڑے تھے خرم کو آج سوما سے پہلی ملاقات

سمیت اب تک کہ تمام لمحات یاد آرہے تھے بے ساختہ اسے ایک پرانا سونگ یاد آیا جو اسے اپنے دل کی ترجمانی لگا اور ہلکے سے گنگنا نے لگا کتنے عرصہ کے بعد اس نے کوئی سونگ گنگنایا تھا اور نہ اس واقعہ کے بعد تو اس نے جیسے ہر خوشی حرام کر لی تھی۔۔۔

تم کو دیکھا تو دیوانے ہو گئے۔۔۔

نجانے کن کن سپنوں میں کھو گئے۔۔۔

تم کو پانے کو دل چاہے۔۔۔

اب لٹ جانے کو دل چاہے۔۔۔

کس دنیا سے تم آئی ہو بول دو۔۔۔

افف یہ سپنے ہیں سہانے۔۔۔

جیسے آنکھیں دو پیمانے۔۔۔

کس دنیا سے تم آئی ہو بول دو۔۔۔ ♥



آدھا، پونا گھنٹہ گزرا تو دور سے مؤذن کی آواز آنا شروع ہو گئی تھی

"الصلوة خير من نوم" سوما سوتی کیفیت میں ہی تھی لیکن یہ الفاظ سن کر وہ ہمیشہ فجر کی نماز کے لیے جاگ جاتی تھی اسے ہمیشہ یہ لگتا تھا کہ اگر اس جملے کو اس نے نظر انداز کر دیا تو وہ ہر غلط کام کر سکتی ہے اور پھر وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائے گی جن پہ اللہ جَبَلِّجَلَّالَہ کا غضب نازل ہو گا اور انکے دل پہ مہر لگادی جائے گے پھر وہ لاکھ چاہیں کوشش کر لیں جب مہر لگ گئی تو وہ نہیں مٹے گی اور وہ ایسا کبھی بھی نہیں چاہتی تھی وہ اپنے پیارے اللہ جَبَلِّجَلَّالَہ کی ہمیشہ دوست رہنا چاہتی تھی ایسی دوست جس سے وہ اپنا ہر غم فکر شئیر کرے اور وہ اُسے قرآن پاک کے ذریعے جواب دیں۔۔۔ اور ابھی بھی یہی ہوا تھا وہ جو تھوڑی سست پڑ رہی تھی ایک ہی جست میں اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

سامنے نظر پڑی تو دیکھا خرم صوفہ پہ نہ تھا یہ کہاں گئے اتنے میں خرم وضو کرتا ہاتھ روم سے باہر نکلا قمیض کی آستینیں کہنی سے اوپر تک فولڈ تھیں جنہیں اب وہ نیچے کر رہا تھا ارے آپ ابھی سے جاگ گئیں خرم نے سوما کو کھڑا دیکھا تو پوچھا۔۔۔ آپ کہیں جارہے ہیں خرم کو تیاری پکڑتے دیکھ اس نے سوال کیا آثار تو نماز کے لیے ہی جانے کے لگ رہے تھے پھر بھی پوچھ لیا۔۔۔ جی مسجد مختصر جواب میں بتایا۔۔۔ ہمہممم ابھی وہ دروازہ کھول کے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ سومانے پکارا "سنیے" اور اس انداز پہ تو خرم کو لگا وہ تو کیا اسکی دھڑکن بھی ٹھہر جائے۔۔۔ "جی سناؤ" مسکراتے ہوئے پلٹ کر مقابل کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تو

دوسیکنڈ کو سوما اسکی آنکھوں میں ہی دیکھتی رہ گئی آہمہممم خرم نے گلہ کھنکارا تو وہ ہوش میں آئی اور نظریں چراگئی خرم بھی اسکے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے کھڑا تھا آہستہ سے پیچھے سے جھکتے پوچھا کچھ کہہ رہی تھیں محترمہ آپ۔۔۔ آں وہ قبلہ رخ پوچھنا تھا سومانے گھبراہٹ پہ قابو پاتے پوچھا۔۔۔ سیدھے رخ پہ ہے آپ نماز ادا کریں کچھ دیر تک میں بھی آجاؤنگا ہلکی سی چپت اسکے سر پہ لگاتے ہوئے مسکرا کر خرم نماز کے لیے چل دیا اور سوما وضو کرنے۔۔۔



سومانے نماز ادا کی اللہ جَبَّار کے حضور نہال کی صحت کی دعا مانگنے کے ساتھ ساتھ اپنی ماما کے ناراض نہ ہونے کی دعا کی آج جانے اس کا اس حوالے سے بہت دل گھبرا رہا تھا عجیب بے چینی تھی کہ کیسے ماما کو نہال کے بارے میں بتائے ایک نیکی کا کام کرنے کے باوجود دل ہی دل میں وہ ماں سے شرمندہ تھی مگر خود کو حق پہ پھر بھی سمجھ رہی تھی کچھ بھی تھا اس نے ماں سے سچ چھپایا تھا اگر وہ بات کو آرام سے اپنی ماں کے سامنے رکھتی تو ہو سکتا ہے وہ ہنسی خوشی راضی ہو بھی جاتیں لیکن یہ سب کب سومانے سوچا اسے تو صرف اپنی ماں کی سخت گیر طبیعت کا شکوہ تھا جس نے اسے کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ اور اب یہی سوچ سوچ کر وہ پاگل ہوئی جارہی تھی وہ انھیں سوچوں کے تانے بانے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کا بھی پتہ نہ چلا وہ تو خرم نے آکر جب آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ

اپنی سوچوں سے چونکی آں آپ۔۔۔ کن سوچوں میں گم ہیں مس وچ خرم نے چھیڑتے ہوئے کہا اسے لگا ابھی پھر گولہ باری شروع ہوگی مگر سامنے بیٹھی اسکی وچ نے آہستگی سے کچھ نہیں کہہ کر بات ختم کرنی چاہی۔۔۔ کیا بات ہے سوما پریشان لگ رہی ہیں ابھی تک میری باتوں کو لیکر سیریس ہیں کیا خرم نے پوچھا۔۔۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ تو پھر کیسی بات ہے؟؟؟ بس ماما کا سوچ سوچ کر پریشان ہوں آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے آہستہ سے اپنی پریشانی بتائی مجھ

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے ماما کو نہال کے بارے میں بتاؤں۔۔۔ اگر انھیں زر اسی بھی بھنک پڑگی کہ آپ پہلے سے شادی شدہ اور ایک بچے کے باپ ہیں تو وہ کبھی رخصتی کے لیے نہیں مانے گئیں۔۔۔ اور اب میں نہال کے بناء نہیں رہ سکتی مجھے لگتا ہی نہیں ہے کہ نہال کو میں نے جنم نہیں دیا بلکہ اس کچھ عرصے میں ہی مجھے لگنے لگا ہے کہ وہ میری سگی اولاد ہے۔۔۔ اور یہ بات بھی آج آخری بار ہے اسکے بعد سے وہ صرف میرا بیٹا میری جان ہے اور میں صرف اور صرف اسکی ماما۔ جبکہ خرم اسکی جذباتی گفتگو سن کرنا صرف حیران تھا بلکہ اپنے انتخاب پر فخر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

لیکن ابھی سوما کو ریلیکس کرنا زیادہ ضروری تھا آپ فکر مت کریں جیسے اللہ جبار نے آپکے دل میں نہال کی محبت ڈالی ہے ویسے ہی آنٹی نہال سے ملیں گیں تو اسکی محبت بھری باتوں سے انکا دل بھی موم ہو جائے

گا اور جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا تو پھر کیوں خود کو قبل از وقت پریشان کرنا۔۔۔ ہم سب جی یہ تو ہے اور اللہ کرے ایسا ہی ہو سومانے صدق دل سے دعا کی۔۔۔

اچھا آپ مجھے چھوڑنے کب جائیں گے سومانے تھوڑا مطمئن ہونے کے بعد پوچھا۔۔۔ کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے آپ کو جانے کی جبکہ ہم چاہ رہے ہیں یہ پل یہیں تھم جائیں خرم نے گمبھیر لہجے میں کہا تو سوما کی ہتھیلیاں بھیگ گئیں لیکن خود پہ قابو پاتے بولی کتنی لڑکیوں سے ایسے ڈائلاگ بولے ہیں مسٹر طرم خان اب تک۔۔۔ فی الحال تو آپ ہی سے بولا ہے خرم نے سوما کے سر پہ چپت لگاتے کہا اور وارڈروب کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ کچھ دیر میں نہال بھی جاگ گیا نہال کو پرانے ہی کپڑے پہنا کر نیچے لاسٹ ایئر کا ہائی نیک پہنایا۔۔۔ تب تک نیچے سے بھی چہل پہل کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں تو سومانے جانے کا سوچنے لگی لیکن اکیلے جاتے شرم سی آر ہی تھی کچھ بھی تھا یہ اسکا سسرال میں پہلا دن تھا وہ بھی شادی سے پہلے عجیب تو لگنا تھا۔۔۔ کہ دروازہ ناک کر کے سارہ اندر آگئی نہال کو پیار کرنے کے بعد سوما کی طرف مڑی جی بھا بھی جان۔۔۔۔

جاری ہے



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(قسط 10)



از "ایس۔ اے۔ یوسف"

جی بھا بھی جان! نیند تو آگئی تھی نہ سارہ نے شرارتی انداز میں پوچھا اور اگر چینیج کرنا چاہیں تو کر لیں میرے ڈریسز آجائیں گے آپکو۔۔۔

نہیں یار یہی ٹھیک ہیں ویسے بھی کچھ دیر میں تو میں نے چلے ہی جانا ہے۔۔۔

ارے ایسے کیسے جائے گیں آپ آج کا دن ہمارے ساتھ گزاریں شام میں ہم چھوڑ آئیں گے سارہ نے یہ کہتے ہوئے سوما کا ہاتھ پکڑ لیا یوں جیسے ابھی ہی سوما بھاگ جائے گی۔۔۔ سوما نے ہنستے ہوئے کہا کیوں مجھے وقت سے پہلے رخصت کروانے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔۔ ہا ہا ہا تو اچھا ہے نہ جلدی سے آجائیں گیں ہمارے بھیا کی زندگی میں سارہ نے شرارتی انداز میں کہتے ہوئے آخری الفاظ باتھ روم سے نکلتے ہوئے خرم کو دیکھ کر کہے۔۔۔ سوما نے اسے ایک ہلکا سا مکار سید کرتے

ہوئے گھوری ماری اسے ایک دم اپنی یہ اکلوتی نند خاصی اچھی لگی اور سب سے بڑھ کر وہ اس کی ہی ہم عمر بھی تھی تو انداز دوستانہ اپنایا۔۔ سارو شاید آپ یہاں انھیں لینے آئی ہو نگلیں خرم نے سارہ کی بات پہ اسے گھر کتے ہوئے کہا۔۔ جی جی بھیا بس ہم جانے ہی والے ہیں چلیں بھا بھی سارہ نے سوما کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔ ہاں چلو ویسے بھی تمہارے سڑیل بھائی کو ہنسی مذاق کیسے پسند ہو سکتا ہے سومانے نہال کو گود میں لیتے ہوئے یہ کہہ کر قدم باہر کی طرف بڑھا دیے جبکہ سارہ ہنستی ہوئی باہر کی طرف بڑھی۔۔۔

.....

نیچے سب سوما کا ہی انتظار کر رہے تھے اسلام علیکم! سومانے سب کو ایک ساتھ سلام کیا اور سارہ کے ساتھ والی کرسی سنبھال لی۔۔ اسی اثناء میں خرم بھی آگیا تھا اور آکر سوما کے برابر والی چئیر سنبھال لی۔۔ بیٹارات کو سو تو آرام سے گئی تھیں نہ کوئی پر نشانی تو نہیں ہوئی شائستہ بیگم نے پراٹھے سوما کی طرف بڑھاتے پوچھا۔۔ کہاں آنٹی انھوں نے مجھے سونے ہی نہیں دیا ابھی سومانے اتنا ہی کہا تھا جہاں ڈائننگ ٹیبل پہ سناٹا چھایا وہیں خرم پورا کا پورا سوما کی جانب گھوم گیا اور خشمگیں نگاہوں سے گھورنے لگا کیا کہہ رہی ہیں محترمہ غصیلی لہجہ کو دباتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بالکل صحیح کہہ رہی ہوں کیا آپ نے سونے دیا تھا مجھے ساری رات ڈانٹتے یا پھر جھگڑتے رہے ہیں
سومانے شکایتی انداز میں شائستہ بیگم کو دیکھتے کہا سوما کی بات سن کر جہاں سبکی جان میں جان آئی
وہیں سبکے لبوں پہ دبی دبی ہنسی بھی ٹھہر گئی۔۔۔ شجی تو باقاعدہ ہنسنے لگا تھا جسے خرم نے گھورتے
ہوئے ناشتہ کی طرف متوجہ کروایا۔۔۔ خرم نے جلدی جلدی اپنے حلق سے چائے اتاری اسے
جانے کے لیے پر تو لتے دیکھ سوما سے رہانہ گیا تو آخر پوچھ ہی لیا آپ کہاں جار کے ہیں مجھے چھوڑ
کر۔۔۔ اب آپ کو آفس تو لے کر جانے سے رہا۔۔۔ کیا کیا آپ آفس کیسے جاسکتے ہیں سومانے
چیختے ہوئے کہا۔۔۔ گاڑی سے اور کیسے اور آپ کا چیخنے کے علاوہ بھی کوئی کام ہوتا ہے۔۔۔ اوہووو
میرا مطلب ہے کہ آپ نے مجھے چھوڑنا ہے آپ کی طرف اور اسکے بعد نہال کی شاپنگ بھی تو
کرنی ہے آپ نے۔۔۔ بیٹا اتنی صبح صبح کیا ضرورت ہے جانے کی آرام سے جانا۔۔۔ نہیں آنٹی
پلیز ماما کو بھی نہیں پتہ اور نہال بھی ماشاء اللہ اب کافی بہتر ہے اس لیے میرا اب یہاں رکنے کا جواز
نہیں بنتا یہ کہتے ہوئے سومانے نہال کے منہ میں انڈا پراٹھے کا لقمہ دیا جو منہ کھول کر اووو اووو
کر رہا تھا کہ کھلا بھی دیں۔۔۔

وہ تو ہے بیٹا لیکن آپ پہلی بار آئیں ہیں اور ایسے ہی چلی بھی جائیں گی اچھا نہیں لگتا چندا۔۔۔ اوہو تو میں دوبارہ آ جاؤنگی نہ سومانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ چلو ٹھیک ہے مگر آنا ضرور۔۔۔

جی جی بالکل اور یہ کہہ کر سومانے سے ملتی ہوئی اجازت لے کر جیسے ہی نہال کو پیار کر کے آگے بڑھنے لگی نہال نے رونا شروع کر دیا ماما، اب سچویشن یہ تھی کہ نہال سومانے کی گود میں گھس کر بیٹھا تھا اور خرم سومانے کو غصے سے دیکھ رہا تھا اور احمد صاحب پوری کوشش میں تھے کہ کسی طرح بہلا پھسلا کر نہال کو گود میں لے لیں مگر وہ بھی نہال تھا ایسے کیسے اپنی ماں کو چھوڑ دیتا۔۔۔ جو نیئر ڈاڈا کے پاس نہیں آئیں گے نسیں ں نہال نے مزے سے یہ کہہ کر اپنے ڈاڈا کے پھیلے بازوؤں کو خالی لٹا دیا۔۔۔

آپ لوگ کرتے رہیں یہ سب میں جا رہا ہوں خرم نے کوفت کا شکار ہوتے ہوئے کہا کچھ اسے آفس جانے کی بھی جلدی تھی آج اسکی ایک بہت اہم میٹنگ تھی جس وجہ سے وہ جلدی پہنچنا چاہ رہا تھا تاکہ تھوڑا ڈسکس کر لیں جا کر۔۔۔

تھا جیسے میری بیٹی آج ہی رخصت ہو گئی ہو۔۔۔ اووو واما آئیتم سوری بس وہ کل بچوں نے روک لیا سومانے شرمندگی سے کہا۔۔۔ اچھا چلو اب آگئی ہو تو زرا کچن بھی دیکھ لینا روم کی طبیعت پتا ہے تمہیں کتنے دن سے خراب ہے۔۔۔ کچھ دن میں شادی ہے اور یہ ٹھیک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی مجھے تو بہت فکر ہو رہی ہے اسکی۔۔۔ تو ڈاکٹر بھیا کو بلا لیں نہ دیکھ لیجیے گا کتنے جلدی افاقہ ہو گا سومانے شرارت سے کہتے ہوئے روم کو دیکھا جس کا چہرہ کچھ بخار کی شدت سے لال تھا تو کچھ سوما کی بات سے سرخی اور بڑھ گئی۔۔۔ سعدی شرم کرو کچھ روم بس یہی کہہ پائی ارے ارے دیکھیں ماما کیسے بلش کر رہی ہیں آپو۔۔۔ بس آپ انکے طبیب کو بلا لیں یہ کہہ کر سوما ہنستے ہوئے بھاگی کہ شاہانہ بیگم کا ہاتھ انکی چپل تک جا رہا تھا اور اس سے پہلے کہ اسے یہ فلائنگ چپل پڑتی اس نے بھاگ جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔

سعدی کے آتے ہی کتنی رونق ہو گئی ہے نہ گھر میں ماما رومانے ماں سے کہا۔۔۔ ہاں ہمارے گھر کی تو رونق ہی یہی ہے تبھی تو اسے ابھی اپنے پاس روک لیا ہے۔۔۔ آہمممم آہمممم یہ میں سن رہی ہوں اور اب مکرنا نہیں آپ لوگ سومانے کمرے میں گردن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

.....

رات میں جب سوما اپنے روم میں سونے کے لیے گئی تو دھیان سب سے پہلے نہال کی طرف گیا پتا نہیں چپ بھی ہوا ہو گا کہ نہیں طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اففففف کیا کروں۔۔ اس طرم خان کو کال کر کے پوچھتی ہوں۔۔۔ ہاں یہی صحیح ہے سومانے سوچتے ہوئے کال ملائی دوسری ہی بیل پہ کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔۔

اسلام علیکم! بالآخر آپ کو یاد آ گیا کہ کوئی آپ کا انتظار کر رہا ہو گا خرم نے کال اٹینڈ کرتے ہی کہا۔۔۔ جی! سومانے فون کو جان سے ہٹا کر دیکھا۔۔۔ اوو مسٹر طرم خان کسی خوش فہمی میں مت مبتلا ہو جائیے گا کہ میں نے آپ کی یاد میں کال کی ہے۔۔۔ مجھے یہ خوش فہمی ہے بھی نہیں اور آپ بھی اپنی یہ غلط فہمی دور فرمائیں کہ یہ بات میں نے اپنے حوالے سے کی ہے اونہہ میں اور آپکا انتظار کروں ناممکن، نہال آپکا انتظار کرتا رہا تھا اور ابھی بھی وہ انتظار کرتے کرتے سویا ہے آپکو کم از کم تھوڑا سا تو نہال کا خیال کرنا چاہیے تھا۔۔۔ اب ابھی بات نہیں ہو سکتی کیا میری نہال سے سوما نے سوال کیا۔۔۔

بتایا ہے نہ سوچکا ہے اب وہ۔۔۔ اچھا طبیعت کیسی ہے اب اسکی۔۔۔ کیسی ہو سکتی ہے جب اسکا طبیب اسے بیچرستے میں چھوڑ جائے تو۔۔۔ تو بہ کیا آپ سیدھی طرح بناء کسی طنز کے مجھے نہال کا

حال نہیں بتا سکتے سومانے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ نہیں۔۔۔ تو ٹھیک ہے بھاڑ میں جائیں آپ پھر اور ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

بد تمیز، ایڈیٹ، جانے کیا سمجھتا ہے خود کو۔۔۔ کون کیا سمجھتا ہے خود کو رومانے آتے ہوئے آخری الفاظ سے تو پوچھا تو سوما یکدم گھبرا گئی نہیں آپ کو کوئی نہیں میں تو بس ویسے ہی۔۔۔ سعدی کیا بات ہے گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔ اوہو وو آپ سچ میں کچھ بھی نہیں ہے بس اپنے ان پہ غصہ کور ہی تھی سومانے سکسٹی کی ہیر و سنز کی طرح اپنے دوپٹے کا کونہ موڑتے ہوئے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کے ساتھ کہا۔۔۔ تو رومانے انداز پہ ہنس دی اور ایک دھپ رسید کی۔۔۔ اور اپنے پاس اشارہ کر کے بلایا چلو آج میرے ساتھ سو۔۔۔ کچھ دن بعد تو پتا نہیں یہ ساتھ نصیب ہو کہ نہیں اور کبھی کبھار انسان کا کہا، سوچا کیسے پورا ہو جاتا ہے پتا بھی نہیں چلتا۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی جوں جوں شادی کے دن قریب آرہے تھے رومانے کی گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

.....

اور بالآخر احمد ہاؤس اور شہاب ہاؤس میں خوشیوں کی شہنائیاں بجنے کی گھڑی آن پہنچی تھی سب ہی بے حد خوش تھے۔۔۔ لیکن کسی کے دل میں ایک خلش موجود تھی جو اسے کھل کر خوش نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔

.....

صبح سے ہی گھر میں مہمانوں کا تانتا بندھ گیا تھا دور سے آنے والے مہمان ایک دن پہلے ہی آ پہنچے تھے۔۔۔ آخر کو گھر کے پہلے بیٹے کی شادی تھی سب کے ہی دل میں ارمان تھے ایسے میں تائی

اماں نے خرم کو جاگھیرا۔۔۔ خرم تمہیں میں نے کہا تھا غازی سے پوچھو کہ وہ کب تک پہنچے گا آخر بھائی کی شادی ہے اور اسکی لاپرواہی کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔۔۔

جتنا میرا مزہ دار بچہ تھا اب اتنا ہی لاپرواہو گیا ہے اور خرم انکی بات سن کر دو سیکنڈ کو سٹپٹا گیا اور پھر اسے ایک دم ہی غازی سے ہوئی آخری بات یاد آئی تو تائی اماں کو کہا کہ یہ سر پرانز ہے وہ کبھی بھی آسکتے ہیں آپ فکر مت کریں۔۔۔

کیسے فکر نہ کروں بڑے بھائی اور گھر کی پہلی شادی ہے اور گھر کا ایک بچہ بھی نہ ہو تو کیسا سونا سونا لگتا ہے سب۔۔۔ سب بچے موجود ہیں ایک میرا غازی ہی نہیں ہے میری تو آنکھیں ترس گئی ہیں اپنے بچے کی شکل دیکھنے کو، عرصہ ہوا اپنے بچے کی آواز تک نہیں سنی اور تم لوگوں کے سر پرانز ہی نہیں ختم ہوتے ماں کے دل کی حالت تم لوگ کیا جانو یہ کہتے کہتے تائی اماں رونے لگیں۔۔۔ اچھا روئیں تو مت نہ تائی اماں پلیز۔۔۔

دیکھ لے خرم اگر اس بار بھی وہ نہ آیا تو بول دینا اسے کہ جب ماں مر جائے تو اسکے جنازے میں بھی نہ آئے۔۔۔ تائی اماں! خرم تو ٹرپ اٹھا تھا انکی اس بات پہ مت کریں ایسی باتیں اور نہ ہی

ناراض ہوں ان سے وہ کب آپ سے دور رہ پاتے تھے اب رہ رہے ہیں تو یقیناً کوئی نہ کوئی مجبوری ہی ہوگی۔۔۔

کچھ بھی ہے آپ غازی سے ناراض مت ہوں پلیز۔۔۔

اور چلیں اب جائیں اور شام کے لیے تیاری کریں آخر آپ دو لہے کی ماں ہیں سب سے الگ سب سے خاص دکھنی چائیے آپ۔۔۔

چلیں جائیں اب آپ خرم نے انھیں تو مطمئن کر دیا تھا مگر اپنے اس دل کا کیا کرتا جس کا بو جھل پن دن بہ دن بڑھ رہا تھا کس سے اپنی تکلیف اپنا دکھ شیر کرے اس کا تو کوئی بھی راز داں نہیں ہے یہاں ایک ہی تو اسکے راز رکھتا تھا غازی اور وہ اس سے کوسوں میل دور اپنی الگ ہی دنیا میں مگن ہے۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کرونگا میں تمہیں جس طرح تم نے میرے ساتھ کیا ہے کوئی دوست اپنے دوست کے ساتھ کیا ایسے کرتا ہے اپنی اور اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے خرم نے سرگوشی کی اور آنکھ میں آئی نمی کو پس پشت ڈال کر اپنے چہرے پہ دوبارہ ہنسی کا خول چڑھاتا نیچے کی جانب چل پڑا جہاں گہما گہمی عروج پہ تھی۔۔۔

.....

اما! سوما لیمن کلر کی میکسی میں ہلکا سا میک اپ کیے کسی بار بی ڈول سے کم نہیں لگ رہی تھی ساتھ ہی اس نے اسکارف لیا ہوا تھا جس پہ اسے خاصی تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا تھا لیکن وہ سوما ہی کیا جو دوسروں کی باتوں کو سر پہ سوار کرے بلکہ وہ تو اپنی مرضی کی مالک ہے جو ایک بار اسکے دل و دماغ میں سما جائے تو پھر کوئی لاکھ بھی کوشش کر لے اسے بدل نہیں سکتا۔۔۔ ابھی بھی وہ شاہانہ بیگم کے پاس روما کی شکایت لے کر آئی تھی اما! سمجھالیں آپ کو "آج انکی مہندی ہے تو شرافت کے ساتھ وہ ہماری بات مانیں اور ہمیں اپنی کرنے دیں"۔۔۔ کتنی دیر سے کہہ رہے ہیں کہ ہلکا سا میک اپ کرنے دیں مگر موصوفہ مان کر ہی نہیں دے رہیں۔۔۔ تو صحیح ہی کہہ رہی ہے نہ مہندی پہ کون میک اپ کرتا ہے سارا روپ ختم ہو جائے گا کوئی ضرورت نہیں ہے میک اپ شیک اپ کی۔۔۔ اوہو وومام اب ایسا نہیں ہوتا یہ آپ کے دور میں ہوتا تھا کہ دلہن کو ہفتوں ہفتوں پکڑ کر بٹھا دیا جاتا۔۔۔ آپ بس انھیں کہیں کہ ہلکا سا میک اپ کرنے دیں آئی سویر بالکل بھی نہیں پتا چلے گا کہ کوئی میک اپ بھی ہوا ہے۔۔۔ ممائی آپ ہی سمجھائیں نہ۔۔۔ بچی صحیح کہہ رہی ہے شاہانہ وقت کا تقاضہ ہے یہ۔۔۔

بھی جاؤ تم تیار کرو اسے بھی اور اپنا حلیہ بھی درست کرو یہ کیا آج بھی سر پہ سکارف لپیٹا ہوا ہے اور یہ ڈریس پہنو گی تم آج اتنا سمپل سا بیٹا بہن کی شادی ہے کوئی چمکتے دکتے کپڑے پہنو پتہ چلے کہ خوشی کو منایا جا رہا ہے یہ کیا سادہ سا جوڑا پہن کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔

ہیں۔۔۔! ممانی جان! یہ کہاں پہ لکھا ہے کہ چمکتے دکتے کپڑوں سے پتہ چلے گا کہ آپ خوش ہیں اور رہی بات ہیڈ کور کی تو وہ تو میں نہیں ریمو کرونگی کم از کم شادی جیسے فنکشن میں تو بالکل بھی نہیں جہاں ہر فنکشن تو کمبائن ہوتا ہے اور نجانے کون کون حضرات منہ اٹھا کر چلے آرہے ہوتے ہیں ایسے میں تو ہمیں بہت اچھے سے خود کو ڈھانپنے کی حاجت ہوتی ہے۔۔۔ تمہاری بات ٹھیک ہے بیٹا لیکن یہاں تو گھر گھر کے ہی افراد ہیں یا انکے دوست احباب۔۔۔ تو ممانی جان ہمیں کیا معلوم ہمارے کزنز کے دوست احباب کس نیچر کے ہیں کس سوچ کے مالک ہیں۔۔۔ ایسے میں اگر ہم بھی بے شتہر بے مہار کی مانند گھومنے لگیں تو انکے لیے تو کھلی انٹر ٹینمنٹ کا سامان ہو گیا نہ اور۔۔۔۔۔

بس سعدی جاؤ اور بحث مت کرو آپ بھی کس کے ساتھ بھا بھی سر کھپائی کر رہی ہیں۔۔۔

آپکے پاس دلیلیں ختم ہو جائیں گی مگر سوما بیگم کی بحث جاری و ساری رہے گی۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ہوئے پوچھا ارے وہ روما کے ساتھ ہے فکر مت کریں اور چلیں اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے

مہندی کا فنکشن کمبائن رکھا گیا تھا ایک تو وقت کی بچت دوسرا شہاب فیملی پہ زیادہ بوجھ نہ پڑے اور پھر رومان بھی کہاں تک اکیلے سب کر سکتا تھا اس لیے اب جب سب ایک فیملی بن گئے ہیں تو ایک دوسرے کا خیال بھی رکھنا فرض بنتا ہے اس لیے یہ لوگ جلدی جا رہے تھے تاکہ لڑکے والوں کا استقبال زرا اچھی قسم کا کریں۔۔ انھیں بھی تو پتہ چلے کہ لڑکی لینا اتنا بھی آسان نہیں ہے۔۔ سوما اور اسکی کزنز نے مل کر مرد حضرات اور خواتین کے استقبال کے لیے الگ سے پتیوں کا انتظام کیا ہوا تھا جبکہ ینگ جنریشن کے استقبال کو انھوں نے خاص رکھا تھا۔۔ پروفیشنل کیمرہ مینز موجود تھے اور انکو ہدایت جاری کر دی گئی تھی کہ چاہے جیسے بھی ایکسپریشنز ہوں آپ لوگوں نے مووی بنانا اسٹاپ نہیں کرنی۔۔ اللہ اللہ کر کے یہ لوگ ہال پہنچے جہاں پہ احمد ہاؤس کے کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے لیکن ان لوگوں کی اینٹری لڑکی والوں کے آنے کے بعد ہی ہوئی تھی۔۔۔ جیسے ہی یہ لوگ پہنچے انکے کچھ دیر بعد شور اٹھا کہ لڑکے والے آگئے ہیں سب گر لڑنے ہاتھوں میں فنکشن کی مناسبت سے گجرے پہنے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں پتیوں کی پلیٹس تھامی

ہوئی تھیں کچھ کے ہاتھوں میں اسپرے تھے جبکہ کچھ بڑی اور سو بر خواتین کو پھولوں کے ہار تھما دیے گئے تھے۔۔۔ ہر طرف ایک دم رنگ و بو کا سیلاب اٹھ آیا تھا اگر جوش یہاں تھا تو وہاں کا جوش و خروش بھی دیدنی تھا ینگ جنریشن کے درمیان عمار کو ٹریکٹر ٹرالی پہ بٹھا کر لایا گیا تھا جسے سب لوگ بہت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے یہ آئیڈیا انکی طرف سے شہی کے خرافاتی دماغ نے اینڈ ٹائم پہ دیا تھا جبکہ سوما کے پوچھنے پہ کہ کوئی تھیم تو نہیں رکھنی پہ انھوں نے کچھ نہ بتایا تھا اور اب ایسی آمد پہ سوما کو بالکل بھی افسوس نہیں تھا کہ انھوں نے استقبال کے کیا انتظامات کیے ہوئے ہیں جیسے ہی عمار کو نیچے اتار کر ہال کی طرف لایا گیا سومانے رومان کو کہہ کر اپنے دولہا بھائی کو بڑوں کے ساتھ آگے کروا دیا تھا اور اب بچی تھی ینگ جنریشن جن پہ پھولوں کی بارش بے دریغ کی جارہی تھی اور چونکہ مووی بن رہی تھی تو سب کے چہروں پہ مسکاہٹ تھی اب یہ تو وہ لوگ جانتے تھے یا لڑکیاں کہ انھیں کس تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے اس پڑاؤ سے گزرنے کے لیے کیونکہ پھولوں کی پتیوں کے درمیان باریک باریک کنکریاں ڈالی گئی تھیں اور ساتھ ہی افشاں کا بے دریغ استعمال تھا جو لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکوں کے بالوں کو بھی چمکا چکی تھیں اور افشاں کا تو کام ہے اسے جتنا صاف کروا تھی ہی پھیلتی ہے اور اس دوران وہ سر کو سہلا بھی نہیں سکتے تھے کہ

عمار کے ساتھ والی چئیر پہ روما کو بٹھایا گیا تھا گو کہ گھونگھٹ موجود تھا لیکن دوپٹہ اتنا باریک تھا کہ وہ بس ایک فار میلٹی ہی پوری کر رہا تھا۔۔۔ اسلام علیکم!

عمار نے آہستگی سے روما کی طرف جھکتے ہوئے سلام کیا آج تو سوبر سے عمار میں بھی لگ رہا تھا شرارت پائی جا رہی ہے عمار کے جذبوں بھرے سلام کو سن کر روما جو پہلے ہی نروس تھی مزید نروس ہوتے ہوئے خود میں سمٹ گئی۔۔۔

روما کے وجود سے اڈتی پھولوں اور مہندی کی خوشبو آج عمار کو اپنے حواسوں پہ چھاتی محسوس ہو رہی تھی اوپر سے بیک گراؤنڈ میں بختامیوزک اسکے دل کے تاروں کو ایک الگ ہی لے لے لیے جا رہا تھا۔۔۔

"ہاں یہی ہے لگن۔۔۔"

ہاں یہی ہے لگن۔۔۔



مہندی کی خوشبو سے،

سانسوں پہ چھا جا رہے،

جیسے بھی تو چاہے،

جیون پہ چھا جا رہے،

آجان من ہم آئے تجھ کو لینے،



نظرانہ دل کا دینے،

ہم تیرے ہو جائیں گے،

ہاں یہی ہے لگن،

ہاں یہی ہے لگن،

ہاں یہی ہے لگن،

ہاں یہی ہے لگن،



مہندی کی خوشبو سے،

سانسوں پہ چھا جا رہے،

جیسے بھی تو چاہے،

جیون پہ چھا جا رہے،

آجان من ہم آئے تجھ کو لینے،



نظرانہ دل کا دینے،

ہم تیرے ہو جائیں گے،

ہاں یہی ہے لگن۔۔۔،

ہاں یہی ہے لگن۔۔۔،

مہندی کی رسم جاری تھی سب سے پہلے ہماری فرسودہ رسومات میں سے ایک رسم کی گئی کہ سات
سہاگنیں آکر مہندی لگائے گئیں اسکے بعد ہی باقی لوگ رسم کریں گے نجانے کب ہمارے بڑوں
کو سمجھ بوجھ آئے گی کہ اس سے کچھ بھی نہیں ہوتا کسی کے ساتھ اگر خدا خواستہ کوئی حادثہ ہو بھی

جاتا ہے تو اس کا تعلق ہر گز بھی یہ نہیں کہ فلاں وقت پہ فلاں بیوہ یا طلاق یافتہ کا سایہ پڑا تو ہماری بچی / بچے کی خوشیاں بھی اسکے بھینٹ چڑھ گئیں یہ تو ہر شخص کا نصیب ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے وقت ہی لکھ دیا تھا اب اسکے ساتھ جو بھی ہو گا تو اس پہ رب کی رضا میں راضی رہنا چاہیے مگر کوئی سمجھے اس بات کو تو نہ۔۔۔

بڑوں کی باری کے بعد اصلی ہنسی مذاق موج مستی تو اب ہونی تھی سو مانے اپنی کزنز اور دوستوں کے ساتھ مل کر خوب عمار کو تنگ کیا تھا جس کے جواب میں لڑکوں نے بھی روما کو تنگ کرنا چاہا تو عمار صاحب کی نئی نئی ہوئی محبت نے سختی سے منع کر دیا جس پہ عمار کا تو خوب بینڈ بجا مگر یہ حسرت دل میں ہی رہ گئی کہ یہ لوگ بھی لڑکی والوں سے اپنا بدلہ لیتے۔۔۔ اسی نوک جھونک ہنسی مذاق میں مہندی کا فنکشن ختم ہوا اور دونوں فریقوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی وہ سبھی اگلے دن بارات تھی اور اسکے لیے سب ہی تازہ دم ہونا چاہتے تھے لڑکے والے تو خاص طور پہ جلے بھنے بیٹھے تھے جیسا ان کا استقبال ہوا تھا اور جس طرح اینڈ وقت پہ عمار نے لڑکی والوں کا ساتھ دے کر ان سے غداری کی تھی وہ کوئی قابل فراموش تھوڑی ہی تھی وہ تو تھوڑا انکے دل کو سکون خرم ہی

○○

<http://primenovels.blogspot.com/>

سوما کہاں ہے تو یار رباب نے ایک بار پھر اسکا فون ٹرائے کیا تو کال کے اٹینڈ ہوتے ہی پوچھا۔۔۔
تیرے جیجو کے ساتھ سوما کی کھنکتی ہوئی آواز اپنے عقب سے سنتے ہوئے رباب نے گردن گھمائی
تو ایک پل کو لڑکی ہوتے ہوئے بھی مسمرائز ہو گئی۔۔۔۔

رائل بلیو کلر کی فراک جسکی آستینوں پہ نفیس سا سلور کام تھا ساتھ ہی رائل بلیو اسکارف پہ سلور
نازک سی ماتھا پیٹی لگائی ہوئی تھی فیشن کا فیشن بھی ہو گیا اور ہیڈ کور بھی اسکے باوجود ایک بہت ہی
باریک سٹف کا دوپٹہ تھا جسکو سر پہ پن اپ کر کے چھوڑ دیا تھا جو اسکے حسن کو دو آتشہ کر رہا تھا اور
یوں لگ رہا تھا جیسے کسی ریاست کی شہزادی یہاں آن نکلی ہو۔۔۔

اب منہ بند بھی کر لو یا اسی طرح کھول کر کے رکھنے کا ارادہ ہے۔۔۔

سومانے ہنستے ہوئے رباب کے کھلے منہ کو بند کرنے کا اشارہ کیا تو رباب بھی ہوش میں آئی سعدی
، سعدی یوکلنگ گورجی آس۔۔۔ تو نے آج دیکھا ورنہ ہم تو ہمیشہ سے ہی gorgeous ہیں سوما
نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔ چل چل یار تو اتنی پیاری تو نہ تھی کہیں سچ میں جیجو سے تو نہیں مل کر
آ رہی رباب نے آنکھوں میں شرارت بھرتے کہا۔۔۔ ٹھہر جاؤ بتاتی ہوں تمہیں سوما بیچ اسکے

بارات پہنچ چکی تھی اور آج سب ینگ جنریشن نے قصدِ اُخود کو بڑوں کے ساتھ رکھا لیکن آج سوما نے شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی شرافت پلان نہیں کی تھی۔۔۔ جبکہ لڑکے والے آج فل تیاری کے ساتھ آئے تھے جنکو کمانڈ خرم کر رہا تھا نہال کا ہاتھ تھامے سب سے آخر میں آتے خرم کو سومانے دیکھا تو خود کو استقبالیہ پہ کھڑی اپنی کزنز کے پیچھے کر لیا اپنی انسلٹ پھر سے یاد آگئی تھی اور خرم کے الفاظ "یار ڈاکٹر دے دیں پیسے اتنے پیاری" فقیرنی "مانگ رہی ہے آخر، کیا خالی ہاتھ لوٹائیں گے خرم نے کہا تو شرافت میں تھا مگر سوما کے ایکدم چہرے کے بدلتے رنگ کو دیکھ کر اسے اپنے الفاظ کی بد صورتی کا احساس ہو گیا تھا گو کہ اسکا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر پھر بھی وہ اپنی ہی بیوی کی سب کے سامنے انسلٹ کر بیٹھا تھا۔۔۔ خرم کے الفاظ سنتے ہی سومانے عمار کی چھنگلی انگلی جو مہندی پکڑائی کے طور پہ پکڑی ہوئی تھی چھوڑ دی تھی اور عمار کو کہا تھا عمار بھیا یہ پیسے آپ اپنے ان کزنز کی طرف سے غریبوں میں ہی بااٹ دیں کیا پتا دعائیں ہی مل جائیں اس بہانے انھیں اور یہ کہتے ہوئے سوما اٹھ گئی تھی حالانکہ ایسا نہیں تھا کہ وہ مزاق برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔۔۔ یہ بات اگر عمار کے کسی اور کزنز میں سے کہی ہوتی تو شاید اسے اتنا برا نہ لگتا جتنا خرم کا کہنا برا لگا اوپر سے جس طرح انکے کزنز نے سوما کا مزاق اڑایا اور اس پہ بھی خرم کا ہنستے رہنا سوما کو

غصہ دلانے کے لیے کافی تھا اگر یہ شخص روما کا دیور نہ ہوتا یا سوما اسکی ذات سے منسوب نہ ہوتی تو کل دوسری پانی پت کی لڑائی متوقع تھی۔۔۔

خرم جو کل سے بے کل تھا چاہے کچھ بھی تھا وہ اسکی بیوی تھی بے شک ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی لیکن نکاح تو ہو چکا تھا اور اس سے بڑھ کر کیا رشتہ ہو سکتا ہے اور وہ اسی کی سب کے سامنے انسلٹ کر چکا تھا اور آج معذرت کرنے کے ارادے سے اسکی متلاشی نگاہیں سوما کو ڈھونڈ رہی تھیں اور سوما تو آج اسکے سائے سے بھی بدک رہی تھی وہ جو ہلکا سا سافٹ کارنر اسکے دل میں خرم کے لیے پیدا ہوا تھا وہ بھی کل خرم کے بنا سوچے سمجھے بولے الفاظ کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔۔۔ اللہ اللہ کر کے خرم کو سوما بالآخر اسٹیج پہ بیٹھے عمار اور روما کے ساتھ نظر آگئی نہال اسکی انگلی تھامے کھڑا تھا اور خرم کی نگاہ تو اس پہ ٹھہر سی گئی تھی اسے لگا کسی ریاست کی شہزادی راہ بھٹکتی انکی دنیا میں آگئی ہے اسکی نظروں کا ہی ارتکاز تھا کہ سوما کو لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے ادھر ادھر نظر دوڑانے پہ بھی اسے کوئی نظر نہ آیا تو اپنا وہم سمجھ کر نہال کی طرف متوجہ ہوتی اور باتیں کرتی اسٹیج سے اتر گئی۔۔۔ جبکہ خرم وہیں اسی پل میں کھویا ہوا تھا وہ تو شچی نہ آکر کندھا ہلایا تو اسکا ٹرانس ختم ہوا لیکن

آج کے ٹرانس نے اسکی دل کی کیفیت مکمل طور پہ بدل دی تھی آج یہ احساس کھل کہ ہو رہا تھا کہ وہ اسکی بیوی اسکی عزت اور شاید اسکی محبت بھی ہے۔۔۔ "محبت" تو کیا سچ میں مجھے اس بیوقوف لڑکی سے محبت ہو گئی ہے؟؟ اور دل کا جواب سن کر ایک لمحے کو جہاں اسے حیرت ہوئی وہیں اسکے دل میں ایک خوبصورت جذبہ بھی جاگ گیا تھا جسے محسوس کر کے اسے ذہنی ودلی سکون ملا تھا ایک لمبے عرصے بعد کسی نے اسکے دل کے بند کو اڑوں کو نہ صرف کھولا تھا بلکہ وہاں پوری ڈھٹائی کے ساتھ براجمان ہو گیا تھا اور اس بات پہ اسے کوئی غصہ بھی نہیں تھا۔۔۔

آج دودھ پلائی کی رسم ہونی تھی لیکن کل والے واقعہ کی بناء پہ سومانے یہ کہہ کر رسم نہیں کی کہ جب اسکے جیجو انکے گھر آئیں گے تب دودھ پلائی کی رسم کر دیں گے اور ویسے بھی یہ کونسی ایسی ضروری رسم ہے جو نہ کی جائے تو شادی پہ فرق پڑے گا جس پہ لڑکے والوں نے اسکی ٹانگ کھنچنا چاہی تو خرم نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا اور روماماں، بہنوں اور عزیز واقارب کی دعاؤں کے حصار میں پیا دیس سدھار گئی۔۔۔

<http://primenovels.blogspot.com/>



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(قسط 11)



از "ایس۔ اے۔ یوسف"

اگلے دن کی صبح عمار اور روما کی زندگی کی سب سے پیاری اور سحر انگیز تھی دونوں ہی اعلیٰ الصبح اٹھنے کے عادی تھے بس فرق اتنا تھا کہ روز عمار اکیلے اور خود ہی جاگ جاتے تھے جبکہ آج دو نرم و ملائم ہاتھوں اور ان میں کھنکتی چوڑیوں نے شرماتے ہوئے جگایا تھا۔۔۔

عمار تو فریش ہونے کے بعد باجماعت نماز کے لیے نکلنے لگے تھے اور جاتے جاتے کہہ کر گئے تھے آکر ہم دونوں الگ سے کچھ نوافل کی ادائیگی کریں گے میرا انتظار کیجئے گا

oooooooooooooooooooooooooooo

ابھی وہ باہر نکلے ہی تھے کہ خرم بھی سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا ساتھ میں اونگھتا آنگھتا نہال بھی تھا

--

اسلام علیکم! ڈاکٹر آج کہاں وہ بھی صبح صبح چھیڑنے کے انداز میں خرم نے عمار سے پوچھا۔۔۔
میری چھوڑو یہ بتاؤ تم کیوں اسے صبح ہی صبح تنگ کرتے ہو ابھی تو نہیں ہوئی فرض اس پہ نماز
سونے دیا کرو نہ یار۔۔۔ نہال جو خرم کی گود میں تھا اپنے تابو کو دیکھ کر انکی طرف مچلا عمار نے بھی
اسے گود میں لے لیا تھا اور رک گئے تھے۔۔۔ ابھی سے عادت ہوگی تو سات سال کی عمر میں تنگ
نہیں کرے گا اور ویسے بھی کچھ ہی دنوں میں اسکی سکولنگ بھی شروع ہو جائے گی تب بھی تو
جاگنا ہی ہے نہ جلدی تو ابھی سے عادی ہو جائے گا اور پلیز اس بحث کو چھوڑ دیں۔۔۔ ٹھیک ہے
چھوڑ دیتا ہوں تم جاؤ۔۔۔ اسے میں اپنے کمرے میں لے کر جا رہا ہوں نہال جو عمار کی گود میں
جا کر اسکے کندھے پہ لگے لگے پھر سے سو گیا تھا کو لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ان لوگوں کا لاڈ پیار بگاڑے گا اسے ایک دن۔۔۔ مجھے یہاں لانا ہی نہیں چاہیے تھا نہال کو اور اب
وہ ہیں مادام نجانے وہ کتنا بگاڑے گئیں شرارت میں تو سب سے آگے ہوتی ہیں شادی میں اسکی

حزکتیں دیکھ کر خرم کو یقین ہو گیا تھا آگے چل کر اسے دو بچوں کو سنبھالنا ہے خود ہی بڑبڑاتا ہوا باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

ادھر عمار نہال کو لٹا کر خود مسجد چلا گیا تھا رومانہ جب فریش ہو کر کر وضو کر کے باہر آئی تھی تو ایک دم ٹھٹھک گئی یہ بچہ۔۔۔ یہ کون ہے اور یہاں کیسے۔۔۔ آگے بڑھ کر اسے غور سے دیکھا تو چہرہ کچھ دیکھا دیکھا سا لگا۔۔۔ حیرت میں ڈوبی رومانے اس بات کو فی الوقت پس پشت ڈالا اور نماز کی نیت باندھ لی لیکن نماز میں بھی بار بار اسکا دھیان اس بچہ کی شبہات پہ جارہا تھا سلام پھیرتے پھیرتے اسے یاد آ گیا یہ تو خرم کی کاپی لگ رہا ہے لیکن خرم کا اس سے کیا تعلق انکے گھر تو کوئی بچہ تھا ہی نہیں سب بڑے ہیں تو پھر یہ۔۔۔

مختصر سی دعا مانگنے کے بعد رومانہ کھڑک کر عمار کا انتظار کرنے لگی وہ ہی یہ گتھی سلجھائے گے کہ یہ ہے کون۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی تو اس سے پہلے کہ عمار آتے شجی نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

اسلام علیکم! مارنگ بھابھی جان! آں وعلیکم اسلام روماجس نے عمار سمجھ کر بے دھڑک دروازہ کھولا تھا شچی کو دیکھ کر ایک دم جھجک گئی۔۔۔ بھابھی یہاں نہال سو رہا ہے ساتھ ہی شچی نے اچک کر روماکے پیچھے بیڈ پہ دیکھا۔۔۔ یہ رہا یہ شرارتی بچہ اور جلدی سے اندر کی جانب بڑھ کر اسے گود میں اٹھالیا تا بوتابو شچی چھوڑیں میں نے تا بو ساتھ سونا ہے نہال شچی کے گود میں اٹھانے پہ جاگتے ہوئے احتجاج کرنے لگا چپ چپ جو نئیر ہم ماما کے پاس جارہے ہیں چلنا ہے کہ نہیں؟؟ ماما! جی! جی! چلیں اوکے بھابھی سوری آپکو ڈسٹرب کیا یہ کہتے ساتھ شچی چھپاک سے باہر تھا اور روماجو پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ کون ہے بچہ جس میں اب خرم کے ساتھ ساتھ شچی کی بھی شبہات تھی وہ سوال وہیں کا وہیں رہ گیا۔۔۔

خرم اور عمار جب دونوں مسجد میں اکٹھے ہوئے تب خرم نے عمار کی کھینچائی کرنے کے بعد شچی کو کال کر کے روماکے طرف بھیجا تھا۔۔۔ یار تم لوگوں نے بھی ایک سیدھی سادھی بات کو الجھا کر رکھ دیا ہے روماب اس گھر میں ہی رہیں گیں تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ انھیں نہال کے بارے میں پتہ نہیں چلے گا کیا نہال کو روزانہ سے چھپا کر رکھو گے۔۔۔ بس یہ تو آپکی سالی صاحبہ کے کام ہیں ان

سے خود ہی نیٹھے گا ہم سے تو وہ پردہ کر چکی ہیں خرم نے بے بسی سے کہا۔ بالکل صحیح کیا ہے جس طرح سب کے بیچ تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اس کے بعد تو اسے تم سے بالکل کلام نہیں کرنا چاہیے عمار نے لتاڑتے ہوئے خرم سے کہا۔۔۔ اچھا اب بس کریں بد دعائیں مت دیں خود تو اپنی بیوی سے راز و نیاز فرما چکے ہیں اور میری والی سے بات تک نہ کرنے کا کہہ رکے ہیں ہائے آپ کیا جانے محبوب کی ناراضگی سے انسان کی کیا حالت ہوتی ہے آپ پہ تو یہ جذبہ آشکار ہی تب ہو واجب آپ وہ آپ کو مل چکی تھیں ایک ہماری والی ہیں مادام گھر کی چھٹکی، جنکی شادی کا اماں نام ہی لینے کو تیار نہیں آپ کے ساتھ ہی کر دیتیں رخصت تو آج ہم بھی وصل کے لمحوں میں مخمور ہوتے مگر ہائے ری ہماری قسمت خرم نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ بس بس ختم کرو اپنے یہ ڈرامے جیسے ہم سب تمہیں جانتے نہیں ہیں عمار نے ہنستے ہوئے خرم کے ایک دھپ رسید کرتے کہا سچ میں بھائی پہلی پہلی محبت کا خمار ہے آپ پہ بھی تو یہ جانگسار لہ آیا تھا نہ دیکھا تھا میں نے مہندی کی رات واپسی پہ کیسے لٹے پٹے آئے تھے اور رات بھر ٹیرس پہ چاند میں بھا بھی کو تلاش رہے تھے خرم نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے عمار کا بھید کھولا۔۔۔ کم کم تمہیں کیسے پتہ۔۔۔

جاسوسی کرتے ہوئے تمہیں زرا شرم نہیں آتی یا خرم۔۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے تمہارا سر پھاڑ دوں۔۔۔ اور خبردار گھر پہ کسی کے سامنے تم نے اپنا منہ کھولا عمار نے غصے سے کہا اسے پتہ تھا اب اگر کچھ بھی ہوا تو اس نے بیچ محفل میں اسکی پول کھولنی ہے کچھ بھی ہے وہ شروع ہی سے ریزرو سارہا تھا یہی وجہ ہے کہ سب چھوٹے یاں تک غازی بھی عمار سے نہ صرف ڈرتا ہے نہ ہی کوئی فضول بات کرتا ہے یہ شرف صرف اب تک خرم ہی کے پاس ہے کہ آج تک اس نے کسی کو بخشتا ہو اور اس میں عمار کو بھی اکثر و بیشتر وہ گسیٹنے کی کوشش کرتا رہا ہے لیکن آج تک کچھ ایسا اسکے ہاتھ نہیں لگا کہ اسکی شامت آتی اور اب آئی بھی تو کب جب اسکی بیوی بھی گھر پہ موجود ہے۔۔۔ نہیں کھولیں گے زبان لیکن آپکو بھی کچھ کرنا ہو گا بدلہ میں۔۔۔ بکو عمار نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔ ہا ہا ہا غصہ نہیں کریں اور تحمل سے میری بات سنیں آپکو کرنا صرف یہ ہے کہ کچھ دن تک بھا بھی کو نہال اور میرے رشتہ کے بارے میں نہ پتہ چلے۔۔۔ اور تمہیں لگتا ہے یہ آسان کام ہے آئی بروز کو سکوڑتے ہوئے عمار نے کہا۔۔۔ آسان ہے یا نہیں یہ اب آپکا ہیڈک ہے میں نے تو منہ بند رکھنے کی قیمت بتادی ہے اب آپ جانے اور آپکی بیوی۔۔۔ اوکے بائے۔۔۔ تم سے تو میں بعد میں نبٹ لوں گا منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے عمار نے بھی گھر کی راہ لی۔۔۔

ooooooooo8o8oooooooooooooooooooooooooooo

صبح کا ناشتہ شازمہ اور سوما رومان کے ساتھ لائی تھیں۔۔۔ سب سے ملنے ملانے کے بعد سومانے شازمہ کے کان میں رومان کے پاس جانے کا کہا۔۔۔ آنٹی سوما، رومان کے پاس جانا چاہ رہی ہے آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔ بیٹا کیسی باتیں کر رہی ہو یہ گھر بھی سوما کا اپنا گھر ہے جہاں دل چاہے جائے اپنے گھر میں کہیں آنے جانے کی کون اجازت لیتا ہے جاؤ سوما بیٹا یہ ساتھ والا ہی کمرہ ہے رومان کا انھوں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا تو سومانے فوراً دوڑ لگائی اسے ڈرتھا کہیں نہال نہ آجائے اور اسکی آپو کے سامنے ماما بول دیا تو کیسے سنبھالیں گے معاملہ۔۔۔ اسلام علیکم! نئی نویلی دلہنیا رانی سومانے اندر جاتے ساتھ بلند آواز میں کہا۔۔۔ رومان جو ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی تھی سوما کی آواز سن کر فوراً مڑی۔۔۔ سعدی دونوں بہنیں ایک دوسرے سے لپٹ گئی تھیں یوں جیسے صدیوں بعد ملی ہوں کیسی ہے میری گڑیا سعدی کے ماتھے پہ ہیار کرتے ہوئے اسے خود سے لگائے لگائے پوچھا ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟ خوش ہیں نہ؟؟ بھائی اچھے ہیں نہ؟؟ ارے بس بس رومانے ہنستے ہوئے دوبارہ اسے پیار کرتے کہا اتنے سوال ایک ساتھ۔۔۔ میں خوش ہوں، ٹھیک ہوں اور آپکے بھائی بھی بہت اچھے ہیں آخری جملہ ہلکی آواز میں شرماتے ہوئے کہا۔۔۔ اوئے ہوئے آپو! کتنے اچھے

ہیں آنکھ مارتے ہوئے سعدی نے پوچھا تو رومانے ایک دھپ رسید کرتے ہوئے بد تمیز کہہ کر بات ختم کی تم آؤ ادھر اتنی دیر سے کھڑی سارہ جو بہنوں کا ملنا دیکھ رہی تھی وہ بھی آگے بڑھ کر سوما سے ملی۔۔۔ بھابھی عمار بھیا کا چھوڑیں آپ بتائیں خرم بھیا کیسے ہیں شرارتی انداز اپناتے ہوئے سارہ نے پوچھا تو ایک لمحہ کو سٹپٹاتے ہوئے پھر منہ بگاڑ کر کہا آپکے بھائی انتہائی بد تمیز اور کھڑوس ہیں ہنہ مغرور شخص۔۔۔ آں بھابھی ایسے تو مت کہیں اتنے لونگ اینڈ کیرنگ تو ہیں بھیا۔۔۔ سارہ سے کب اپنے بھائی کی ایسی عزت برداشت ہونی تھی اور ادھر رومان سعدی کی یہ بات سن کر پھر ایک بار کشمکش کا شکار ہو گئی تھی اسکے ذہن میں نہال اور خرم کے ملتے جلتے نقوش آرہے تھے۔۔۔

سچ کہہ رہی ہوں دیکھا نہیں تھا کیسے مہندی پہ انھوں نے سب کے سامنے میری انسلٹ کی تھی لونگ اور کیرنگ ہوتے تو کیا اس طرح کرتے۔۔۔

اور جو کل وہ آپ سے بار بار بات کرنا چاہ رہے تھے اور آپ ان سے چھپتی پھر رہی تھیں وہ کیا تھا؟؟ وہ آپ سے اپنے اس دن کی بات پہ ایکسیوز کرنا چاہ رہے تھے کتنی ہی بار انھوں نے مجھے آپ جے پاس بھیجا تھا لیکن آپ بار بار ان گور کر رہی تھیں غلطی تو اب آپکی بھی ہے نہ ایک بار تو بات

کر کے دیکھتی کیا کہنا تھا انہوں نے۔۔۔ کیا کہنا ہو گا ہمیشہ کی طرح ڈانٹنا ہی ہو گا اور انہیں آتا ہی کیا ہے اور ویسے بھی اگر مجھے انکے کسی ایسی کیوز میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں وہ تو میں انہیں صرف نہال کی وجہ سے برداشت کر رہی ہوں سو ماروانی میں کہہ تو گئی بعد میں اسے روماکا بھی احساس ہوا ادھر سارہ نے سٹپٹا کر روماکو دیکھا جو یہ بات سن کر کچھ حیران و پریشان صورت لیے کھڑی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

کیا مطلب سعدی نہال کا خرم سے کیا تعلق جو تم اسکی وجہ سے برداشت کر رہی ہو خرم کو۔۔۔ وہ آپو ان لوگوں کی فیملی میں چھوٹے بچے بہت پیارے ہیں اور آپکو یاد ہے وہ مال والا بچہ وہ نہال ہے تو دیکھیں نہ میں نے ان سے شادی کرونگی تو مجھے کیوٹ کیوٹ بے بیز سے بھی ملنے دیں گے سب سومانے بات بناتے ہوئے کہا جبکہ سارہ نے بھی ایکدم سعدی کو ٹوکتے ہوئے کہا اوہو بھابھو آپ کے اور خرم بھائی کی تو لڑائیاں تاحیات چلنی ہیں آپ رومانہ بھابھی کو تیار ہونے دیں اب تاکہ ہم باہر جائیں سب ناشتہ پہ ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔۔ ہاں ہاں چلو میں ساتھ مل کر ہیلپ کرتی ہوں اب سعدی اور سارہ دونوں روماکو تیار کر رہی تھیں اور کچھ ہی دیر بعد رومان دونوں کی ہمراہی

میں ڈائننگ میں داخل ہوئی جہاں خرم کی کسی بات پہ عمار مسکرا رہا تھا کہ دروازے پہ نظر پڑی تو پلٹنا بھول گئی نکھری نکھری سی ہلکے گلابی کلر کے سوٹ میں شرماتی ہوئی روم، سوما اور سارہ کی ہمراہی میں داخل ہوئی۔۔۔ جبکہ سوما اور سارہ کے درمیان پھر سے بحث شروع ہو چکی تھی سارہ کا کہنا تھا کہ اب اسے ناراضگی ختم کر دینی چاہیے جبکہ سوما کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا بلکہ اسکا تو ماننا تھا کہ وہ اب ناراض ہے ہی نہیں کیونکہ ناراض اپنوں سے ہوتے ہیں اور خرم کو چھوڑ کر باقی سب اسکی فیملی ہیں۔۔۔ اففف بھابھی آپ بیکار کی ضد کر رہی ہیں۔۔۔ سارو پلینز اب ختم کر دیے بات اور اب خبردار تم اپنے بھائی کا کوئی پیغام لے کر آئیں۔۔۔

ہوش میں آجائیں ڈاکٹر صاحب یہاں بڑے بھی موجود ہیں اور بڑوں کی موجودگی میں اپنی ہی بیوی کو دیکھنا بلکہ بقول آپکی سالی صاحبہ گھورنا بالکل نامعقول ہے۔۔۔ عمار نے گردن گھما کر گھورتے ہوئے خرم کو دیکھا جو اب ڈھٹائی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔ ساتھ غور فرمائیں آپکی والی بھی موجود ہے عمار نے اسکی توجہ سوما کی طرف کروانی چاہی۔۔۔ جی چھوڑیئے اب ہم نہیں بھاگنے کے انکے پیچھے اور دیکھے گا خود آئیں گیں اب ہمارے پیچھے پیچھے خرم نے لا پرواہی سے کہا۔۔۔

خیریت تو ہے نہ بھائی کہیں مزا کرات نازک مراحل سے تو نہیں گزر رہے۔۔۔ چھوڑیں نہ بھیا
اٹھیں بھابھی کے پاس چلتے ہیں خرم نے یہ کہتے ہوئے بات ہی بدل دی۔۔۔

سوما، شازمہ جو جانے کے لیے پر تول رہی تھیں انھیں بھی احمد صاحب نے ساتھ گھسیٹ لیا تھا

اور اب سب کے ناشتہ کر لینے کے بعد شازمہ نے جانے کی اجازت لی روما سے مل کر گھر دونوں
بہنیں گھر کو روانہ ہوئیں۔۔۔

oooooooooooooooooooo

رات میں ولیمہ تھا جسکی تیاری سرشام ہی جاری تھی روما کو پارلر بھیج دیا گیا تھا اور اس نے وہیں سے
عمار کے ساتھ مر کی پہنچنا تھا۔۔۔

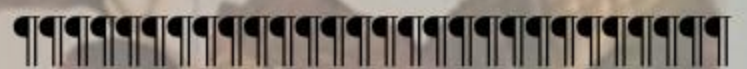
جبکہ ادھر خرم کو نہال نے تنگ کر رکھا تھا "مجھے ماما تیار کریں گیس سبکی ماما اپنے بچوں کو تیار کرتی
ہیں مجھے بھی ماما سے تیار ہونا ہے آپ ماما کو بلائیں"

پرنس آپکو تو روز بابا تیار کرتے ہیں نہ تو آج کیا ہو گیا ہے۔۔۔ نائیں مجھے ماما تیار کریں گیس نہال جو خرم کی گرفت میں تھا خود کو چھوڑا کر بھاگا اور جمپ لگا کر بیڈ سے نیچے تھا نہال ر کونائیں پہلے ماما کو بلائیں خرم جو نہال کی جانب آیا تھا تو وہ دوسری ظرف بھاگ گیا اب کمرے میں دونوں باپ بیٹوں کی دوڑ لگی ہوئی تھی۔۔۔

آخر خرم نے بھاگم باگ کے بعد نہال کو دبوچ لیا نائیں نائیں ماما پاس جانا ہے چھوڑیں بابا۔۔۔ بابا کے شہزادے ٹھہرو تمہیں بتاتا ہوں بیڈ پہ ڈھیر ہوتے ہوئے خرم مسلسل اسے گدگداتا تھا ساتھ ہی پیار بھی جاری تھا

بابا نائیں ماما۔۔۔، ماما کے پاس ہی جائیں گے اس لیے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ نائیں جب ماما کے پاس جائیں گے تب تیار ہونگا، ماما تیار کریں گیس۔۔۔

نہال بس بہت ہو گیا دن بہ دن ضدی ہوتے جا رہے ہو چپ کر کے کہ اب تیار ہو سمجھے خرم نے ڈانٹتے ہوئے کہا تو نہال نے رونا شروع کر دیا ہچکیاں لینے کے دوران بار بار ایک ہی جملہ کی تکرار تھی بابا گندے۔۔۔ مجھے ماما پاس جانا ہے۔۔۔ جبکہ خرم ڈانٹنے کے بعد خود سر پکڑ کر بیٹھا تھا آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ اس نے نہال سے اونچی آواز میں بھی بات کی ہو اور آج تو اسے ڈانٹا تھا۔۔۔ گردن موڑ کر ایک نظر نہال کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے سینے میں دبوچ لیا میرا بیٹا، شہزادہ بابا کا، بابا آئیم سوری جان بابا خرم مسلسل چومتے ہوئے نہال کو کہہ رہا تھا آئی لو یو بابا کی جان آئیندہ بابا کبھی نہیں ڈانٹے گے خرم نے پر نم لہجے میں کہا۔۔۔ نہال جو باپ سے ناراض تھا اتنے پیار پہ اپنے بابا کے گلے لگتے آئی لو یو ٹو بابا بولا اور اپنے ننھے ننھے دونوں ہاتھ خرم کے گالوں پہ رکھ کر پیار کیا۔۔۔ خرم نے بھی اسے کافی دیر اپنے آپ میں بھینچے رکھا اور کے جان بابا آپ بیٹھو میں تیار ہو کر آتا ہوں آپ ماما کے پاس جا کر ان سے تیار ہونا ٹھیک ہے؟؟ یس بابا گلے میں بانہیں ڈالتا خرم کو بیڈ پہ گراتے ہوئے اب نہال، خرم کے سینے پہ تھا اور دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔



عمار روما کو پارلر سے پک کر کے اپنے ساتھ مر کی لے کر پہنچا جہاں مہمانوں کی آمد جاری تھی آج روما کی چھب ہی نرالی تھی ایک تو شرم کی لالی تھی دوسرا آج محبوب شوہر کی ہمراہی میں سہج سہج کر قدم اٹھاتی روما آج کسی اور ہی دنیا کی اپسر الگ رہی تھی آف وائٹ کلر کی گھوم دار افغانی فراک تھی جسکے بازوؤں اور دامن پہ چوڑی چوڑی لیس اور کوڑیوں کا کام تھا جبکہ ساتھ میں عمار نے تھری پیس سوٹ کی جگہ مخصوص روایتی پشاور شلوار قمیض پہنا ہوا تھا جس پہ بلیک کلر کی پرنٹڈ واسکٹ تھی جس میں اسکا لمبا اونچا قد اور نمایاں ہو کر اسے ولیمہ کی محفل میں سب سے الگ کر رہا تھا روما کا ہاتھ عمار کے ہاتھ میں تھا اور دونوں اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کو ہلکی سی مسکراہٹ پاس کرتے اسٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے کہ روما کی نظر اسٹیج کے قریب کھڑی شائستہ بیگم اور تائی اماں پہ پڑی تو اس نے اسٹیج پہ جانے کی بجائے قدم انکی جانب موڑ لیے اسلام علیکم! ماما، چچی جان! دونوں نے سلام کرنے کے ساتھ اپنے سر انکے سامنے ہلکے سے جھکائے تو دونوں نے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے انھیں دعاؤں سے نوازا جیتے رہو بچوں اللہ تم دونوں کو خوش و آباد رکھے اور اپنے بچوں کی بہاریں دیکھنا نصیب فرمائے آمین ثمرہ آمین۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

نہیں سننی مجھے آپکی کوئی بھی بات اور چھوڑیں میرا ہاتھ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

سوما آپ پیار کی زبان سمجھتی کیوں نہیں ہیں۔۔۔ کیونکہ آپ جیسا سڑا کریلے کو پیار سے بات کرنی

آتی نہیں ہے ہاتھ مسلسل چھڑاتے ہوئے سومانے جواب دیا۔۔۔ سوما کی بات سن کر خرم جو تہیہ

کیے ہوئے تھا کہ جب تک سوما خود بات نہیں کرتی تب تک بات نہیں کرنی ایک پل میں وہ ارادہ

زمین بوس ہوا۔۔۔ آپ پیار بھری باتیں سننے کو تیار ہو جائیں میرے پاس پیار ہی پیار ہے آپ

ایک بار نظر کرم کریں تو سہی لہجہ دو سیکنڈز میں گھمبیر ہوا تھا سوما جواب تک آگ بگولہ بنی ہوئی

تھی گھبرائی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ آپ سے انہیں فضول باتوں کی امید کی جاسکتی

ہے۔۔۔ چاہنے کے باوجود بھی وہ اپنا لہجہ پہلے کی طرح لا پروا اور سخت نہ کر سکی تھی آواز کی

کپکپاہٹ نے خرم کو اسکی طرف مکمل متوجہ کر لیا تھا اب مکمل خرم کی نظروں کے حصار میں

گھری سوما شش و پنج میں گرفتار تھی کہ کیا کرے اور کیا نہیں۔۔۔ ادھر خرم جذبات سے مخمور

لہجے میں سوما کو پکارا۔۔۔ "سوما" لرزتی پلکوں کی باڑ کو سومانے اٹھایا تو ایک لمحہ سے زیادہ ان کالی

جذبات سے پر آنکھوں میں نہ دیکھ سکی تھی اور آہستہ سے پیٹھ موڑتے ہوئے کہا پلیز سب دیکھ

رہے ہیں۔۔۔

اس دوران خرم اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا اب دونوں ہی اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ کہ پاس سے گزرتا شیخی کھنکارتے ہوئے گزرا خرم نے اسے گھور کر دیکھا اتنی دیر میں دونوں خود کو کمپوز کر چکے تھے۔۔۔

سوما پلیز میرے ساتھ چلیں اس سے پہلے کہ کوئی آپ کو بلا لے۔۔۔ آں جی! خرم نے قدم وٹینگ روم کی طرف بڑھاتے ہوئے سوما جو اپنے پیچھے آنے کا کہا۔۔۔ دروازے پہ پہنچنے پہ سوما ہچکچائی جب یہاں تک اعتبار کر کے آئی ہیں تو آگے بھی بھروسہ رکھیں۔۔۔ ہنہ مجھے کیا ڈر آپ کی ہی عزت ہوں کچھ بھی کرنے سے پہلے سوبار سوچیں گے یہ کہتے ہوئے سوما نے دروازہ کھولا تو سامنے کا نظارہ دیکھ کر دوپل کو شاکڈ اور پھر بھاگتی ہوئی اندر گئی یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟؟؟ خرم نے بھی اسکی تلقید میں قدم بڑھائے اور وہیں رک گیا اور ماں، بیٹے کو دیکھنے لگا اور اس لمحے کو اپنے سیل میں محفوظ کر لیا۔۔۔ جبکہ سوما نہال کے ہاتھوں اور منہ پہ لگی چاکلیٹ کو دیکھتے ہوئے اس پہ غصہ ہو رہی تھی یہ آپ نے چاکلیٹ خود کھائی ہے یا اپنے ہاتھوں اور کپڑوں کو کھلائی ہے ہلکے سے غصہ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ "ماما! میں آپکا ویٹ کر رہا تھا بابا نے بولا آپ چاکلیٹ کھائیں میں آپکی

ماما کو بلا کر لاتا ہوں " نہال نے معصومیت کے ریکارڈ قائم کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں پٹر پٹر آنکھوں سے دیکھتے کہا۔۔۔

اور سومانے غصے سے اپنے پیچھے کھڑے خرم کو دیکھا۔۔۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اپنے کپڑے بھی گندے کر لینا خرم نے جلدی سے اپنی صفائی میں بولا اور ویسے بھی ابھی نہال نے چینیج کرنا ہے تبھی تو آپکو بلایا ہے کہ آکر تیار کریں گھر پہ تو شور مچایا ہوا تھا کہ ماما سے تیار ہونا ہے۔۔۔ تو اب میں یہاں کیسے تیار کروں صاحب بہادر کو۔۔۔ ہاتھ منہ دھلانا پڑے گا۔۔۔ سومانے ٹشو سے نہال کے چہرے سے چاکلیٹ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ آپ باتھ روم لے کر جائیں اور یہ باسکٹ بھی لیں سب کچھ اس میں موجود ہے آپ فکر مت کریں۔۔۔

سومانے نہال کو گھورتے دیکھا تو اس نے جھٹ سے اسکے گالوں پہ پیار کر لیا سومانے ڈانٹنے کے لیے دیکھ رہی تھی پل میں پگھل گئی اور جواب میں نہال کے گالوں پہ اور اسکی گرین آنکھوں کو چوما جن میں ایک الگ ہی تاثر تھا ذہانت اور سنجیدگی جے ساتھ ایک معصومیت تھی ماما کی جان جلدی چلیں تیار ہوں تاکہ ہم بھی باہر جائیں اور آپ سومانے خرم کی طرف مڑتے ہوئے کہا آپ بھی جائیں میں اپنے بیٹے جو تیار کر کے اپنے ساتھ ہی رکھوں گی۔۔۔ خرم نے بھی اثبات میں

گردن ہلاتے ہوئے نہال کو پیار کیا ساتھ ہی جاتے جاتے واپس آکر سوما کے بھی اسکارف سے کورڈ سر پہ بوسہ لیتا پل میں پلٹ گیا۔۔۔ سومانے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا اور اس شخص کی عجیب و غریب محبت پہ استغفار پڑھتی باتھ روم میں چل دی۔۔۔

XX

ولیمہ کی تقریب بھی بلا آخر خیر سے سرانجام پائی لیکن اس میں جو شاہانہ بیگم نے ایک بات بالخصوص محسوس کی وہ سوما کا نہال کو اپنے ساتھ ہر فنکشن ہر رسم میں اپنے ساتھ ساتھ رکھنا کچھ چہ میگوئیاں بھی انہوں نے نہال اور خرم کرے حوا کے سے سنی تھیں جن کو سن کر وہ پریشان تھیں اور روما کا اکیلے آنے کا انتظار کر رہی تھیں ادھر یہی حال روما کا بھی تھا آخر میں اسے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے ایک دو دن کے بعد نہال سے بھلا پھسلا کر اسکے والدین کے بارے میں پوچھا جنکو سن کر اس جے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی اور اس نے عمار سے اجازت لے کر ایک دن کے لیے اپنے میکے کا چہر لگایا۔۔۔ اسکا ڈائریکٹ ارادہ سوما سے بات کرنے کا تھا لیکن جب وہاں پہنچ شاہانہ بیگم نے بھی وہی بات روما سے پوچھی تو رومانے من و عن وہ سب کچھ بتا دیا جو نہال نے اسے بتایا تھا۔۔۔ اب شاہانہ بیگم کو سوما کا انتظار تھا جو رباب کے ساتھ گئی ہوئی تھی۔۔۔

سوما کی واپسی دوپہر تک ہوئی تھی اور روما کو دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے گلے ملی۔۔۔ آپو آپ کب آئیں مجھے کال کر دیتیں میں جلدی آجاتی۔۔۔ بس ماما کے ساتھ باتوں میں یاد ہی نہیں رہا اور تم فریش ہو کر آؤ تم سے کچھ بات کرنی ہے رومانے سنجیدگی سے کہا تب سومانے ماں اور روما کو دیکھا دونوں کے چہرے پہ سنجیدگی تھی شاہانہ بیگم کا تو چہرہ اسے کچھ غصہ میں لگا تھا۔۔۔ کیا بات ہے ماما، آپو آپ لوگ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔ تمہیں کیا کہا ہے جا کر فریش ہو کر آؤ شاہانہ بیگم نے ایک دم غصہ میں سوما سے کہا تو اسے معاملہ گمبھیر لگا کہیں نہال کے بارے میں انھیں پتہ تو نہیں چل گیا یہ سوچ آتے ہی سوما کو اپنا آپ ایک دم کرزتا ہوا محسوس ہوا تو فوراً اندر کی طرف دوڑ لگائی روم میں جا کر خرم کو کال ملائی تو اسکا سیل مسلسل سوئچڈ آف آ رہا تھا ف! کیا کروں۔۔۔ کس سے پوچھوں۔۔۔ ایک نہ ایک دن پتہ تو چلنا ہی تھا تو چلو آج ہی سہی اور مجھے یقین ہے ماما میری بات کو سمجھیں گیں اور میری حوصلہ افزائی کریں گیں سومانے خود کو تسلی دیتے کہا اور فریش ہو کر اپنی ماما کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

روم میں جھانک کر دیکھتے سومانے اندر آنے کی اجازت مانگی یہاں آنے سے پہلے تک بہت پر سکون ہو کر آئی تھی لیکن شاہانہ بیگم اور روما کے چہرے پہ نوجود سنجیدگی دیکھ کر اندر ہی اندر

سوما کی ہمت ٹوٹ رہی تھی۔۔۔ ماما، آپ لوگوں کو کچھ بات کرنا تھی۔۔۔ ہم بم بیٹھو یہاں آکر اور جو پوچھو سچ سچ بتانا شاہانہ بیگم نے خشمگیں نگاہوں سے گھورتے سوما سے کہا۔۔۔ جج جی! خشک حلق کو تھوک سے تر کرتے بامشکل ایک لفظ نکال پائی جو کام وہ بہت آسان سمجھ رہی تھی وہ اتنا بھی آسان نہیں تھا۔۔۔ سعدی نہال کون ہے؟؟؟ جج جی ماما۔۔۔ میں نے پوچھا نہال کون ہے۔۔۔ سوما نے گہرا کر روم کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ماما۔۔۔ کیا نہال خرم کا بیٹا ہے اس بار شاہانہ بیگم کا لہجہ سختی کے ساتھ ساتھ اونچا بھی تھا مجھ مجھے مجھے نہیں معلوم۔۔۔ تمہیں خرم کی پہلی شادی کا علم تھا؟؟؟

یہ کیا باتیں کر رہی ہیں ماما ایسا کچھ بھی نہیں ہے آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی سوما نے یہ کہہ کر بات کو ہوا میں اڑانا چاہا۔۔۔

جھوٹ بالکل جھوٹ۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہو تم کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم جبکہ تمہیں شروع دن سے تمہیں سب پتا ہے اور تم نے ہم سے اس بات کو بتانا ضروری نہیں سمجھا اگر تم اور خرم ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے

تھے یا پسند جرتے تھے تو تمہیں بتانا چاہیے تھا۔۔۔ نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو خرم جی سے ملی ہی نکاح کے بعد ہوں اس سے پہلے تو صرف ایک دو بار سرسری سی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ میں کیسے مان لوں کہ تم سچ کہہ رہی ہو جبکہ تم نے ابھی بھی یہی کہا تھا کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم۔۔۔

نجانے تمہاری تربیت میں مجھ سے ایسی کونسی کوتاہی ہو گئی کہ تمہیں اپنی ماں سے بھی جھوٹ بولتے اسے دھوکا دیتے زرا شرم نہ آئی آج مجھے شرم آرہی ہے تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے بھی۔۔۔ ماما پلیر ایسے مت کہیں میں آپ سے کچھ چھپانا نہیں چاہتی تھی بلکہ آپ کو بتانے ہی والی تھی ابھی سوما کی بات پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ شاہانہ بیگم نے روک دیا۔۔۔ بس اب مزید ایک لفظ بھی مت بولنا جو تم نے کرنا تھا کر لیا ارے میں پوچھتی ہوں اس شادی شدہ ایک بچے کے باپ سے تمہیں ایسی منہ زور محبت ہو گئی کہ انیس سالہ ماں کی محبت پیار کو تم نے یوں بے قدر کر دیا۔۔۔ نہیں ماما میں انھیں پسند نہیں کرتی تھی نہ ہمارا کوئی ایسا سلسلہ رہا آپ میری بات ایک بار سنیں تو۔۔۔ ٹھیک ہے مان لیا کہ تم اسے پسند نہیں کرتی تھیں اور ایسا کوئی سلسلہ نہیں تھا تو پھر جیسا میں کہتی ہوں ویسے کرو شاہانہ بیگم نے نہایت کرخت انداز میں سوما کے سامنے اکنی بات

رکھی جسے سن کر اسکے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے ہکلاتے ہوئے
سومانے کہا۔۔۔ کیوں نہیں ہو سکتا جب تمہیں وہ پسند نہیں تم لوہوں کے درمیان ایسا کوئی تعلق
نہیں رہا تھا تو تمہیں میرا فیصلہ ماننے میں ہچکچاہٹ کیوں ہے بولو۔۔۔ تم کیوں یہ فیصلہ مانو گی جبکہ
تمہاری تو خواہش پوری ہوئی ہے۔۔۔ ماما پلیر ایسے مت کہیں میرا کردار بے داغ ہے میری زندگی
میں کبھی کوئی نہیں آیا میرا یقین کیجیے آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے جس بناء پر بات کو کسی اور رخ
میں دیکھ سوچ رہی ہیں سومانے روتے ہوئے کہا۔۔۔ سوما شہاب میں اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں یا تو خرم
سے خلع لو نہیں تو اسے کہو کہ دو دن کے اندر اندر آکر تمہاری رخصتی کروالے۔۔۔
ماما میری بات تو سنیں۔۔۔

جاؤ اب تم یہاں سے۔۔۔ مگر ماما! کہانہ جاؤ چیختے ہوئے شاہانہ بیگم نے کہا تو روماجو کب ڈے خاموش
تماشائی بنی بیٹھی تھی سوما کو اٹھا کر باہر لے جانے لگی۔۔۔

آپو آپ ہی سمجھائیں نہ ماما کو میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں انہیں جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے

شٹ اپ سعدی! انھیں یہ سب میں نے بتایا ہے۔۔۔

آپ نے سومانے بھرائی آنکھوں سے اپنی بہن کو بے یقینی سے دیکھا۔۔۔

آپ نے یہ سب ماما سے کہا۔۔۔ کیوں آپ کیوں جھوٹ بولا سومانے چلاتے ہوئے روما کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔۔۔

"جھوٹ بولا۔۔۔ میں نے جھوٹ بولا ہے نہ تو رکو تمہیں ثبوت کے ساتھ بتاتی ہوں کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ"

یہ کہتے کہ ساتھ ہی رومانے اپنے سیل میں موجود ولیمہ میں بنی ایک ویڈیو اور کچھ پہلے کی تصاویر جن میں سومانہال کو بے تحاشا پیار کرتے ہوئے تھی ایک دو سیلفیز تھیں جن میں نہال کے ساتھ ساتھ سوما اور خرم بھی تھے ایک مکمل فیملی کی صورت۔۔۔

سومانے جوں جوں یہ سب دیکھا وہ زمین پہ بیٹھتی گئی۔۔۔

آپ ایک بار صرف ایک بار تو مجھ سے آپ نے پوچھا ہوتا میں آپ کو ڈب سچ سچ بتا دیتی۔۔۔ یہ ادھورا سچ۔۔۔ اس نے تو مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا۔۔۔ آپ لوگوں نے تو میرا مان بھروسہ پل میں توڑ

ڈالا۔۔۔ یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔ میں نے تو صرف نہال کی خاطر یہ سب کیا تھا۔۔ آپ یہ کیا کر دیا سو مارتے ہوئے مسلسل ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔۔

جاری ہے

جلد ہی آپ کو اس کی آخری قسط ملے گی۔۔

اپنی رائے ضرور دیجیے گا اب تک کیسا گامیرا پہلا ناول۔۔ کیا مجھے آگے بھی لکھنا چاہیے یا پھر اسے ہی پہلا اور آخری ناول سمجھ لوں۔

شکریہ۔



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(قسط 12 تا 13)



از "ایس۔ اے۔ یوسف"

سومانے کمرے میں بند روتے ہوئے وہ پورا دن گزارا۔۔۔ آخر رات کو کہیں جا کر اس نے خرم سے کنٹیکٹ کیا اور اسے ساری بات سے آگاہ کیا۔۔۔ آپ نے مجھے صبح ہی کیوں نہ ساری بات بتائی میں اسی وقت آکر آنٹی سے بات کر تاخیر آپ فکر مت کریں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔ نہیں آپ ابھی مت آئیں پلیز ماما بہت غصے میں ہیں کچھ بھی کہہ سکتی ہیں آپکو غصہ میں۔۔۔ انکا غصہ بجا ہے سوما لیکن جب تک انھیں کوئی ساری حقیقت سے آگاہ نہیں کرے گا وہ تو غلط فہمی ہی کا شکار رہیں گیں۔۔۔ لیکن اگر انھوں نے آپ کو کچھ کہا تو۔۔۔ تو کیا ہوا مائیں اپنے بچوں کو کبھی بھی کسی بھی عمر میں ڈانٹ ڈپٹ کر سکتی ہیں اور آپ فکر مت کریں میں ڈیڈ کے ساتھ آؤں گا اور مجھے امید ہے وہ سارا معاملہ سنبھال لیں گے۔۔۔ مگر وہ تو آپ سے ناراض ہیں نہ۔۔۔ ماں، باپ اولاد

شاہانہ بیگم نے جو نہی ڈرائنگ روم میں قدم رکھا تینوں افراد انکے

احترام میں کھڑے ہو گئے۔۔۔

بیٹھیے شاہانہ بیگم جو صبح سے انتہائی غصہ میں تھیں ان کے ساتھ عمار کو دیکھ کر نہ صرف ٹھٹھکیں بلکہ خود کو کچھ حد تک کمپوز بھی کر لیا تھا۔۔۔ اسی دوران روما انکے لیے پانی بھی لے آئی تھی ابھی وہ پانی دے کر جانے ہی والی تھی کہ احمد صاحب نے اسے آواز دے کر روک لیا۔۔۔ روما بیٹا آپ اپنی پیکنگ کر لیں عمار آپکے لینے آئے ہیں اگر شاہانہ بہن آپکی اجازت ہو تو روما بھی گھر جائے ایک دو دن میں عمار انھیں دوبارہ لے آئیں گے یوں بھی بیٹیاں اپنے گھر ہی پہ اچھی لگتی ہیں یہ کہتے ہوئے احمد صاحب نے شاہانہ بیگم سے روما کے لیے اجازت مانگی۔۔۔ جی ضرور جاؤ روما۔۔۔ جی ماما روما کہہ کر اندر چلی گئی اور کچھ دیر میں اپنے کچھ سامان کے ساتھ شاہانہ بیگم سے ملنے کے بعد عمار کے ساتھ گھر کو روانہ ہو گئی۔۔۔

اب شاہانہ بیگم، خرم اور احمد صاحب آمنے سامنے تھے۔۔۔ بھابھی ایک بات میں آپکو صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ روما اور عمار کے تعلق پہ کبھی بھی سوما اور خرم کے رشتے سے اثر نہیں پڑے گا۔۔۔ ان دونوں کی زندگی شروع ہو چکی ہے اور وہ دونوں خوش بھی ہیں اس لیے جو بھی معاملہ تہہ

پائے گا اسکا تعلق سراسر ان دونوں ہی سے مربوط رہے گا۔۔۔ اب آپ بتائیں آپ کیا چاہتی ہیں
؟؟؟ کیا فیصلہ لیا ہے آپ نے؟؟؟

بھائی صاحب آپ نے اب جب روما کی طرف سے تسلی کروائی ہے تو میرا فیصلہ جو بھی ہو اس پہ
اثر انداز نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔۔۔ جو کچھ آپ لوگوں نے ہمارے
ساتھ کیا ہے وہ تو میں کبھی نہیں بھلا سکتی مجبوری بس یہ آگئی ہے کہ میں اپنی ایک بیٹی آپ جیسے
دھوکے بازوں میں دے چکی ہوں اگر مجھے آپ لوگوں کی اصلیت رخصتی سے پہلے معلوم ہو جاتی
تو میں کبھی بھی اپنی بیٹی وہاں نہ بھیجتی جبکہ باہر کھڑی سوما اس الزام پہ کھڑی تڑپ گئی تھی اور فوراً
اندر آگئی۔۔۔ نہیں ماما ان لوگوں کو تو کوئی بھی قصور نہیں ہے جو کیا ہے وہ میں نے کیا ہے۔۔۔ تم
چپ کر جاؤ سوما اور اندر جاؤ۔۔۔

کیسے اندر جاؤں ماما جبکہ میری وجہ سے ان لوگوں کو آپ کی باتیں سننی پڑ رہی ہیں۔۔۔۔۔ ماما جو کام
انھوں نے کیا ہی نہیں اسکے لیے جلی کٹی یہ کیوں سنیں۔۔۔ آپ کہہ رہی تھیں نہ کہ میرا قصور
ہے تو میں مانتی ہوں کہ یہ سب میں نے کیا ہے اور مجھے اس بات پہ کوئی شرمندگی نہیں ہے ابھی
سوما کے الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے کہ شاہانہ بیگم کا ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے ہوش اڑا گیا اس سے

پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی خرم نے فوراً اسے سنبھال لیا احمد صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے بھا بھی یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔ آپ بیچ میں مت بولیں بھائی صاحب یہ سب کیا دھرا آپ ہی کے بیٹے کا ہے۔۔۔ دیکھیں میں مانتا ہوں کہ بچوں سے غلطی ہوئی ہے لیکن کیا یہ بہتر نہیں کہ اب معاملہ بیٹھ کر سلجھالیں آخر کو دونوں کا نکاح ہو چکا ہے اور آپ جانتی ہی ہیں نکاح کی کیا اہمیت ہے اب یہ کوئی گڈے گڑیا کا کھیل تو ہے نہیں کہ زر اس بات پہ ختم کر دیا۔۔۔ زر اسی بات یہ آپ کے لیے زرا سی بات ہوگی لیکن ہمارے لیے یہ عزت کا معاملہ ہے اس لڑکی نے ہمارے پیار ہمارے بھروسے کا خون کیا ہے آپ کیا سمجھیں یہ تکلیف جب آپ کی ہی اولاد آپ کے سامنے کھڑی ہو کر کسی غیر کا ساتھ مانگے۔۔۔ شرم آرہی ہے مجھے اسکو اپنی بیٹی کہتے ہوئے بھی یہ کہتے ہوئے شاہانہ بیگم بھی رو پڑی آخر تھی تو عورت ذات ہی کب تک برداشت کرتیں دفعۃً انھوں نے اپنے آنسو صاف کیے اور احمد صاحب کو مخاطب کرتے کہا "بھائی صاحب آپ نے کہا ہے نہ کہ بچوں سے غلطی ہوئی ہے تو اس غلطی کی درستگی اب ہم پہ فرض ہے آپ سے ایک التجا ہے کہ دو دن بعد جمعہ کا مبارک دن ہے آپ لوگ آکر اپنی بہو کو رخصت کروا کر لیں جائیں۔۔۔ ماما! سومانے ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھ کر پکارا۔۔۔ باس ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی کہنے سے روکا اور احمد صاحب سے کہا

اب جبکہ میں اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں تو میرا نہیں خیال کہ آپ لوگوں کا یہاں مزید رکنے کا جواز بنتا ہے یہ کہتے ہوئے شاہانہ بیگم نے سنگدلی کی انتہا کر دی تھی۔۔۔ احمد صاحب نے خشمگیں نگاہوں سے خرم کو دیکھا ٹھیک ہے بھابھی اب ہم جمعہ کو اپنی بیٹی کو ہی لینے آئیں گے اور امید ہے ان دو دنوں میں آپ ہماری امانت کا خیال رکھیں گیں یہ کہہ کر انہوں نے خرم کو چلنے کا اشارہ کیا جو ابھی بھی سوما کو سنبھال کر کھڑا تھا آہستگی سے اپنا بازو کے حصار سے اسے نکالتے ہوئے پوچھا آپ ٹھیک ہیں نہ؟ پلیز خود کو سنبھالیں سوما اور روم میں جائیں۔۔۔ سوما کو روم میں بھیج کر ان لوگوں نے بھی گھر کی راہ لی۔۔۔

oooooooooooo=oooooooooooooooooooooooooooo

راستے میں احمد صاحب نے خرم کی کلاس لینی شروع کی۔۔۔ آج تمہاری وجہ سے میرا سر جھکا ہے شرم آنی چاہیے تھی تمہیں ایسی حرکت کرتے ہوئے۔۔۔ ڈیڈاب میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟؟؟ ابھی بھی تم پوچھ رہے ہو تم نے کیا کیا ہے؟؟؟ بہت خوب ایک معصوم بچی کو تم نے ورغلا دیا اور ابھی بھی پوچھتے ہو۔۔۔ معصوم بچی! خرم تو اس بات پہ دو سیکنڈ جو گاڑی پہ سے کنٹرول چھوڑ بیٹھا۔۔۔ ڈیڈوہ اور معصوم خرم کے ذہن کے پردے پہ اسکی اور اپنی ملاقاتیں آئیں تو اس سبوشن میں بھی

لبوں پہ مسکراہٹ آگئی جسے بامشکل اس نے احمد صاحب سے چھپایا۔۔۔ ٹھیک ہے وہ معصوم ہے اور میں ہی برا ہوں۔۔۔ خرم باز آ جاؤ اپنی حرکتوں سے اور کتنی مجھے میرے لاڈ پیار کی سزا دو گے پہلے بھی تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے خاندان بھر میں منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہا تھا اور اب اگر یہ سب کھل جائے تو دوبارہ وہی باتیں سننے کو ملیں گیں۔۔۔ شاہانہ بھابھی نے جو تھپڑ آج سوما کو مارا کاش یہ تھپڑ میں تمہیں اس وقت مار دیتا تو شاید آج یہ سب یوں نہ ہوتا۔۔۔ مجھے لگا اب تم سمجھدار ہو گئے ہو ایک بچے کے باپ ہو مچھوڑی آگئی ہو گی لیکن میری ناراضگی نے بھی تم میں تو کوئی فرق نہ ڈالا۔۔۔ آئندہ سے تم میرے ساتھ میرا بزنس سنبھالو گے ختم کرو اب یہ نوکری بہت تم نے اپنی من مانی کر لی۔۔۔ اب اگر میں نے تمہیں یو نہی چھوڑ دیا تو نجانے کون کونسے گل کھلاؤ گے۔۔۔ سوری ڈیڈ میں یہ جاب نہیں چھوڑ سکتا گاڑی گیٹ سے پورچ کی طرف لے جاتے ہوئے خرم نے کہا۔۔۔ نہیں چھوڑ سکتے تو ٹھیک ہے ماں، باپ کو چھوڑ دو پھر اور سرخ چہرے کے ساتھ زوردار آواز میں دروازہ بند کرتے اندر کو بڑھے جبکہ خرم وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔

000

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

پتہ نہیں رونا بند کیا ہو گا اس بے وقوف لڑکی نے یا نہیں۔۔۔ بار بار فون کو دیکھتے ہوئے ایک ہی بات ذہن میں تھی کہ جب وہ آیا تب وہ رو رہی تھی فون کروں یا نہیں؟؟ کر ہی لیتا ہوں اور سوما کا نمبر ملا یا بیل جا رہی تھی مگر جواب نہ ارد۔۔۔ ادھر سوما جو اپنے بیڈ پہ اوندھی پڑی رونے میں مصروف تھی بار بار سیل کی واٹریشن سے اکتا کر فون اٹھا کر آف کرنے لگی لیکن خرم کا نام سیل پہ جگمگاتا دیکھ کر کال اٹینڈ کر لی۔۔۔ سلام علیکم! رونے سے آواز بھی بھاری اور ہلکی سی نکلی جو بامشکل خرم تک پہنچی سوما آپ روتی رہی ہیں اسکے باوجود کہ میں نے آپکو منع بھی کیا تھا خرم نے نجانے کس جذبے کے تحت اس پہ حق بھری دھونس ڈالی لیکن شاید وہ یہ بھول گیا تھا کہ مقابل سوما شہاب ہے جو اسے کسی خاطر میں نہیں لاتی اسکے نزدیک ابھی تک اسکی وہ اہمیت نہیں ہے جو ہونی چاہیے۔۔۔ اور آپکو یہ خوش فہمی کب سے ہو گئی کہ میں نے آپکو یہ دھونس جمانے والا حق سونپ دیا ہے مسٹر خرم نہ آپ میرے لیے پہلے کبھی اہم رہے ہیں نہ ہی آگے کوئی ایسا چانس نظر آرہا ہے اس لیے اپنا یہ حق جتانے کا انداز اپنے تک ہی محدود رکھیں۔۔۔ سوما جو پہلے ہی بھری ہوئی تھی خرم کے اس انداز پہ تو جی جان سے سلگ اٹھی اور دو منٹ میں اسکی طبیعت صاف کر دی۔۔۔ مجھے یہ حق میرے دل اور اللہ نے دیا ہے ڈیر وائف اور اس بات سے آپ انکاری

نہیں ہو سکتیں کہ دل کے معاملے میں کب انسان کسی کی سنتا ہے جس طرح آپ نے نہال کی محبت میں اتنا بڑا فیصلہ لے لیا تھا اسی طرح میرا یہ دل بھی آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ اگر آپ کی یہ فضول گفتگو ختم ہو گئی ہو تو فون بند کریں میرا کوئی موڈ نہیں ہے اس وقت آپ کی یہ فضولیات سننے کا نجانے کیوں خرم کی باتیں سن کر اسکی آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں تو خود ہی فون بند کر دیا اور اپنا رونے کا شغف جاری رکھا۔۔۔ بچپن سے اب تک کا تمام سفر اس وقت اس کے ذہن کے پردے پہ تھا کتنا پیار دیا تھا سب نے مان دیا تھا بھروسہ تھا اور صرف ایک غلط فہمی کی بناء پہ سب ختم ہو گیا اور یہ سب کیا کس نے آپ کو آپ نے۔۔۔ ایک بار تو مجھ سے پوچھ لیا ہوتا، اور ماما آپ کو اپنی تربیت پہ اتنا بھی بھروسہ نہیں تھا کہ پل میں ٹوٹ گیا آپ لوگوں کے سامنے تو تھی میں پھر کیوں کیا ایسا آپ نے آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے اور سوچ کا دھارا ابھی اور نجانے کس کس طرف جاتا کہ ایک بار پھر اسکا فون بج پڑا دیکھے بناء بھی اسے معلوم تھا کہ فون کس کا ہو گا اس لیے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔ ابھی فون رکھا ہی تھا کہ سکرین پہ میسج شو ہوا۔۔۔

"Nehal ap se baat krna chahta phone pick kren plz"

ساتھ ہی دوبارہ کال آنا شروع ہو گئی آنسر پہ کلک کرتے ہی ماما! نہال کی آواز کانوں میں پڑی تو بھیگی آنکھوں میں اداسی مزید آن جمع ہوئی۔۔۔ ماما کی جان! آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔۔۔ ماما آپ رورہی ہیں؟ اور سومانے اسکی بات سن کر فوراً اپنے آنسو صاف کیے "نہیں بیٹا ماما کیوں روئیں گیں ماما کے پاس تو اتنا کیوٹ سا بے بی ہے تو رونا کیسا ہے نہ نا۔۔۔ یس ماما! نہال نے خوشی سے کہا۔۔۔ اور آپ نے بتایا نہیں آپ اتنی دیر تک کیوں جاگ رہے ہیں۔۔۔ نو ماما میں تو سو رہا تھا بابا نے جگایا۔۔۔ ماما! آپ ہمارے پاس آرہی ہیں پکی پکی۔۔۔؟؟؟ نہال نے بات کرتے کرتے ایک دم خوش ہوتے ہوئے سومانے کی رخصتی کے متعلق پوچھا سومانے جو دل گرفتہ تھی کہ شاید اس نے غلط فیصلہ لے لیا لیکن نہال کی خوشی سے بھرپور آواز سن کر ایک بار پھر ہلکی ہونے لگی۔۔۔

جی ماما کی جان اب ماما ہمیشہ آپ کے پاس رہیں گئیں کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گیں اپنے بیٹے کو۔۔۔ یا ہو ہو وو۔۔۔ اور ہمارے پاس سوئیں گیں جی جی بالکل آپ کے پاس سوؤں گی اور اپنے شہزادے کو

روز ایک نیواچھی سی اسٹوری بھی سنایا کرونگی سومانے ہلکے سے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ ماما! نہال جو پہلے خرم کے پہلو میں لیٹا ہوا تھا اب خرم کے سینے پہ لٹے لیٹتے ہوئے پکارا خرم نے بھی اسکے گرد بازو لپیٹے اور اسکی لپسی پہ کسی کرتے اور مزید قریب کیا۔۔۔

جی!

پھر ہم سب پارک بھی جائیں گے اور آپ مجھے مجھے کاکیک بھی بنادیں گیں نا۔۔۔؟؟؟ بابا تو نہیں لے کر دیتے منہ بسورتے ہوئے نہال نے کہا۔۔۔ ہا ہا جی کیک بھی بنا کر دوں گی اور وہ بھی چاکلیٹ کیک۔۔۔ اچھا چلیں اب آپ سو جائیں بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔

اوہو واما! پہلے سٹوری تو سنائیں تبھی تو نینو آئے گی۔۔۔

"اوو و منہ تو بھول ہی گئی کہ میرے پرنس کو اسکی پالی شی نینو سٹوری سننے کے بعد آتی ہے"

سومانے بھی ہنستے ہوئے اسی کے اسٹائل میں کہا اور کہانی سنانی شروع کی۔۔۔

ایک تھی شہزادی جو دور بہت دور ایک دیس میں خوش باش رہتی تھی سب اسکو بہت پیار کرتے تھے ہر بات اسکی مانتے تھے وہ بھی اپنے گھر والوں سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔

ایک دن شہزادی نے ایک بچی کو دیکھا جو رو رہی تھی شہزادی اسکے پاس گئی اور اس بچی کو پیار کیا اسکے آنسو پونچھے اور اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔۔۔

"یہ پیاری سی گڑیا کیوں رو رہی ہے۔۔۔؟؟"

بچی نے اپنی بڑی بڑی آنسوؤں سے بھری پلکیں اٹھا کر شہزادی کو دیکھا جو نرمی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تو اس نے کہا کہ۔۔۔ پتہ ہے اس نے کیا کہا۔۔۔

ہممم نائیں نیند میں ڈوبی آواز ابھری۔۔۔ سیل فون رکھ دو نہال آپکو نینو آرہی ہے۔۔۔

نائیں ماما! میں جاگ رہا ہوں آگے کیا ہوا کیا بولا اس بچی نے نہال نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو زبردستی کھولتے ہوئے پوچھا۔۔۔ اس نے بولا کہ میری ایک بہت پیاری سی گڑیا جو مجھے میری ماما! نے دی تھی کھو گئی ہے۔۔۔ اور اب میری ماما بھی میرے پاس نہیں ہیں تو میں کس کو اپنے پاس سلاؤنگی۔۔۔ سو ماما کو نہال کے سانسوں کی آواز آئی تو اس نے ایک بار پھر اسے پکارا لیکن جواب خرم نے دیا

"اتنے پیار سے اگر آپ روز کہانی سنائیں گیں تو نہال تو نہال، نہال کا باپ بھی آپکا اور دیوانہ ہو جائے گا۔۔۔ آپ۔۔۔ نہال کو فون دیں اور بچوں کے سامنے ایسی فضول بات کرتے آپکو شرم کیوں نہیں آتی سومانے جھنجھلاتے ہوئے خرم سے کہا۔۔۔

آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میرا صاحبزادہ کب کا سوچکا ہے اب تو ہم ہیں جو آپکی اس پیاری آواز کے خمار میں گم تھے۔۔۔ تو اس خمار کو اپنے دماغ پہ سوار کریں اور سو جائیں۔۔۔ اللہ حافظ سومانے تپتے ہوئے کہا ارے سنیں سنیں فون مت بند کیجیے گا۔۔۔ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ سوما جو فون بند کر رہی تھی اس نے یہ بات سنی تو تنبیہ انداز میں کہا لیکن آپ نے زرا بھی کوئی فضول بات کی تو میں کال کٹ کر دوں گی۔۔۔

اوکے باس۔۔۔

مجھے یہ بتائیں آنٹی نے جو بات کہی ہے کیا واقعی وہ اس پہ عمل کریں گیں۔۔۔؟؟؟

پتہ نہیں! مجھے تو خود کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا ہونے والا ہے۔۔۔ ایک پل کو لگتا ہے سب خواب ہے ابھی آنکھ کھلے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن دوسرے ہی پل حقیقت کی دنیا میں آ جاتی ہوں پتہ نہیں کیا ہو گا۔۔۔ آپ پریشان نہیں ہوں سوما بلکہ شازمہ بھابھی سے بات کریں ہو سکتا

عمار جب سے روما کو لے کر گھر آیا تھا خاموش تھا روم اچاہ کر بھی خود میں ہمت نہیں پار ہی تھی کہ خود سے انھیں مخاطب کرے آخر جب سونے کے لیے کچھ جھجھکتی سی بیڈ پہ آکر بیٹھی ہی تھی کہ عمار کی آواز آئی

"کیوں کیا روم آپ نے ایسا۔۔۔؟؟؟" اور اس جملے میں کتنا قرب تھا وہ سمجھ سکتی تھی۔۔۔ ہمارے رشتے کو بنے ابھی چند دن ہی ہوئے ہیں لیکن میں نے اس قلیل مدت میں بھی پوری کوشش کی تھی کہ آپکا اعتماد آپکا بھروسہ جیت سکوں اور مجھے لگا تھا کہ میں اس میں کامیاب بھی ہو گیا تھا میں نے اپنے اعتماد کے ساتھ ساتھ اپنا پیار بھی آپکو دیا پھر بھی کہاں کمی لگی آپکو کہ ایک بار بھی آپ نے مجھ سے اس معاملے پہ بات کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور ڈائریکٹ اپنے گھر پہ یہ معاملہ پہنچا دیا نا صرف پہنچا یا بلکہ انتہائی غلط رنگ میں اسے آنٹی کے سامنے پیش کیا عمار کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی ہلکا سا گرم ہو گیا تھا اور روم اچھلے کچھ دن سے عمار کا پیار بھر روپ دیکھ رہی تھی آج ایسا سنجیدہ اور غصہ کی رمق لیے روپ کو دیکھ کر دل ہی دل گھبرا گئی تھی نجانے کس طرح اب یہ ہمارے رشتے کو نبھائیں گے نئے نئے بنے رشتے میں ہمیشہ خوف ہی رہتا ہے کہ کہیں کوئی ہلکی سی بھی دراڑ پڑ گئی تو ساری زندگی وہ نہیں بھر پائے گی اور بھر بی جائیے تو ایک بد نما داغ چھوڑ

جائے گی۔۔۔ جواب دیں رومائیں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے۔۔۔ منم میں نے آپ سے کافی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی نہال کے بارے میں جاننا بھی چاہا تھا لیکن آپ ہر بار بات ٹال جاتے تھے۔۔۔ بہت خوب! تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ میں اگر مستقبل قریب میں بھی آپ سے کوئی بات کلئیر نہیں کر پاتا تو آپ وہ معاملہ اپنے گھر تک پہنچا دیں گیں عمار نے تلخ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ رومہ جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی اور اپنے آنسوؤں کو روک رہی تھی عمار کی اس بات پہ اپنے چھلکنے والے آنسو روک نہ پائی اور روپڑی عمار جو باز پرس کے مکمل موڈ میں تھا اسکے آنسوؤں کو دیکھ کر ایک دم نرم پڑا اور ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے سے قریب کیا "میرا مقصد آپکو تکلیف دینا ہر گز نہیں تھا صرف یہ سمجھانا تھا کہ ہم دونوں کو اللہ نے ایک دوسرے کے لباس سے تشبیہ دی ہے تو یقیناً اسی بیس پہ کہ ہم ایک دوسرے پہ بھروسہ رکھیں اور ایک دوسرے کے عیبوں کی پردہ پوشی کریں یہ معاملہ بھی سراسر مجھ سے میرے گھر سے جڑا تھا مانتا ہوں آپ کی بہن کی زندگی کی بھی بات تھی لیکن صرف ایک بار آپ مجھے تو بتاتیں کہ آپ انٹی سے بات کرنے والی ہیں تو یقین کیجئے میں خود آپکو ساری حقیقت بتا دیتا لیکن ابھی بھی وقت ہے اور پھر عمار نے رومہ کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا جسکو سننے کے بعد رومہ نے صرف اپنا سر تھاما بلکہ پریشان ہو کر عمار کو دیکھا "اب اب کیا ہو گا

؟ انجانے میں بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے مجھ سے۔۔۔ اففف یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔ آنسو جو عمار کے مضبوط بازوؤں کا حصار پا کر تھم چکے تھے پھر سے بہہ نکلے۔۔۔ اب تو بس دعا کریں کہ آنٹی تھوڑی نرمی سے کام لے لیں ڈیڈ اور خرم بات کرنے ہی کہ غرض سے گئے ہیں وہاں۔۔۔ لیکن عمار! ماما کبھی نہیں مانیں گیں بہت غصے میں تھیں وہ۔۔۔ ہاں ایک طریقے سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اگر ہم ساری حقیقت ماما کو بھی بتا دیں تو پھر تو ماما مان جائیں گیں نہ اور انکی غلط فہمی بھی ختم ہو جائے گی یہ کہتے ہوئے رومانے عمار کی طرف ذجارت طلب نگاہ سے دیکھا۔۔۔ بالکل بھی نہیں! یہ بات صرف آپکے اور میرے بیچ ہی رہنی چاہیے سوچے ہس بھی مت اسکو کسی ڈسکس کرنے کی۔۔۔ اب جو بھی فیصلہ ہوتا ہے اسکو خاموشی سے ماننا ہے۔۔۔ میں نے بہت غلط کر دیا ہے اپنی سعدی کے ساتھ "وہ مجھے معاف تو کر دے گی نہ" رومانے روتے ہوئے عمار سے پوچھا۔۔۔ رومانے دیکھیں میں ایک ڈاکٹر ہوں اور بہت حقیقت پسندی سے کام بھی لیتا ہوں آپکو جھوٹی تسلی نہیں دوں گا کہ سوما آپکو معاف کرے گی یا نہیں آپ اسے مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتی ہیں آپکو اندازہ ہو گا اس بارے میں۔۔۔" میں کب اپنی گڑیا کو جان سکی اگر جان سکی ہوتی تو آج حالات اس

oo

<http://primenovels.blogspot.com/>

000

<http://primenovels.blogspot.com/>

تھا اور کندھوں پہ کیمیل کلر کی گرم شال آگے سے لاکر دونوں کندھوں پہ ڈالی ہوئی تھی ہلکی سی شیو جو اسکی شخصیت کا حصہ تھی پہلے سے زرا زیادہ بڑھی لگ رہی تھی آنکھیں دودن کے رتجگے کی الگ داستان سنار ہے تھے اگر وہاں سومانے یہ دودن جاگ کر گزارے تھے تو سکون سے خرم بھی نہیں سویا تھا اور ایسا کب ہوا ہے کہ محبوب تکلیف میں ہو تو عاشق کو سکون مل جائے۔۔۔

شاہانہ بیگم جو خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی مسلسل کوشش میں تھیں سوما کی آمد پہ دولمے کو کمزور پڑی تھیں انکی لاڈلی چھوٹی بیٹی جسکو انہوں نے کبھی ہاتھ بھی نہ لگایا تھا اقران دنوں اس پہ ناصرف ہاتھ اٹھا چکی تھیں بلکہ کتنی ہی بار انہوں نے رب سے دعا کی تھی کہ کاش سوما پیدا ہوتے ہی مر گئی ہوتی تو آج یوں اس طرح اسکو رخصت نہ کرتیں نہ کوئی ہار سنگھار کیا گیا تھا نہ ہی کوئی مخصوص عروسی جوڑا پہنایا گیا تھا یوں لگ رہا تھا کسی سہاگن کا سہاگ ابھی اجڑا ہوا اور اسے گر سے دوسرے گھر کا سندیسہ مل گیا بالکل اسی طرح ایک لٹی پٹی حالت میں آج شاہانہ بیگم نے سوما کو اس نصیحت کے ساتھ رخصت کیا کہ آج کے بعد وہ شہاب ہاؤس کے مکینوں کے لیے مر گئی ہے۔۔۔ اور سوما جسکے دودن سے آنسو تھم نہیں رہے تھے وہ آنسو آج بالکل خشک تھے آنکھیں یوں لگ رہا تھا کہ

دو دن سے آنسو بہا بہا کے سوکھ چکی ہیں اب چاہے انھیں کوئی بھی تکلیف کیوں نہ مل جائے ان خشک سوتوں کو کون تر کر سکتا ہے۔۔۔

رومان نے ایک بھائی ہونے کا فریضہ نبھایا تھا سوما کو قرآن پاک کے سائے تلے رخصت کرتے سے اس نے دل سے اپنی اس چھوٹی سی بہن کی تاحیات خوشیوں کی دعا مانگی تھی اور یوں "سوما شہاب" "سوما خرم" بن کر احمد ہاؤس کے دروازے کے باہر موجود تھی۔۔۔

شہاب ہاؤس سے بے شک سوما کی رخصتی سادگی سے ہوئی تھی لیکن احمد ہاؤس والوں نے سوما کا استقبال نہ صرف خوشدلی سے کیا بلکہ گھر کو سجایا ہوا بھی تھا اور ان سب میں پیش پیش نہال تھا جسکی خوشی دیکھنے کے لائق تھی اور ہوتی بھی کیوں نہ اسکی ماما ہمیشہ کے لیے اسکے پاس آرہی تھیں

شچی اور سارہ نے بھی مل کر اسے پلے کارڈز بنا کر دیے تھے جن میں سے ایک پہ "ویلم ہوم ماما" کی عبارت درج تھی اور وہ نہال کے ہاتھ میں تھا جبکہ باقیوں پہ بیسٹ و شز درج تھیں۔۔۔

گاڑی شچی نے گیٹ سے باہر ہی رکوا دی تھی اور ان سب کو پیدل ہی اندر آنے کا کہا تھا سو ما کے ہاتھ کو خرم کے ہاتھ میں دیتے ہوئے انھیں ہدایت کی تھی جب تک ہم نہ کہیں آپ لوگوں نے اندر نہیں آنا۔۔۔ احمد صاحب نے شچی کو گھر کنے کے لیے پکارا ہی تھا کہ تائی اماں بول پڑی کرنے دیں نہ احمد بھائی بچوں کی خوشی اسی میں ہے اور پھر

ہماری بچی باضابطہ طور پہ پہلی بار ہمارے گھر داخل ہو رہی ہے بچے اتنا بھی نہ کریں کیا۔۔۔ چلو بچوں جو کرنا ہے کرو تمہارا باپ تو یونہی بولتا رہتا ہے۔۔۔ بھابھی! آپ نے ہی بگاڑا ہوا ہے ان سبکو۔۔۔ ارے چلو۔۔۔ شائستہ بیگم خاموشی سے سب سن رہی تھیں آپ کیوں خاموش کھڑی ہیں بیگم سمجھائیں اپنی جیٹھانی کو۔۔۔ صحیح تو کہہ رہی ہیں بھابھی آپ واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں سب شوق و وق ختم ہو گئے ہیں اپنی دفعہ یاد ہے کس طرح لے کر آئے تھے مجھے آپ شائستہ بیگم نے

ہنستے ہوئے کہا تو سبھی ہنس پڑے سوائے سوما کے جسے اس وقت کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اور نہ ہی اب ٹانگوں میں ہمت رہی تھی کھڑے ہونے کی اگر خرم کے ہاتھ کا سہارا نہ ہوتا تو شاید اب تک زمیں بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔ اب چلیں بھی بچی کھڑے کھڑے تھک گئی ہوگی جانے کچھ کھایا پیا بھی ہو گا دو دن سے یا نہیں اور آپ لوگوں کے چونچلے ہی ختم ہونے میں نہیں آرہے احمد صاحب کی تو الگ ہی سوچ تھی اس وقت وہ واقعی ہی سوما کے باپ لگ رہے تھے۔۔۔ ہاں یہ تو ہے چلو بچوں جلدی کرو۔۔۔ شچی نے فوراً کمرہ سنبھال لیا تھا خرم کی ہمراہی میں سوما نے اندر قدم رکھا تو گیٹ سے اندر کے دروازے تک کی ساری روش کو پھولوں کی پتیوں سے کور کیا ہوا تھا سہج سہج قدم اٹھاتی سوما کو روش کے درمیان میں ہی مختلف کلرز کے پھولوں سے بنے ہارٹ میں ویلکم لکھا نظر آیا اتنے پیار پہ سوما کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں اگر کچھ رشتے چھوڑ کر آئی تھی تو یہاں بھی بہت سے ایسے رشتے مل رہے تھے جنہیں اسکی قدر تھی گو کہ یہ رشتہ ان رشتوں کا نعم البدل نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی ٹوٹے دل کو سکون بخشنے کو کافی تھے گھر کے دروازے پہ پہنچتے ہی نہال جو ہاتھ میں ویلکم ہوم کا پلے کارڈ لیے کھڑا تھا پھینک کر بھاگاما، ماما۔۔۔۔۔

سومانے نہال کی آواز سنتے ہی نیچے بیٹھتے ہوئے اسے بازوؤں میں بھرا دھیان سے گر جاؤ گے۔۔۔
ہنستا مسکراتا جگر جگر کرتی آنکھوں سے دیکھتے نہال نے سوما کے دل و ذہن کو سکون بخشا ماما۔۔۔
جی میری جان۔۔۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو پیار کر رہے تھے۔۔۔ سارہ اپنی کچھ کزنز کے
ساتھ ان تینوں پہ پتیاں نچھاور کر رہی تھیں خرم بھی پیار بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا
تھا اور پھر آہستہ سے نہال کو گود میں لیا اور سوما کو کھڑا کرتے اندر چلنے کا کہا سب سے ملنے اور
مبارکباد وصول کرنے کے دوران روما جو دروازے میں کھڑی اس کشمکش میں تھی کہ آگے جائے
یا نہیں کہ خرم کی ممانی نے روما کو آواز دے ڈالی ارے بڑی دلہن وہاں کیوں کھڑی ہو آؤ تمہاری
دیورانی آئی ہے اور تمہاری بہن بھی تو ہے نہ تم رخصتی میں گئیں اور اب دروازے میں یوں
کھڑی ہو جیسے تمہیں خوشی نہ ہوئی ہو بہن کو دیورانی کے روپ میں دیکھ کر ممانی جان نے حسب
عادت بھس میں چنگاری ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔ روما جو انکی باتیں سن کر پریشان ہو گئی تھی آج
تک وہ کسی کو بھی منہ پہ جواب نہ دے پائی تھی روما کی ڈھال ہمیشہ سومانتی تھی دونوں بہنوں کی
نظریں بے ساختہ ملی تھیں آنٹی اگر آپ وہاں آجائیں تو نقصان آپکا ہی ہونا تھا بھوکا رہنا پڑ جاتا آپ
لوگوں کو سومانے انکی بھری ہوئی پلیٹ پہ چوٹ کی جو کہ روما کے ہاتھ سے ہی بنے لوازمات سے

بھری ہوئی تھی۔۔۔ اور ویسے بھی جتنی خوشی انھیں ہوئی ہے اتنی کسی اور کو ہو ہی نہیں سکتی انکی وجہ سے تو میں نے اپنا گھر چھوڑا ہے اور اس جملے کی گہرائی رومہ کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکا تھا البتہ اندر آتے عمار نے سنا بھی تھا اور سمجھا بھی تھا "اچھا! لگ نہیں رہا کہ تمہاری بہن خوش ہے تمہاری آمد سے" ممانی بھی کب ہار ماننے والی تھیں انھیں تو پہلے ہی شک تھا کچھ تو ہے جو یوں آنا فنا خرم کی دلہن رخصت کروالائے اور اگر ایسے ہی کرنی تھی تو رومہ کے ساتھ ہی کر دیتیں رخصتی۔۔۔ تم دیکھ لینا کوئی نہ کوئی گل کھلا رہی ہوگی تبھی تو ایسے رخصت کیا ہے ماں نے انھوں نے اپنی بیٹی لیلیٰ سے کہا زبان دراز بھی خوب ہی لگ رہی ہے کیسے بہن کی حمایت میں فوراً بولی دیدو میں شرم تو نام کی بھی نہیں میں تو حیران ہوں پھانس کیسے لیا ان ماں بیٹیوں نے ایک نے عمار کو اور ایک نے خرم کو اور اس خرم کو دیکھو زرا پہلے اس فرنگی کی اولاد لے آیا ساتھ اور اب اس سوما سے بیاہر چا کر بیٹھ گیا سیکھو تم! تم سے ایک لڑکانہ پھنس سکا دوستیاں تم سے رکھیں اور بیوی اسے بنایا دل جل رہا ہے میرا تو اسے دیکھ دیکھ۔۔۔ تو کیا کر لیتی آپ کو پتہ ہے اس نے پہلی شرط ہی یہی رکھی تھی جو اسکے بیٹے کو پال سکے گی اسی سے کرے گا شادی اب میں کیا لوگوں کے بچے پالنے کے لیے ہی رہ گئی ہوں اور ویسے بھی مجھ سے تو خدا واسطے کا بیر ہے اس نہال کو۔۔۔ ارے تو زرا سا کر لیتی لاڈ پیار تو

نے کونسا ساری زندگی رکھنا تھا خرم کے سامنے کرتی رہتی زرا سے لاڈ اور اسکے پیچھے تو ایک ہاتھ لگا کر ڈراتی دھمکاتی بچہ ہی تو تھا دبک جاتا مگر تو۔۔ تو ساری عمر کم عقل کی کم عقل ہی رہے گی۔۔۔
بس کر دیں ویسے ہی مجھ سے ان دونوں کا ساتھ نہیں دیکھنے ہو رہا آپ اور میرا دل جلا رہی ہیں لیلیٰ نے سلگتے ہوئے کہا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

سومانے کہنے کو تو سب کے سامنے روم اور اپنا بھرم رکھ لیا تھا مگر جب روم اس سے ملنے کے لیے اسکے کمرے میں گئی تو سومانے صاف منع کر دیا "بس آج سے آپکے اور میرے درمیان صرف ایک ہی رشتہ ہے اور عمار بھائی کی وجہ سے آپ میرے لیے مقدم ہیں میں ہر وہ رشتہ خوش اسلوبی سے نبھاؤں گی جو میرے شوہر سے ریلیٹڈ ہو گا اسکے علاوہ مجھ سے کوئی امید مت رکھیے گا کیونکہ میں اپنی ماں کے لیے مرچکی ہوں اور یہ بات میں بہت اچھی طرح اپنے دل و دماغ میں بٹھا کر آئی ہوں اب اگر آپ بھابھی بن کر آئی ہیں تو مجھے آپ سے ملنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن

کسی اور رشتہ کا ڈھونگ رچا کر مجھ سے ملنے کے لیے آئی ہیں تو دروازہ وہاں ہے " سومانے ہاتھ کے اشارے سے کہا اور خود رخ پھیر لیا سعدی میری گڑیا میری بات سنو پلینز۔۔۔ میں نے کہا نہ دروازہ وہاں ہے۔۔۔ ایک بار میری بات تو سنو۔۔۔ اب سننے سنانے کو رہ گیا ہے۔۔۔ آپکا احسانِ عظیم ہو گا مجھ پر کہ آپ چلی جائیں یہاں سے سومانے سنگدلی کی انتہا کرتے ہوئے کہا۔۔۔ دروازہ پہ دستک ہوئی تو روماجسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھی فوراً پونچھتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اس دوران سومانے بھی اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔

سارہ اپنی کزنز کے ساتھ تائی اماں کے کمرے میں آن موجود تھی ابھی سوما کو اوپر خرم کے کمرے میں نہیں لے کر گئے تھے۔۔۔

اندر آتے ہی سب کی چھیڑ خانی شروع ہو چکی تھی ان سب کی چھیڑ خانی کا سوما کبھی ہنس کر اور کبھی صرف ہلکی سی مسکراہٹ سے جواب دے رہی تھی رومان سب میں سے آہستہ آہستہ پیچھے ہوتی کمرے سے چلی گئی تھی ایسے کے کسی کو پتہ بھی نہیں چلا سوائے سوما جسکی تمام حسیات ایک ہی

طرف تھیں ایک بار تو زبردستی مناتی آپو آپکی سعدی کب کسی سے زیادہ دیر ناراض رہ پائی ہے جو آپ سے رہتی لیکن شاید آپ کو مجھ سے پیار ہی نہیں رہا سو مانے اپنی آنکھ کا کونا صاف کیا اور ان سب کے پھر جواب دینے لگی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

دو دن بعد ولیمہ رکھا گیا تھا خوب دھوم دھام سے وہ فنکشن بھی نمٹ گیا تھا شاہانہ بیگم بھی آئیں تھی بظاہر سب بہت اچھا رہا تھا لیکن اس گھر کے مکین اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ ماں بیٹی کا ملنا صرف ایک دکھاوا تھا اور کچھ نہیں۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

پہلے عمار اور روما کی دعوتوں کا سلسلہ چل رہا تھا اب وہ سلسلہ خرم اور سوما کی طرف مڑ گیا تھا کچھ جگہیں جہاں عمار اور روما نہیں جاسکے تھے انھوں نے دونوں کیلرز کو اب ایک ساتھ انوائٹ کیا تھا۔۔۔

خرم کے ماموں اور سارہ کے متوقع سسرال اور خرم کا دوست جواد جس سے سارہ منسوب ہے کے گھر ان چاروں کی دعوت تھی شام میں نکلنا تھا گو کہ انھوں نے تو سب کو ہی بلایا تھا لیکن یہاں صرف شائستہ بیگم اور تائی ماں نے صرف ان چاروں کو ہی بھیجا کہ ابھی گھر پہ مہمان موجود تھے۔۔۔

روما اور سوما دونوں جا کر تیار ہو جائیں ٹائم سے نکل جانا ورنہ نہال نے تنگ شروع کر دینا ہے۔۔۔ اب تو ایک منٹ بھی نہیں رہتا تمہارے بناء۔۔۔ سوما جو مسکرا کر سن رہی تھی ایک دم چونکی ماما نہال ہمارے ساتھ نہیں جائے گا کیا۔۔۔ شائستہ بیگم جو ہنستے ہوئے کہہ رہی تھیں ہلکا سا گڑبڑا گئی سوما بیٹانٹی نئی شادی ہوئی ہے آپ دونوں زیادہ سے زیادہ وقت ساتھ گزارو ایک دوسرے کو

سمجھوانھوں نے بہت آرام اور آہستگی سے سمجھایا۔۔۔ "مگر ماما نہال اس دن بھی اتنا روتا رہا تھا آج پھر چھوڑ کر گئی تو پھر روئے گا" "نہیں۔۔۔ آج ہم نہال کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو"۔۔۔ مگر بیٹا شائستہ تو سوما کی ہی وجہ سے روک رہی تھیں ورنہ انھیں بھی کب اپنے لاڈلے کی آنکھ میں آنسو پسند تھے۔۔۔ انھیں تو یہ ڈر تھا کہ کہیں رانہ لگ جائے آخر نئے دور کی لڑکی تھی اور کون کسی اور کے بچے کو ساتھ لے کر پھیرتا ہے وہ بھی اولین شادی کے دنوں میں اب جب وہ خود ہی اپنے ساتھ نہال کو رکھنا چاہتی ہے تو انھیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا ٹھیک ہے بیٹا خوش رہو جیتی رہو۔۔۔ پہلے پھر اسے تیار کر دو پھر تم بھی ہو جانا انھوں نے پیار سے سر پہ ہاتھ پھیرتے دعادی۔۔۔

جی ٹھیک ہے اور باہر سے نہال کو اپنے ساتھ لیکر روم میں چلی۔۔۔

ماما ہم کہاں جا رہے۔۔۔؟؟؟ ہم بابا کے ماموں کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔ ماموں کون ہوتے ہیں۔۔۔ ماما کے بھائی کو ماموں کہتے ہیں بازو اوپر کریں۔۔۔ میلے ماموں بھی ہیں سوما جو نہال کی شرٹ

چینج کروار ہی تھی ایک پل کو اسکا ہاتھ تھما دوسرے ہی پل وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی نہیں آپکے ماموں نہیں ہیں۔۔۔ کیوں میرے ماموں کیوں نہیں ہیں آپکے اور بابا کے تو ہیں کیونکہ آپکی ماما کوئی بھائی نہیں ہے جن ماما کے بھائی ہوتے ہیں ان بچوں کے پاس یہ رشتہ ہوتا ہے۔۔۔ "اب بالکل خاموش نو مور کو سچنزاو کے۔۔۔" "اوتے" منہ بگاڑتے نہال نے کہا تو سومانے اس کے بھرے بھرے گلابی گالوں پہ کسسی کر لی "ماں کی جان۔۔۔"

چلیں جی! ہمارا پرنس تو ریڈی ہو گیا اب آپ بالکل آرام سے بیٹھیں تاکہ ماما بھی تیار ہو جائیں۔۔۔ آپکے بابا بھی جانے کہاں رہ گئے ہیں آکر تیار ہوں۔۔۔ ماما کال ترلیں نہ۔۔۔ آں ہاں یہ فون لیں نمبر ڈائل کر کے دیتے ہوئے سومانے کہا اور بابا سے پوچھیں کہاں ہیں؟

میں چینج کر کے آتی ہوں گھڑی کو دیکھتے ہوئے سوما کپڑے اٹھا کر بھاگی۔۔۔ ہیلو اسلام علیکم! بابا ماما پوچھ لائی ہیں آپ کہاں ہیں؟

نہال نے باپ کی آواز سنتے کہا۔۔۔

اپنے بیٹے کے پیچھے۔۔۔

بابا! نہال نے سیل وہیں پھینکا اور اچھل کے خرم کی طرف لپکا "بابا کی جان"

"آج میرے پرنس کی سواری کہاں جارہی ہے جویوں تیاری کی ہوئی ہے"

میں آپکے ماموں کے گھر جا رہا ہوں ماما کے ساتھ۔۔۔

ماما کے ساتھ۔۔۔ اور آپکی ماما کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ چیخ کر رہی ہیں۔۔۔ نہال بابا آئے آپکے یا نہیں دیر ہو رہی ہو اور انھیں خیال ہی نہیں ہے
مسلسل ڈریسنگ روم سے سوما کے بڑبڑانے کی آواز پہ بے اختیار ہی خرم نے قہقہہ لگایا۔۔۔ آپ
میلی ماما کا مذاق اڑا رہے ہیں نہال نے باپ کو یوں سوما پہ ہنستے دیکھا تو دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے ہوئے
لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔۔۔ ہا ہا میری یہ مجال کہ میں اپنے شہزادے کی ماں کا مذاق
اڑاؤں۔۔۔ خرم نے ہنسی دباتے ہوئے اسے گود میں اٹھا کر اوپر اچھالا اسی وقت سوما اپنے لمبے
بالوں کو کھلا چھوڑ کر باہر نکلی تھی۔۔۔

وائٹ کلر کی میکسی پہنے بناء میک اپ کے بھی اسکی دودھیار نگت جس میں ہلکا سا گندمی رنگت کا ٹچ
آتا تھا جو اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگاتا تھا۔۔۔ آپ اس وقت آرہے ہیں کتنے لیٹ ہو گئے
ہیں ٹائم دیکھیں زرا۔۔۔ نہال اترو نیچے بابا کو تیار ہونے دو۔۔۔ دو گھنٹے تو انھیں تیاری میں لگے گا۔۔
خرم جو چیخ کرنے جا رہا تھا ایک دم پلٹا۔۔۔ مجھے دو گھنٹے لگتے ہیں اوو ووبی بی کس دنیا میں ہیں۔۔۔

بی بی کسے کہا آپ نے سوما واپس پلٹی اور خرم کے ہاتھ سے کپڑے چھینے۔۔۔ اب یہ کیوں لے لیے
۔۔۔ میری مرضی۔۔۔ جائیں اور اپنی کسی بی بی سے کروالیں او نہہ بی بی خود ہی ہونگے بابا۔۔۔
ہی ہی ہی۔۔۔ اب آپ کو کیا ہوا گھورتے ہوئے نہال سے پوچھا۔۔۔ بابا تو "بابا ہیں نہ ماما" قلقل
قلقل ہنسی چھوٹی ساتھ میں ایک جاندار قہقہہ خرم کا بھی شامل تھا۔۔۔ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے ان
دونوں کو گھورابتاتی ہوں بابا کو دیکھتے ہی ماما سے غداری۔۔۔ یار بس کریں آپ دونوں چلو نہال
آپ تابو کے پاس جاؤ۔۔۔ اوتے بابا جان۔۔۔ کپڑے گندے مت کرنا نہال جس نے جمپ کرتے
ہوئے کمرے سے باہر دوڑ لگائی تھی یس ماما کہتا ہوا بھاگ گیا۔۔۔ خرم دروازہ بند کرتے ہوئے سوما
کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا۔۔۔ مادام اب تو کپڑے دے دیں۔۔۔ شیشے میں میں اسے دیکھتے ہوئے
سوما موڑی اور جا کر ڈریسنگ روم سے آئرن لا کر اسکے ہاتھ میں دے کر پھر سے تیار ہونے
لگی۔۔۔ سوما ٹس ٹوچ یار اب میں کپڑے پر یس کرونگا۔۔۔؟؟؟ پہلے بھی تو خود ہی کرتے تھے
اب بھی کر لیں۔۔۔ تو آپ کو لانے کا کیا فائدہ بازو پکڑ کر اپنی طرف گھماتے ہوئے کہا۔۔۔ اففف
ہاتھ ہیں یا ہتھوڑا۔۔۔ میں آپ کے لیے نہیں نہال کے لیے یہاں ہوں مت بھولیں۔۔۔ ٹھیک ہے
تو پھر جائیں دعوت میں بھی آپ اپنے نہال کے ساتھ ہم تو آرام کرنے لگے ہیں اور یہ کہتے ہی

خرم بیڈ پہ دراز ہو گیا۔۔۔ اچھے لگ رہے ہیں ایسے اور بھی اچھے لگے گے جب ڈیڈ آکر آپکو لتاڑے گے کیونکہ ڈیڈ اور ماما بھی ہمارے ساتھ انوائنڈ ڈہیں سومانے اپنے لبوں میں مسکراہٹ چھپاتے ہوئے خرم کو کہا۔۔۔ کیا ڈیڈ کا کیا کام یا۔۔۔ سوما دی جلدی سے کپڑے ٹائم ویسٹ کر رہی ہیں لیکن آپ تو آرام کر رہے تھے نہ سومانے معصومیت بھر کے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا صاف نظر آ رہا تھا کہ خرم کی حالت سے مزہ اٹھایا جا رہا ہے۔۔۔

سوما۔۔۔ خرم نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔ اچھا نہ دیتی ہوں اب کیا دانتوں میں مجھے بھی چبائیں گے کہتے ہوئے کپڑے خرم کی طرف بڑھائے جسے خرم نے فوراً ہاتھ سے جھپٹا اور باتھ روم میں گھسا پیچھے سوما کی ہنسی ضرور سنائی دی تھی۔۔۔

خرم شاہر لیکر تولیہ سے اپنے بال رگڑتا نکل رہا تھا کہ اسکی نظر سامنے پڑی جہاں وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا دوپٹہ اچھے سے پن اپ کر رہی تھی کہ آئینے میں ابھرتی شبیہ اسے قریب آتی

محسوس ہوئی.. آنکھوں کے ہی اشارہ سے پوچھا کیا ہے؟؟؟ اور خرم نے نفی میں سر ہلا کر کہا کچھ نہیں...



سوما اپنی پنز میں دوبارہ الجھی اور اسی بات کا فائدہ اٹھا کر خرم نے اس کے گرد اپنا حصار قائم کر لیا...

آو وہ کیا، یہ کیا بیہودگی ہے چھوڑیں مجھے...

بیہودگی سی... حد ہوتی ہے یار اپنی بیوی کے قریب آنا تمہیں بیہودگی لگتا ہے... چھوڑیں مجھے، اور ناچھوڑوں تو... آنکھوں میں شرارت بھر کر اسے آئینے میں سے پوچھا... تو تو یہ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی حجاب پنزا اس کے بازوؤں میں چبھو دی.. آہ دو سیکنڈز میں اس نے ہاتھ ہٹایا اور وہ اسی کا فائدہ اٹھا کر الگ ہوئی... "مجھے اپنا بچاؤ آتا ہے مسٹر خرم.. " منہ چڑا کر کہا گیا... جبکہ وہ صرف گھورتا ہی رہ گیا... 😞😞😞 بتاتا ہوں آپ کو اچھی طرح... ضرور بتائیے گا پہلے تو میں ڈیڈ کو بتا

کر آتی ہوں کہ انکے صاحبزادے ابھی تک تیار نہیں ہوئے ایک بار پھر زبان چڑا کر کہتی سوما باہر
کو نکلی۔۔۔ یار یہ لڑکی واقعی میری دشمن بنی ہوئی ہے اور جلدی تیار ہونے لگا کہ محترمہ کا کوئی
بھروسہ بھی نہیں تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

خرم تیار ہو کر آیا تو نیچے ایک الگ ہی محاذ کھلا ہوا تھا سوما کونے میں کھڑی اپنے آنسو روکنے کی سعی
کر رہی تھی جبکہ نہال چاکلیٹ سے خراب کپڑوں میں ممانی کی گود میں منہ بسورتا ہوا بیٹھا تھا جبکہ
ممانی مسلسل سوما کو سنار ہی تھیں۔۔۔ بھا بھی بس بھی کر دیں ایسا بھی کیا ہو گیا ماں ہے ہم بھی تو
ڈانٹتے ہی تھے بچوں کو جب بچے غلطی کرتے ہیں تو اگر سومانے بھی ڈانٹ لیا تو کونسا ایسا غصہ
ہو گیا۔۔۔ ارے تم کیسی دادی ہو۔۔۔ میرا تو کلیجہ منہ کو آنے لگا کیسے بن ماں کے بچے کو اتنی بری
طرح ڈانٹا بچہ سہم کہ رہ گیا میری لیلی تو نہال کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی اب یہ لڑکی ایشا کرے

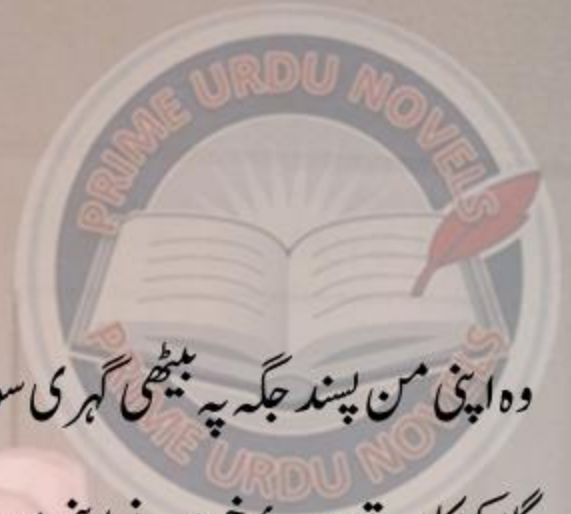
گی ہمارے نہال کے ساتھ ارے کوئی اپنے خاندان کی (یعنی میری بیٹی) لڑکی لاتیں تو ایسے تو نہ کرتی سلوک (اس سے بڑھ کر کرتی)۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟؟

احمد صاحب کی آواز نے جہاں خرم کی ممانی کا منہ بند کروایا وہیں شائستہ بیگم بھی گھبرا گئیں تھیں شوہر کے مزاج سے بھی واقف تھیں اور اپنی بھانج کے بھی احمد صاحب ویسے تو غصہ کرتے نہیں تھے لیکن آجائے تو پھر کسی کی سنتے بھی نہیں تھے۔۔۔ کیا ہوا بھابھی کس کو برا بھلا کہنے میں لگی ہیں۔۔۔ میلی ماما کو اس سے پہلے کہ کوئی بات کو سنبھالتا نہال نے انھی کی گود میں بیٹھے بیٹھے انکی پول کھول دی تھی جبکہ ممانی صاحبہ نے دل ہی دل نہال کو کچا چبا جانے کا سوچا کیسا آفت کا پر کالہ بچہ ہے میں یہاں اسکے بھلے کی بات کر رہی ہوں اور یہ کمبخت میری ہی جان کو آرہا ہے ایسے بچوں کو تو دو لگنی چاہئے صحیح کر رہی تھی تیری سوتیلی ماں مگر افسوس یہ سب وہ دل میں ہی سوچ سکتی تھی ارے نہیں نہال بیٹا میں تو ویسے ہی۔۔۔ جی نہیں آپ میلی ماما کو گندا گندا بول رانی تھیں۔۔۔ ماما۔۔۔ سوما کو؟ احمد صاحب نے کونے میں کھڑی سوما کو غور سے دیکھا تو دو منٹ میں انکا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔ ادھر آؤ سوما بتاؤ کیا ہوا ہے؟

کچھ بھی نہیں ڈیڈ وہ تو بس ویسے ہی سومانے ہنستے ہوئے بات ختم کرنے کی کوشش کی۔۔۔ سوما اپنے ڈیڈ سے جھوٹ بولیں گیں ادھر میرے پاس آؤ اور سوما مہربان اور شفقت بھر اسایہ پا کر پھوٹ پھوٹ کر رودی مگر منہ سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔۔۔ دل ہلکا ہو گیا میرے بیٹے کا اب بتاؤ کیا کہا ہے بھابھی بیگم نے خشمگیں نگاہوں سے انھیں گھورتے ہوئے پوچھا جبکہ وہ گڑبڑا کر رہ گئیں تھیں انھوں نے تو کچھ اور سوچا تھا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا تھا۔۔۔ ڈیڈ کچھ بھی نہیں بس یہ دیکھیں آپکے لاڈلے کو میں نے تیار کر کے نیچے بھیجا تھا اور انکا حال دیکھیں زرا آپ سومانے نہال کو دیکھتے ہوئے خفگی سے کہا۔۔۔ اور بھل مجھے ماما نے ڈانٹا تو۔۔۔ نہال چپ کر جائیں۔۔۔ ماما آپ نے ہی تو بولا تھا جھوٹ نہیں بولتے منہ سے بدبو آتی ہے میلے منہ سے بھی آئے گی نہ بھل۔۔۔ نہال آپ بتائیں۔۔۔ تو ڈاڈا یہ جو ہیں نہ نہال فوراً ممانی کی گود سے اتر اور انھی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا تو انھوں نے نہ ماما کو بولا یہ میلی مامائیں ہیں اول وہ ہیں۔۔۔ ماما کون ہیں۔۔۔ اور سوما کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے "کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔" نائیں بولا تھا۔۔۔ وہ بولا تھا نہ ماما کیا تھا وہ ولڈ۔۔۔ سوتیلی آواز کہیں پیچھے سے آئی تھی نہال نے گردن گھما کر دیکھا اور خرم کو دیکھ کر جوش

سے بولا یس یہی سوتیلی ماما ہیں۔۔ خرم جو کتنی دیر سے سب تماشہ ضبط کر کے دیکھ اور سن رہا تھا اب بولا تھا تو آواز میں سر دین الگ محسوس ہو رہا تھا۔۔ سو ماروم میں جائیں اور ممانی جان گستاخی معاف لیکن آپکو بھی کافی دن ہو گئے ہیں یہاں آئے ہوئے چلیے اٹھیے آپکو آپکے گھر چھوڑ کر آؤں۔۔ خرم! شائستہ بیگم نے آہستہ آواز میں خرم کو پکارا مام پلینز بس اب اور نہیں۔۔ دیکھ لو شائستہ یہ عزت ہے ہماری تمہارے گھر میں یوں تمہارا بیٹا دھکے دے کر نکال رہا ہے اور بھائی صاحب آپ بھی خاموش ہیں انہوں نے روتے ہوئے دہائی دی۔۔ میرے خیال میں یہ کام مجھے پہلے ہی کر دینا چاہئے تھا جو خرم اب کر رہا ہے اور آپ ٹائم ویسٹ کر رہی ہیں جاؤ خرم اپنی ممانی کا سامان ڈیگی میں رکھو اور انھیں گھر چھوڑ کر آؤ۔۔ اور سوما آپ بھی فریش ہوں اور اس گندے شہزادے کو بھی لے کر جائیں چینج کروائیں۔۔ چلو نہال سومانے نہال کی انگلی پکڑی اور اپنے پورشن کی جانب چل دی جبکہ ممانی اب کبھی نہیں آؤں گی کہتی ہوئی گھر کو چلیں۔۔

oooooooooooooooooooo



وہ اپنی من پسند جگہ پہ بیٹھی گہری سوچ میں گم تھی کہ اسے خرم کی آمد کا بھی نہ پتا چلا۔۔۔ آہمممم
گلا کھنکارتے ہوئے خرم نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔ سوما جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی
ایک دم چونکی اور خرم کو دیکھ کر دوبارہ آسمان کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ کیا سوچا جا رہا ہے خرم نے اپنا
بازو سوما کے کندھے پہ پھیلاتے پوچھا۔۔۔ کچھ نہیں بس یو نہی اداس سے لہجے میں جواب آیا۔۔۔
تو پھر یہ "بس یو نہی" سا ہی بتا دیں۔۔۔ ٹھنڈی آہ خارج کرتے سوما نے خرم کی طرف دیکھا اسے
اپنی طرف متوجہ پایا تو اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا ایک بات پوچوں؟؟؟

ہمممم پوچھیں۔۔۔

کیوں ہے ہمارا معاشرہ ایسا؟؟ جہاں کسی کنواری لڑکی یا لڑکے کے لیے کسی شادی شدہ شخص کے رشتہ کا آنا گناہ سمجھ لیا جاتا ہے اور اگر اسکی اولاد ہو تو بالکل ہی غلط۔۔۔ اور بالفرض کسی لڑکی سے اسکی شادی ہو بھی جائے تو وہ ساری عمر سوتیلی ماں ہی رہے گی ماں نہیں بن سکے گی اور یہی حال مردوں کا ہے اگر کسی شادی شدہ عورت سے شادی کر بھی لی تو ساری عمر اس عورت کو اپنی پچھلی زندگی کے طعنے و قتا فوتا سننے پڑتے ہیں۔۔۔ کیا کبھی سگی ماں، باپ اپنی اولاد کو ڈانٹتے ڈپٹتے نہیں ہیں جو اگر سوتیلے رشتے باز پرس کر لیں تو انھیں فوراً یہ سننے کو ملتا ہے کہ اپنی اولاد ہوتی تو تھوڑے ہی ایسے پوچھ گچھ کرتے یہ کہتے ہوئے ایک آنسو کا قطرہ بے اختیار سوما کی آنکھ سے بہہ نکلا۔۔۔

خرم جو دھیان سے سوما کی بات سن رہا تھا آخری بات پہ ناصرف چونکا بلکہ سوما کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے اسکی آنکھ سے بہتے آنسو کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ کیا معاملہ ہے۔۔۔ سوما! "ممائی کی عادت ہے ایسے بولنے کی آپ کیوں دل پہ لے رہی ہیں انکی باتیں اور کیا کبھی میں نے یا گھر والوں میں سے کسی نے آپکو کچھ کہا نہیں نا تو پھر آپ خوا مخواہ کیوں ڈسٹرب ہو رہی ہیں" لیکن خرم یہ بات تو ہمارے سارے معاشرے کی ہے کیوں کرتے ہیں وہ ایسا جب وہ لوگ کوئی فرق نہیں رکھ رہے جن پہ سوتیلے کا ٹیگ لگا ہے تو یہ معاشرہ کیوں انھیں بار بار سوتیلیا یا دلا دلا کر ان میں حقیقتاً

سو تیلاپن بھرنا چاہتے ہیں اور ایسا بھی کونسا گناہ کرتے ہیں کنوارے لوگ جو ان پہ باتیں بننا شروع ہو جاتی ہیں یا پھر رشتہ لانے والوں ہی کو کھری کھوٹی سنائی جاتی ہیں۔۔۔ بتائیں نہ ہمارے معاملے میں بھی تو یہی ہوا ہے نہ اگر میں نے آپ سے شادی کرنا چاہی تو ایسا کونسا گناہ کرنے چلی تھی میں کہ ماما کا اتنا شدید ری ایکشن آیا نکاح کر کے ایک جائز طریقے سے میں نے آپ کی زندگی میں شامل ہونا چاہا تو کیا غلط کیا صرف اس وجہ سے کہ آپ شادی شدہ ایک بچے کے باپ تھے ماما کو آپ میرے لیے سوٹ ایبل نہیں لگے۔۔۔ نہیں سوما یہاں مجھے آپ سے اختلاف ہے آنٹی سے جو سچائی چھپائی گئی اسکو لے کر آنٹی خفا ہیں نہ کہ میرے شادی شدہ ہونے کے بیس پس پہ خرم نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔ تو آپکو کیا لگتا ہے کہ اگر میں یہ سب نہ چھپاتی تو حالات یوں نہ ہوتے۔۔۔۔ یہ آپکی خام خیالی ہے بلکہ آپکو خوش فہمی ہے کہ ماما آپ کے نارمل وے میں رشتہ لانے پہ مان جاتیں۔۔۔ وہ میری ماں ہیں میں انھیں آپ سے بہتر جانتی ہوں شازمہ آپنی نے آپکے اور نہال کے بارے میں بتانا تھا اور بناء ملے ہی ماما کی طرف سے ناصر ف انکار ہوتا بلکہ آپنی کی بھی شامت آتی سومانے تلخی سے کہا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ حیرت ہے آنٹی اس طرح کی سوچ کی لگتی تو نہیں ہیں خرم نے حیران ہوتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ یہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں کہ

کیوں سمجھ لیا ہے ہمارے معاشرے نے اس بات کو اتنا عجیب مجھے یاد ہے میں نے جب یہ بات آپ کی اور رومان بھائی سے کہی تھی تو پہلے پہل انکا بھی شدید ری ایکشن تھا میری بچپن کی فرینڈ جو مجھے، میری عادات سے اچھے سے واقف تھی اسے بھی یہ سب حیران لگایوں جیسے میں نے کوئی بہت ہی عجیب بات کر دی ہے۔۔ ابھی اگر میری عمر کوئی پچیس سے اوپر کی ہوتی تو پھر یہ رشتہ میرے لیے سوٹ ایبل تھا کیونکہ میری عمر گزر رہی ہے اور ایسے اچھے رشتے کہاں ملتے ہیں۔۔۔ دو غلی سوچ دو غلامعاشرہ ہے جس کا دوہرا معیار ہے۔۔ شروع میں مجھے لگا تھا میں نے ماما سے چھپا کر سراسر غلطی کی ہے مجھے انھیں بتانا چاہیے تھا لیکن جس انداز میں انھوں نے میری رخصتی کی ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اگر میں نے کچھ بتا دیا ہوتا تو یقیناً میں آج یہاں یوں اتنے استحقاق سے آپ کے ساتھ موجود نہ ہوتی آخر میں سومانے خرم کا اپنے کندھے پہ موجود بازوؤں کو دیکھتے ہوئے کہا تو خرم نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے خفگی سے اپنا بازو ہٹا لیا ویسے ہی کہہ دیا ہوتا کہ آپ کو نہیں پسند آیا میرا یوں بیٹھنا تو اسی وقت ہٹا لیتا۔۔ میں نے صرف ایک بات کی ہے آپ خود ہی تھک گئے ہونگے تو اب مجھ پہ بات رکھ رہے ہیں سومانے بھی خفگی سے کہتے چہرہ گھمالیا۔۔۔ سوما۔۔۔ پلیز خرم میں اکیلا بیٹھنا چاہتی ہوں مجھے اپنے سوالوں کا جواب ڈھونڈنا ہے جو کہ آپ کے

پاس نہیں ہے۔۔۔ نہیں سوما ایسا نہیں ہے کہ جواب نہیں ہے لیکن مسئلہ یہ سارا سمجھ بوجھ کا ہے یہاں کوئی کسی کو سمجھنا نہیں چاہتا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ دیکھیں اگر لوگ اپنی سمجھ بوجھ کو استعمال میں لائیں تو یہ ایسے بڑے مسئلے نہیں جنہیں بڑا بنادیا گیا ہے ہم سب نے اپنے دماغوں میں سوتیلے کا کانسپیٹ ہی نیگیٹو رکھ لیا ہے جہاں لفظ سوتیلا لگ گیا وہیں رشتوں میں موجود پیار، بھروسہ ختم ہو جاتا خواہ وہ ماں ہو باپ ہو یا پھر بہن، بھائی کا ہم نے سوتیلے رشتوں میں تقدس پایا ہی نہیں اور وجہ وہی ہمارے بزرگوں کی فرسودہ باتیں ہیں جو وہ آنے والی نسلوں کے دماغوں میں بھرتے آرہے ہیں۔۔۔ ورنہ میں نے ایسے بھی گھر دیکھے ہیں جہاں سوتیلے رشتے سگوں سے زیادہ قریب ہیں جہاں ابھی بھی پیار ہے گو کہ بہت کم ہے یہ تناسب مگر ہے وجہ کیا ہے کہ انھوں نے جہاں اپنے قلب و وسیع کیے ہیں وہیں اپنی سوچ کو بھی وسیع کیا ہے۔۔۔ آپ ہمارا اور اپنا ہی گھر دیکھ لیں شازمہ بھابی نے دل اور ذہن کو وسیع کیا تو یہی رشتہ انھیں اچھا لگا اور آنٹی نے اپنے ذہن میں وہی پرانی باتوں کو بٹھائے رکھا تو انکے نزدیک یہی رشتہ غیر مناسب لگا۔۔۔ اسی طرح میری فیملی کے لیے آپ ایک اچھی ماں ثابت ہو گئیں گو کہ مجھے شک ہے خرم نے ایک دم شرارت سے کہا تو سومانے اسے ایک گھوری سے نوازتے ہوئے کہا

تو نہیں کرنی تھی نہ مجھ سے شادی۔۔۔ اچھا نہ آگے تو سنیں جبکہ ممائی کے لیے آپ سوتیلی ماں ہیں جو کہ انتہائی ظالم ہوتی ہے اور مجھے بھی یہی لگ رہا ہے اس بار یہ کہتے ہوئے خرم اٹھ کر سوما سے دور چلا گیا تھا۔۔۔ کیا کیا۔۔۔ ظالم ماں تو میں بعد میں بنو گی پہلے ایک ظالم بیوی کا روپ تو دیکھ لیں اور یہ کہتے سومانے ارد گرد دیکھا اور قریب ہی پڑا پلاسٹک کا پائپ اٹھا لیا اور خرم کی جانب بڑھی جی تو کیا کہہ رہے تھے آپ۔۔۔ ارے ارے آپ تو سیریس ہو گئیں خرم نے ٹیرس کی طرف بھاگتے ہوئے کہا پیچھے سوما تھی آگے خرم میں تو ظالم ہوں نا پھر ظلم تو سہنا پڑے گا مسٹر طرم خان۔۔۔ پوری چھت پہ دونوں آگے پیچھے بھاگ رہے تھے خرم کے چھت پھاڑ قہقہے سوما کو مزید تپانے کے لیے کافی تھے۔۔۔ سوما یار دیکھیں سب ارد گرد کے لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے خرم نے ٹیرس پہ رکھی ایک چٹیر کی بیک پکڑے پکڑے کہا جبکہ سوما اسکے مخالف سمت پائپ سمیت کھڑی تھی کہ موقع ملے تو مارے دیکھتے ہیں تو دیکھتے رہیں انھیں بھی کنفرم ہو جائے گا کتنی ظالم سوتیلی ماں ملی ہے معصوم سے نہال کو سومانے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔ خرم نے سوما کا دھیان بٹا ہوا پایا تو فوراً سیڑھیوں کی طرف بھاگتے ہوئے نیچے اترنے لگا سوما جو اسکے پیچھے ہی تھی وہ بھی

دوڑی اور اسی دوران آخر کی دو چار سیڑھیوں پہ ہی اسکا پاؤں موڑ گیا آہ۔۔۔ سوما ڈنڈا وہیں پھینک کر بیٹھ گئی خرم جو زینہ طے کر چکا تھا سوما کو اس طرح دیکھا تو واپس پلٹا اب سوما کا پاؤں خرم کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ یہ تو لگ رہا موج آگئی ہے پاؤں پہ سوزش دیکھتے کہا اور اسکا پاؤں کو ہلانا چاہتا چاہتے ہوئے بھی سوما کی چیخ نکل گئی درد کے مارے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے خرم نے ازراہ ہمدردی میں پوچھا جسکا سومانے الٹا ہی مطلب لیا۔۔۔ نہیں جھوٹ موٹ کے ڈرامے کر رہی ہوں اور تپتے ہوئے پاؤں کو کھینچا اور کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگی خرم نے سہارا دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو جھٹک کر خود اٹھنے کی کوشش میں آنسو جو ر کے ہوئے تھے تکلیف کی شدت سے چھلک پڑے ابھی کوشش کر رہی تھی کہ دو مضبوط ہاتھوں نے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔۔ آہ یہ کیا کر رہے ہیں اتاریں مجھے شیشی سیپ ایک لفظ نہیں اور۔۔۔ پلیز کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا ہم اوپر اپنے روم میں جا رہے ہیں اور باقی سب اپنے اپنے رومز میں ہیں۔۔۔ روم میں لیکن روم میں تو نہال ہو گا پلیز خرم اتاریں نہ۔۔۔

خاموش ہو جائیں نہیں تو یہیں گرد و نگافففف طرم خان شرم کریں میں کہہ رہی ہوں اتاریں مجھے نہیں تو نہیں تو۔۔ کیا نہیں تو۔۔؟؟؟ خرم اب فرسٹ فلور پہ پہنچ چکا تھا اور پوچھا اس سے پہلے کہ وہ دونوں اپنے روم تک پہنچتے سومانے جن ہاتھوں سے پہلے خرم کا کالر پکڑ رکھا تھا اب اسی ہاتھ میں خرم کے بال تھے نہیں تو یہ اتاریں اب مجھے۔۔ افففف جنگلی لڑکی چھوڑو میرے بال اب تو بالکل بھی نہیں اتاروں گا مرد کا بچہ ہوں اتنی سی تکلیف تو برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔ اور میں تو جیسے جانور کی اولاد ہوں جو یہ درد نہیں برداشت کر سکتی افففف خرم پلیز اتار دیں۔۔

اب تو دیکھیں روم بھی آگیا پلیز نہال کیا سوچے گا۔۔ یہی کہ اسکے بابا اسکی ماما سے کتنا پیار کرتے ہیں خرم نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔۔ بہت ہی فضول انسان ہیں آپ میں کہہ رہی ہوں اتاریں مجھے بھاڑ میں گئی موج جب میں اپنوں کی بے اعتنائی برداشت کر سکتی ہوں تو یہ زرا اسی تکلیف کیا چیز ہے غصہ تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا ساتھ ہی خرم کے بالوں پہ سوما کے ہاتھ کا دباؤ بھی۔۔۔ فضول سوچوں کو اپنے دماغ سے نکال پھینکیں اس سے پہلے کہ میں آپکو نیچے پھینکوں خرم نے بھی غصہ ہوتے کہا۔۔ ابھی دونوں کی بحث مزید بڑھتی کہ دروازہ کھول گیا سوما جس نے خرم کے بال

پکڑے ہوئے تھے فوراً چھوڑے جبکہ خرم انتہائی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتا اندر بڑھا اور احتیاط سے
سوما کو بیڈ پہ بٹھایا تمہاری بھابھی کی فرمائش تھی کہ انہیں بھی نہال کی طرح گود میں اٹھایا جائے
میں نے تو بس وہی پوری کی ہے۔۔۔ ہی ہی ہی سچ میں بھابھی! کیسا لگا پھر یہ ایکسپیرینس سارہ نے
ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ سوما کے تو کاٹو تو جسم میں خون ہی نہیں والی حالت تھی شرمندگی اتنی تھی
کہ آنکھیں ایک دم برس پڑیں۔۔۔ ارے ارے یہ کیا خرم جو سوما کے پاؤں پہ مالش کے لیے بام لے
کر آرہا تھا ایک دم سوما کے رونے پہ گھبرا گیا سارہ بھی فوراً آگے بڑھی۔۔۔ سوری بھابھی میں تو مذاق
کر رہی تھی آپکو برا لگ گیا۔۔۔ اوہو دوسارو ایسا کچھ نہیں ہے پاؤں میں موج آگئی ہے انکے۔۔۔
بہت درد ہو رہا ہے کیا اور پاؤں پکڑا ہی تھا کہ سوما نے غصہ اور ناراضگی سے نا صرف خرم کا ہاتھ
جھٹکا بلکہ اپنا پاؤں بھی بھی کھینچ لیا آہ۔۔۔ کتنا جھوٹ بولتے ہیں آپ زرا بھی آپکو شرم نہیں آتی
کب میں نے آپکو کہا کہ مجھ مجھے آنسوؤں اور شرم کی وجہ سے بات بھی پوری نہیں ہو پارہی تھی
۔۔۔ ماما مت روئیں نہ۔۔۔ نہال جو اتنی دیر سے سب دیکھ رہا تھا سوما کے رونے پہ پریشان ہوتے
ہوئے اسکے قریب ہوا۔۔۔

اور اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے سوما کے آنسو پونچھنے لگا۔۔۔

سومانے اپنے آنسو ایک دم صاف کیے اور نہال کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔۔۔ نہیں ماما کی جان ایسے نہیں کرتے اور دیکھیں ماما بھی نہیں رو رہی اور اسکی گرین پانی سے بھری آنکھوں کو چوم لیا۔۔۔ ماما! آپکو درد ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟ نہیں بالکل بھی نہیں میرا نہال جو میرے پاس ہے میرے قریب ہے تو ماما کو درد کیسے ہو گا۔۔۔ سومانے تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے نہال کے گرد اپنے بازو لپیٹتے اسے اور قریب کرتے کہا جبکہ خرم ایک بار پھر سوما کے پاؤں کو پکڑے اس پہ مالش کرنے لگا تھا جبکہ سارہ چپکے سے اس یادگار لمحے کو اپنے سیل فون میں قید کر رہی تھی کسی اچھے وقت پہ اسکو سب کے سامنے پیش کرنے کے لیے جہاں ماں، بیٹے مسلسل ایک دوسرے کو پیار کرنے میں لگے تھے تو وہیں شوہر اپنی زوجہ کی خدمت کر رہا تھا کہ خرم کے ہاتھ کا دباؤ ہلکا سا بڑھا۔۔۔ آہ۔۔۔ کیا ہو اما نہال نے فوراً اپنے ہاتھ ماں کے گال پہ رکھے کچ کچھ نہیں سومانے انھی ہاتھوں کو تھامتے ان پہ پیار کیا۔۔۔ خرم نے بھی سوما کی طرف معذرت خواہ انداز میں دیکھا۔۔۔ جسے سومانے خاطر میں نہ لاتے ہوئے منہ پھیر لیا۔۔۔ سارو جاؤ دیکھو ڈاکٹر (عمار) آئے یا نہیں۔۔۔ آں جج جی سارہ جو

مزے سے ویڈیو بنا رہی تھی ایک دم سے گھبرا گئی۔۔۔ تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟ اور یہ کر کیا رہی ہو؟
ماما صحیح کہتی ہیں ہر وقت فون میں لگی رہتی ہو۔۔۔ وہ وہ بھیا میں تو سارہ منمنائی۔۔۔ میں جاتی ہوں
کہہ کر فوراً باہر کو بھاگی مبادا کہیں سیل ہی نہ مانگ لیں باہر نکلتے ہی ویڈیو سیو کی اور ہنستے ہوئے نیچے
کو عمار کو بلانے چلی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

سوما! خرم نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے آہستگی سے اسے پکارا اتنی دیر سے دونوں ماں بیٹے کو آپس
میں لگے دیکھ رہا تھا اتنی دیر تک کب انگور نس برداشت ہونی تھی اس سے اپنی۔۔۔ سومانے ایک
نگاہ غلط ڈال کر پھر اپنا رخ نہال کی جانب کر لیا تھا جو سوما کا ساتھ پاتے ہی نیند کی وادی میں جانا
شروع ہو گیا تھا لیکن بولنا پھر بھی جاری تھا۔۔۔ خرم نے آہستہ سے سوما کے بالوں پہ پیار کیا تو وہ جو
لا پرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلسل خرم کو انگور کر رہی تھی ایک دم سے گھبرا کر کروٹ لے
بیٹھی۔۔۔ خرم جو اس کے قریب ہی تھا اس کے کروٹ لینے سے رہا سہا فاصلہ بھی ختم ہو گیا۔۔۔ خرم

نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے خود سے قریب کرتے آہستہ سے اسکے کان میں
سوری بولا۔۔۔ پلیز نہال۔۔۔ سو گیا ہے وہ۔۔۔

خرم نے اپنے پیار کی ایک اور مہر اسکے ماتھے پہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ سوما جو پہلے ہی اتنے قرب پہ
گھبرائی ہوئی تھی اس حرکت پہ تو نظر بھی نہ اٹھا سکی لال پڑتے چہرے سے فاصلہ بڑھانے کی
کوشش کی۔۔۔ خرم نے لب دباتے ہوئے اپنے بازو کا حصار ختم کیا

کب تک خود کو مجھ سے دور رکھیں گیں ایک دن دیکھ لیجیے گا اسی قرب کے لیے ترسیں گیں خرم
یہ کہتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔۔ سوما جو پھر سے کروٹ لے چکی تھی اس بات پہ اٹھتے ہوئے بیٹھ گئی اور
خرم کو گھورنے لگی۔۔۔ آخر کو وہ بھی سوما تھی زیادہ دیر تک ایک ہی موڈ میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔
آپ کو کیا لگتا ہے اس طرح سے مجھے بلیک میل کر کے مجھے امپریس کر لیں گے۔۔۔ اونہہ بھول
ہے یہ آپ

کی۔۔۔ ہمیں کسی کو امپریس کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے جبکہ ہمیں پتہ ہے کوئی ہماری ان آنکھوں پہ دل و جان سے فدا ہے خرم نے شرارت سے جھکتے ہوئے سوما کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے دیکھ کہا۔۔۔ اور سوما جو اسکے اس طرح دیکھنے پہ واقعی ایک لمحے کو خرم کی کالی سیاہ ذہانت سے بھرپور آنکھوں میں گم ہونے ہی لگی تھی کہ اسکی بات سن کر چونکی اففف اس کمبخت کو کیسے پتہ چلا دھڑکتے دل کو بھی ڈانٹتے ہوئے خاموش کروایا مگر دھڑکن کب خاموش رہتی ہے۔۔۔ خوش فہمی بہت ہے آپکو۔۔۔ سچ میں خوش فہم تو بہت ہوں دیکھیں نہ مجھے یہ خوش فہمی بھی لاحق ہے کہ جلد یابدیر مگر سوما شہاب اوہ سوری بلکہ سوما خرم شہاب بہت جلد مابدولت کی محبت کا دم بھرتی نظر آئیں گیں سوما کے ساتھ آڑا تر چھا لیٹتے ہوئے خرم نے ایک بار پھر اسے چھیڑا۔۔۔ او نہ اتنا خوش فہم ہونا بھی ابھی بات نہیں ہے مسٹر طرم خان اور اب براہ کرم میری جگہ سے اپنے ٹھکانے پہ جائیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ خوابوں میں بھی تو مجھے دیکھنا ہے تو یونہی دیکھ لیں یا خرم نے کہنی کے بل لیٹتے ہوئے آنکھوں میں شرارت بھرتے کہا۔۔۔ سوما نہ چاہتے ہوئے بھی خرم کی اس بات پہ اپنی ہنسی نہ روک سکی۔۔۔ بس کر دیں اتنے برے دن نہیں آئے میرے کہ دن بھر

جو صورت برداشت کروں اسکو خوابوں میں دیکھو ساتھ ہی پہلو میں لیٹے نہال کے بالوں کو پیچھے کیا اور اسکے گالوں پہ پیار کیا۔۔۔ اٹھ بھی جائیں اب آپ۔۔۔ بہت پیار کرتی ہیں نہال سے اچانک خرم نے پوچھا۔۔۔ "بہت" چھوٹا لفظ ہے میرے نہال سے پیار کو بیان کرنے کے لیے۔۔۔ کیسا لگتا ہے آپکا نہال آپکو۔۔۔؟؟؟ اب کہ سومانے چو نکتے ہوئے خرم کی جانب دیکھا۔۔۔ کیا مطلب کیسا لگتا ہے۔۔۔ میرا بیٹا ہے تو اچھا ہی لگتا ہو گا نہ خرم کی دماغی حالت پہ شک کرتے ہوئے سومانے کہا۔۔۔ نہیں میرا مطلب لو کنگ وانز کیسا لگتا ہے آپکو۔۔۔ خرم کیا ہو گیا ہے آپکو۔۔۔ کہیں میری بے اعتنائی کا صدمہ تو نہیں لگ گیا سومانے چوٹ کی خرم کی خوش فہمی پہ۔۔۔ یار بتائیں تو۔۔۔ بہت پیارا لگتا ہے بہت کیوٹ ہے۔۔۔ تبھی ہر وقت اس پہ پیار آتا رہتا ہے منہ بناتے ہوئے خرم نے کہا۔۔۔ ظاہر ہے اتنے پیارے کیوٹ سی صورت پہ پیار ہی آئے گا نہ سومانے ہنستے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نہال کو پیار کیا۔۔۔ تو پھر اس صورت نے کونسا گناہ کیا ہے جسکی طرف آپ نظر کرم ہی نہیں کرتیں جبکہ یہ آفت میری ہی کا پی ہے۔۔۔ سوما جو نہال کے گال پہ پیار کر رہی تھی خرم کی بات سن کر نہ صرف چونکی بلکہ فوراً سیدھے ہوتے ہوئے کہا لا حول ولا قوۃ۔۔۔ آپ سے اسی طرح کی فضولیات کی امید رکھی جاسکتی ہے۔۔۔ ہاں تو جب وہ پیارا لگ

سکتا ہے تو میں کیوں نہیں خرم نے تو آج تہیہ ہی کر لیا تھا کہ سوما کے دل میں اپنی اہمیت جان کر ہی رہنی ہے۔۔۔ سوما جو پہلے خرم کو دیکھ رہی تھی اب ہنستے ہنستے اسکا برا حال ہو گیا تھا۔۔۔ اففف خرم کیا ہو گیا ہے آج آپکو۔۔۔ دماغ خراب ہو گیا ہے میرا۔۔۔ سوما کا اس طرح ہنسنا بہت بری طرح کھلا تھا خرم کو جسکے احتجاج میں ایکدم غصہ کھاتے ہوئے اٹھ پڑا۔۔۔ سو جائیں سکون سے آپ۔۔۔ اچھا ناراض تو نہ ہوں نہ سومانے اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کرتے کہا۔۔۔ یہی تو مصیبت ہے آپ سے ناراض ہو نہیں سکتا جاتے جاتے خرم نے رک کر سوما سے کہا۔۔۔ اور سوما جو اتنی مشکل سے اپنی ہنسی روک رہی تھی قہقہہ لگا کر ہنس دی۔۔۔ خرم نے سنجیدگی سے اسے ہنستے دیکھ کر قدم اپنی طرف کے بیڈ کی طرف بڑھائے۔۔۔ اور کروٹ بدل کر خاموشی سے لیٹ گیا۔۔۔ سوما کو ایکدم احساس ہوا کہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے اور کچھ بھی تھا اس پاگل شخص کو ناراض تو وہ بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ ناراض ہو کر سو رہے ہیں نہ۔۔۔ سوما پلیز سو جائیں خرم نے ایکدم سنجیدگی سے کہا تو سوما جو یہ سب بھی خرم کا ڈرامہ سمجھ رہی تھی اٹھ کر بیٹھ گئی آپ سچ مچ مجھ سے خفا ہو کر سو رہے ہیں خرم۔۔۔ خرم جی سنیں نہ۔۔۔ کہانا سو جائیں۔۔۔ سوما کو پھر سے خرم میں اسی خرم کی جھلک نظر آئی جو نکاح کی رات غصہ کرتے آئی تھی۔۔۔ جو تب بھی سوما سے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

برداشت نہ ہوا تھا اور اب بھی خرم کے لہجے نے اسکی آنکھوں کو نم کر دیا تھا خاموشی سے آنسوؤں کو بہاتے ہوئے سومانہال کو خود سے لپٹاتے ہوئے لیٹ گئی۔۔

ادھر خرم سے اب سوما کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا بالآخر غصہ میں اٹھ بیٹھا۔۔ کیا مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ یہی تو چاہتی ہیں نہ آپ کہ آپ سے دور رہوں۔۔۔ مت کروں آپ سے فضول باتیں میری محبت آپکو فضول لگتی ہے تو پھر اب اس طرح رونے کا مطلب۔۔۔ سوما سے تو پہلے ہی خرم کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی تھی ایسے الفاظ نے تو اسکی رہی سہی کسر بھی نکال دی تھی فوراً اٹھی اور روتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی اتنا بھی خیال نہ کیا کہ اسکے پاؤں میں موچ آئی ہوئی ہے۔۔۔

اففففففف یار خرم وہیں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔ دوسرے ہی لمحے نہال کا لحاف درست کرنے کے بعد وہ بھی کمرے سے باہر تھا اب اسکا رخ ٹیرس کی طرف تھا ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی سوما سے اپنی مخصوص جگہ پہ بیٹھی آنسو بہاتی ملی۔۔۔ پہلے تو دیکھتا رہا اور پھر اسکے ساتھ جڑ

کر بیٹھتے ہوئے اسکے کندھے پہ اپنا بازو پھیلانے کی کوشش کی جسے سومانے جھٹک دیا۔۔۔ کیوں آئے ہیں اب یہاں جائیں سو جائیں آپکو نیند آرہی تھی ناروتے ہوئے کہا رونے اور ٹھنڈ کی وجہ سے چہرہ اور ناک سرخ ہو گئے تھے آنسوؤں کے ساتھ ساتھ ناک سے بھی پانی بہہ رہا تھا۔۔۔ خرم نے اپنی جیب میں رومال نکالنے کی کوشش کی مگر ہائے ری خرم کی عادت کہ رومال ہمیشہ بھول جاتا تھا یا پھر کہیں نہ کہیں پھینک بیٹھتا تھا۔۔۔ یار رومال تو نہیں ہے۔۔۔ اس سے اپنا چہرہ اور ناک صاف کر لو اسی کے دوپٹے کے پلو کو سوما کو تھماتے ہوئے بیچارگی سے کہا تو سومانارا ضلگی اور غصے کے باوجود ہنس پڑی اور اپنا دوپٹہ اسکے ہاتھ سے کھینچا۔۔۔ کہتے ہیں کڑی ہنسی تو سمجھو پھنسی تو کیا میں سمجھ لوں کہ آپ پھنس چکی ہیں؟؟ خرم نے معصوم سی صورت بناتے کہا۔۔۔ آپ نے پھر مجھے ڈانٹا آنسو بھری آنکھوں سے دیکھتے کہا سوما کو یاد آیا کہ وہ کیوں باہر آئی تھی تو شکایت لبوں پہ آگئی۔۔۔

ڈانٹ ڈپٹ بھی تو وہیں ہوتی ہے نہ جہاں اپنائیت ہو پیار ہو اور آپ مانیں یا نہ مانیں یہاں تو صرف پیار ہی پیار ہے آپکے لیے خرم نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

اونہ صرف لفاظی پیار ہی پیار ہے ورنہ آپ تو یہ بھی کہتے ہیں آپ مجھ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتے
اور ابھی اندر جو ہوا وہ سب پیار تھا خفگی سے منہ پھلائے کہا۔۔۔

خرم تو اسکی اس ادا پہ دل سے وارے نیارے ہو گیا۔۔۔ سچ کہہ رہا ہوں ناراض نہیں تھا بس غصہ
آگیا تھا زرا سا سر کو کھجاتے ہوئے شرمندگی سے کہا۔۔۔ زرا سا وہ زرا سا تھا آپ کے اس زرا سے
غصے کی وجہ سے میں یہاں سو جا ہوا پاؤں لیکر ٹھنڈ میں بیٹھی ہوں۔۔۔

اوہو وومائی سویٹ وچ ادھر آئیں خرم نے اپنی شال میں اسے لپیٹتے ہوئے آہستہ سے اسکے سر پہ
پیار کیا۔۔۔ کوئی اپنی زندگی سے بھی ناراض ہوا ہے اسکے چہرے کا رخ اپنی طرف کرتے پیار سے
کہا۔۔۔ آپ ہوئے تھے نہ ابھی مجھ سے سومانے دو بدوا اسکے سینے سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔

اب کیا ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ناراض ہوا کرو گی۔۔۔ سر کو اس پہ جھکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔
آپ ہمیشہ ایسے ہی غصہ کیا کریں گے۔۔۔؟؟

غصہ کرنے ہی کب دیتی ہیں آپ۔۔۔ اس سے پہلے کہ میں غصہ کروں آپ کی یہ جو بھوری آنکھیں
ہیں نہ وِج والی پانیوں سے بھر جاتی ہیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ ارے ارے۔۔۔ بس کہہ رہی
چھوڑیں مجھے کبھی سویٹ کے ساتھ چڑیل بلاتے ہیں کبھی آنکھوں کو چڑیل سے ملا رہے ہیں۔۔۔
میں تو چڑیل ہوں نہ تو بس جا رہی ہوں میں بھی کسی بھوت پریت کے پاس۔۔۔

شٹ اپ سوما خرم کا غصہ ایک پل میں پھر سے عود کر آیا۔۔۔

سوما جو مذاق کر رہی تھی پھر سے گھبرا گئی اب تو اس نے ایسا کچھ کہا بھی نہیں تھا کہ وہ غصہ ہوتا تو
پھر۔۔۔ پریشان نظروں سے خرم کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

ممم میں نے کیا کیا اب۔۔۔



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(قسط 14 تا 18)

از "ایس۔ اے۔ یوسف"



تائی ماں اپنی مخصوص جگہ پہ بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں زبان پہ تو ورد جاری تھا مگر نگاہیں کس غیر مرئی نقطہ پہ مرکوز تھیں یوں لگ رہا تھا کسی گہری سوچ میں گم ہیں۔۔۔ سومانہال کی انگلی تھامے نیچے آرہی تھی نظر تائی اماں پہ ہی تھی وہ انکے پاس آکر بیٹھ بھی گئی تھی لیکن انہیں احساس نہیں ہوا تھا۔۔۔ تائی اماں! سومانے دھیمے سے پکارا ساتھ ہی کندھے پہ ہاتھ بھی رکھا آں ہاں غازی۔۔۔ کیا ہوا چونکتے ہوئے سوما کو دیکھا۔ کیا سوچ رہی ہیں تائی اماں سومانے پیار سے پوچھا۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں بس آج غازی کی بہت یاد آرہی ہے نجانے کیا بات ہے کچھ دن سے اسکو لیکر دل بہت پریشان سا ہے نجانے میرا بچہ ٹھیک بھی ہے کہ نہیں دیارِ غیر

میں جا کر ایسا بیٹھ گیا ہے کہ بوڑھی ماں کو بھی بھلا دیا ہے اپنی سبز آنکھوں میں آئی
نمی کو دوپٹے کے پلو سے صاف کرتے کہا۔۔۔

پریشان نہیں ہوں غازی بھائی ٹھیک ہونگے۔۔۔ اور آپکو انکی یاد آرہی ہے نہ تو کال پہ
بات کر لیں ان سے آپکو بھی تسلی ہو جائے گی۔۔۔ کیا بات کروں میرے بچے یہ جو
تمہارا میاں ہے نہ یہ ہمیشہ خود بات کر لیتا ہے لیکن مجال ہے کہ میری بات کروا دے
میرے بچے سے ، کتنا ناراض ہوئی تھی میں عمار کی شادی پہ نہ آنے پر مگر اس لڑکے
نے میری بات نہ کروائی اسکے بعد بھی کتنا روتی رہتی ہوں مگر یہ نہیں سنتا۔۔۔
اچھا تو آپ مجھے انکا نمبر دیں میں بات کرواتی ہوں آپکی ان سے۔۔۔
تائی اماں کی آنکھوں میں چمک بھر گئی تھی سوما کی بات سن کر۔
سچ میں؟؟؟

بچے تم میری بات کروا دوگی یا اپنے میاں کی طرح بس خالی خولی کا لارا لگاؤ گی تائی
اماں نے مشکوک نظروں سے سوما کو دیکھتے پوچھا۔۔۔ ارے نہیں تائی اماں میں ابھی
بات کرواتی ہوں آپکی آپ نمبر تو دیں سوما نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چل جا میرا پاندان اٹھا کر لا۔۔۔ ہائیں تائی اماں پاندان کا کیا کرنا ہے سومانے
اچنبھے سے پوچھا ارے لڑکی سوال بہت کرتی ہے جالا تو سہی۔۔۔ یہ لیس سومانے لا کر
پاندان انکے حوالے کیا۔۔۔ اور انھوں نے کتھے چونے کی پلیٹوں کے نیچے سے نکال کر
ایک کاغذ سوما کو تھمایا یہ لو ملاؤ نمبر۔۔۔ یہ نمبر یہ نمبر ہے غازی بھائی کا۔۔۔؟؟؟ سوما
نے چٹھ پہ نظر دوڑاتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔ ہاں ہاں یہی ہے نمبر تمہارے
میاں نے کہا تھا کہ کسی کو نہ بتاؤں اس نمبر کے متعلق لیکن اب جب وہ نہیں
کروائے گا بات تو مجھے یہ تو کرنا ہے نا۔۔۔ جبکہ سوما ایک بار پھر نمبر دیکھ کر پریشان
تھی۔۔۔ تائی اماں آپ تھوڑا سا ویٹ کریں میں ابھی آتی ہوں اور یہ کہہ کر سومانے
قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے دل میں دعا کرتی جا رہی تھی کہ خرم کا لا کر کھلا ہو
یا چابی ہی موجود ہو لیکن بری قسمت کہ ایسا نہیں ہو پایا۔۔۔
اس دن میں نے انکے لا کر میں کچھ ڈاکو منٹس دیکھے تھے جن پہ مجھے غازی لکھا نظر آیا
تھا۔۔۔ کیا تھے وہ کاغذات؟؟؟

اور یہ نمبر یہ نمبر تو۔۔۔ اففففف یہ طرم خان ایک مسٹری بنتے جارہے ہیں میرے لیے تو۔۔۔ اور میں اب تائی اماں کو کیا کہوں کیسے انھیں بتاؤں کہ انکے لاڈلے بھتیجے نے انھیں ابروڈ کا نہیں پاکستان کا نمبر دیا ہوا ہے وہ بھی غازی کا کہہ کر۔۔۔

ارے بچے کیا ہوا تم نے ملایا نہیں فون یا تمہارے میاں کی طرح تمہارا بھی رابطہ نہیں ہو رہا میرے بچے سے۔۔۔ شائستہ، شائستہ ادھر آؤ دیکھو ان سبکو میرا تو دل ہولا جا رہا ہے تم مانو نہ مانو میرا غازی ٹھیک نہیں ہے تائی اماں کے ایک دم اوسان خطا ہونے لگے تھے روما جلدی سے عمار کو فون کرو۔۔۔ اور سوما تم پانی لے کر آؤ بھابھی کچھ نہیں ہوا ہمارے غازی کو۔۔۔ خرم آتا ہے تو آپکی بات کرواتی ہوں آج غازی سے۔۔۔ یہ پانی پی لیں پہلے سوما کے ہاتھ سے گلاس لیتے کہا۔۔۔ چچی جان میں نے کال کر دی ہے عمار ابھی اوٹی میں ہیں۔۔۔ ہم ہم خود انھیں ہاسپٹل لے چلتے ہیں۔۔۔

ارے تمہیں ہاسپٹل کی پڑی ہے اور مجھے میرے بچے کی۔۔۔ تائی اماں یہ لیں کال مل گئی ہے ہیلو!

اسلام علیکم!

میں پاکستان سے بات کر رہی ہوں آپ غازی بھائی ہیں نا۔۔۔ جی جی یہ لیں بات کریں
آپ تائی اماں غازی آن لائن ہیں۔۔۔ غازی! میرے بچے! ماں کی آنکھوں کی ٹھنڈک
کیسے ہو تم؟ کہاں ہو؟ ماں کو پردیس جا کر بھول گئے فرط جذبات سے تائی اماں سے
بات کرنا مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ ماں! کیسی ہیں آپ؟ آپکا غازی پوری دنیا کو بھول سکتا
ہے لیکن اپنی ماں کو نہیں غازی کی جذبوں سے بھرپور تائی اماں کے کانوں سے ٹکرائی
تو انکے دل پہ سکون کی پھوار پڑنے لگی۔۔۔ اب آجاؤ غازی! لوٹ آئے بچے نہیں تو
تمہاری ماں تمہاری راہ تکتے تکتے ہی آنکھیں موند لے گی۔۔۔ ایسی باتیں مت کریں
ماں آپ ہی تو میرا سب کچھ ہیں کیا میں آپکے بناء جی سکتا ہوں آپ پریشان نا ہوں
بس اپنے غازی کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔۔۔ ماں فون رکھتا ہوں بہت کام ہوتا ہے
یہاں بھگے لہجے میں خرم نے اپنی بات مکمل کر کے بناء تائی اماں کی بات سننے کا
ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔ تائی اماں جو پہلے بات نہ ہونے پہ رو رہی تھیں اب وہ غازی
کی آواز سن کر روئے جا رہی تھیں۔۔۔ نجانے شائستہ میرا بچہ کس حال میں ہے کتنا
دکھی، پریشان لگ رہا تھا۔۔۔ اللہ میرے بچے کو اپنی امان میں رکھنا۔۔۔ بھابھی اب تو

چپ ہو جائیں طبعیت خراب ہو جائے گی چلیں اٹھیں اپنے کمرے میں چلیں روماتم
بھابھی کے لیے ایک گلاس دودھ گرم کر کے لاؤ اور سوماتم آکر انکا سر دباؤ۔۔۔
اور میں کیا کرومام۔۔۔؟؟ نہال نے سبکو کام پہ لگاتے شائستہ سے پوچھا۔۔۔ آپ تو ایسا
کریں یہاں آئیں اور اپنی بڑی مام کی گود میں بیٹھ جائیں۔۔۔ اور اپنی بڑی مام سے
پیاری پیاری باتیں کریں شائستہ بیگم نے نہال کو بھابھی بیگم کی گود میں بٹھاتے
کہا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ادھر سوما خرم کے انتظار میں تھی کہ آخر یہ معمہ ہے کیا اور یہ تبھی پتہ چلتا جب خرم
یہاں ہوتا اب شام تک انتظار کرنا پڑے گا سوما کمرے میں آکر ایک جگہ سے دوسری
جگہ مسلسل چکر کاٹتی پھر رہی تھی کہ دروازے پہ دستک ہوئی سوما جو خود ہی سے
باتیں کر رہی تھی دروازے کی دستک پہ چونکی اور مڑ کر دوازہ دیکھا۔۔۔ آجائیں بھی
کھلا ہے دروازہ۔۔۔ آپ یہاں! کہیے کیسے آنا ہوا انتہائی روکھے انداز میں پوچھا۔۔۔ اندر
آنے کو نہیں کہو گی روماجو بہت مشکل سے اپنا بھاری بھر کم وجود سمیٹ کر آج ہمت

کر کے اوپر آئی تھی پھولے سانس کے ساتھ بولی۔۔۔ اوہ سوری میں تو بھول ہی گئی تھی آپکی حالت آئیں پلینز بیٹھیں۔۔۔ روما سوما کے اس انداز پہ ہی خوش ہو گئی تھی اسے لگا شاید اپنے بھانجی، بھانجی کی متوقع آمد کی وجہ سے ہی وہ نرم پڑ گئی ہے لیکن یہ اسکی بھول تھی اسکی غلط فہمی سومانے اگلے ہی جملے میں ختم کر دی۔۔۔ رومانہ بھابھی آج آپ پہلی بار ہمارے کمرے میں آئیں ہیں کہیے کیا پیس گیس؟؟؟

اور روما تو سوما کے طرزِ مخاطب پہ ہی حیران رہ گئی تھی۔۔۔ رومانہ بھابھی؟؟؟

رومانے سوما کے الفاظ دہرائے دل و دماغ میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔۔۔

سعدی! کیا ہمارے بیچ اور کوئی رشتہ نہیں بچا جو تم ایسے کہہ رہی ہو۔۔۔ ایک بار معاف کر دو اپنی آپو کو مجھے کب کچھ معلوم تھا گڑیا۔۔۔

مجھے اس وقت جو صحیح لگا وہ کر دیا لیکن غلطی ہوئی مجھ سے مانتی ہوں۔۔۔ بڑی بہن تھی تمہاری ایک بار تو مجھے پہلے تم سے بات کرنا چاہیے تھی لیکن پلینز اب ایسے مت کرو۔۔۔ میرا دل خون کے آنسو روتا ہے تمہاری بیگانگی دیکھ دیکھ کر۔۔۔

اوہ پلیز اپنے یہ ڈرامے اب میرے ساتھ مت کریں اور جائیں یہاں سے۔۔۔ سکون سے رہنے دیں مجھے یہاں تو، گھر سے، ماما کی نظروں میں تو گرا دیا ہے کیا اب یہاں بھی ایسے بی ہیو کر کے خود کو معصوم ثابت کر کے مجھے برا بنانا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟؟ سوما نے سفاکی سے کہتے ہوئے انتہا کر دی تھی۔۔۔ سعدی تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ میں نے جانتے بوجھتے کیا وہ سب رومانے آگے بڑھ کر پیار سے اسکے ہارہ تھامنے چاہے جسے سوما نے غصہ سے جھٹک دیے رومانے آنکھوں سے آنسو جھڑی کی صورت بننے لگے۔۔۔ مسز عمار میں نے کہا جائیں یہاں سے سوما نے ایک بار پھر غصہ سے کہا۔۔۔

روما جو بہت مشکل سے خود کو کنٹرول کیے ہوئے تھی سوما کے ایسے رویے سے دل برداشتہ ہو کر روتی ہوئی کمرے سے نکلی سر میں الگ درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں نیچے پہنچتے پہنچتے اسکی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔ سر کو تھامے اندر کی جانب بڑھ ہی رہی تھی کہ اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا کچھ پکڑنے کو ہاتھ بڑھایا لیکن بے سود وہیں پہ گرتے ہوئے بس ہلکی سی آواز نکلی تھی ماما! ارے رومانے کیا ہوا شائستہ بیگم ایکدم

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

چینتے ہوئے دوڑی اور روما کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔ بھابھی، سوما، شجی جلدی آؤ۔۔۔ سب انکی آواز پہ دوڑے آئے کیا ہوا۔۔۔ بھابھی! ماما کیا ہوا بھابھی کو شجی نے روما کی پلز چیک کرتے پوئے پوچھا۔۔۔ پتا نہیں ابھی اوپر سے آرہی تھی کہ ایکدم چکر آیا شاید۔۔۔ شائستہ بیگم نے بھی گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

سوما بھی ہنگامہ سا سنکر نیچے آئی تو وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی اور آہستگی سے پکارا

آپو۔۔۔!

سوما بیٹا جلدی سے پانی لاؤ شائستہ بیگم نے سوما کو ایک جگہ جمے دیکھا تو پکارا۔۔۔ ججی جی وہ بھی اٹے پاؤں کچن کو دوڑی۔۔۔ آپو! آپو! اٹھیں پانی ہیں روتے ہوئے سوما نے پکارا لیکن شاید اب دیر ہو چکی تھی روما ہوش کی دنیا سے جا چکی تھی جلدی کریں انھیں ہاسپٹل لیکر جانا پڑے گا انکا بی پی ہائی ہے اور اس کنڈیشن میں یہ خطرے کی بات ہے شجی فوراً گاڑی نکالنے باہر بھاگا، سوما اور شائستہ بیگم نے جیسے تیسے کر کے اسے گاڑی تک پہنچانے کی کوشش کی لیکن بے سود تھا بالآخر شجی کو خود ہی آنا پڑا بے ہوش بھابھی کے وجود کو اٹھاتے ہوئے جہاں ایک جھجک آئی تھی وہیں انکی زندگی کا سوچ کر

فوراً انھیں بازوؤں میں اٹھا کر گاڑی کی بیک سیٹ پہ احتیاط سے لٹایا شائستہ بیگم پیچھے بیٹھی تھیں جبکہ تائی اماں کو فرنٹ سٹ پہ بٹھایا وہ جو صبح غازی کو لیکر پریشان تھیں اب بڑے بیٹے کی آنے والی پہلی خوشی کو اس حال میں دیکھ کر سکتے سی کیفیت میں تھیں۔۔۔

سوما کو گھر پہ چھوڑ دیا تھا کہ نہال پیچھے اکیلا ہو جائے گا سارہ بھی نہیں تھی گھر پہ جو خیال رکھ لیتی۔۔۔

سوما تم عمار کو فون کر دینا شائستہ بیگم نے جاتے جاتے کہا۔۔۔ جبکہ سوما کو اپنی کچھ دیر پہلے ہوئی روما کے ساتھ کی گفتگو یاد آئی تو وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی یہ کیا ہو گیا اللہ تعالیٰ میں نے ایسا تو کبھی نہیں چاہا تھا میں تو صرف اپنی آپو سے خفا تھی انکی ایسی حالت تو نہیں چاہی تھی۔۔۔ یا اللہ مجھے معاف کر دے اور میری آپو کو کچھ مت کرنا اور نہ ہی انکے بے بی کو سوما وہیں بیٹھی سجدے میں سر جھکا کر اللہ سے گڑگڑا کر دعا کر رہی تھی۔۔۔

کتنی دیر اسے اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے گزر چکی تھی لیکن احساسِ ندامت تھا کہ کم ہونے میں ہی نہیں آرہا تھا یہ احساس کہ آج اگر اسکی آپو اس حالت میں ہیں تو وجہ صرف اور صرف سوما کی ذات ہے جو لڑکی چیونٹی کو بھی تکلیف دینے کے بارے نہیں سوچ سکتی تھی آج اسکی وجہ سے اسی کی سگی بہن زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی۔۔۔

یا اللہ میرے زبان سے نکلے ان برے الفاظ کی سزا میری آپو کو مت دینا۔۔۔
اللہ تعالیٰ جی اگر کسی سزا، تکلیف کا حقدار کوئی ہے تو وہ صرف میں ہوں۔۔۔ میرے کیے کی سزا میری بہن کو مت دے چاہے تو بدلے میں میری جان لے لے لیکن میری آپو کو کچھ مت کرنا۔۔۔

روتے روتے سوما کی ہچکی بند چکی تھی کہ احمد صاحب، نہال کی انگلی تھامے اندر داخل ہوئے جہاں وہ گھلے گیٹ کو دیکھ کر حیران تھے وہیں وہ سوما کو اس طرح بچوں بیچ لان کے روتا دیکھ کر پریشان ہوئے تھے۔۔۔

نہال بھی احمد صاحب سے انگلی چھڑاتا ہوا اپنی ماں کے پاس بھاگا تھا۔۔۔

ماما، ماما!

کیا ہوا؟؟؟

آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟؟

احمد صاحب بھی سوما کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔۔

سوما بیٹا کیا ہوا ہے؟

ایسے اس طرح کیوں بیٹھی ہو اور رو کیوں رہی ہو؟؟؟

شائستہ، بھابھی...!

احمد صاحب نے اندر کی طرف رخ کر کے اپنی شریک حیات اور بھابھی کو آواز

لگائی۔۔۔

کسی کے نہ آنے پہ اب احمد صاحب بھی گھبرا گئے۔۔۔

سوما بچے کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ اور سب کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

جبکہ سوما اپنے حواسوں میں ہوتی تو کچھ بتاتی۔۔۔

ایکدم ہی احمد صاحب نے سوما کو جھنجھوڑتے ہوئے پکارا۔۔۔

سوما۔۔۔!!!

سوما نے چونکتے ہوئے احمد صاحب اور پریشان سے نہال کو دیکھا اور اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے ایک بار پھر رو پڑی۔۔۔

بیٹا! سب کہاں ہیں۔۔۔؟؟

ڈیڈ! وہ آپو!

ڈیڈ آپو کی کنڈیشن سیریس ہے انھیں ہاسپٹل لے کر گئے ہیں۔۔۔

ڈیڈ میری آپو کو کچھ ہوگا تو نہیں نا۔۔۔؟؟

احمد صاحب بھی روما کی طبیعت کا سن کر پریشان ہو گئے تھے لیکن سوما کو بھی سنبھلنا ضروری تھا اس لیے خود کو سنبھالا۔۔۔۔۔

میرے بچے اللہ خیر کرے گا اٹھو ابھی اندر چلو۔۔۔

نہیں ڈیڈ میں نہیں جاؤنگی۔۔۔

بری بات سوما دیکھو نہال بھی کتنا سہم گیا ہے اسے بھی چینج کرواؤ اور کچھ کھلاؤ۔۔۔

اور اسکے بعد روما کے لیے نمازِ حاجت پڑھ کر دعا کرو۔۔۔

سومانے نہال کو نم آنکھوں سے دیکھا اور اسکے گالوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پیار کیا۔۔۔
نہال اپنی تابو کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ انھیں کچھ نہ کریں وہ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔
کریں گے نہ۔۔۔؟؟؟
جھج جی ماما!

آپ مت روئیں ناام پلیرز یہ کہتے ہوئے نہال نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔

000

"ماما" شاہانہ بیگم جو ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روز کچھ دیر قیلولہ کی نیت سے لیٹی تھیں اور ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا ابھی انکی آنکھ لگی ہی تھی کہ ایک دم رومہ کی آواز سن کر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھیں۔۔۔

نجانے کیوں آج صبح سے ہی انھیں اپنی بچیوں کی یاد آرہی تھی یہاں تک کہ سعدی کی طرف بھی انکا دھیان جارہا تھا لیکن ذہن بار بار رومیا میں ہی جا کر الجھ رہا تھا آخر کو

تھیں تو ایک ماں ہی اور ایسا کب ہوا ہے کہ اولاد پہ کوئی کڑی آزمائش، کوئی مصیبت
آئی ہو اور ماں کے دل کو خبر نہ ہوئی ہو ابھی بھی انھیں رومہ کی آواز آئی تو یوں لگا
جیسے وہ تکلیف میں ہو اور انھیں ہی پکار رہی ہو۔۔۔

صبح ہی تو میری رومہ سے بات ہوئی ہے تب تو وہ ٹھیک تھی ویسے ہی میرا دل گھبرا رہا
ہے شاید اکیلے رہتے رہتے بہت وہمی ہو گئی ہوں۔۔۔

مگر یہ دل میرے اللہ۔۔۔

روما! میری بچی!

جانے کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے اے پروردگار!

اے رب کائنات!

اے اللہ میری اولاد کو میری رومہ کو اپنے امان میں رکھنا۔۔۔

میری بچی کو مصیبتوں پریشانیوں سے دور رکھنا۔۔۔

جانے کیا ہوا ہے جو ایسے لگا کہ رومہ نے پکارا ہے۔۔۔

شاہانہ بیگم! اٹھیں اور وضو کر کے جائے نماز بچھا کر نوافل کی نیت باندھ لی جب کبھی بھی وہ پریشان ہوتی تھیں تو ایسے ہی نوافل ادا کرتی تھیں اور اپنے رب سے اسکی بارگاہ میں اپنی پریشانیاں اپنی بے سکونی کو ختم کرنے کی دعا کرتی تھیں ابھی بھی ایسے ہی ہوا تھا نوافل کی ادائیگی کے بعد ابھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ ڈور بیل کی آواز نے انکے دل کو اور سہا دیا تھا نجانے کیوں انھیں لگ رہا تھا کہ کوئی بڑی مصیبت انکے گھر پہ، انکی بچیوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔۔۔

انھوں نے دعا کے لیے اٹھائے ہاتھ نیچے گرائے اور اٹھ کر گیٹ کی جانب بڑھیں دروازہ کھولنے پہ شازمہ کی پریشان صورت دیکھ کر انکے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوتے لگے۔۔۔

اما!

وہ۔۔۔ اما! گھر لوک کر دیں ہمیں ہاسپٹل کے لیے نکلنا ہے رومان گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

شازمہ کیا ہوا؟

ہاسپٹل کیوں جانا ہے؟؟

کون ہے ہاسپٹل میں؟؟؟

ماما پلیز وقت کم ہے ہمیں جلدی پہنچنا ہے آپ آئیں تو میں راستے میں سب بتاتی ہوں۔۔۔

لیکن پھر بھی کون۔۔۔؟؟

شازی۔۔۔

روم نم۔۔۔ روم تو ٹھیک ہے نہ؟؟ انھوں نے سہمے ہوئے دل سے شازمہ کی جانب دیکھتے پوچھا۔۔۔

شازمہ کے نفی میں سر کو ہلاتے اور اسکی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھا۔۔۔
اور سہارے کے لیے ہاتھ آگے کیا لیکن تب تک انکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا چکا تھا۔۔۔

پس منظر میں صرف انھیں شازمہ کے پکارنے کی آواز آرہی تھی وہ بھی آہستہ
آہستہ معدوم ہوگئی تھی۔۔۔

صبح تک تو وہ ٹھیک تھی پھر اچانک اتنی طبعیت کیسے بگڑ گئی شاہانہ بیگم نے شائستہ سے پوچھا جواب میں انھوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے بس یہی کہا

"اوپر سے آتے آتے ایکدم ہی روما کی طبعیت بگڑی"

خرم جو انہی کی طرف متوجہ تھا اوپر کا نام سن کر فوراً طیش میں آیا تھا لمحے کے ہزارویں سیکنڈ میں اسے ساری صورتحال سمجھ آگئی تھی۔۔۔

ہم تو خود پریشان ہو گئے تھے بس بھابھی دعا کریں کوئی نقصان ہوئے بغیر ہماری بچی بچ جائے۔۔۔

آپ لوگ یہیں رکیں میں کچھ دیر میں آتا ہوں بھابھی کی کنڈیشن جیسے ہی اسٹیبل ہو مجھے انفارم کر دیجیے گا۔۔۔

تم کہاں جا رہے ہو؟ عمار نے خرم کو جاتے دیکھ پوچھا۔۔۔

بس آتا ہوں زرا سا کام ہے ضروری نہ ہوتا تو رکتا۔۔۔

آپ پریشان مت ہوں اللہ پاک ضرور بہتر کرے گا وہ اپنے بندے کے ساتھ کبھی غلط نہیں کرتا۔۔۔ عمار کو حوصلہ دیتے اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے جبکہ دل و

oo

<http://primenovels.blogspot.com/>

اپنے دماغ میں بھرا زہر نکالتے ہوئے ایک بار بھی آپ نے انکے ، انکی کنڈیشن کے بارے میں نہیں سوچا کہ کیسے وہ آپکی اتنی تلخ باتیں برداشت کریں گیں۔۔۔

بولیں ، جواب دیں غصہ سے چیختے ہوئے سوما کو پیچھے دھکیلتے استفسار کیا۔۔۔

ممم میں نے کچھ نہیں۔۔۔

شٹ اپ، جسٹ شٹ اپ۔۔۔

خرم نے ایک بار پھر اسکے کندھوں میں اپنی انگلیاں گاڑتے غصے سے کہا۔۔۔

اپنی یہ تمام تر بکواس وہاں کہیے گا جسے آپکے خیالات کے بارے میں علم نہ ہو۔۔۔

آپکی کیا سوچ تھی، کیا چاہتی تھیں میں بہت اچھے سے گاہے بگاہے ان سے آگاہ ہوتا رہا ہوں۔۔۔

لیکن ایک بات کان کھول کر سن لیں اگر بھابھی یا انکے۔۔۔ کچھ ہوا تو یقین کریں

بچیں گیں آپ بھی نہیں۔۔۔

آپکا وہ حال کرونگا نہ کہ ساری زندگی یاد رکھیں گیں آپ خرم نے غصے سے پھنکارتے اسے چھپے کی اور دھکیلا۔۔۔

اور واپسی کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ سیل فون کی رنگ ٹون بجی۔۔۔
عمار کالنگ کے الفاظ سکرین پہ جگمگاتے نظر آئے تو اسکرول کرتے خرم نے کال اٹینڈ
کرتے ہوئے ایک قہر آلود نگاہ سوما کی طرف کی۔۔۔
اسلام علیکم! جی جی اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔

مبارک ہو بہت بہت۔۔۔

بھابھی کی طبعیت کیسی ہے؟

ادھر سے نجانے عمار نے کیا کہا تھا کہ خرم کے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات
ابھرے۔۔۔

انشاء اللہ فکر نہیں کریں بھابھی کو بھی کچھ نہیں ہوگا جس طرح اللہ رب العزت نے
بے بی کو سیو رکھا ہے اسی طرح بھابھی کی بھی حفاظت کریں گے۔۔۔
چلیں میں بس آتا ہوں۔۔۔

اللہ حافظ یہ کہتے وہ فون بند کرتا پلٹا ہی تھا کہ ڈرتے ڈر سوما نے پکار لیا۔۔۔
سن سنیے۔۔۔

جی۔۔۔!

ووہ اب آپو کی کیسی طبعیت ہے؟؟؟

سوما نے بالآخر ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔

آپ شاید یہ جاننا چاہ رہی ہیں کہ وہ مری یا نہیں۔۔۔

خرم نے سلگتے لہجے میں کہا۔۔۔

تو آپکو بتا دوں انکے پیاروں کی دعاؤں سے ابھی سلامت ہیں اور انشاء اللہ سلامت رہیں گیں۔۔۔

جبکہ سوما خرم کے الفاظ پہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

ان سب ڈراموں کا مطلب خرم نے اسکے بہتے اشکوں کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آپیپ آپکو لگتا ہے میں یہ سب ڈرامہ کر رہی ہوں۔۔۔؟

سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو بہن ہیں وہ میری۔۔۔

میں اپنی ہی بہن کے مرنے کی دعا کیوں کرونگی۔۔۔

یہ بات تو آپ اسکو کہیں جسے آپکے دلی جذبات کے بارے میں پتہ نہ ہو۔۔۔
چپ کر جائیں اللہ کے لیے چپ ہو جائیں۔۔۔ سومانے روتے ہوئے خرم کے سامنے
ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

خرم نے آہستگی سے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبائے۔۔۔
تکلیف ہوئی نا۔۔۔؟؟

جب کسی کو ناحق سنایا جائے ، ناروا سلوک کیا جائے جبکہ سامنے والا اپنے گزشتہ رویے
پہ نادم بھی ہو تو ایسے ہی تکلیف ہوتی ہے جیسی اس وقت آپ اٹھا رہی ہیں۔۔۔
سوما بہتے اشکوں کے ساتھ خرم کو نا صرف سن رہی تھی بلکہ اسکی بات کا مطلب بھی
سمجھ رہی تھی۔۔۔

میرا یقین کیجیے میں نے کبھی بھی آپو کے لیے برا نہیں چاہا تھا میں ان سے خفا ضرور
تھی لیکن۔۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ ایک بار پھر سسک پڑی تھی۔۔۔

خرم نے ایک ہاتھ سے اسکے چہرے کے آنسوؤں کو صاف کیا اور اسکی طرف دیکھا
--- نماز کی صورت چہرے کے گرد لپٹا دوپٹہ ، صاف شفاف چہرہ جس پہ مسلسل
رونے سے سرخی چھا چکی تھی ، سرخ ہوتی سنہری کانچ سی بڑی بڑی آنکھیں اس وقت
حزن و ملال کا روپ دھارے ایسے لگ رہی تھیں جیسے ڈوبتا سورج ڈوبتے سے اپنی
سرخی آسمان پہ بکھیرتا غروب ہوتا ہے اگر ایسا وقت نہ ہوتا تو خرم یقیناً سوما کے اس
روپ میں گم ہو جاتا لیکن ابھی نا تو یہ وقت صحیح تھا اور نہ ہی ایسا موقع کہ وہ اسکی
مدح سرائی کرتا۔۔۔

میں جانتا ہوں آپ ایسا نہیں چاہتی۔۔۔

چاہ ہی نہیں سکتیں۔۔۔

سوما نے ایکدم حیرت سے خرم کی طرف دیکھا۔۔۔

تو ابھی جو آپ سب مجھ سے کہہ رہے تھے وہ ، وہ کیا تھا۔۔۔

آپکو احساس دلا رہا تھا کہ رومابھا بھی بھی آپکی باتوں سے ایسی ہی تکلیف سے گزری
ہو گئیں۔۔۔

اور ایک بار نہیں بارہا ایسا ہوا ہے کہ وہ آپکی طرف آئیں اور آپ نے انہیں دھتکار کر بے مراد لٹا دیا۔۔۔

کتنی بار انھوں نے آپ سے معافی مانگی لیکن آپ نے کیا کیا ہمیشہ۔۔۔

سوما جب آپ ابھی اپنے رب کے حضور معافی مانگ رہی تھیں تو یہ کیوں بھول گئی جس طرح آپ اللہ سے معافی کی امید رکھتی ہیں اسی طرح دوسرا بھی آپ سے ویسی ہی امید رکھتا ہے اگر کوئی آپ سے معافی مانگ رہا ہے تو آپ کیوں نہیں معاف کر سکتیں جب اللہ معاف کر سکتا ہے تو بندہ کیوں بندے کو معاف نہیں کر سکتا۔۔۔ اس رب سے بھی تو آپ یہی چاہتی تھیں تو رومابھا بھی کو معاف کرتے ہوئے آپکو یہ خیال کیوں نہ آیا۔۔۔

اور سوما، خرم کی بات سن کر ایک بار پھر رو دی۔۔۔

خرم نے آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لگاتے تسلی دیتے مبارکباد دی آپکی ننھی منی سی بھانجی آئی ہے اس دنیا میں۔۔۔۔۔

"میں ہاسپٹل جا رہا ہوں تیار ہو جائیں آپ بھی ساتھ چلیں خرم کو پوری امید تھی کہ اب سوما ضرور اسکے ساتھ جائے گی، اسکے دل سے روم کے لیے تمام کدورت و نفرت ختم ہو چکی ہوگی یہی سوچتے اس نے اسے چلنے کا بھی کہا تھا لیکن اسکا یقین پہلے حیرت اور پھر غصہ میں بدل گیا جب سوما نے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا۔۔۔

آپ۔۔۔ خرم نے شاکڈ کی سی کیفیت میں سوما کو دیکھا۔۔۔

ابھی بھی نہیں جائیں گیں۔۔۔؟؟؟

آئی کانٹ بلیو اٹ سوما کہ آپ ابھی بھی بھا بھی سے ناراض ہیں۔۔۔

یہ میرا اور میری بہن کا معاملہ ہے آپ درمیان میں مت آئیں تو بہتر ہے سوما نے روکھے انداز میں کہتے ہوئے خود کو اس سے دور کرتے کہا اور چہرہ دھونے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جبکہ خرم اپنی جگہ پہ ہی جما رہے گیا یہ کیا کہہ گئی تھیں سوما۔۔۔

انکا اور انکی بہن کا معاملہ۔۔۔۔

کیا میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔

میرا بولنا انھیں ناگوار گزرتا ہے کیا۔۔۔

شدتِ غم سے خرم کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔

سوما جب باتھ روم سے باہر آئی تو خرم واپس جا چکا تھا۔۔۔

سوما ایک ٹھنڈا سانس کھینچ کر رہ گئی اور سوئے ہوئے نہال کی طرف چل دی بناء یہ

جانے کہ کوئی اس کے رویے سے دلبرداشتہ ہو کر اس سے روٹھ کر گیا ہے۔۔۔۔

خرم جب ہاسپٹل پہنچا تب تک روما کی طبیعت بھی کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔۔۔

اب کیسی ہیں بھابھی؟

ہمممم پہلے سے کافی بہتر ہیں۔۔۔

تم بتاؤ کہاں گئے تھے؟؟؟

بس کچھ کام تھا وہی کرنے گیا تھا خرم نے لا پرواہی سے کہا۔۔۔

واقعی باہر کہیں گئے تھے! عمار نے کھوجتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

جس پہ خرم کو نظریں چرائی پڑ گئیں تھیں۔۔۔

انسان کو کبھی بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس پہ اسے نظریں چرانا پڑیں۔۔
خیر چھوڑو۔۔۔

اپنی بھتیجی کو نہیں دیکھو گے۔۔۔

آں کیوں نہیں چلیں خرم یہ کہتے ہوئے شرمندہ سا عمار کے ساتھ چل پڑا۔
یہ کہاں جا رہے ہیں بھابھی تو ادھر ہیں نہ خرم نے عمار کو دوسری طرف جاتے دیکھا
تو چونکتے ہوئے کہا۔۔۔

پری مچھور ڈیلیوری ہے بے بی ابھی روما کے پاس نہیں ہے۔۔۔

اووو۔۔۔

خرم نے گلاس کیس میں ہی بے بی کو دیکھا بھیا یہ تو بہت کیوٹ سی ہے۔۔۔
یاد ہے سارو بھی جب پیدا ہوئی تھی تو کتنی چھوٹی سی کیوٹ سی تھی خرم ایکدم خوشی
سے بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

ہاں مجھے تو تمہاری اور غازی کی پیدائش کا لمحہ بھی یاد ہے۔۔۔

غازی نے خرم پہ نگاہ جمائے کہا تو خرم نے گردن گھما کر عمار کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سچ میں کیا ہم بھی اتنے ہی کیوٹ تھے؟

ہاں بالکل! غازی تو بالکل انگریز لگتا تھا نہال ہو بہو غازی کا بچپن لگتا ہے مجھے۔۔۔

اچھا! لیکن باقی سب کو تو وہ میری ہی کاپی لگتا ہے۔۔۔

اور تمہیں! تمہیں وہ کس کی کاپی لگتا ہے۔۔۔؟؟؟

اس بار خرم نے چونکتے ہوئے عمار کو دیکھا۔۔۔

کیا مطلب ڈاکٹر؟

میرا بیٹا ہے تو ظاہر ہے مجھے بھی اپنی طرح ہی لگے گا۔

ہاں لینس کلر غازی سے ملتا ہے۔۔۔

ابھی عمار کچھ بولتا کہ شجی ان دونوں کو ڈھونڈتا ہوا وہاں آ نکلا

بھیا، بھائی آپ لوگ یہاں پہ ہیں جبکہ سب آپ دونوں کو وہاں ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔

چلیں اب میرے ساتھ ہی چلیں شچی عمار اور خرم کے ساتھ روم کے روم کی جانب بڑھا۔۔۔

ڈیڈ! آپ یہاں؟

تو گھر پہ کون ہے۔۔۔ خرم جو کہ سوما سے ناراض تھا لیکن اب ڈیڈ کو یہاں دیکھ کر سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا تھا اسے بہت اچھے سے اسکی بزدل طبیعت کا علم تھا۔۔۔ تمہاری بیوی ہے جب تمہیں اسکا خیال نہیں تو میں کیوں اپنی بہو، پوتی کو دیکھنے نہ آتا۔۔۔

احمد صاحب نے دو منٹ میں خرم کے لٹے لیے تھے اور اندر کی جانب چل دیے جبکہ خرم انکی پشت کو دیکھتا رہ گیا اب انھیں کیا ہوا بڑبڑاتے ہوئے خرم نے بھی انکی تقلید میں قدم اندر کو بڑھائے۔۔۔

احمد صاحب نے روم کو مبارکباد دیتے ہوئے اس کے ماتھے پہ پیار کیا اور ڈھیروں دعائیں دینے کے ساتھ ہزاروں روپوں کا صدقہ وارتے شائستہ کی طرف بڑھائے بیگم یہ غریبوں میں بانٹ دیجیے گا۔۔۔

خرم بھی عمار کے ساتھ آگے بڑھا۔۔۔

اسلام علیکم! بھابھی! کیسی طبیعت ہے آپکی۔۔؟

ہممم بہتر ہوں۔۔۔

روما نے آہستگی سے جواب دینے کے ساتھ ہی سوما کے بارے میں استفسار کیا "سوما نہیں آئی؟"

روما کے سوال پہ خرم نے عمار کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ بھابھی ابھی خرم کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ رومانا نے خرم کے پیچھے نظر آتے

دروازے کی جانب دیکھتے بازو پھیلایا "سعدی"۔۔۔

سعدی؟ خرم اور عمار نے بھی رومانا کے الفاظ دہرائے اور اسکی نظروں کے ارتکاز کو

دیکھتے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں سوما، نہال کی انگلی تھامے کھڑی تھی۔۔۔

آپو۔۔۔!

سوما نے روما کو پکارا اور جھجھکتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ سامنے صوفے پہ بیٹھی شاہانہ بیگم کو دیکھ کر اپنے قدموں کو وہیں روک لیا جبکہ نہال انگلی چھڑا کر کب کا اندر جا چکا تھا اور اب عمار سے بے بی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ خرم نے سوما کا شاہانہ بیگم کو دیکھ کر رکنا دیکھ لیا تھا اسی لیے اسکے پاس جا کر اسکا ہاتھ تھامے روما کے سامنے لا کھڑا کیا یہ لیں بھابھی آپکی گناہگار آپکے سامنے ہے جو سزا سنانی ہے سنا دیں آج تو یہ آپکی ہر بات مانیں گیں خرم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

آپیپ آپ تو بولیں ہی مت سوما نے غصے سے اسے گھورتے کہا۔۔۔ جی بالکل خرم خبردار میری گڑیا کو کچھ کہا تو روما نے بھی سوما کی سائیڈ لی اور سوما کو مسکرا کر دیکھا تو وہ جو خرم کو گھور رہی تھی پر غم آنکھوں کے ساتھ روما کے سینے میں سما گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ ارے ارے ارے سوما بیٹا یہ کیا کر رہی ہو تائی ماں سے کب برداشت ہونا تھا اپنی بہو کی اس حالت میں سوما کا اتنی بری طرح سے چپکنا۔۔۔

سوما نے تائی ماں کی بات سنتے ہوئے خود کو روما سے دور کیا۔۔۔

او پسسس سوری آپو کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تائی اماں! پوتی کے آتے ہی آپ تو بدل گئی ہیں منہ بسورتے ہوئے سوما نے کہا تو کمرے موجود سبھی نفوس ماسوائے شاہانہ بیگم کے ہنس دیے جو منہ پھیرے بیٹھی تھیں لیکن ساری توجہ سوما کی آواز کی طرف ہی تھی۔۔۔

سبھی کو ان دونوں کی ناراضگی کا علم تھا اور اس وقت انکے اس طرح قرب نے سبکو ہی بہت خوش کیا تھا۔۔۔

ماما! مام، بڑی مام بتائیں نا بے بی کہاں ہے۔۔۔؟؟

ماما آپ نے بولا تھا تابی کے پاس بے بی ہے۔۔۔

بٹ یہاں تو توئی بھی بے بی نہیں ہے۔۔۔

اور کتنی سمیل ہے یہاں۔۔۔

اوووو آ خنخنخن

ارے ارے سمیل کے بچے میرے ہی سامنے میرے ہاسپٹل کی برائی کر رہے ہو۔۔۔

عمار نے ہنستے ہوئے نہال کو گود میں اٹھا کر ہلکا سا الٹا کرتے کہا۔۔۔

ہاہا ہا تا بوووو نائیں میں گر جاؤنگا۔۔۔

اب بولو سمیل آرہی ہے کہ نہیں۔۔۔

آرہی ہے۔۔۔

کیا۔۔۔ ٹھہرو۔۔۔ آآآ تا بو، تابی ہیلپ۔۔۔

عمار چھوڑو بچے کو گراؤ گے کیا تھوڑی سی تو عقل لو اب تو خود بھی باپ بن گئے ہو

تائی اماں نے ہنستے ہوئے عمار کو ڈانٹا۔۔۔

ارے ارے مام آپ نے سنا نہیں یہ میرے ہاسپٹل کی برائی کر رہا تھا عمار نے ہنستے

ہوئے نہال کو نیچے اتارا۔۔۔

تو صحیح ہی تو کہہ رہا ہے کتنی سمیل ہے۔۔۔

اوہووو یہ سمیل میڈیسنرز اور فینائل کی ہے یہ سب بھی تو ضروری ہے نا صفائی نہیں

ہوگی تو آپ لوگ ہی بولیں گے کہ صفائی کا ناقص انتظام ہے عمار نے تفصیل سے

جواب دیا۔۔۔

مجھے بے بی سے ملنا ہے تابی بے بی دکھائیں نا یہ کہتے کے ساتھ ہی نہال اچھلتا ہوا رومہ کے بیڈ پہ چڑھنے ہی والا تھا کہ شاہانہ بیگم نے انتہائی غصے سے اسے پکڑا اور اس کے نرم و نازک گال پہ بے ساختہ تھپڑ مار بیٹھیں۔۔۔

تمہیں زرا تمیز نہیں دیکھ نہیں رہے انکی طبعیت ٹھیک نہیں۔۔۔

اما!

سوما اور رومہ بیک وقت چلائیں۔۔۔

جبکہ باقی سب شدید غصے میں آگئے تھے۔۔۔

بھابھی۔۔۔

ہم نے اپنے بچے سے کبھی سخت لہجے میں بھی بات نہیں کی اور آپ۔۔۔

احمد صاحب اپنے لاڈلے کو لیکر بہت پوزیسو تھے اور اب انتہائی اشتعال میں تھے۔۔۔

بھائی صاحب معاف کیجئے گا مگر آپ نے دیکھا نہیں اگر میں اسے نہ پکڑتی تو اس وقت میری بیٹی کتنی تکلیف اٹھاتی۔۔۔

آپکو تھپڑ مارنا تو نظر آیا لیکن میری بیٹی کی نازک حالت نہیں دیکھ رہی۔۔۔

سچ ہی کہتے ہیں سسرال سسرال ہی ہوتی ہے۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جو تھپڑ میں نے اس کو مارا ہے (انہوں نے روتے ہوئے نہال کو دیکھتے کہا) وہ آپکو مارنا چاہیے تھا۔۔۔

بس بھابھی۔۔۔! بہت ہو گیا احمد صاحب نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے انہیں خاموش کروایا فی الوقت میں ہاسپٹل میں کوئی تماشا نہیں چاہتا لیکن میں باور کروا رہا ہوں کہ یہ پہلی اور آخری بار تھا آئندہ یہ نا ہو آپ کے جو بھی ایشوز ہیں وہ بڑوں سے ہیں اس بیچ بچوں کو نالائیں تو بہتر ہے انہوں نے خرم اور سوما کو دیکھتے کہا تو سوما اپنی جگہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔

اسے اپنی ماں سے اس حد کی امید نہیں تھی تاسف بھری نظروں سے اس نے اپنی ماما کو دیکھا لیکن انہیں متعلق پرواہ نہ تھی۔۔۔

روا الگ اپنی جگہ شرمندہ تھی۔۔۔

عمار غصے میں روتے ہوئے نہال کو لیکر باہر چلا گیا تھا جبکہ شائستہ بیگم اور تائی ماں احمد صاحب کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں جنکا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر ڈالیں اگر خاموش ہوئے تھے تو صرف اپنی بہوؤں کی وجہ سے ورنہ نہال کے معاملے میں جتنے وہ ٹپھی تھے یہ بات خود شاہانہ بیگم بھی جانتی تھیں روما گا ہے بگا ہے انھیں نہال اور احمد صاحب کے پیار کا ذکر کرتی رہتی تھی۔۔۔

شاہانہ بیگم کو بھی نہال سے کوئی خاص پر خاش نہ ہوتی اگر جو اس کی وجہ سے ان سے انکی لاڈلی چھوٹی بیٹی جدا نہ ہوتی پہلے بھی ایک دو بار وہ سوما کی وجہ سے نہال کے ساتھ سخت لہجے میں بات کر چکی تھیں لیکن اس بارے میں احمد صاحب لاعلم ہی رہے تھے اور اب یہ سب جو ہوا بہت غلط ہوا تھا خوشی کا ماحول ایکدم کشیدگی لے ہو چکا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ ہاسپٹل میں رہ کر روما اپنے بے بی کے ساتھ آج گھر جانے والی تھی سارہ بھی گھر واپس آچکی تھی اور اب سب ینگ جنریشن مل کر روما اور ننھی پری کے استقبال کی تیاری میں لگے تھے پورے گھر کو انھوں نے رنگ برنگے غباروں سے سجا دیا تھا۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

روما کے کمرے میں بچوں سے ریلیٹڈ بہت سی ضروری اشیاء کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔۔۔
کمرے میں بھی جابجا غبارے پھیلے ہوئے تھے بیڈ کے اوپر ایئر بلون کی مدد سے ویلم
ہوم کا کارڈ نصب تھا۔۔۔

جبکہ سامنے کی دیوار پہ بے بی کی بڑی بڑی پکس چسپاں کر دی گئی تھیں جو کمرہ اب
سے پہلے تک روما اور عمار کی تصویروں سے سجا تھا وہاں اب انکی پری کی تصویریں
تھیں اس ایک ہفتہ کے دوران ان سب نے ڈھیروں ڈھیر تصاویر بنا ڈالی تھیں جبکہ
سوما سیل کی ریز کی وجہ سے روکتی ہی رہ جاتی تھی۔۔۔
سب کی خوشی دیدنی تھی نہال کی دفعہ تو وہ ان لمحوں کو نہیں انجوائے کر پائے تھے سو
اب انھوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

عمار گاڑی لیکر جیسے ہی گھر میں داخل ہوا گھر کی ڈیکوریشن کو دیکھ کر اسکے چہرے پہ
بڑی پیاری سی مسکان رینگ گئی تھی۔۔۔
روما۔۔۔؟

جی! روما جو بچی کو اچھے سے کمبل میں لپیٹ رہی تھی مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔
سامنے دیکھیں زرا۔۔۔

گاڑی رک چکی تھی۔۔۔

روما نے جھکا سر اوپر اٹھایا تو اسکی آنکھیں ان سب کے پیار کو دیکھ کر بھیگ گئیں۔۔۔
عمار نے باہر نکل کر روما کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اسے باہر نکلنے میں مدد دی۔۔۔
باقی بڑے کچھ دیر پہلے ہی پلان کے مطابق گھر واپس آچکے تھے اور اب بچوں کے
ساتھ کھڑے تھے۔۔۔

سب کے ہاتھوں میں خوبصورت سے سوفٹ ٹوائز سے اٹیچڈ ایئر بلونز کے بنخیز تھے
جو انھوں نے روما کے اپنے قریب آنے پر ہوا میں بلند کیے تھے۔۔۔
بلونز کے اڑاتے ہی اوپر سے پھولوں کی بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔
نیچے اگر بڑے تھے تو ٹیرس پہ تمام ینگ جنریشن گلاب کی پتیوں کے شاہر اٹھائے
دھڑا دھڑا ان پہ پتیاں ڈالنے میں مصروف تھے۔۔۔

اللہ یہ سب کتنا خوبصورت ہے عمار۔۔۔ اففففف۔۔۔ رومہ سے تو خوشی سنبھالی ہی نہیں
جارہی تھی۔۔۔

ادھر عمار بھی یہ سب دیکھ کر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش تھا۔۔۔
ان سب کے بارے میں تو وہ بھی لاعلم تھا یوں اس کے لیے بھی یہ ایک پلینٹ
سرپرائز تھا۔۔۔

عمار نے رومہ کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے اسے اندر چلنے کا کہا تب تک
سب ینگ پارٹی بھی نیچے آگئی تھی نیچے آتے ساتھ ہی سب نے وہ ہوہوکار مچائی تھی
کہ الامان۔۔۔

دن یونہی گزر رہے تھے انہی دنوں میں بے بی کا نام رکھا گیا سب کی اپنی اپنی پسند
تھی کوئی کچھ بتا رہا تھا تو کوئی کچھ آخر کار سب کی پسند کے نام لکھ کر قرعہ نکالا گیا
اس کے باوجود نام نہال کی پسند کا رکھا گیا تھا اور وہ تھا آئرہ Aira۔۔۔
یہ کیسا نام ہے تائی اماں نے سب سے پہلے اعتراض اٹھایا تھا۔۔۔

بڑی مام یہ نیم اچھا نائیں ہے کیا نہال نے اداس ہونے کی ایکٹنگ کرتے پوچھا۔
بیٹا نام تو اچھا ہی ہو گا لیکن اسکا مطلب بھی تو معلوم ہونا چاہیے نا یہ بھلا کیسا نام ہوا
آرہ لو لکڑی کاٹنے کا آرا ہو جیسے تائی ماں نے منہ بگاڑتے کہا۔۔۔
افففوووو۔۔۔

بی۔ایم اٹس آرہ ناٹ آرہ نہال نے منہ بناتے کہا اور اسکا میننگ بھی مجھے معلوم ہے
۔۔۔

کیا مطلب ہے اسکا خرم نے نہال کو گود میں بٹھاتے پوچھا۔۔۔
بابا اسکا میننگ ہے ریسپیکٹ ایبل، لباقر عت۔۔۔
ہے ناگڈ نیم بابا۔۔۔

ارے یہ تو بہت اچھا مطلب ہے لیکن آپکو کیسے پتا چلا۔۔۔
عمار نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔۔۔
عمار کی بات پہ نہال نے شجی کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔ شجی اوپس نائیں شجی چاچو نے
گوگل انکل سے پوچھ کر بتایا۔۔۔

گوگل انکل۔۔۔

ہاہا نہال انکل نہیں چاچو۔۔۔ سوما نے شچی کو چھیڑتے ہوئے نہال سے کہا۔۔۔
بھا بھی باز آجائیں۔۔۔

ورنہ میں نے بھی بہت سے بھید کھول دینے ہیں شچی نے غصے سے پہلو بدلتے کہا۔۔۔
تمہارا منہ کیوں بنا ہوا آخر۔۔۔

بھا بھی شکل ہی ایسی ہے ہی ہی ہی سارو نے بھی شچی کی لیگ پلنگ کی۔۔۔
میں بتاتا ہوں نہال کب پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔

چاچو کو نہ چاچی نے ذلیل کیا ہے۔۔۔

کیا ایا۔۔۔

نہال۔۔۔ شچی نے گھبرا کر سبکو دیکھا۔۔۔

مممممم ایسا کچھ نہیں ہے نہال کے بچے شچی نے دانت کچکچا کر اسے گھورا۔۔۔

جی جی ایسا ہی ہے نہال نے خرم کے پیچھے چھپتے کہا۔۔۔

دوپہر میں نا چاچو کال پہ کہہ رہے تھے یار اب تم تو مجھے ذلیل مت کرو۔۔۔

نہال کے بچے۔۔۔

چپ کر جاؤ پلینز۔۔۔

ارے ارے بولنے دو بچے کو ایک تم ہی رہ گئے تھے۔۔۔

تو تم کیوں پیچھے رہو۔۔۔ شائستہ بیگم نے بھی چھوٹے بیٹے کے کان کھینچتے کہا۔۔۔

افوہ ماما ایسا کچھ نہیں ہے

یہ نہال تو ہے ہی

پچھے کٹنا میں تو اپنے دوست سے بات کر رہا تھا اور یہ کیا سمجھا بے وقوف شجی نے

بات سنبھالنی چاہی لیکن برا ہو آجکل کے بچے، بچے نہیں کمپیوٹر ہیں۔۔۔

ہاہا چاچو جھوٹ نہیں بولتے آپ نے خود کہا تھا تمہاری چاچی ہیں اور انہوں نے بھی

مجھے پاری دی تھی نہال نے یہ کہہ کر شجی کی ساری کہانی پہ پانی پھیرا۔۔۔

اب سب کی نظریں شجی پہ تھیں اور شجی کی دروازے پہ۔۔۔

خبردار! اگر تم نے دوڑ لگائی۔۔۔

خرم اس سے پہلے کہ یہ نانہجار بھاگے دروازہ بند کرو احمد صاحب نے سنجیدگی طاری کرتے خرم سے کہا۔۔۔

جس نے شچی کو بھنویں اچکاتے اجازت چاہی اور خبیثانہ مسکراہٹ کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔

بڑے بھائی آج سے پہلے تو کبھی فرمانبرداری نہ دکھائی تو آج کیوں شچی نے دہائی دی

کیونکہ اس نے آج مولانہ صاحب کا ماں باپ کے حقوق کا خطاب سن لیا ہے عمار نے بھی ہنستے ہوئے خرم کا ساتھ دیا۔۔۔

صبح سے موسم پہلے کی نسبت زیادہ ہی گرم تھا ماحول کی گرمائش لوگوں کے مزاجوں پہ بھی اثر انداز ہو رہی تھی جس سے بھی بات کرو وہی گرمی اور وقت بے وقت کی لوڈشیڈنگ سے پریشان تھا ایسی ہی ایک دوپہر میں جب سب لوگ ہی جلتے سورج کو دیکھنے کے بعد اپنے اپنے کونوں کھدروں یعنی کمروں میں سکون تلاش رہے تھے احمد ہاؤس کے کچن میں ہلکی ہلکی سی کھڑ پٹر کی آواز آرہی تھی سوما جس نے نہال کو

بھلا پہلا کر بہت مشکل سے سلایا تھا اسکے سونے پر شاور لینے گئی تھی ابھی وہ گیلے
بالوں کو تولیہ سے خشک کرتی پٹی ہی تھی کہ دھک سے رہ گئی۔۔۔

اففففففف نہال۔۔۔

کہاں گیا یہ لڑکا۔۔۔

سوما نے الٹا سیدھا اپنے بالوں کو لپیٹا اور سر کو کور کرتی ساتھ کے کمرے میں جھانکا
۔۔۔

ہائے بھابھ شچی نے اپنی بتیسی کی نمائش کی۔۔۔

نہال یہاں ہے؟

وہ ایک بار آجائے پھر بتاؤنگا اسے شچی نے غصے سے کہا۔۔۔

اوہووو تم اور تمہاری لڑائی۔۔۔

ہے یا نہیں۔۔۔؟

نہیں ہے بھئی دیکھ لیں آکر۔۔۔

اب سوما کا رخ روما کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔

اففف ایک اسکو چین نہیں ہے نجانے کس کو جا کر تنگ کر رہا ہوگا۔۔۔
یہ سکول والے اتنی چھٹیاں کیوں دیتے ہیں آخر بڑبڑاتی ہوئی سومانے اب آہستگی سے
روما کے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں روما آئزہ کے سینے پہ ہاتھ رکھے سو رہی تھی اور
نہی آئزہ مٹر مٹر آنکھیں پٹپٹا رہی تھی سوما دبے پاؤں اندر کی طرف بڑھی۔۔۔
خالہ کی جان جاگ رہی ہے اور ماما سو رہی ہیں۔۔۔

اسکی ٹھوڑی پہ انگلی رکھی ہی تھی کہ وہ کھکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔
کھکھلاہٹ سے رومانے چونک کر سر اٹھایا ارے تم کوئی کام تھا۔۔۔
نہیں میں نہال کو دیکھنے آئی تھی آئزہ کو جاگتے دیکھا تو اندر آگئی۔۔۔
نہال کہاں ہے۔۔۔

اب تو بس تائی اماں کا روم رہ گیا ہے تو یقیناً وہیں ہوگا سومانے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔
کیوں آج پھر تمہیں چمکا دے کر غائب ہو گیا روما نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔
جی جی سومانے بھی مسکراتے کہا۔۔۔

اچھا چلیں آپ اپنی پرنس کو دیکھیں جب تک میں اپنے پرنس کو دیکھ آؤں سوما
نے آئزہ کے گال پہ پیار کر کے جاتے جاتے کہا۔۔۔

خرم نے کب آنا ہے؟؟

پتہ نہیں ایک دو دن مزید رکنے کا کہہ رہے تھے سوما نے رک کر بتایا۔۔۔

تمہارا شوہر ہے کم از کم اسکے آنے جانے کا تو خیال رکھا کرو۔۔۔

پتہ بھی ہے تمہیں وہاں اسکی وہ ڈیر کزن بھی رہتی ہے۔۔۔

اوہووو آپو کچھ نہیں ہوتا اور آپکے کھڑوس دیور سے میں نے شادی کر لی اتنا ہی کافی

ہے کوئی اور یہ ہمت نہیں کر سکتا۔۔۔

تم کیوں نہیں سمجھتی ہو آخر۔۔۔

اور آپ بھی کیوں نہیں سمجھتی ہیں آخر مجھ سے یہ سب نہیں ہوتا یہ کہہ کر سوما باہر
نکل گئی۔۔۔

اب اسکا رخ تائی اماں کی طرف تھا کہ کچن سے آتی آوازوں نے اسے اپنی طرف

متوجہ کیا۔۔۔

یہ آواز۔۔۔ کچن میں کون ہے۔۔

چپکے چپکے کچن کی طرف جاتے اس نے سیل فون میں ویڈیو آپشن آن کر لیا تھا۔۔

ہااااا نہال سومانے اپنا سر پیٹا۔۔۔

ویڈیو کو چھوڑ چھاڑ وہ چیل کی تیزی سے نہال کے سر پہ پہنچی تھی۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے دونوں ہاتھ دائیں بائیں کمر پہ رکھے اب وہ نہال سے ہو چھ رہی تھی۔۔۔

اما۔۔۔

یہ مینگو ہیں مام۔۔۔

لتھڑے ہاتھ ، چہرہ بھی آم کے گودے سے پیلا ہو رہا تھا آدھے کھائے آم کی گٹھلیاں

سامنے پڑی تھیں اور یہ چھوٹا جن اس وقت خود بھی ایک آم ہی لگ رہا تھا سوئے

اتفاق کہ گرین شارٹ پہ یلو ہی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

نہال یہ آپ خود کھا رہے ہیں یا اپنے باڈی پارٹس کو بھی آم کھلا رہے ہیں سومانے

اسکی لمبی گھنیری پلکوں پہ سے آم کا گودا صاف کرتے کہا۔۔۔

نائیں خود کھا رہا ہوں وہ تو یہ آم خود با خود پھٹ گیا تھا۔۔۔
لیکن میں نے آپکو منع کیا تھا نا کہ ابھی اور آم نہیں کھانے۔۔۔
اما آپکو پتہ ہے نا

---Mango iz king of fruit

اور جب یہ فرنج میں ہوتا ہے تو میرا دل کرتا ہے یہ بس میرے پیٹ میں آجائے
اور یہ کہہ کر اس نے ایک اور بائٹ لی جسکے چھینٹے سوما پہ بھی گئے ایسی گندے
بچے۔۔۔

بس کرو۔۔

اٹھو اور یہ ٹیبل پہ بیٹھ کر کھاتے ہیں ابھی ڈاڈا نے دیکھ لیا ہوتا تو جانتے بھی ہو کتنی
ڈانٹ پڑتی۔۔۔

مجھے نائیں ڈانٹتے ڈاڈا نہال نے فخر سے بتایا۔۔۔

جی جی تبھی تو آپ بگڑ رہے ہیں۔۔

اترو اب جلدی سے نیچے۔۔

بلکہ نہیں ادھر آؤ میں خود ہی اٹھاؤں ورنہ پورا کچن صاف کرنا پڑ جائے گا۔۔۔
نہال کیسے کھایا ہے آپ نے۔۔۔

جس طرح وہ آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا تو ٹانگیں بھی آم آم ہو رہی تھیں۔۔۔
ٹھہرو تمہارے ابا کو بھیجوں انکے چہیتے کی تصویر اور نہال نے جلدی سے بچا کچا آم
بھی ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔۔

پک بنانے اور واٹسایپ کرنے کے بعد نہال کا ہاتھ منہ سنک میں ہی دھلا کر ٹیبل
صاف کیا اور گود میں ہی اٹھائے اٹھائے اپنے کمرے میں چلی کہ نہال کے ساتھ ساتھ
اب ایک بار پھر اسے بھی شاور اور چینج کرنے کی ضرورت تھی۔۔۔
نہال کو نہلا دھلا کر اسے بیڈ پہ لٹایا۔۔۔

نہال اب اگر پیچھے آپ نے کوئی بھی شرارت کی تو یقین کریں میں ناراض ہو جاؤنگی
اور چھوڑ کر چلی جاؤنگی سومانے انگلی اٹھاتے نہال کو وارن کیا۔۔۔
اما! آپ سچ میں مجھ سے ناراض ہو جائیں گیں اپنی سبز گھنیری پلکوں والی آنکھوں میں
آنسو بھر کے نہال نے سوما کو دیکھا۔۔۔

آپ آپ پہلے بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھیں اب پھر چلی جائیں گیں کیا۔۔

ایم سوری ماما! آئی سوئیر میں اب کوئی شرارت نہیں کرونگا۔۔

پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا۔

نہال نے روتے ہوئے سوما کے گلے سے لگتے کہا۔۔

نہال! مائی پرنس ماما کہیں نہیں جا رہی میں مذاق کر رہی تھی روؤ مت۔۔

ماما اپنے بیٹے کو بھلا چھوڑ کر جاسکتی ہیں۔۔

آپ مجھ سے ناراض بھی تو ہو رہی تھیں نا بھرائے لہجے میں سوال کیا۔۔

میرے شہزادے آپ بھی تو ماما کو کتنا تنگ کرتے ہیں نا۔۔

اب نہیں کرونگا آئی پراس ماما۔

بس مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا پلیز۔۔

میں آپکے بناء نہیں رہ سکتا ماما پہلے بھی جب آپ گئیں تھیں تو آپکو پتہ میں آپکو کتنا یاد کرتا تھا بابا کہتے ہیں ہم اللہ سے جو بھی دعا سچے دل سے مانگیں تو وہ پوری کر دیتے

ہیں میں بھی روز بابا کے ساتھ فجر پڑھنے جاتا تھا اور وہاں چپکے چپکے دعا مانگتا تھا اللہ جی میری ماما لوٹا دیں اور پھر اللہ جی نے میری دعا سن لی۔۔

لیکن اب آپ جانے کا کہہ رہی ہیں ماما میں اب آپکو پکا تنگ نہیں کرونگا نہال مسلسل روتے ہوئے سوما سے لپٹا ہوا تھا۔۔

سوما نے نہال کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اسے پیار کیا نہال ماما کہیں نہیں جارہیں چپ ہو جاؤ شاباش۔۔

آج اتنے دنوں بعد پھر سے نہال انسکیور ہو رہا تھا شادی کے شروع کے دنوں میں بھی نہال یو نہی سوما سے چپکا رہتا تھا اور اب بھی وہی چیز دوبارہ کر رہا تھا۔۔

نہال ماما کہیں نہیں جارہیں سوما نے نہال کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے کہا اور اسے بھینچ کے اپنے سینے سے لگایا نہال کے آنسوؤں نے اسکی باتوں نے سوما کی آنکھیں بھی بھر دی تھیں۔۔

میرے بچے آپکی خاطر تو ماما یہاں ہیں۔۔

آپکو چھوڑ کر جانے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

نہال کو مسلسل پیار کرتے اب سوما بھی روتے ہوئے بول رہی تھی دونوں ماں بیٹے اب ایک دوسرے کے آنسو پہنچ رہے تھے۔۔۔

سوما نے نہال کے آنسو صاف کیے اور اسکے ماتھے پہ بوسہ لیا جبکہ نہال نے بھی اپنے نرم نرم چھوٹے سے ہاتھوں سے سوما کے آنسو صاف کیے۔۔۔

آپ کیوں رونے لگیں نہال نے پھولے منہ کے ساتھ کہا۔۔۔

آپ بھی تو رو رہے تھے سوما نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔۔۔

نہال نے آنکھیں گھما کر سوما کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی اور سیکنڈز میں دونوں کی آنکھیں چمکیں اور بسورتے چہروں کے لبوں میں مسکراہٹ نے اپنی نمائش کی اور کمرہ دونوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

خرم لاہور سے واپس تو آگیا تھا لیکن اسکے ساتھ لیلیٰ کی بھی آمد ہوئی تھی جہاں اسے دیکھ کر سارو اور رومانے منہ بگاڑا تھا وہیں سوما کی ہنسی بے ساختہ تھی خرم نے گھور کر سوما کی ہنسی کو بریک لگوائے تھے جبکہ لیلیٰ کی تیوریاں چڑھ گئی تھیں۔۔۔

اس گھر میں دو دو بھوؤں ہیں لیکن کسی کو اتنا بھی خیال نہیں کہ پانی ہی پلا دیں۔۔۔
جی جی آپ تو لاہور سے پیدل آرہی ہیں نا۔۔۔

بھابھوؤں بہت بری بات ہے کم از کم آپ لوگوں کو پانی تو پوچھنا چاہیے ناشی نے
سنجیدگی طاری کرتے کہا۔۔۔

اوہ سوری تو کیا آپ پانی پیں گیں سومانے شرارت آنکھوں میں بھر کر پوچھا۔۔۔
ظاہر ہے پینا ہی ہے باہر جس قدر گرمی پڑ رہی ہے او ایم جی۔۔۔

اور تمہیں تو اتنا بھی خیال نہیں کہ تمہارا شوہر بھی ابھی گرمی میں سے آیا ہے
مہمان کو نہیں تو اسے ہی پانی پلا دو۔۔۔

چلو مجھے خیال نہیں آیا تمہیں آگیا تو تم جا کر پلا دو اور پلیز دو گلاس لے آنا مجھے بھی
بہت پیاس لگ رہی ہے سومانے سارو اور روما کو آنکھ مارت شرارت سے کہا جبکہ وہ
دونوں اب منہ پہ ہاتھ رکھے ہنسی چھپا رہی تھیں۔۔۔

ارے تم ابھی تک بیٹھی ہو جاؤ نہ پلیز جب تک میں اپنے شوہر سے کچھ بات چیت ہی
کر لوں یوں نو پرائیویٹ ٹالک شک۔۔۔

خرم تو سوما کی باتیں سن کر عیش عیش کر اٹھا تھا یہ لڑکی کبھی سدھر نہیں سکتی۔۔۔
سوما پلیز وہ گیسٹ ہے ہماری لیلیٰ کے جاتے ہی خرم نے سوما کو گھر کا۔۔۔
اونہہ گیسٹ۔۔۔

گیسٹ ہے تو گیسٹ بن کر رہے میری جگہ لینے کی کوشش کی نہ تو اسکے ساتھ ساتھ
میں نے آپکو بھی زندہ درگو کر دینا ہے۔۔۔
ہائیں۔۔۔

وہ آپکی کیوں جگہ لے گی لاحول ولا قوۃ میں اور وہ یعنی حد ہی ہو گئی۔۔۔
یہ کس نے الٹے سیدھے آپکے دماغ میں فتور بھرے ہیں میں تو اچھا خاصہ آپکو چھوڑ
کر گیا تھا خرم نے سارو اور روما کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔۔
انھیں کیا گھور رہے ہیں اتنی بھی کم عقل نہیں ہوں میں کہ کچھ سمجھنا سکوں۔۔۔
میرے خیال میں آپکو پہلے فریش ہو جانا چاہیئے اٹھیں جلدی کریں سوما نے لیلیٰ کو پانی
کا گلاس لاتے دیکھا تو خرم کو بازو سے کھینچتے ہوئے کھڑا کیا اور جانے کا کیا۔۔۔

یار پانی تو پینے دیں واقعی بہت بے مروت ہو گئیں ہیں جو کام آپکو کرنا چاہیے وہ لیلیٰ کر رہی ہے خرم نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے لیلیٰ کے پاس آنے پہ گلاس لیا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ لیلیٰ نے سوما کو چڑاتے انداز میں مسکرا کر دیکھا۔۔۔
اب کیا وہیں کھڑی رہے گیس یا اوپر آئیں گیس۔۔۔
آں جججی جی آرہی ہوں لیلیٰ کو گھورتے سوما نے اوپر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

سوما کا پارہ ہائی تھا ساتھ بڑبڑا ہٹیں بھی عروج پہ تھیں۔۔۔

یار آخر ہوا کیا ہے کیوں اتنا غصہ آرہا ہے مجھ غریب پہ خرم نے مظلوم سی صورت بناتے کہا۔۔۔

زیادہ مظلوم مت بنیں جیسے آپکو تو علم ہی نہیں ہے میرے غصے کا۔۔۔
سچ پوچھیں تو نہیں معلوم مجھے کہ آخر یہ بے وجہ کا غصہ کیوں اتر رہا ہے مجھ پہ سچ میں بیوی نجانے کونسے لوگ ہوتے ہیں جو اتنے دنوں بعد دوسرے شہر سے لوٹ کر آتے

ہیں تو انکی بیویاں سچ سنور کر انکا استقبال کرتی ہیں ایک میری والی ہیں سچنا سنورنا تو دور پیار سے بات ہی کر لیں تو بھی بہت ہے۔۔۔

دوسروں کی بیویاں سچی سنوری نظر آتی ہیں آپکو لیکن انکے شوہروں کا پیار نہیں نظر آتا آپکو سومانے بھی دوبد و ناک بھنویں چڑھاتے جواب دیا۔۔۔

آپ آئیں تو پیار ہی پیار ہے خرم نے ایکدم پٹری سے اترتے ہوئے سوما کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا مگر افسوس کوئی رومانوی سین تو نا بنا الٹا سوما کے بازو میں ہی بل پڑ گیا۔۔۔
آہ طرم خان یہ کیا فضول سی حرکت تھی سومانے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔
یار میں تو فلموں ڈراموں کی طرح ایک رومانٹک سین کریئیٹ کرنا چاہ رہا تھا لیکن افسوس صد افسوس میری قسمت ہی بری ہے اس معاملے میں۔۔۔

آپ اور آپکا فضول سا رومانس۔۔۔

اب شرافت کے ساتھ بتا دیں اس پیسٹری کو ساتھ لانے کی کیا ٹھک ہے۔۔۔؟؟؟
کوئی پیسٹری خرم نے حیرانگی کا اظہار کرتے کہا۔۔۔

زیادہ معصوم مت بنیں یہی آپکی ڈیر کزن جو نیچے براجمان ہیں سوما نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

کون لیلی۔۔۔

ہاہا ہا یار پیسٹری تو بہت مزے دار ہوتی ہے خرم نے شرارت سے کہا۔۔۔
طرم خان۔۔۔

سوما نے آستینیں چڑھاتے غصے سے گھورا۔۔۔

ویسے مجھے کسی کے جلنے کی بو آرہی ہے خرم نے ہوا اڑاتے انداز میں کہا۔۔۔

اونہہ جلتی ہوں اور میں۔۔۔ وہ بھی اس آٹے کی بوری سے مائی فٹ۔۔۔

اب تو خرم کا قہقہہ ابل پڑا او مائی گڈنیس آٹے کی بوری۔۔۔

سوما ڈیر آپ واقعی بے پناہ جیلز ہو رہی ہیں۔۔۔

طرم خان میں کیوں ہونے لگی جیلز بتائیں آپ۔۔۔

آپ جس کے ساتھ گھومیں، اٹھیں بیٹھیں مجھے کیا بھلا۔۔۔

آپ ایک ہفتہ چھوڑ چار ہفتوں کو بعد آئیں میری بلا سے۔۔۔

خرم جو گہری کھوجتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا سوما کی لاسٹ بات سن کر ساری وجہ غصہ سمجھ گیا تھا۔۔۔

سوما جو وارڈروب سے خرم کا استری شدہ جوڑا نکال کر اب خرم کے سامنے لیکر کھڑی تھی۔۔۔

آنکھیں نجانے کیوں بار بار بھیگ رہی تھیں۔۔۔

خرم نے آہستگی سے سوما کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے پوچھا۔۔۔

کیوں ناراض ہو رہی ہیں وہ صرف گھومنے کے لیے آئی ہے ہم لوگ ہمیشہ ہی سے گرمیوں میں ناردن ایریاز کی طرف نکل جاتے ہیں خرم نے تفصیل سے سوما کو بتایا

۔۔۔

میں نہیں ہوں ناراض سوما نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ ہٹانے چاہے۔۔۔

سوما ادھر دیکھیں خرم نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر کی طرف کیا ہی تھا کہ وہ جو

کب سے آنکھوں پہ بند باندھے ہوئے تھی پلکوں کی حدیں توڑتے ہوئے نمکین پانی

کے قطرے اس کے گالوں پہ آنکے۔۔۔

خرم نے آہستگی سے اسے اپنے ساتھ لگاتے پیار کیا۔۔۔

میری جھلی وچ۔۔۔

رکنا ضروری نہ ہوتا تو یقین کریں تین دن پہلے ہی آجاتا۔۔

میں نے آپ سے کچھ کہا سوسوں کرتی ناک کے ساتھ فوری جواب آیا۔۔۔

آپ نا بھی کہیں تب بھی مجھے احساس ہے کہ میں بہت زیادہ دن آپ لوگوں سے دور رہا ہوں۔۔۔

مجھے بھی آپکی بہت یاد آتی رہی ہے ان دنوں۔۔۔

ایک منٹ آپ سے کس نے کہا میں آپکو یاد کر رہی تھی سومانے خرم سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کیا نہیں آئی میری یاد خرم نے پیار بھری نظروں سے تکتے اسے کہا۔۔۔

جی نہیں بالکل بھی نہیں آئی وہ تو نہال آپکو جب بھی یاد کرتا تھا تو جواب میں دگنی شرارتیں بھی کرتا تھا۔۔۔

صرف نہال کی وجہ سے آپ پہ غصہ آگیا۔۔۔

اچھا چلیں جس بھی وجہ سے آیا۔۔۔

کم از کم آپکو احساس تو ہوا میری غیر موجودگی کا۔۔۔

(اونہ کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے مجھے تو انکی غیر موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوتا اپنا عادی بنا کر ہر مہینے چار، پانچ روز کے لیے غائب ہو جاتے ہیں اور پھر بھی یہ گلہ) یہ صرف وہ سوچ ہی سکتی تھی اور ابھی جو خرم کو سوما کی سوچ اسکے نامکمل سے احساسات کا علم ہو جاتا تو اس نے شاید خوشی سے بے ہوش ہی ہو جانا تھا۔۔۔

اچھا اب سنیں لیلیٰ ہماری مہمان ہیں اور مہمانوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں یہ بات مجھے آپکو بتانا تو نہیں چاہیے نا۔۔۔

رہی بات میری تو یہ بات اپنے دل و دماغ میں بہت اچھے سے بٹھالیں کہ آپکا یہ طرم خان صرف اور صرف آپکا ہے خرم نے سنجیدگی سے سوما کے بھورے کانچ میں دیکھتے کہا۔۔۔ لیکن۔۔۔

لیکن سوما نے استہفامیہ انداز بھنویں اچکا کر پوچھا۔۔۔

لیکن! خرم نے سوما کے ہاتھ سے کپڑے پکڑتے ہاتھروم کی جانب جاتے کہا اگر آپ کا یہی رویہ رہا تو پھر اس آٹے کی بوری کے متعلق سوچا جاسکتا ہے۔۔۔
کیا ایا۔۔۔

اس سے پہلے کہ سوما خرم تک پہنچتی خرم نے ہاتھروم کا بالٹ گرا دیا تھا۔۔۔
دو سیکنڈز تو سوما دروازے کو گھورتی رہی اور پھر ایک پرسکون ہنسی ہنس دی کتنے دنوں کے بعد اسکے اندر سکون اتر ا تھا ورنہ خرم کی غیر موجودگی میں ایک الگ ہی کیفیت ہو رہی تھی جس سے وہ خود بھی انجان تھی۔۔۔

شام میں جب سب آچکے تھے اور گپ شپ کا ماحول تھا ایسے میں سارہ نے خرم کو متوجہ کیا۔۔۔

بھیا آپ اتنے دن کے بعد آئیں ہیں تو ہمارے گفتس کہاں ہیں۔۔۔
گفتس کس چیز کے بھئی۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

میں میٹنگ اٹینڈ کرنے گیا تھا شاپنگ کرنے تھوڑی خرم نے اپنی چہیتی بہن کی ناک دباتے کہا۔۔۔

بھیا مذاق نہیں کریں ہمارے گفتس دیں ہمیں۔۔۔

سارو چھوڑنا مت بڑی مشکل سے ہاتھ آ رہے ہیں یہ بڑے بھیا آجکل۔۔۔
ڈیڈ دیکھیں نا۔۔۔

خرم مت تنگ کرو بہن کو۔۔۔

ڈیڈ کو درمیان میں کیوں لے آتی ہو موٹی خرم نے سارہ کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔
کیا! میں آپکو موٹی لگ رہی ہوں۔۔۔

تو اور کیا ہو دیکھو کتنی موٹی ہو رہی ہو اور اسی طرح کھاتی رہیں تو وہ دن دور نہیں
جب ہماری سارو کا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز میں آئے گا۔۔۔

اما۔۔۔! بھائی ہے بیٹا مذاق کر رہا ہے شائستہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔
خرم بھی مسکرا رہا تھا سارہ نے بھی دیکھ کر منہ پھلایا۔۔۔

اوہو و میری پیاری سی بچی ناراض ہو گئی ہے کیا خرم نے اسکے گرد بازو پھیلا کر لاڈ کرتے کہا۔۔۔

بات مت کریں آپ مجھ سے۔۔۔

ہمممم اچھا تو پھر جو گفٹس میں لایا ہوں وہ شچی کو دے دوں خرم نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

بھیا۔۔۔ سارہ نے روتی صورت بناتے پکارا۔۔۔

یار تمہیں تنگ نہیں کرونگا تو بتاؤ اور کسے کرونگا ایک اکلوتی تو میری بہن ہو وہ بھی جو کچھ عرصے میں پرانی ہو جائے گی اداس نظروں مگر مسکراتے لبوں سے خرم نے سارہ کو دیکھتے کہا تو وہ جو منہ پھلا کر کھڑی تھی بھائی کے گلے لگی اسکے سینے میں سر دیے دیے بولی مجھے نہیں کرنی کوئی شادی وادی۔۔۔

بھیا دل میں تو لڈو پھوٹ رہے ہیں شچی نے لقمہ دیا تو سارہ اسکی طرف جھپٹی تم تو منہ بند ہی رکھا کرو دونوں ایک ساتھ لگے تھے اتنے میں خرم بیگ بھی لے آیا جس میں

سبکے گفٹس تھے یہ لو بھی بندریا بیگ سبکے گفٹس پہ انکے نام درج ہیں دیتی جاؤ خرم نے سارہ کو بیگ پکڑاتے کہا۔۔۔

اوہ واؤ بھیا دا گریٹ کا نعرہ لگاتے سارہ نے سبکے گفٹس انکو دینے کے بعد ایک گفٹ کو دیکھا جو کہ نا صرف پیک تھا بلکہ اس پہ کسی کا نام بھی درج نہیں تھا۔۔۔

بھیا یہ کس کے لیے ہے سارہ نے گفٹ الٹ پلٹ کے دیکھا۔۔۔

سوما کی بھی تمام حسیات جاگیں۔۔۔

یہ مجھے دو تمہارے کام کا نہیں ہے خرم نے سارہ کے ہاتھ سے گفٹ لیتے کہا۔۔۔
ہمممممم بھیا، بھابی تو یہاں ہیں تو گفٹ کس کے لیے ہے۔۔۔

خرم جو پرسکون انداز میں بیٹھ کر گھونٹ گھونٹ چائے اندر اتار رہا تھا شجی کی بات پہ ایکدم اچھو لگا۔۔۔

ارے آرام سے بیٹا شائستہ بیگم بولیں اور اسکی کمر سہلانے لگیں۔۔۔

تمہاری زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چلنے لگی ہے ہر ایک کہ معاملے میں کود پڑتے ہو خرم نے دانت کچکچا کر کہا۔۔۔

میں نے تو جنرلی بات کی تھی برو شچی نے کندھے اچکاتے کہا۔۔۔

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے سارہ، روما اور لیلیٰ نجانے تینوں آپس میں کونسی بحث میں مصروف تھیں تائی ماں بھی شائستہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی موضوع سخن انکی کوئی دور پرے کی رشتہ دار تھیں، احمد صاحب ایک طرف پوتے کو بٹھائے اور پوتی کو گود میں بٹھائے مصروف تھے شچی سیل فون میں لگا سب کی کسی نہ کسی بات میں لقمہ دے دے کر اپنی عزت کروا رہا تھا ایسے میں خرم کو صرف جو ہستی مفقود لگی وہ سوما کی ذات تھی۔۔۔

یہ کہاں گئیں خرم نے اٹھ باہر دیکھا اسکے بعد جا کر کچن میں بھی جھانکا وہاں بھی سوما نہ ملی تو سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا شام کا وقت تھا اور خرم کو یقین تھا کہ سوما اپنی من پسند جگہ پہ ہی پائی جائے گی اور وہی ہوا۔۔۔

سوما دنیا سے بے نیاز سیڑھیوں میں بیٹھی آسمان کی نجانے کن وسعتوں میں گم تھی کہ خرم نے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

کس کو سوچا جا رہا ہے اتنے گم ہو کر جبکہ ہم تو آپکے روبرو ہیں خرم نے اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے کہا۔۔۔

سوما نے چونکتے ہوئے خرم کی جانب دیکھا ایک پل کو دیکھتی رہی زرا سا وقت لگا تھا اسے اپنے حواسوں میں لوٹتے ہوئے۔۔۔

کسی کو بھی نہیں۔۔۔ میں نے کسے سوچنا ہے سوال پہ سوال ہوا تھا۔۔۔

کسی کو بھی سوچ سکتی ہیں سوچوں پہ کب کسی کا اختیار ہوتا ہے۔۔۔

ہمممم صحیح کہہ رہے ہیں سوچوں پہ کب بھلا کسی کا اختیار ہوا ہے گہری سانس بھرتے سوما نے کہا۔۔۔

پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔

نہیں ایسی بات تو نہیں۔۔۔

تو پھر کیسی بات ہے۔۔۔؟؟؟

بس۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔

سوما ہم دوست تو ہیں نا۔۔۔

سوما جو اب گھٹنوں پہ ہتھلیاں رکھے انکی پشت پہ ٹھوڑی ٹکائے بیٹھی تھی صرف ہمم ہی کہہ سکی۔۔۔

آنٹی کو لیکر پریشان ہیں خرم نے اب خود سے ہی قیاس لگایا۔۔۔

سوما چپ ہی رہی آنکھیں انکے ذکر پہ بھیگ چلی تھیں۔۔۔

میں نے آپ سے کہا تھا کہ ایک بار ان سے جا کر ملیں ان سے بات کرنے کی کوشش تو کریں۔۔۔

اس سے کیا ہوگا بھیگے لہجہ میں استفسار کیا گیا، کچھ بھی نہیں میں بہت اچھی طرح ماما کو جانتی ہوں۔۔۔

جب تک آپ کوشش نہیں کریں گیں تو آپ کیسے یہ کہہ سکتی ہیں کوشش کیے بناء ہی ہمت ہار کہ بیٹھ جائے انسان تو پھر دنیا اتنی ترقی نہ کر رہی ہوتی مسلسل کوششوں سے ہی انسان ایک نہ ایک دن کامیابی پاتا ہے۔۔۔

گئی تھی میں انکے پاس خرم کی بات کے دوران ہی سوما نے ایک دم کہا۔۔۔
کیا۔۔۔ کب۔۔۔

جب آپ لاہور گئے ہوئے تھے تب آپ کے ساتھ گئی تھی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش شامل تھی۔۔۔

پھر بات ہوئی ان سے۔۔؟؟

خرم نے سوما کو دیکھتے پوچھا
ہمممم۔۔۔

کہا کہا انہوں نے۔۔؟؟؟

کیا کہنا تھا۔۔۔

یہی کہ جس طرح میں نے انکا دل دکھایا ہے اللہ نہ کرے کہ میرا دل بھی ویسے دکھے ایک ماں ہونے کی ناطے میں تمہیں بد دعا بھی نہیں دے سکتی۔۔

لیکن جب تم خود ماں بنو گی تو تب ماں کی تکلیف سمجھو گی آنسو گالوں پہ بہہ رہے تھے۔۔

اور یہ کہ میں اب دوبارہ یہاں آنے کی زحمت مت کروں۔۔۔

یہ کہہ کر سوما اپنے ہاتھوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

آپ نے کہا تھا نا کہ مجھے وہاں جانا چاہیے۔۔۔

دیکھ لیا جو رہا سہا مان تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔۔۔

کم از کم میرے دل میں یہ تو تھا کہ میں چاہتی تو ماما کو مناسکتی تھی لیکن میں نے

کوشش نہیں کی اگر کرتی تو ماما معاف کر دیتیں۔۔۔

لیکن اب۔۔۔

اب کچھ بھی نہیں۔۔۔

سب اپنی اپنی زندگیوں میں بہت خوش ہیں مجھے بھی ہونا چاہیے۔۔۔

میں نے بھی تو جو چاہا وہی کیا لیکن۔۔۔ لیکن خرم جی میں خوش نہیں ہوں۔۔۔

میں اپنی مرضی کر کے بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔ جانتے ہیں کیوں۔۔۔ کیونکہ میں نے

ماں کا دل دکھایا ہے۔۔۔ اور ایک ماں کا دل دکھانے کے بعد میں کیسے خوش رہ سکتی

ہوں۔۔۔ میں چاہے کچھ بھی کر لوں میرے دل کا کونہ جب تک بے سکونہ رہے گا

جب تک وہ مجھے معاف نہیں کر دیتیں۔۔۔ مجھے پھر سے اپنا نہیں لیتیں میں بے سکون

ہی رہوں گی۔۔۔ بے سکون ہی خرم کے ہاتھوں کو تھامے ان پہ اپنا ماتھا رکھے آخر میں
وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔
ریلیکس سوما۔۔ ہم ہم دوبارہ کوشش کریں گے۔۔۔
ہم انکے پاس پھر جائیں گے۔۔۔
کوئی فائدہ نہیں۔۔۔
کیوں کوئی فائدہ نہیں۔۔۔
میں نے ابھی کہا اتنی جلدی ہار نہیں مانتے۔۔۔
وہ دو دن پہلے اپنی خالہ زاد بہن کے پاس سعودیہ شفٹ ہو گئیں ہیں۔۔۔
وہاں وہ اکیلی تھیں اور یہاں یہ۔۔۔
سومانے روتے ہوئے ایک اور انکشاف کیا۔۔۔
وہ مجھ سے ملے بناء یہاں سے چلی گئیں۔۔۔
شازمہ آپنی کو بھی بلایا آپو کو بھی۔۔۔
لیکن میری ماں مجھ سے نہیں ملیں۔۔۔

خرم وہ مجھے معاف نہیں کر سکیں۔۔

وہ اپنا دل میرے لیے بڑا نہیں کر سکیں۔۔

وہ جنہوں نے مجھے لوگوں کو معاف کرنا سکھایا تھا وہ خود مجھے نہیں معاف کر پائیں۔۔

میں آج مانتی ہوں میں نے غلط کیا۔۔

خرم میں نے غلط طریقہ اپنایا تھا۔۔

میں مانتی ہوں غلطی میری تھی۔۔

کبھی بھی انسان کو خاص طور پہ لڑکیوں کو شادی جیسا فیصلہ اپنے ماں ، باپ کے خلاف

جا کر یا پھر غلط بیانی کر کے نہیں کرنا چاہیئے۔۔

میں مانتی ہوں اپنی غلطی۔۔

انھیں بس کہیں مجھے معاف کر دیں۔۔

خرم پلیز انھیں کہیں اپنی سعدی کو ایک آخری بار معاف کر دیں۔۔

دوبارہ انھیں کبھی میرا نام بھی سنائی نہیں دے گا میں کبھی انکے سامنے بھی نہیں

آؤنگی میں جانتی ہوں وہ میری وجہ سے ہی شفٹ ہوئی ہیں۔۔

وہ معاف کر دیں گیں تو میں زندگی جی لوں گی۔۔

نہیں تو یہ زندگی مختصر ہوتی جائے گی۔۔

میری ماں نے ناراض ہونے کے بعد بھی مجھے بد دعا نہیں دی تھی میں اس گھر میں آباد ہوں۔۔

لیکن اگر انھوں نے مجھے معاف نہ کیا تو میں آباد تو رہوں گی لیکن خوش کبھی نہیں رہوں گی۔۔

سوما سنبھالیں خود کو۔۔

میں بات کرونگا ان سے پلینز آپ خود کو سنبھالیں۔۔

اور چلیں اٹھیں روم میں چلیں ابھی کوئی یہاں آگیا تو سو سوالات کریں گے۔۔

اور لیلیٰ نے آپکو ایسے دیکھا تو اسکا آپکو علم ہے ہی۔۔

ہاتھ پکڑ کر لے جاتے ہوئے خرم مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کہہ تو دیا ہے لیکن کیسے

بات کرے گا ان سے۔۔

جبکہ اسے کیا معلوم تھا ابھی ایک پہاڑ تو اس پہ اس کے گھر والوں پہ ٹوٹنے کے لیے بھی تیار کھڑا ہے۔۔۔

احمد ہاؤس کی ینگ جنریشن لیلیٰ کو لیے کچھ دن تو اسلام آباد اور اسکے ارد گرد گھومتے رہے آخر تنگ آکر لیلیٰ نے شمالی پہاڑی علاقہ جات گھومنے کی بات کی سب ہی گرمی سے ستائے ہوئے تھے لیکن ہزار بار کی گھومی ہوئی جگہوں کو ایک بار پھر گھومنے کے لیے تیار تھے ہاں اس بار اتنا فرق ضرور ہوا تھا کہ عمار کے ساتھ روما تھی تو خرم سوما کی ہمراہی میں ان جگہوں پہ جانے کے لیے پرجوش تھا جہاں جا کر اسے ہمیشہ ہی اپنا پہلو خالی محسوس ہوتا رہا تھا اس بار ان جگہوں کو بتانا چاہتا تھا کہ دیکھو تم سے بھی پیارا کوئی ہے جو صرف میرا ہے۔۔۔ ♥ □ □ □

اس سے پہلے تک وہ یہاں جب بھی آیا تو غازی ساتھ ہوتا تھا شروع سے ہی دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے تھے۔۔۔

لندن میں جب تک ایش انکی زندگی میں نہیں آئی تھی دونوں ساتھ ساتھ پائے جاتے رہے تھے لیکن ایش کی آمد نے دونوں کے درمیان فاصلہ بڑھا دیا تھا وہ وقت جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ گزارتے تھے اب بٹ گیا تھا لیکن دونوں اس تبدیلی سے خوش تھے خاص طور پہ خرم اسکے تو پاؤں ہی زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

اتوار کی صبح ان لوگوں نے نکلنا تھا سبھی بہت پر جوش لگ رہے تھے نہال بار بار ان جگہوں کی نیٹ پہ پکچرز دیکھ رہا تھا اور ہر جگہ جانے کی فرمائش کر رہا تھا ہم چیئر لفٹ میں بھی بیٹھیں گے۔۔۔

اور میں ہارس رائیڈنگ بھی کرونگا۔۔۔

اور اس شاپ سے میں بہت سے ٹوائز بھی لونگا نہال نے ایک شاپ کی پکچر دیکھتے اس پہ انگلی رکھتے کہا۔۔۔

بہو عمار کو کال تو کرو کب تک آئے گا صبح اسے بھی جانا ہے وقت پہ آکر آرام کر لے کچھ۔۔۔

جی ماما میں کر رہی ہوں لیکن شاید مصروف ہیں بیل جا رہی ہے پک نہیں کر رہے
فون۔۔۔

لیں وہ آ ہی گئے گاڑی کا ہارن سن کر رومانے کہا۔۔۔

ہاں بھی بچوں ہو گئی آپ لوگوں کی تیاری احمد صاحب بھی عمار کے ساتھ آئے تھے
انکی طبیعت تھوڑی ناساز تھی تو شام میں عمار نے انھیں ہاسپٹل ہی بلوایا تھا اور مکمل
چیک اپ کروایا تھا۔۔۔

یس ڈاڈا میری ہو گئی ہے۔۔۔

آ ڈاڈا کی جان کی تو سب سے پہلے ہونی تھی ورنہ کوئی جا سکتا تھا بھلا میرے بچے کو
چھوڑ کر احمد صاحب نے نہال کو بازوؤں میں بھینچتے گال پہ پیار کرتے کہا۔۔۔ روم بیٹا
ہماری شہزادی کہاں ہے کل سے تو میرے بچے مجھ سے دور ہونگے آج تو میرے پاس
بیٹھیں۔۔۔

ڈیڈ کچھ دیر پہلے ہی سلایا ہے آرز کو سوری رومانے شرمندگی سے کہا۔۔۔

اللہ خیر سے لے کر جائے اور خیر سے واپس آئیں سب بچے احمد آنے کے بعد کر لینا
لاڈ تائی ماں نے انکے اس طرح کہنے پہ ہولتے کہا۔۔۔

لیلیٰ اور سارہ کی بھی پیکنگ ہو گئی یا ابھی انکی شاپنگ ہی چل رہی ہے اور یہ میرے
نالائق سپوت کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

خرم تو لڑکیوں کو شاپنگ پہ لیکر گیا ہوا ہے اور شچی گاڑی کا ہارن سن کر آپکی ہی وجہ
سے ابھی یہاں سے بھاگا ہے شائستہ نے روما کا ہاتھ بٹاتے مصروف سے انداز میں
کہا۔۔۔

بلاؤ اس نالائق کو اسکو میں نے دو دن سے کہا ہوا ہے کہ عباسی صاحب کی پوتی کو کچھ
نوٹس سمجھ نہیں آرہے وہ سمجھا دے لیکن اسکو زرا میرے کہے کا خیال نہیں۔۔۔
دونوں کے دونوں نالائق ہیں مجال ہے کبھی باپ کی بھی سن لیں۔۔۔

احمد صاحب ایک بار شروع ہو جائیں تو انکو چپ کروانا مشکل کام ہوتا تھا اسی لیے
شائستہ اور بھابھی بیگم روما کے ساتھ ساری کھانے پینے کی چیزیں پیک کرتی رہیں۔۔۔

اوپر جائیں تو سوما کپ بورڈ میں گھسی خرم کے کپڑے نکال رہی تھی اپنی اور نہال کی پیکنگ تو وہ پہلے ہی کر چکی تھی بس اب خرم کے کپڑے اور ضروری اشیاء رکھنی تھیں ابھی اس نے کپڑے نکالے ہی تھے کہ اسے خرم کا لا کر کھلا محسوس ہوا یہ کیسے آج کھلا چھوڑ گئے سومانے ہاتھ لگا کر چیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاتھوں میں موجود کپڑوں کو بیڈ پہ رکھ کر اس نے جلدی جلدی لا کر کو تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوتے کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ خیال آیا یہ بیڈ مینرز میں شمار ہوتا ہے کسی کی چیز یوں بناء اجازت دیکھنا لیکن فوراً ہی دل نے اسکی تردید کردی شوہر کی ہر چیز پہ بیوی کا بھی حق ہوتا ہے چل کھول لے۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے لا کر کھولا تو ویاں کچھ کاغذات، ایک چیک بک اور فوٹو البم پڑے تھے۔۔۔

اس نے فوٹو البم کو ہاتھ بڑھا کر اٹھایا ہی تھا کہ اسکے نیچے سے کچھ کاغذات زمین پہ گر گئے اففف جلدی جلدی انھیں سمیٹتے اسکی نظر ایک پیپر پہ پڑی جو شاید کسی کا نہیں بلکہ نہال کا ہی برتھ سرٹیفکیٹ تھا۔۔۔

ابھی وہ اسے دیکھتی یا پڑھتی باہر سے اسے خرم کی گاڑی کاہارن سنائی دیا جلدی جلدی
سارا سامان الٹا سیدھا پکڑ کر اندر رکھا اور لا کر کو بند کر دیا دل یوں بلیوں اچھل رہا تھا
جیسے ابھی سینہ پھاڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

ایک بار پہلے سومانے خرم سے یونہی اس لا کر میں موجود چیزوں کے بارے میں پوچھا
تھا تب اس نے اسے اس بری طرح لتاڑا تھا اور اس سے دور رہنے کا کہا تھا کہ سومانے
دوبارہ اسکا نام نہیں لیا تھا۔۔۔

اور آج اتنا اچھا موقع ملنے کے باوجود وہ اس میں موجود اشیاء نہ دیکھ پائی تھی۔۔۔
ایسا کیا تھا بھلا جو دیکھنے نہیں دیتے یقیناً نہال کی ماما کی پکس ہو گئیں تبھی مجھے نہیں
دیکھنے دیتے۔۔۔ خیر ایک نہ ایک دن تو میں یہ سب چیزیں سکون سے بیٹھ کر دیکھو
نگی۔۔۔

اور خرم کا بیگ پیک کرنے لگی۔۔۔

سکے آتے ہی تائی ماں نے جلدی کھانا لگوانے کا الٹی میٹم دے دیا تھا کہ کھانا کھاؤ اور سو جاؤ انھیں سب سے زیادہ عمار اور خرم کی فکر تھی جنہوں نے گاڑیاں ڈرائیو کرنا تھیں۔۔

اللہ اللہ کر کے صبح ہوئی اور ان سب نے بڑوں سے مل کر دعائیں سمیٹتے ہوئے رختِ سفر باندھا۔۔۔

عمار نے پہاڑی راستوں کی مناسبت سے جیپ ہائر کر لی تھی اور اب مزے سے گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے ساتھ کی سیٹ پہ خرم نہال کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔۔

پچھے سکے ساتھ شچی بیٹھا ہوا تھا جس کو ہمیشہ کی طرح کسی نہ کسی بات پہ ڈانٹ پڑ رہی تھی مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی پیس تھا مجال ہے کہ جوں بھی رینگ جاتی اسکے کان پہ۔۔۔ اسی ہنسی مذاق میں وہ لوگ مری پھج گئے ان لوگوں کا پہلا پڑاؤ مری ہی تھا۔۔۔

سب یہاں کچھ دیر کے لیے رکے تھے لیکن ان سب نے یہاں کافی وقت لگا دیا تھا

ایک طرف سارہ اور لیلیٰ تو دوسری طرف نہال، شچی کے ساتھ سیلفیاں لے رہا تھا سوما اور خرم بھی نہال کی وجہ سے انہی کے قریب قریب تھے سوما کا سارا دھیان نہال پہ تھا اور خرم کا سارا دھیان سوما کی طرف تھا یہ خرم کی نظروں کی ہی تپش تھی کہ سومانے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو خرم کو اپنی طرف متوجہ پایا اسکی نظروں میں ایک جہان آباد تھا کہ وہ اسکی طرف زیادہ دیر دیکھ نہ سکی اور بلش ہوتی گردن جھکا گئی تو خرم ہنس دیا۔۔۔

آپ واقعی جھلی ہیں اسکے کان میں گمبھیرتا سے کہتے پیچھے ہو گیا۔۔۔

ادھر روماعمار کا ہاتھ تھامے پر ام میں آئہ کو لیے ایک دوسرے کے ساتھ نجانے کن باتوں میں گم تھے کہ روماکا چہرہ زرا زرا دیر میں سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

مری سے یہ لوگ دوپہر کا کھانا کھا کر ایوبیہ کے لیے نکل پڑے تھے مری سے 26 کلو میٹر کے فاصلے پہ پاکستان کا یہ ایک خوبصورت پرفضا مقام تھا جہاں دور دور سے

سیاح گھومنے آتے تھے مئی سے ستمبر تک یہاں کا موسم بہت اچھا اور خوشگوار رہتا تھا
شامیں ٹھنڈی لیکن اس ٹھنڈ میں بھی سیاح اپنی تفریح نکال لیتے تھے۔۔۔
پاکستان کی پہلی چئیر لفٹ بھی یہیں پائی جاتی تھی جس پہ بیٹھنے کے لیے نہال سب سے
زیادہ ایکسائیٹڈ تھا۔۔۔

ایوبیہ پہنچنے سے پہلے ہی عمار نے وہاں ایک ریزورٹ میں بکنگ کروالی تھی۔۔۔
سب میری بات دھیان سے سن لیں میں زرا سی بھی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا کوئی
یہاں سے اکیلے باہر نہیں جائے گا اور ابھی جا کر سب صرف ریٹ کریں گے اور
شام میں ہم لوگ خود لیکر نکلیں گے آپ سب کو۔۔۔
پر۔۔۔ لیلیٰ ابھی بولنا ہی چاہتی تھی کہ عمار نے ٹوک دیا لیلیٰ اگر تم نے بات نہ مانی تو
مجھے صرف چند سیکنڈز لگے گے گاڑی واپس موڑنے میں۔۔۔ جی بھائی منہ بناتے لیلیٰ
نے عمار کی بات مان لی تھی عمار کی سنجیدہ طبیعت کے باعث سبھی اس سے ڈرتے
تھے۔۔۔

ریزورٹ پہنچ کر سب نے اپنے کمروں کا رخ کیا۔۔۔

یہ خوش قسمتی ہی تھی کہ سوما، خرم کے حصے میں جو روم آیا اسکی کھڑکی باہر کی طرف کھلتی تھی جہاں سے ایوبیہ کا خوبصورت نظارہ آنکھوں کو خیرہ کرنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔

سوما، نہال کے ساتھ کمرے میں آئی تو بالکونی دیکھ کر دونوں نے قدم ادھر بڑھائے اور وہاں کا دروازہ کھولنے کے بعد جو نظارہ انھیں دیکھنے کو ملا اس سے بے اختیار سوما کے منہ سے سبحان اللہ، ماشاء اللہ کے الفاظ نکلے واؤ ماما اٹس سو بیوٹیفل نہال نے کہا

واؤ نہیں کہتے کتنی بار سمجھایا ہے کچھ بھی خوبصورت چیز دیکھتے اللہ کی تعریف کرتے ہوئے سبحان اللہ یا ماشاء اللہ کہتے ہیں خرم نے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے نہال کی تصحیح کی۔۔۔

اوپس سوری بابا۔۔۔

سوما تو آسمان پہ پھیلی ڈوبتے سورج کی شعاعوں کا ریفلکشن دیکھنے میں اتنی محو تھی کہ ارد گرد کا اسے کوئی ہوش نہ رہا تھا ایک الگ ہی سماں بنا ہوا تھا سورج کی سرخ و نارنجی شعاعیں آسمان پہ پھیلے بادلوں پہ پڑ رہی تھیں جس سے بادل یوں لگ رہے تھے

گویا کسی آرڈسٹ نے آسمان پہ اپنے شاہکار بنادیے ہوں اور سچ ہی تو تھا اللہ رب
العزت نے آسمان کو کنونس بنا ڈالا تھا اور اس پہ رنگوں کا جہان بنا دیا تھا ہر بادل کا
ٹکڑا ایک داستان لیے کھڑا تھا۔۔۔ نہال وہ دیکھو آسمان میں وہاں یوں لگ رہا ہے جیسے
کوئی داڑھی والا شخص اپنے ہاتھوں میں کسی بچے کو لیے کھڑا ہے۔۔۔
نہال کی نظریں بھی آسمان میں اپنی دنیا بنائے ہوئے تھیں۔۔۔

ماما مجھے تو وہاں پہ ایک سپر فاسٹر اپنی بڑی سی گن کے ساتھ کھڑا نظر آرہا ہے۔۔۔
خرم ان دونوں ماں بیٹوں کی بات پہ اپنا سر پیٹتا واپس پلٹ گیا تھا اسے یقین تھا کہ یہ
دونوں اب گھنٹوں یوں ہی کھڑے رہ سکتے ہیں اس لیے اپنے کپڑے نکال کر خود
فریش ہونے چل دیا تھا۔۔۔

تقریباً آٹھ بجے کے قریب عمار نے سبکو کال کر کے باہر آنے کا بولا تھا
نیچے آنے پہ عمار نے ان سب کے لیے باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا جسے دیکھ کر یہ
سب خوش ہو گئے تھے

عمار کی بدولت اب سبھی فریش تھے فضا میں باربی کیو اور ہری ہری گھاس کی خوشبو
رچی بسی تھی جس نے انکی بھوک چکا دی تھی۔۔۔

کھانا کھا کر شجی نے اعلانیہ انداز میں کھڑے ہوتے کہا۔۔۔

سنیں سنیں سنیں سب غور سے میری بات سنیں اور سب نے اس پہ عمل بھی کرنا
ہے ڈاکٹر بھیا سن لیں آپ بھی سب نے عمل کرنا ہے یا نہ ہو ڈانٹ ڈپٹ شروع
کردیں یہاں بھی شجی نے شکل بناتے کہا تو عمار نے مسکراتے ہوئے اسے آگے بولنے
کو کہا۔۔۔

جی تو بیوٹیفل لیڈیز اینڈ کھڑوس بھائیوں آج ہم ایک گیم کھیلیں گے۔۔۔

سب نے اپنی اپنی آواز کا جادو بکھیرنا ہے یا تو وہ کسی سونگ کی صورت ہوگا یا پھر
پوسٹری کی صورت اور اس پہ سب نے عمل کرنا ہے لازمی شجی نے سبکو دیکھتے ہوئے
کہا اور سب سے پہلے جو شخصیت اس پہ عمل کرے گی وہ ہے۔۔۔ بابا۔۔۔ نہال نے
شجی کی بات مکمل ہونے سے پہلے کہا۔۔۔

ایک تو یار آپ۔۔۔ ٹھیک ہے آپکے بابا ہی سہی۔۔۔ جی تو ڈیر بھیا کچھ سنائیں۔۔۔

بلکہ رکیں آپکے لیے ایک سرپرائز ہے ویٹ میں ابھی آیا شچی جمپ لگاتا اندر کی طرف بھاگا اور جب واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں خرم کا گٹار تھا۔۔۔

گٹار کو دیکھتے ہوئے اسکے ذہن کے پردے پہ بہت سی یادیں آن وارد ہوئی تھیں۔۔۔

یہ گٹار خرم نے شچی کو خالی نظروں سے دیکھتے پوچھا۔۔۔

میں رکھ کر لایا ہوں آپ نے تو اسے اسٹور روم میں بے یارو مددگار ڈال دیا تھا لیکن دیکھیں میں نکال لایا۔۔۔

آپکو گٹار بجانا آتا ہے سوما جو خرم کے سامنے کی نشست پہ براجمان تھی خوشگوار سے حیرت سے پوچھ بیٹھی۔۔۔ بجانا آتا ارے بھابھی آپکے میاں گٹار ایکسپرٹ ہیں۔۔۔

لیکن میں یہ نہیں بجا سکتا خرم نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کیوں کیوں نہیں بجائے گے سوما نے پوچھا۔۔۔

بس ویسے ہی ابھی موڈ نہیں ہے۔۔۔

بھیانٹ فیر ابھی میں نے کہا تھا کہ کوئی منع نہیں کرے گا۔۔۔

رہنے دو شچی انھیں بجانا آتا ہوگا تو ہی بجائیں گے نہ سوما نے چیلنجنگ انداز میں خرم کو دیکھتے کہا۔۔۔

اور وہی ہوا خرم نے سوما کو دیکھتے ہوئے شچی کے ہاتھ سے گٹار لیا۔۔۔

گٹار ہاتھ میں آنے کی دیر تھی کہ اسکی آنکھوں کے سامنے لندن میں گزری وہ شام آگئی جب انکے کیمپس کے تمام ایشینز فرینڈز جنہیں اردو، ہندی سمجھ میں آتی تھی بیٹھے تھے جن میں ایش بھی شامل تھی گو کہ اسے اردو نہیں آتی تھی لیکن پچھلے کچھ ٹائم سے خرم اور غازی کے ساتھ رہتے سمجھ ضرور آنے لگی تھی خرم اور غازی دونوں اس وقت بھی ساتھ ساتھ بیٹھے تھے خرم کے ہاتھ میں یہی گٹار تھا اور سب نے ان سے کوئی بھی سونگ سنانے کی فرمائش کی تھی۔۔۔

خرم کے سامنے ایش تھی اسکی کھلتی سرخ و سفید رنگت اس وقت دمک رہی تھی ہونٹوں پہ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ تھی اور نظریں بار بار سامنے موجود ہستی کی طرف اٹھتی تھیں اور پھر پلکوں کی باڑ اسکے عارض پہ پھیل جاتی۔۔۔

خرم نے گٹار کی تاروں پہ انگلیاں پھیریں تو فضا میں جلت رنگ بج اٹھے۔۔۔

سب نے تالیاں بجاتے ہوئے اسکی حوصلہ افزائی کی۔۔۔

خرم نے گٹار پہ ہاتھ مضبوطی سے جمائے ایک خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ سامنے دیکھا تھا اور گٹار پہلے کرنا شروع کیا دھن بج رہی تھی ماحول بن چکا تھا کہ ایک نظر نے دوبارہ سامنے دیکھتے آنکھوں سے اجازت مانگی سامنے سے پلکوں کی باڑ گرا کر جو نہی اجازت دی

پہم سوز آواز نے سماں باندھ لیا ہم
ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم
ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم
ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم

دہلیز پہ میرے دل کی
جو رکھے ہیں تو نے قدم
تیرے نام پہ میری زندگی
لکھ دی میرے ہمد
ہاں سیکھا میں نے جینا جینا کیسے جینا

ہاں سیکھا میں نے جینا میرے ہمد

نہ سیکھا کبھی جینا کیسے جینا

ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد
ہم سیکھا جینا تیرے بناء ہمد

♥□

□ ♥□ ♥□ ♥□ ♥□ ♥□ ♥□ ♥□ ♥□

□♥□ ♥□ ♥□ ♥□ ♥□

پیچھے کہیں یہی الفاظ گونج رہے تھے لیکن اب منظر بدل چکا تھا۔۔

سامنے سوما ٹھوڑی گھٹنوں پہ رکھے خرم کو سن رہی تھی جسکی آنکھیں بند تھیں لیکن

انگلیاں گٹار پہ مسلسل حرکت میں تھے۔۔

خرم پہلی بار مغرب میں مشرق کی شرم و حیا دیکھ رہا تھا۔۔

گانے کے بول اور نظروں کا گھوم پھر کر اس پہ آکر ٹھہر جانا مسلسل ایش کو کنفیوز کر رہا تھا اور اسکے سرخی مائل گال اندرونی گھبراہٹ اور شرم سے مزید سرخ ہو گئے تھے۔۔۔

وہ جو ہمیشہ اسکی تعریف میں زمین و آسمان ملاتا رہا تھا آج اسے وہ حقیقت لگ رہی تھی۔۔۔

دہلیز پہ میرے دل کی
جو رکھے ہیں تو نے قدم
تیرے نام پہ میری زندگی
لکھ دی میرے ہدم
ہاں سیکھا میں نے جینا کیسے جینا
ہاں سیکھا میں نے جینا میرے ہدم
نہ سیکھا کبھی جینا کیسے جینا
نہ سیکھا جینا تیرے بناء ہدم۔۔۔



سچی سی ہیں یہ تعریفیں
دل سے جو میں نے کری ہیں

جو تو ملا تو سچی ہیں

دنیا میری ہمد

اوو آسماں ملا زمیں جو میری

آدھے آدھے پورے ہیں ہم

تیرے نام پہ میری زندگی

لکھ دی میرے ہمد۔۔۔ ♥ □ □

نظر ایک بار پھر سامنے اٹھی تو دوبارہ جھکنا بھول چکی تھی۔۔۔

ہاں سیکھا میں نے جینا جینا کیسے جینا

ہاں سیکھا میں نے جینا میرے ہمد

نہ سیکھا کبھی جینا کیسے جینا

سکھا جیٹل تیرے بناء ہمدم۔۔۔
سکھا جیٹل تیرے بناء ہمدم۔۔۔
سکھا جیٹل تیرے بناء ہمدم۔۔۔
سکھا جیٹل تیرے بناء ہمدم۔۔۔

خرم نے آنکھیں کھولی تو خود کو ایوبیہ کے ریزورٹ میں پایا اسکا تصوراتی عکس ٹوٹ چکا
تھا اور حقیقت کی دنیا میں کھڑا وہ اپنی تلخ حقیقت دیکھ رہا تھا۔۔۔
سامنے نظر اٹھی تو سوما اسی کو ہی دیکھ رہی تھی اس وقت اسکی سنہری آنکھوں میں
ایک جہان آباد تھا جو یقیناً خرم کے اتنے خوبصورت سے اظہار پہ ہوا تھا۔۔۔
خرم نے گٹار شجی کو تھمایا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔
انھیں کیا ہوا شجی نے حیرانگی سے اسے جاتے دیکھا۔۔۔
سوما کا بھی سارا سحر ایک دم ٹوٹا تھا وہ بھی حیران تھی۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

خرم کمرے میں آیا تو اسکے دل و دماغ میں جنگ چھڑ چکی تھی جنگ جس نے پچھلے کئی سالوں سے اس کی زندگی کی خوشیاں اس پہ حرام کی ہوئی تھیں۔۔۔ جنگ جو یادوں کی تھی۔۔۔ آخر خرم نے خود کو ایک بار پھر ان یادوں میں دھکیل دیا تھا۔۔۔

ہیلو! ڈیڈ کیسے ہیں آپ؟ جی جی ہم ٹھیک ہیں خیریت سے پہنچ گئے تھے۔۔۔ او کم آن ڈیڈ ہم بچے نہیں رہے اب۔۔۔ آپکو انفارم کرنا بھول گیا تھا۔۔۔ غازی نے کہا تھا بٹ میرے ہی مائنڈ سے اسکپ ہو گیا تھا۔۔۔ غازی نے کہاں ہونا ہے میرے ساتھ ہی ہے کتابوں میں گم۔۔۔ خرم نے خود سے فاصلے پہ موجود غازی کو دیکھتے کہا جو اس وقت دنیا مافیہا سے کٹ کر اپنی کتابوں میں گم تھا۔۔۔ اوکے ڈیڈ اپنا خیال رکھیے گا اور مام، تائی ماں کو پیار کیجے گا۔۔۔ اب خرم کا رخ غازی کی طرف تھا۔۔۔

غازی جو کہ سوبر، سنجیدہ ذہین اور ایک خوب رو نوجوان تھا زیادہ تر اپنی کتابوں میں گم رہنے والا مگر مجبوری کے تحت خرم کی ہر شرارت کو کور اپ کرنے والا۔۔۔

جو جب بولتا تو سامنے والے دم بخود ہو کر صرف اسے ہی سنتے تھے۔۔۔

جو کبھی کسی کو دیکھ لیتا تھا تو سامنے والا خود کو خوش نصیب سمجھنے لگتا تھا لیکن یہ شرف بہت کم ہی لوگوں کو حاصل تھا پاکستان میں سب اسے مغرور کہتے تھے اور یہی ریت لندن میں بھی قائم تھی زیادہ تر لوگوں کی خاص کر لڑکیوں کی رائے اس کے متعلق یہی تھی کہ وہ حد سے زیادہ پراؤڈی ہے۔۔۔

جبکہ اس کے مقابلے میں خرم ایک چلبلا، لاابالی اور زندگی کو بھرپور انداز میں جینے والا نوجوان تھا جس کی شرارتوں سے پورا کیمپس تنگ تھا۔۔۔

خوبصورتی میں غازی کے اگر برابر نہ تھا تو کم بھی نہ تھا یونیورسٹی کی اگر زیادہ لڑکیاں غازی کی ایشین لک پہ مرتی تھیں تو ان میں سے آدھی کی تعداد وہ تھی جو خرم کے آگے پیچھے پائی جاتی تھی۔۔۔

لیکن دونوں میں سے کوئی بھی انہیں اہمیت نہیں دیتا تھا۔۔

دونوں ہی لندن جیسی جگہ جا کر بھی سنگل تھے دونوں کی ہی پسند ایک سی تھی اور ہمیشہ غازی اپنی پسند کی ہوئی چیز سے دستبردار ہوتا تھا ایسا وہ خرم سے اپنی محبت کی وجہ سے کرتا تھا۔۔

انہیں دنوں انکی یونی میں ایش کا چرچہ اٹھا تھا خرم اور غازی کچھ دنوں کے لیے پاکستان آئے ہوئے تھے اور واپس جانے پہ جس کے منہ سے بھی سنا وہ نام ایش کا تھا۔۔
غازی نے تو کوئی خاص انٹرسٹ نہیں دکھایا تھا لیکن خرم اس "راکھ" کو دیکھنے کے لیے بے چین تھا یہ نام غازی نے دیا تھا۔۔

یار غازیہ راکھ ہمیں تو ابھی تک نہیں دکھی خرم نے اداس لہجے میں کہا۔۔
کیوں تجھے اسے دیکھ کر کیا کرنا ہے۔۔

کرنا کیا ہے یار بس دیکھنے کا شوق بڑھ گیا ہے جب سے آئے ہیں ایش ایش سن رہے ہیں۔۔ آخر دیکھیں تو سہی ایسا بھی کیا ہے اس بھوری بلی میں جو ہر ایک کی زبان پہ اسی کا چرچہ ہے۔۔

خرم جس پہ اپنے ملک کی خوبصورتی کا راج تھا جسے یہ لگتا تھا کہ ہمارے ملک کے علاوہ کسی ملک کی لڑکیاں خوبصورت نہیں (اللہ اللہ خرم کی سوچ۔۔۔ خیر غلط بھی تو نہیں ہی ہی ہے۔۔۔) لندن کی بلیوں کو وہ بس ایک نظر دیکھتا تھا اور آگے بڑھ جاتا تھا ابھی تک اسے اپنی آئیڈیل نہیں ملی تھی جسکی تلاش میں وہ خاک چھانتا پھر رہا تھا جس پہ نظر ٹھہر جاتی۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ انھیں اپنے پیچھے سے آواز آئی۔
ایکسیوزمی۔۔۔

خرم اور غازی نے بیک وقت مڑ کر دیکھا تھا اور وہ دیکھنا دونوں کو ہی بھاری پڑا تھا۔۔۔

جاری ہے



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(قسط 19 تا 22)

از "ایس۔ اے۔ یوسف"



بہت کم کزنز کا ایسا ریلیشن ہوتا ہے جیسا ہمارا تھا

جانتی ہیں بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جنکے بیسٹ فرینڈز انکے کزنز ہوتے ہیں۔۔۔

انھیں اپنے خاندان سے ملنے والی تکالیف کو انھیں بتانا نہیں پڑتا بلکہ بن کہے وہ انکی ہر بات سمجھ لیتے ہیں۔۔۔

اور ہم دونوں کا شمار ان خوش نصیبوں میں ہوتا تھا۔۔۔

لیکن اب میں اسے کچھ بھی کہتا ہوں تو وہ نہیں سنتا، نا سمجھتا ہے نا ہی جواب دیتا ہے۔۔۔

خرم جی اب کہاں ہیں غازی بھائی؟؟؟ کتنے دنوں کا دماغ میں کھلبلاتا سوال آخر
آج سوما نے پوچھ لیا تھا جس پہ خرم ایک سرد سانس ہوا کے حوالے کر کے رہ
گیا۔۔۔

گہری سوچ میں گم خرم کی آواز سوما کے کان میں پڑی۔۔۔
کبھی کبھی ہم بہت سے سوالوں کا جواب نہیں دے پاتے چاہنے کے باوجود
بھی۔۔۔

لیکن پھر بھی آپ کچھ تو بتائیں آخر۔۔۔

تائی ماں سے بھی آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور اب مجھے بھی نہیں بتا
رہے اور مجھے لگتا ہے عمار بھائی کو بھی نہیں معلوم۔۔۔ کچھ تو ایسا ہے جو آپ
چھپا رہے ہیں۔۔۔

کم آن سوما آپکو تو انویسٹیگیشن آفیسر ہونا چاہیے خرم نے ہنستے ہوئے بات اڑانا
چاہی۔۔۔

بات کا رخ مت بدلیں۔۔۔

اوہو یار وہ لندن میں نہیں ہے بلکہ کچھ ٹائم پہلے ہی وہ لندن چھوڑ چکا ہے اس نے اپنا بزنس دبئی میں سیٹ کیا ہے نیا نیا بزنس ہے تو ٹائم نہیں ملتا اسے اور آپ اسے نہیں جانتیں جب وہ کسی کام کا بیڑا اٹھاتا ہے تو پوری دلجمعی سے کرتا ہے اس دوران اسے کھانے پینے تک کا ہوش نہیں رہتا۔۔۔ اور یہی اس نے سرپرائز دینا ہے تائی ماں کو۔۔۔ بس یا کچھ اور خرم نے مسکراتے ہوئے سوما کو دیکھتے پوچھا جو اسے بے یقینی سے گھور رہی تھی۔۔۔

میرے چہرے پہ لکھا ہوا ہے کہ میں بے وقوف ہوں۔۔۔

آں ارے ہاں یہ لکھا ہوا اس گال پہ خرم نے سوما کا چہرہ پکڑ کر ادھر ادھر ہلاتے چیک کرتے کہا۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔ اور خبردار اب بات کی مجھ سے۔۔۔

جھوٹ بھی بولتے ہیں آپ مجھے یہ نہیں معلوم تھا سوما غصے سے کہتی خرم کا ہاتھ جھٹکتی آگے بڑھ گئی پیچھے خرم سر پہ ہاتھ پھیرتا ہی رہ گیا۔۔۔

تھک ہار کر آخر یہ لوگ دس بجے کے قریب واپس آگئے نہال کو چیلنج کروا کر اسی کے ساتھ سوما بھی لیٹ گئی تھی اسلام آباد میں جہاں موسم گرم تھا وہیں یہاں رات اچھی خاصی سرد تھی اسی وجہ سے سوما نہال کو سر سے پاؤں تک بلینکٹ میں لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔

ماما ہم کل کہاں جائیں گے۔۔۔؟؟ نہال نے سوما کے گلے میں بازو ڈالتے پوچھا۔۔۔ جہاں میرا شہزادہ کہے گا سوما نے اسکے ماتھے پہ بکھرے بال سمیٹتے پیار سے کہا۔۔۔

ہم کل ہارس رائیڈنگ این چمپئر لفٹ میں بیٹھے گے۔۔۔ بالکل ماما کی جان۔۔۔

خرم بھی چینیج کر کے روم میں آچکا تھا اور اب ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا

کیوں جھوٹے لارے لگا رہی ہیں۔۔۔

نہال آپکی ماما کو ہائیٹ فوبیا ہے نہ تو وہ بیٹھیں گیں چیئر لفٹ میں اور نہ ہی

آپکو بیٹھنے دیں گیں۔۔۔

نہال جسکی آنکھیں سوما کے تھکنے سے بند ہو رہی تھیں خرم کی بات پہ پوری کھل گئیں۔۔۔

ماما! نائیں میں بیٹھو نگانا؟؟؟

سوما نے نہال کو دوبارہ جاگتے دیکھا تو خرم کو غصے سے گھورا بہت ہی بد تمیز ہیں

آپ۔۔۔

جی جی ماما کہہ رہی ہیں نا تو میرا بیٹا بیٹھے گا۔۔۔ بابا آپکو صرف تنگ کر رہے ہیں
سوما نے آہستہ سے نہال کی آنکھوں پہ پیار کیا تو اس نے آنکھیں پھر سے بند
کر لیں۔۔۔

تھپکنے کے دوران ہی نہال کی پلکوں کی لرزش ختم ہو گئی تھی جسکا مطلب تھا اب
وہ گہری نیند میں تھا سوما کی آنکھیں بھی آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں کہ خرم
نے سوما کے ساتھ بیٹھتے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے سرگوشی کی سو رہی ہیں کیا۔۔۔
شرارت اسکی آنکھوں میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔
ہر شریف انسان اس وقت سو ہی رہا ہوتا ہے اور میں بھی وہی کوشش کر رہی
ہوں۔۔۔

خرم نے قہقہہ لگایا ہی تھا کہ سوما کی پڑی کوہنی سے بلبلا اٹھا۔۔۔
کیا چھت پھاڑ قہقہہ لگا رہے ہیں ابھی سویا ہے نہال جاگ جائے گا۔۔۔

ہر وقت اسی کا خیال کیا کریں آپ رقیب بنتا جا رہا ہے یہ میرا جلے دل سے خرم
نے کہا۔۔۔

آپکا تو دماغ غالباً خراب ہو گیا ہے جو بیٹے کے متعلق ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔
سو جائیں جا کر اور مجھے بھی سونے دیں۔۔۔

مجھے نیند نہیں آرہی اب خرم نے بے چارگی سے کہتے سوما کو دیکھا ساتھ ہی نئی
فرمائش داغ دی اٹھ کر بیٹھیں نہ یار کچھ باتیں ہی کر لیں۔۔

کیا باتیں کریں گے پھر سے جھوٹی باتیں بتائیں گے سوما نے تھوڑی دیر پہلے کا
حوالہ دیتے کہا۔۔۔

نہیں خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے ہم اپنی باتیں کریں گے اپنے آنے والے
مستقبل کو سوچیں گے۔۔۔

کل کس نے دیکھا ہے۔۔۔

یعنی آپ نے اٹھنا بالکل بھی نہیں ہے اور زرا سی ادھر ہو جائیں کونے پہ بٹھایا
ہوا ہے خرم نے تیوری چڑھاتے کہا تو سوما نے امڈتی ہنسی کو روک کر تھوڑا سا
نہال کو کھسکاتے سائیڈ پہ ہوئی لیں تشریف رکھیں آرام سے عالم پناہ اور خود
بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

دیٹس لائیک مائی وائف خرم نے کہتے اپنا بازو سوما کے کندھے پہ پھیلاتے
کہا۔۔۔

دور ہو کر بیٹھیں بھی یہ چپکو پنا مجھے نہیں پسند سوما نے ناک سکیڑتے کہا۔۔۔
جتنی آپ نے جگہ دی ہے اس پہ ایسے ہی بیٹھا جا سکتا ہے۔۔۔
اففف آپ سے تو بحث فضول ہی ہے۔۔۔

چھوڑیں سوما اس سے تو بہتر ہے آپ سو ہی جائیں خرم نے خراب ہوتے موڈ
کے ساتھ کہا اور اٹھنے ہی لگا تھا کہ سوما نے ہاتھ پکڑ لیا اچھا سوری۔۔۔ نہیں آپ

سو جائیں۔۔۔ اچھا دیکھیں نا کان پکڑ کر سوری کرتی ہوں سومانے کان پکڑتے کہا
۔۔۔ یہ آپ نے اپنے کان پکڑے ہیں سنجیدہ نظروں سے دیکھتے پوچھا گیا۔۔۔
آپ ہی تو کہتے ہیں میں اور آپ الگ نہیں تو اب آپکے کان پکڑوں یا اپنے کیا
فرق پڑتا ہے سومانے شرارت سے کہا۔۔۔
اپنے مطلب کی خوب باتیں یاد رہتی ہیں۔۔۔
ابھی جو میں نے کوئی دل کی بات کہی تو فوراً بدک جائیں گیس خرم نے اسکے
ہاتھوں کو پکڑتے کہا جس پہ سومانے ہاتھ کھینچنے چاہے۔۔۔
آپ بھی تو ایکدم پڑی سے اتر جاتے ہیں۔۔۔
دونوں کی پیار بھری نوک جھونک جاری تھی اور رات اپنے آنچل میں انکے
خوبصورت لمحوں کو سمیٹتی گزرتی جا رہی تھی۔۔۔

اگلے دن صبح ہی صبح خرم کے فون نے چیخنا شروع کیا جس پہ عمار کالنگ بلنگ ہو رہا تھا۔

خرم کے سینے پہ نہال کا بازو تھا تو اسکی بغلوں میں اس نے اپنا سر گھسایا ہوا تھا اسکو احتیاط سے ہٹاتے اس نے اپنا فون اٹھایا جو اسکے اٹھاتے اٹھاتے بند ہو چکا تھا کال بیک کرنے پہ عمار نے انھیں سات بجے تک نیچے آنے کا کہا۔۔۔ کیا ڈاکٹر یہاں تو سونے دیں خرم کی جھنجھنائی آواز عمار کے کانوں میں پڑی تم ساری زندگی سوتے ہی آرہے ہو رات بھر کیا جھک مارا ہے جو اس وقت اٹھنے میں تمہیں پر اہلم ہو رہی ہے۔۔۔ اصل نظارے تو صبح کے وقت ہی ملتے ہیں اس لیے اب چپ کر کے تیار ہو جاؤ۔۔۔

اچھا آتے ہیں منہ بناتے خرم نے کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔ کمرے میں نظر دوڑائی تو سوما کہیں بھی نہیں تھی ہمم اسکا مطلب ہے یہ میڈم اٹھ چکی ہیں۔۔۔

مگر ہے کہاں یہی سوچتے پہلے باتھ روم کا دروازہ چیک کیا وہ کھلا ہوا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے بالکونی کی طرف گیا تو سوما ہاتھوں میں گرم گرم چائے کا مگ تھا مے کھڑی نظر آئی۔۔۔ کھلے لمبے بالوں کو پشت پہ پھیلائے سفید اور سرخ رنگ کی فراک جسکا سرخ دوپٹہ کندھے پہ ڈالے سامنے کے مناظر میں گم دل میں اترنے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

آکھوں خرم نے گلہ کھنکارتے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو سوما نے گردن گھما کر دیکھا۔۔۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے خرم سوما کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔ مجھے کیوں نہیں جگایا؟

اتنے پیارے موسم کا اکیلے ہی مزا اڑا رہی ہیں۔۔۔ آپ سو رہے تھے اس لیے آپکو تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا سوما نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

سوما خرم کے گمبھیر لہجے میں پکارنے پہ سوما کو وہاں کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

بمشکل جی کہا گیا تھا ادھر دیکھیں میری طرف اسکے کندھوں پہ نرمی سے ہاتھ دھرتے خرم نے سوما سے کہا۔۔۔

جھجھکتے جھجھکتے سوما نے نظر اٹھائی لیکن گھبرا کر پھر نظر جھکالی۔۔۔
آپ آپ خوش تو ہیں نا..؟

خرم نے دماغ میں آئے خدشہ کے تحت سوال کیا۔۔

جس پہ بے ساختہ سوما نے نظر اٹھائی اور پھر سے پلکوں کی باڑ گرا گئی کہ مقابل کی آنکھیں الگ ہی داستان بنا رہی تھیں۔۔۔

خرم نے آہستہ سے اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکاتے کہا۔۔۔

Thank you for this honor and trust , you have completed my
...life

...I really love you so much

خرم نے جذب سے کہتے ہوئے سوما کے سر پہ پیار کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا
کمرے میں چلا گیا جہاں ابھی اس نے تیار ہونے کے بعد سات بجے تک نیچے
پہنچنا تھا

جبکہ سوما اسکے پیچھے اسکے پیار کی خوشبو میں گھری کھڑی سوچ رہی تھی کیا محبت
یوں بھی ہوتی ہے۔۔۔

کہاں سے زندگی کا یہ دور شروع ہوا تھا یہ شخص جسکو نہ میں کبھی پسند تھی اور
نہ ہی میں اس کو خاطر میں لائی تھی صرف نہال کی وجہ سے بنایا گیا یہ رشتہ
نکاح کے بولوں کے بعد سے ہمارے دل بدل گیا تھا کیسا جادو کیسی تاثیر رکھی
ہے اس رب العزت نے ان تین بولوں میں۔۔۔

کہ ایک انجان شخص سب سے پیارا ہو جاتا ہے نا محرم سے محرم تک کا یہ سفر
کتنا حسین ہے جب رب کے فیصلہ پہ سر جھکاتے ایک انجان شخص کو ہم اپنا
آپ سوچتے ہیں اس یقین و بھروسے کے ساتھ کہ اب سے اللہ نے اسے ہمارا
محافظ ہمارا نگران بنا دیا ہے۔۔۔

نجانے کون لوگ ہیں جن کو اس جائز رشتے میں سکون و قرار نہیں ملتا اور وہ
نامحرم رشتوں میں اپنا سکون ڈھونڈنے نکل پڑتے ہیں جبکہ سکون اسی پاکیزہ
رشتے میں ہے۔۔۔

یا اللہ ہمارا یہ ساتھ ، یہ پیار ، یہ اعتبار سدا یونہی قائم رکھنا اے اللہ تو اس رشتے
میں ہمیشہ اپنا پیار بنائے رکھنا اور ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ تاحیات
مخلص رکھنا آمین سومانے دل ہی دل میں خرم اور اپنے رشتے کی قائم رہنے کی
دعا کی تو ہونٹوں پہ ایک آسودہ سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اگلے دن تینوں مرد تو واک کے لیے نکل گئے تھے اور پیچھے روما، سوما نے مل کر ناشتہ تیار کرنا شروع کر دیا کیونکہ احمد ہاؤس کے مکینوں کو کھانا گھر کے افراد کے ہاتھ کا ہی پسند آتا تھا اسی لیے ریزورٹ میں بھی ان لوگوں نے یہ کام خوشی خوشی خود سنبھال لیا تھا اور آج تو سوما کچھ اسپیشل ناشتہ بنانا چاہ رہی تھی اسکی آنکھوں کی جوت دیکھنے کے قابل تھی سنہری کانچ مزید چمک رہے تھے آج اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ بھی خرم سے اپنے دل کی بات کہہ دے گی جو اظہار وہ سوما کے منہ سے سننے کا تمنائی آج وہ تمنا وہ خواہش پوری کر دے گی۔۔۔

اسی دوران سارہ اور لیلیٰ بھی تیار ہو کر نیچے آگئیں۔۔۔

نہال کو سومانے اس لیے نہیں جگایا تھا کہ سب کے آنے کے بعد آرام و سکون سے اسکو ریڈی کرے گی آج تو اسکی تیاری بھی خاص ہونی چاہیے اور کچھ اسکی نیند کا بھی خیال تھا کہ کہیں اسکے لاڈلے کی نیند ڈسٹرب نہ ہو۔۔۔

تقریباً ساڑھے آٹھ بجے کے قریب وہ لوگ بھی آگئے تھے انکے فریش ہونے تک سومانے ناشتہ لگا دیا تھا جبکہ روم آئرز کے ساتھ مصروف تھی۔۔۔

آجائیں سب آکر اب ناشتہ کر لیں سومانے آواز لگائی ساتھ ہی سارہ کو بھی بھیجا کہ سب کو بلا لائے۔۔۔

ٹیبل موسم کی مناسبت سے باہر لگائی گئی تھی سر سبز سے لان میں ہلکی ہلکی ہوا بہت بھلی لگ رہی تھی سب کے آنے پہ ناشتہ شروع ہو چکا تھا آئرز مسلسل روم کو تنگ کر رہی تھی تبھی سومانے اسے لے لیا آپو لائیں اسے مجھے دیں آپ آرام سے ناشتہ کریں لیکن تم۔۔۔ میں کر چکی ہوں۔۔۔ چلو ٹھیک ہے سومانہال کو بھی جگا دیتیں سب کے ساتھ ناشتہ کر لیتا خرم نے سوما کو دیکھتے کہا۔۔۔

سونے دیں اچھا ہے پوری نیند لے کر اٹھے گا تو فریش رہے گا ابھی وہ یہی بات کر رہے تھے کہ نہال کے رونے کی آواز آئی ماما، بابا، تابو کہاں ہیں آپ۔۔۔ روتے نہال کو شاید یہ لگا کہ سب اسے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔

اس سے پہلے کہ خرم یا سوما میں سے کوئی اٹھتا شجی نے اندر دوڑ لگائی۔۔۔ شجی، نہال جو سلیپنگ ڈریس، بکھرے بالوں کے ساتھ کھڑا تھا شجی کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھا۔۔۔ کیا ہوا جونئیر۔۔۔ آپ سب کہاں گئے مجھے چھوڑ کر۔۔۔ ہم اپنے پرنس کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں گئے بلکہ ہمارا پرنس ہمارے بغیر نیند کی وادیوں میں گھوم پھر رہا تھا۔۔۔

شجی اسے گود میں اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا جہاں سب اسی کے منتظر تھے۔۔۔ نہال نے جب سوما کی گود میں آئے کو دیکھا تو جو آنسو ر کے ہوئے تھے وہ پھر بہنے لگے۔۔۔

سوما نے ہاتھ بڑھا کر نہال کو لینا چاہا ہی تھا کہ نہال نے منہ پھیر لیا۔۔۔ سب نے ہی نہال کی یہ حرکت نا صرف نوٹ کی تھی بلکہ انھیں اسکی جیلیسی بھی صاف دکھی تھی جو آرزہ کو دیکھ کر اسے ہو رہی تھی اور یہ تو بچوں کی عادت ہوتی ہے خود جس کو بھی پیار کر لیں لیکن ماں کے قریب کسی کو نہیں برداشت کر سکتے اور یہی حال نہال کا تھا اسی لیے اپنی ناراضگی کا اظہار اس نے سوما کو انگور کر کے کیا تھا اور اپنے بابا کی گود میں بیٹھا تھا۔۔۔ بابا کی جان نے آج آنسوؤں سے فیس واش کیوں کیا ہے۔۔۔ بابا۔۔۔، جی بابا کی جان میں سمجھا آپ لوگ مجھے چھوڑ گئے نہال نے پھر سے آنسو بھر کر باپ کو دہائی دی ساتھ ہی سوما اور آرزہ کو دیکھا جسکو سوما پیار کر رہی تھی۔۔۔ آرزہ کو مجھے دے دو عمار نے اپنے بھتیجے کو غصہ ہوتے دیکھا تو کہا اور اس سے پہلے کہ سوما آرزہ کو پکڑاتی نہال باپ کی گود سے اتر کر فوراً اپنے تابو کی گود میں جا گھسا تابو۔۔۔ مجھے بھوک لگی

ہے۔۔۔ اور ٹیبل پہ موجود سب نفوس نہال کی اس حرکت پہ اپنا قہقہہ روک نہ پائے تھے۔۔۔

بھی نہال کو تو لگتا ہے آئزہ اب اچھی نہیں لگ رہی تو کیوں نہ ہم جب یہاں سے جائیں تو آئزہ کو یہیں چھوڑ جائیں کیوں نہال ٹھیک ہے نارومانے اپنے ننکھٹ سے بھیتجے پیار کرتے پوچھا جس پہ اسکے کان کھڑے ہو گئے تھے یہاں۔۔۔؟ آئزہ یہاں کس کے پاس رہے گی تابی۔۔۔؟؟

جہاں بھی رہے ہمیں کیا گندی سی تو بچی ہے۔۔۔

جی ہے تو گندی۔۔۔ ہاتھ روم بھی نائیں جاتی اور فیڈر بھی کھود نائیں پیتی نہال ساتھ چار برائیاں مزید کاؤنٹ کروائیں بٹ تابی یہ اتنی چھوٹی ہے۔۔۔ ہاتھ کہ اشارے کر کے بتایا۔۔۔ یہ کیسے رہے گی اتلی۔۔۔؟

پر آپکو تو آئزہ نہیں پسند نہ رومانے اداس سی صورت بناتے کہا۔۔۔ پسند تو ہے نا تابی۔۔۔ بٹ۔۔۔ بٹ کیا؟؟

تابی ہممم نائیں چھوڑیں گے آرز کو یہاں نہال کے دماغ میں جب رات کا خیال
آیا تو اسے اپنی ڈول کی فکر ہوئی۔۔۔ نائیں نائیں اب نہال صاحب تابو کی گود
سے اتر گھوم کر ماں کے پاس پہنچ چکے تھے۔۔۔

نائیں کیٹو کھا جائے گی میری آرز کو اور اسکے پاس کھڑے ہو ایڑیاں اونچی
کر کر کے آرز کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا تبھی سومانے ننھی سی کمبل میں دبکی
آرز کو زرا سانیچے کر دیا تاکہ وہ اسے با آسانی دیکھ لے۔۔۔

بھابھی اب بس کر دیں ہمارا نہال تڑپ رہا ہے آپکے پاس آنے کے لیے اب تو
دیکھیں آرزہ کو بھی رکھنے کو تیار ہے سارہ نے ہنستے ہوئے کہا تو سومانے آرزہ کو
اسے پکڑا اپنے شہزادے کو گود میں بٹھا کر پیار کرتے کہا جہ نہیں ہمارا نہال تو
بہت اچھا اور آرز سے بہت پیار کرتا ہے ، ہے نا نہال ہممم جی نہال نے ماں سے
چپکتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو بھی جلدی کریں آپ لوگ دس تو یہیں بجا دیے تاملاری میں بھی دس گھنٹے
چاہئیں ہونگے پھر آپ لوگوں کو عمار نے ایکدم جلدی جلدی کا شور مچایا تو سب
نے بھی تیاری پکڑی آج ان لوگوں کا ارادہ انتھیا گلی اور چھانگلہ گلی جانے کا
تھا۔۔۔

کرتے کرتے بھی ساڑھے گیارہ بجے ان لوگوں کی گاڑی نے چئیر لفٹ کی طرف
رخ کیا تھا کہ راستے میں گھوڑوں کو دیکھ نہال بدک گیا تھا بابا ہارس۔۔۔
گاڑی روکیں تابو گاڑی روکیں۔۔۔ نہال تابو ڈانٹیں گے آرام سے بیٹھیں۔۔۔
نائیں ہارس رائیڈنگ کرنی ہے۔۔۔

نہال کیا کہا ہے آپکو بہت ضروری ہوتے جارہے ہو آپ۔۔۔ ماما منہ بسورتے ہوئے
حسرت بھری نگاہوں سے گھوڑوں کو دیکھتا نہال ماں کی ڈانٹ سے چپ ہو گیا تھا
۔۔۔

عمار نے گھوڑوں کے قریب پہنچ کر گاڑی روکتے ہوئے خرم کو اشارہ کیا تو وہ اتر کر پچھلی سیٹ کا ڈور کھولا آجاؤ نہال کو دیکھتے خرم نے کہا تو وہ جو منہ بسور کر بیٹھا تھا اس نے ایکدم گردن اٹھا پیچھے دیکھا اور یا ہوووو کا نعرہ لگاتا باپ کی گود میں بھاگا۔۔۔ بھیا میں بھی جاؤں شجی کب پیچھے رہنے والا تھا دوسرے گھوڑے کو دیکھ اس نے بھی عمار سے اجازت مانگی اور اجازت ملتے ہی وہ تینوں گھوڑوں پہ اور یہ لوگ گاڑی میں سفر جاری رکھ کر چل پڑے۔۔

خرم اور شجی ٹکٹ لینے گئے ہوئے تھے اسی دوران عمار کا فون بجا تو وہ نمبر دیکھ ایکسیوز کرتا سائیڈ پہ ہو گیا۔۔۔

ہاں بولو کچھ پتہ چلا۔۔۔

کیا ابھی تک۔۔۔ مزید کتنے دن لگے گیں۔۔۔

مجھے جلد از جلد ساری انفارمیشن مل جانی چاہیے ٹھیک ہے ٹھیک ہے جلد از جلد
یہ کام ختم کرو۔۔۔

اوکے بائے۔۔۔

کس کی کال تھی روما جو عمار کو ہی دیکھ رہی تھی اسکے تپے تپے نقوش پہ پوچھ
بیٹھی۔۔۔

ہممم نہیں ہاسپٹل کا معاملہ تھا۔۔۔

آپ غصہ کیوں کر رہے تھے۔۔۔ غصہ کرنے سے تھوڑا ہی معاملات حل ہو جائیں
گے روما نے نرمی سے کہا تو عمار کے تنے نقوش پر سکون ہوئے ہممم صحیح کہہ
رہی ہیں پیار سے اپنی بیوی اور بچی کو دیکھتے عمار نے ہنکارا بھرا۔۔۔

ہو سکتا ہے ہمیں جلد ہی واپس جانا پڑ جائے بلکہ ہو سکتا شام کو ہی عمار نے کچھ
سوچتے ہوئے روما کو کہا تو وہ ایکدم چونکی جلدی۔۔۔ سب خیریت ہے نہ آپ
پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔

دعا کرو بس سب ٹھیک ہو۔۔۔

آج میرا کام ہو جائے بس تفریح کا کیا ہے وہ تو کبھی بھی ہو سکتی ہے عمار کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں دیکھ روم بھی متفکر ہو گئی تھی۔۔۔

لیں جی آگئے ٹکٹس چلیں اب تیار ہو جائیں پاکستان کے خوبصورت ترین مناظر کا نظارہ کرنے کے لیے شہی نے ٹکٹس لہراتے کہا۔۔۔
یہ نظارہ تو آپ ہی کیجیے گا مجھے تو معاف ہی رکھیں سومانے صاف انکار کیا۔۔
دیکھ لیا بیٹے کیا کہا تھا میں نے ماما نہ بیٹھیں گیں نہ بیٹھنے دیں گیں خرم نے گود میں اٹھائے نہال سے کہا۔۔۔

آپ سے کس نے کہا کہ نہال نہیں بیٹھے گے آپکے ساتھ انجوائے کرے گا ہمارا
پرنس۔۔۔

ہا ہا ہا اور آپکو لگتا ہے کہ میں یہاں اتنے ہجوم میں آپکو اکیلا چھوڑ کر جاؤنگا۔۔
خرم، شجی آپ لوگ جائیں میں بھی نہیں جا رہی آؤ کو ٹھنڈ لگ جائے گی اور
انہیں گود میں لیکر تو مجھ سے بیٹھا بھی نہیں جائے گا رومانے بھی جانے سے
منع کیا تو عمار نے خرم کو گرلز کا خیال رکھنے کا کہتے ہوئے روانہ کیا خرم تم جاؤ
میں ہوں یہاں اور خیال رکھنا سبکا کبھی انکے ساتھ خود بھی بچہ بن جاؤ۔۔۔
نہال کا خاص خیال رکھیے گا سومانے خرم سے کہا تو وہ ایک ناراض نظر سوما پہ
ڈالتا ناٹ فیئر وائف کہتے چلا گیا۔۔۔

سوما ان لوگوں کو جاتے دیکھ رہی تھی شوق تو اسے بھی بہت تھا مگر بلندی کا
خوف شوق پہ حاوی تھا۔۔۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد رومانے آثرہ کو عمار کے حوالے کیا اور سوما کا ہاتھ پکڑ کر جانے ہی لگی تھی آپ کہاں جارہی ہیں عمار نے ان دونوں کو جاتے دیکھ پوچھا بھائی سنبھالیں زرا بے بی کو ہمیں بھی تھوڑا انجوائے کرنے دیں سنبھال ہی رہا ہوں۔۔۔

سوما اور رومانے کو تھامے ایوبیہ کے نظاروں سے لطف اندوز ہو رہی تھیں کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ رومانے سوما کے قریب کھڑے ہوتے سامنے دیکھتے پوچھا۔۔۔ ہم بہت بہت زیادہ ہم پہلی بار آئے ہیں ان جگہوں پہ کتنا شوق تھا مجھے اپنا ملک دیکھنے کا سومانے سامنے سرسبز وادی کو دیکھتے کہا۔۔۔

اور ماما کبھی بھی ہمیں نہیں آنے دیتی تھیں یاد ہے سعدی شازمہ آپ کی شادی کے شروع کے دنوں میں مان بھائی نے کتنا اصرار کیا تھا لیکن بے سود۔۔۔

جی یاد ہے ابھی بھی تو کتنا کہتے رہے ہیں بچے کہ چلیں ہمارے ساتھ مگر ماما ہمیشہ منع کر دیتی تھیں۔۔۔

آپو ماما اتنی سخت کیوں ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ جو ایک بار جو سوچ لیتی ہیں اسی کو ہی کیوں صحیح سمجھتی ہیں سومانے کچھ افسردگی سے کہا۔۔

تم پریشان مت ہو دیکھنا ماما مان جائیں گیں۔۔۔

آپ یہ تسلی کسے دے رہی ہیں آپو مجھے یا خود کو؟؟؟

یہ آپ بھی بہت اچھے سے جانتی ہیں کہ وہ مجھے معاف تو کر سکتی ہیں لیکن

دوبارہ اپنائیں گی نہیں سومانے آنکھ کا کونہ صاف کرتے روما کو جواب دیا۔۔۔

آپو اب انکے دل میں میرے لیے صرف دعائیں ہیں لیکن آپ لوگوں کے لیے

دعاؤں کے ساتھ پیار بھی ہے۔۔۔

تم انکی سب سے لاڈلی بیٹی رہی ہو وہ ضرور ایک دن مان جائیں گیں کب تک آخر ناراض رہ سکتی ہیں۔۔

آپ کو پتہ ہے جو سب سے لاڈلے ہوتے ہیں نہ انکی ذرا سی بات بھی تکلیف دیتی ہے یاد ہے اکثر آپ اور آپنی ماما کو کچھ کہہ جاتے تھیں تو انہیں آپ لوگوں کا اتنا برا نہیں لگتا تھا لیکن میں کبھی مذاق میں بھی انہیں کچھ کہہ دیتی تھی تو اگلے کئی روز تک اس بات کا اثر ان پہ سے زائل نہیں ہوتا تھا۔۔۔
مجھے اس وقت انکے احساسات کبھی سمجھ آ ہی نہ سکے آج خود ماں بنی ہوں تو احساس ہوا ہے انکی تکلیف کا۔۔۔

آج صبح جب نہال مجھے اگنور کرتا ہوا اپنے بابا کے پاس گیا تھا تب بظاہر تو میں مسکرا رہی تھی لیکن اندر سے میرا دل دھاڑیں مار کر رونے کو کیا تھا جانتی ہیں

کیوں۔۔۔ کیونکہ ہم جنہیں حد سے زیادہ پیار کرتے ہیں تو انکی زرا سی بے اعتنائی بھی قابلِ برداشت نہیں ہوتی۔۔۔

نہال بہت سینسیٹو بچہ ہے جہاں اس سے میرے قریب کسی کا قرب برداشت نہیں ہوتا وہیں وہ سب کے رویے بھی محسوس کرتا ہے آج نہیں تو کل وہ

میری ذات سے جوڑے رشتوں سے بھی تکلیف اٹھائے گا۔۔۔

شازمہ آپ نے یہ حقیقت تو قبول کر لی کہ خرم ایک بچے کے باپ ہیں لیکن وہ نہال کو میرے بیٹے کے طور پہ قبول ابھی بھی نہیں کر سکیں اسی طرح آپ بھی نہال کو بھتیجا تو کہتی ہیں لیکن کبھی بھانجا نہیں کہا۔۔۔

یہ نہیں سوچا کہ وہ اب میرا بھی بیٹا ہے آپ لوگ شاید سوچ بھی نہیں سکتے مجھے نہال سے کتنی محبت ہے وہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے لیکن مجھے اندر ہی اندر گھبراہٹ ہو رہی ہے میں نے بے شک اسے جنم نہیں دیا آپو لیکن اللہ نے میرا اس سے ایک الگ سا تعلق جوڑ دیا ہے جو مجھے اس سے اور اسے مجھ

سے جوڑے ہوئے ہے نہ وہ میرے بنا رہ سکتا ہے نہ میں اسکے بنا اسی طرح
جب ماما نے ہاسپٹل میں اس پہ ہاتھ اٹھایا تھا غلطی تھی نہال کی میں مانتی ہوں
لیکن کیا وہی غلطی واسع یا میر و سے ہوتی تب ماما کا ہاتھ اٹھتا نہیں آپو ایسا نہیں
ہوتا۔۔۔

وہ تکلیف نہال کو میری وجہ سے اٹھانا پڑی تھی اور آگے چل کر بھی یہی سب
ہونے والا ہے۔۔۔

سب لوگ سمجھتے ہیں دیکھتے ہیں کہ دیکھو یہ بچہ ماں باپ کا کتنا لاڈلہ ہے لیکن
حقیقت میں اس شخص کو ایک بڑی قیمت چکانی پڑتی ہے اس پیار کی اسے سب
کچھ تو ملتا ہے لیکن آزادی نہیں کبھی اسکے ہاتھوں پیروں میں پیار کی بیڑیاں ڈال
دی جاتی ہیں تو کبھی آنسوؤں کی تو کبھی ان لمحوں کی جو اس پہ نچھاور کے گئے
تھے۔۔۔

یہی حال میرا بھی ہے مجھے معافی تو مل جائے گی لیکن پیار نہیں۔۔۔ میری زندگی میں یہ خلاء اب پر نہیں ہو سکتا۔۔۔

اما کبھی نہال کو نہیں قبول کریں گیں اور میں اپنے بیٹے کی خاطر اب اپنی ماں کے پاس نہیں جاسکتی چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی وہ بچہ جو ماں کے چھوڑ جانے کے ڈر سے رات میں میرا ہاتھ پکڑ کر سوتا ہے میں کیسے اسکے اندر کے خوف کو حقیقت میں بدل دوں۔۔۔ اگر ایسا ہو گیا تو ساری زندگی کے لیے اسکی شخصیت مسخ ہو جائے گی اور میری قربانی ضائع جائے گی۔۔۔

آج ایک ماں دوسری ماں کے آمنے سامنے ہے سمجھ نہیں آتا کیا کروں اپنی ماں کو ناراض کر کے دوزخ کماؤں یا ایک اور بچے کی ماں بن کر اسکی زندگی سنواروں۔۔۔

سعدی میری جان ایسا نہیں سوچتے ضروری تو نہیں جو خدشات تم نے پالے ہوئے ہیں صحیح ثابت بھی ہوں۔۔۔

ہممممم آپو یہ صرف خدشات نہیں ہیں یقین ہے ماما کی سختی سے ہم سب ہی واقف ہیں۔۔ خیر چھوڑیں آئیں وہاں نیچے چلتے ہیں سوما نے ایک طرف بنے ٹریک کی طرف اشارہ کیا تو روما ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گئی وہ چاہ کر بھی سوما کو سمجھا نہیں پا رہی تھی اور جب جب سوما کو اس طرح دیکھتی تھی تو اپنی جلد بازی پہ اندر کا گلٹ بڑھ جاتا تھا۔۔۔

روما اب تو پکڑیں آرزو کو بس یہ اپنے بابا کے پاس اتنا ہی ٹائم خوش رہ سکتی ہیں دیکھیں کیسے شکلیں بگاڑ رہی ہیں۔۔۔

ہی ہی ہی بھیا سیدھی طرح کہیں نہ سنبھالی نہیں جا رہی آپ سے ہماری گڑیا سوما نے عمار پہ چوٹ کی۔۔۔

نہیں بھی ایسی بات نہیں ہے مجھے تو لگ رہا ہے ہماری آرزو کو اب بھوک ستا رہی ہے۔۔۔ تبھی رومانے جلدی جلدی فیڈر بنا کر اسکے منہ سے لگا دیا کہ بھوک میں تو وہ شاید پورے ایوبیہ کو سر پہ اٹھا لیتی۔۔۔

ان سب کو گئے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا عمار بھائی کچھ کھلا پلا ہی دیں ان لوگوں کی وجہ سے ہمیں کیوں بھوکا مار رہے ہیں سومانے وہیں ایک پتھر پہ بیٹھے بیٹھے دہائی دی۔۔۔۔

تمہارا کھانے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے کیا۔۔۔ ابھی تو برگر کھا کر بیٹھی ہو۔۔۔ ہائیں بھیا وہ ابھی تھا سوما کی آنکھیں پھیلیں دیکھ لیں آپو اپنے کنجوس میاں کو۔۔۔۔

ہاہا اچھا چلو میری بھوکی بنگالن گاڑی میں چل کر بیٹھو تم لوگوں کو اچھا سا لچکرواتا ہوں عمار نے ہنستے ہوئے سوما کو کہا اور خود کال سننے لگا۔۔۔

اور کال پہ جو بات اسے بتائی گئی تھی وہ اسکے پیروں سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھی تمہیں پورا یقین ہے کہ وہ وہاں نہیں ہے؟ دیکھ لو کہیں ایسا نہ ہو مجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔۔۔

ٹھیک یے تم ساری تفصیلات مجھے ای میل کر دو آج یہ قصہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچے عمار کے ماتھے پہ اب کئی بل پڑ چکے تھے۔۔۔

اب بس اسے ان سب کے واپس آنے کا انتظار تھا۔۔۔

سوما اور روما کو لہجہ کروانے کے بعد ریزورٹ میں چھوڑا آپ لوگ سبکا سامان پیک کر لیں تب تک میں ان لوگوں کو لیکر یہاں پہنچتا ہوں اور یاد رہے ہم آئیں تو سامان پیک ہو فوراً ہمیں یہاں سے نکلنا ہے عمار نے کہتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔

آپو ہوا کیا ہے بھیا نے ایکدم جانے کا کیوں ارادہ کر لیا۔۔۔؟؟؟ آپکو پوچھنا چاہیے تھا نہ۔۔۔ تم نے دیکھا تو ہے کیسے آنا فنا انھوں نے کہا ایسے میں ، میں کیا

بھلا پوچھتی ہاں اس وقت کسی کی کال آئی تھی تو پریشان لگے تھے تب یہی کہا تھا کہ ہو سکتا شام تک واپس جانا پڑ جائے شاید کوئی ہاسپٹل کا مسئلہ ہے روما کو جتنا معلوم تھا وہ سوما کے گوش گزار کر دیا۔۔۔

ہمممم چلیں پھر پیکنگ شروع کرتے ہیں سوما نے کہتے ہوئے سب سے پہلے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔۔

ایوبیہ سے واپسی کا سفر شروع ہو چکا تھا اور عمار کی تنی رگیں دیکھ کر کوئی خود میں اتنی ہمت نہیں پا رہا تھا کہ اس اچانک واپسی کی وجہ ہو چھتا جس سرد مہری سے انھوں نے خرم کو ٹوکا تھا اسکے بعد سب ہی خاموش تھے۔۔۔

خرم کو کسی انہونی کا خدشہ لاحق تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ گھر جا کر اسکی ہی پیشی ہونی ہے روزِ محشر تو جب لگنا ہے سو لگنا ہے لیکن اسکے لیے آج ہی وہ گھڑی آ پہنچی ہے جب اسے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا ہے جب اسے

ان تمام سوالوں کا جواب دینا ہے جنہیں وہ ٹالتا رہا ہے ان تمام باتوں سے پردہ اٹھانا ہے جن پہ پچھلے پانچ سالوں سے وہ پردہ ڈالے ہوئے ہے۔۔۔

اسلام آباد کی حدود میں جب انکی گاڑی داخل ہوئی تو کافی رات ہو چکی تھی تبھی عمار کی آواز نے گاڑی میں موجود خاموشی کو توڑا شجی، جواد کو کال کر کے کہو دروازہ کھول دے ہم لیلیٰ کو انکے گھر چھوڑتے ہوئے جائیں گے۔۔۔ کلک کیا میں وہاں نہیں جاؤنگی لیلیٰ نے خاصے روڈ انداز میں کہا تو اس سے بھی زیادہ روڈ لب و لہجہ میں عمار نے اسکی بات کاٹی آپ سے میں نے آپکی رائے نہیں مانگی اور نہ مجھے انکار سننے کی عادت ہے سمجھیں اب مزید مجھے کوئی آرگو پسند نہیں۔۔۔

عمار کے تیور دیکھتے ہوئے لیلیٰ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہی تھی اس سے لگ رہا تھا کہ یقیناً گھر جا کر ضرور کوئی چٹپٹی خبر ملے گی وہ تو ساری داستان ماں کو

بتانے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن اس عمار کی وجہ سے اسکے خیالوں پہ پانی پھر گیا تھا۔۔۔

راستے میں لیلیٰ کو چھوڑتے ہوئے گاڑی احمد ہاؤس پہنچی تو سبھی کو ہال روم کی طرف آنے کا کہتے ہوئے عمار آگے بڑھا ہی تھا کہ سارہ کی آواز نکلی بھیا فریش تو ہونے دیں لیکن جس طرح عمار نے پلٹ کر سارہ کو اور باقیوں کو دیکھا تھا سب فوراً ہی عمار کی پیروی کرتے ہوئے اندر کی طرف چل دیے جہاں احمد صاحب پہلے ہی سے پریشان صورت لیے ٹھل رہے تھے۔۔۔

شائستہ اور تائی ماں بھی پریشان بیٹھی تسبیح پڑھنے میں مشغول تھیں۔۔۔

سوئے ہوئے نہال کو خرم نے گود میں اٹھایا ہوا تھا جو اب کسمسار ہا تھا سوما پکڑیں نہال کو۔۔۔

کیا ہوا عمار کہاں ہے غازی تم نے کہا تھا اسکے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے احمد صاحب نے عمار کو دیکھتے ہی سوال کیا۔۔۔

بتاتا ہوں ڈیڈ سب بتاتا ہوں تائی ماں بھی پریشان سی بیٹھی عمار کو دیکھ رہی تھیں بیٹا میرا تو دل ہول رہا ہے میرا بچہ ٹھیک تو ہے نا کہاں ہے آخر وہ جو آ کر ہی نہیں دے رہا تائی ماں نے کہا تو عمار نے انکے ہاتھ تھام لیے ماں۔۔۔ یہ بات تو ہمیں خرم بتائے گا کہ ہمارا غازی کہاں ہے۔۔۔

اور انکے ہاتھ چھوڑتے ہوئے خرم کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔
بتاؤ خرم غازی کہاں ہے؟

کک کیا مطلب کہاں ہے آپکو بتایا تو ہے کہ وہ لنڈن میں ہی ہے۔۔۔
اچھا لنڈن میں کس جگہ عمار نے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے خرم کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔۔۔



وہ لندن میں وہ۔۔۔ کہاں عمار نے چلاتے ہوئے خرم کا گریبان پکڑا۔۔۔
آرام سے عمار تحمل سے بات کرو احمد صاحب نے آگے بڑھ کر عمار کو روکا۔۔

عمار کی آواز سے جہاں سویا ہوا نہال گھبرا کر جاگا وہیں ننھی آرز نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اسے یہاں سے لے کر جائیں عمار نے غصے سے روما کو کہا۔۔۔
بوسسس۔۔۔ بوسٹن۔۔۔ خرم کے منہ سے الفاظ کیا نکلے کہ چٹاخ کی آواز سے
پورا کمرہ گونج اٹھا وہیں خرم بھی لڑکھڑا کر رہ گیا تھا جھوٹ جھوٹ بک رہے
تم۔۔۔

عمار، احمد صاحب نے پھر اسے پیچھے کیا۔۔۔

نہیں ڈیڈ آج نہیں۔۔۔ اور پوچھیں اس سے کیوں نہیں بتا رہا کہ غازی کہاں ہے۔۔۔

آپ کو پتہ ہے ہم سب کی آنکھوں میں یہ سالوں سے دھول جھونک رہا ہے۔۔۔ یہ کہتا ہے نہ کہ ہمارا نہال اسکا بیٹا ہے جھوٹ ہے بکو اس کرتا رہا ہے اور خرم جو اب تک چپ تھا اس الزام پہ خاموش نہ رہا۔۔۔ بس بھیا۔۔۔ جو کہنا ہے مجھے کہیں میرے بیٹے کو اس سارے معاملے میں مت گھسیٹیں۔۔۔

ہا تمہارا بیٹا۔۔۔ کونسا بیٹا۔۔۔ کب تک چھپاؤ گے خرم۔۔۔ آخر کب تک شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔ شرم کس بات پہ شرم آئے۔۔۔ بتائیں اپنے بیٹے کو اپنا کہنے پہ بولیں۔۔۔ تو پھر آپکو بھی شرم کرنی چاہئے۔۔۔

خرم۔۔۔ برا لگانہ تو پھر کیسے کہہ سکتے ہیں نہال میرا بیٹا نہیں ہے بتائیں کیسے یہ کہہ سکتے ہیں آپ۔۔۔

میں چند روز میں ہی ثابت کر سکتا ہوں نہال تمہارا بیٹا نہیں ہے عمار نے چیلنجنگ انداز میں خرم کو دیکھتے کہا۔۔۔

تو کریں ثابت کیا کریں گے آپ بولیں کیا کریں گے آپ۔۔۔

ڈی این اے، ڈی این ٹیسٹ ہوگا تمہارا اور نہال کا عمار کے الفاظ نے ایک پل کو جہاں سب کو گنگ کیا تھا وہیں کچھ سیکنڈز کو خرم بھی گنگ رہ گیا تھا۔۔۔ جس گھر میں بڑوں کے سامنے کوئی سر نہیں اٹھاتا تھا آج وہاں دو بھائی آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

تائی ماں اور شائستہ روتے ہوئے دونوں بھائیوں کو الجھتا دیکھ رہی تھیں سارہ بھی ڈری ہوئی شچی کا بازو پکڑے ہوئے تھی وہیں کونے میں نہال ڈرا سہا سوما کی

ٹانگوں سے چپکا اپنے بابا کا بھرا ہوا روپ دیکھ رہا تھا جہاں خرم اور عمار آمنے
سامنے تھے ٹھیک ہے آپ کروانا چاہتے ہیں نا ڈی این اے ٹیسٹ تو ٹھیک ہے
چند روز میں کیوں۔۔۔ میں کہتا ہوں آپ ابھی جائیں اور اسی وقت اپنی نگرانی
میں ہمارا ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں۔۔۔

نہال اور میں آپکے سامنے ہیں۔۔۔

لیکن یاد رکھیں اگر آپکا کہا غلط ثابت ہوا تو آپکو اس گھر کو چھوڑنا پڑے گا سرخ
آنکھوں سے دیکھتے خرم نے اپنی شرط رکھی۔۔۔

آپ ابھی جائیں اور اسی وقت اپنی نگرانی میں ہمارا ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں

نہال اور میں آپکے سامنے ہیں۔۔۔

لیکن یاد رکھیں اگر آپکا کہا غلط ثابت ہوا تو آپکو اس گھر کو چھوڑنا پڑے گا سرخ آنکھوں سے دیکھتے خرم نے اپنی شرط رکھی۔۔۔

ٹھیک ہے مان لیتا ہوں نہال تمہارا بیٹا ہے عمار نے ابھی بھی اپنی ٹون نہیں بدلی تھی اسے سو فیصد یقین تھا کہ نہال خرم کا نہیں بلکہ اسکے غازی کی اولاد ہے لیکن غازی ہے کہاں یہ وہ سوال تھا جسکا جواب آج وہ حاصل کر کے ہی رہے گا اور جو خیال اسکے دماغ میں بار بار آرہا تھا وہ چاہ کر بھی اس پہ یقین نہیں کرنا چاہ رہا تھا کیسے مان لے اس بات کو کہ اسکا بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔

فار گاڈسک خرم تم کم از کم غازی کا تو بتاؤ آخر کہاں ہے وہ یا وہ بھی عائشہ کی طرح۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔ بالآخر اپنے خدشہ کو وہ زبان پہ لے ہی آیا تھا۔۔۔

عمار کی بات سن کر جہاں تائی ماں اور شائستہ بیگم نے اپنے دل کو تھاما تھا وہیں سارہ بھی رو پڑی تھی۔۔۔

اللہ نہ کرے عمار کہ ہمارے غازی کو کچھ ہو احمد صاحب نے بھی دہل کر کہا آخر کو انکے بھائی کی نشانی تھا ان سب کا لاڈلا فرمانبردار بھتیجا۔۔۔

تو پھر پوچھیں نہ چاچو اس سے عمار نے تھکے ہارے لہجے میں کہا۔۔۔

اب احمد صاحب اور خرم آمنے سامنے تھے۔۔۔

خرم ادھر بیٹھو آکر اور آج وہ سب کچھ بتاؤ کیسے ہوئی تھی عائشہ کی ڈیوٹی۔۔۔

اور کیا ایش اور عائشہ ایک ہی ہیں۔۔۔؟؟؟

اے ایش خرم ہکلا یا آپ کیسے جانتے ہیں ایش کو خرم نے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔

میں ہی نہیں گھر کا ہر فرد ایش کو جانتا ہے جب کبھی غازی کی کال آتی تھی تو اکثر وہ ذکر کرتا تھا احمد صاحب نے خرم کے سامنے نیا انکشاف کیا تھا جس بارے میں وہ انجان تھا۔۔۔

نہیں ڈیڈ عائشہ اور ایش تو دو الگ ہی شخصیات تھیں۔۔۔

ایش۔۔۔ خرم کے ذہن کے پردے میں ایش کا سراپا لہرایا گلابی چہرے والی ایش جو غازی کی نظر سے ہی سرخ پڑ جاتی تھی جو اسکے جگری یار کی دیوانی تھی اور غازی جو زندگی تو جی رہا تھا خوش بھی تھا لیکن اس سے ملنے کے بعد اسے زندگی سے پیار ہو گیا تھا وہ جو صرف مسکراتا تھا اسے قمقمے لگانا سکھانے والی ایش تھی۔۔۔

ایش اور غازی ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے اور انھیں ملنا بھی چاہیے تھا
لیکن غازی۔۔۔

ایش غازی کی زندگی میں نہیں رہی تھی غازی چاہ کر بھی اس سے اپنا ریلیشن
نہیں رکھ پایا تھا وجہ وہ "ایش کے" ایک نون مسلم جبکہ غازی مسلمان۔۔۔

ہم نے کبھی بھی مذہب پہ بات نہیں کی تھی نہ ہی غازی کے ذہن میں کبھی یہ
بات آئی تھی کہ ہم دو الگ مذاہب کے لوگ ہیں۔۔۔

لیکن ایش کے منہ سے اپنے ہی مذہب کے اگینسٹ نازیبا الفاظ سن کر سب کچھ
ختم ہو گیا تھا غازی اور اسکی بہت بحث ہوئی تھی اور اسکے بعد سے ایش کا کردار
ہماری زندگی سے ختم ہو گیا تھا۔۔۔

رہی بات عائشہ کی وہ تو کوئی اور لڑکی تھی سب سے پہلے میری ہی اس سے ملاقات ہوئی تھی اور ہماری دوستی بڑھ گئی تھی غازی کو اس بارے میں کچھ علم نہیں تھا ایش کے جانے کے بعد سے غازی نے اپنی ذات کو بہت محدود کر لیا تھا یہاں تک کہ مجھ سے بھی دور۔۔۔

تب مجھے عائشہ کے روپ میں ایک دوست مل گیا تھا میرا زیادہ وقت اسکے ساتھ گزرنے لگا۔۔۔

پھر ہم نے اپنی دوستی کو ایک رشتے کا نام دینے کا فیصلہ کیا خرم نے تھوڑا سا وقفہ لیا سبھی اسے دم بخود سن رہے تھے۔۔۔

اس فیصلے کے بعد ہی میں نے غازی کو عائشہ سے ملوایا اور اپنے فیصلے سے آگاہ کیا۔۔۔

کچھ دقت کے بعد لیکن غازی نے میری بات مان لی تھی اور پھر ہم سبکی زندگیوں میں نہال کا اضافہ ہوا تب میں نے پاکستان میں کال کی تھی آپ سبکو بتانے کے لیے مگر نہیں بتا پایا غازی نے بھی بہت بار کوشش کی بتانے کی لیکن وہ بھی ہمت نہیں جٹا پاتا تھا۔۔۔

وہ دن مجھے اچھی طرح یاد ہے جس روز نہال نے اپنے منہ سے پہلا ورڈ لیا تھا
این وہ تھا بابا۔۔۔

خرم نے نہال کی طرف دیکھا اور اسکو اشارے سے اپنے پاس بلایا۔۔۔
میرے بیٹے نے سب سے پہلے اپنے بابا کو پکارا تھا یعنی مجھے خرم نے نہال کو پیار کرتے کہا۔۔۔

اسکے منہ سے نکلنے والا پہلا لفظ ہی بابا تھا خرم نے پھر سے اپنی داستان شروع کر دی تھی۔۔

ہلکی سی ہنسی ہنستے خرم بولا

بہت غصہ ہوا تھا اس دن غازی۔۔۔

تو ہے ہی کمینہ یقیناً صبح شام تو اسے سکھاتا رہا ہوگا تبھی تو اس نے تجھے ہی سب سے پہلے پکارا۔۔۔

ہاہا تو کیوں جیس ہو رہا ہے میرا بیٹا ہے تو مجھے ہی بابا کہے گا نہ۔۔۔

اونہہ تیرا بیٹا۔۔۔

اب کرتا ہوں میں تیرا کوئی کام اور یہ اسکی ماں کہاں پہ ہے اپنے بیٹے کو

سنجھالے اور تو چل میرے ساتھ آفس۔۔۔

جلتا کیوں ہے چل میں اسے بھی سکھا دوں گا غازی بولنا خرم نے آنکھ مارتے کہا۔۔۔

غاز زرز۔۔۔ تو یہ سکھائے گا۔۔۔

تو تو ایسا کر لندن برج سے جا کر ڈوب مر ان گوروں کے پانی میں۔۔۔
خرم کے قہقہے تو تھم ہی نہ رہے تھے۔۔۔
غاز سچ بتا تجھے جیلیسی ہو رہی ہے نہ خرم نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے
کہا۔۔۔

خرم تو آج قتل ہو جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔
لو اسکی ماں بھی آگئی۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ دونوں نے مجھے اس قدر ارجنٹ میل پہ بلایا ہے سب ٹھیک تو
ہے نا؟؟؟ عائشہ ساتھ ہی چاروں طرف دیکھ رہی تھی شاید اس طرح بلانے کی
وجہ مل جائے۔۔۔

ادھر ادھر کیا دیکھ رہی ہو میرے بیٹے کو دیکھو اور مجھے۔۔۔
ہائیں عائشہ کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔ صبح شام مجھے آپ ہی کی تو شکل دیکھنی پڑتی
ہے عائشہ نے منہ بگاڑتے کہا۔۔۔

کیا کیا تمہیں صبح شام مجھے دیکھنا برا لگتا ہے خرم نے دل برداشتہ لہجہ میں پوچھا۔۔۔

کوئی ایسی پیاری صورت بھی نہیں کہ جیسے دیکھ کر تنگ نا پڑوں عائشہ نے ہنسی لبوں میں چھپاتے کہا۔۔۔

یار کونسا وقت ہوتا ہے جب تم دونوں ملتے ہو اور اپنی ان چونچوں کو لڑانا نہ بھولو غازی بگڑے تیور لیے دونوں کو دیکھ رہا تھا جب دیکھو لڑتے رہتے ہو دونوں۔۔۔

اونہ۔۔۔ عائشہ مجھے ہرگز بھی تم سے یہ امید نہ تھی ابھی تو شادی کو ڈیڑھ سال ہوئے ہیں اور تم مجھ سے تنگ آ گئی ہو۔۔۔ بس دیکھ لی تیری یاری خرم مصنوعی ٹھنڈی سانس بھرتے کہا۔۔۔

یہ آواز۔۔۔ یہ کون بولا۔۔۔

مائی بے بی سٹارٹڈ اسپیکنگ۔۔۔

بٹ یہ کیا بول رہا ہے۔۔۔؟؟

بہا بہا یہ کیا ہے۔۔۔؟؟ عائشہ نے سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔

غازی اور خرم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اسکے بعد دونوں نے اپنے اپنے پیٹ

کو پکڑ کر جو ہنسنا شروع کیا تو الامان۔۔۔

بابا۔۔۔ہااا تمہیں بابا نہیں پتہ خرم نے عائشہ کو دیکھا اور پھر سے قہقہہ لگایا۔۔۔

خرم

عائشہ جو مسلسل ان دونوں کو پاگلوں کی طرح ہنستا دیکھ رہی تھی اسکا غصہ شدید ہوتا جا رہا تھا اتنا تو اسے پتہ چل گیا تھا کہ یہ کوئی اردو ورڈ تھا لیکن اسکا مطلب کیا تھا۔۔۔

غازی۔۔۔ عائشہ نے اب غصے سے غازی کو پکارا۔۔۔

آپ آپ بتائیں کیا مطلب ہے اسکا۔۔۔

عائشہ نے غازی کو پکارا تو اسے ہنسی روکنے کی کوشش کرنی پڑی۔۔۔

باہا باہا کا مطلب ہے۔۔۔

نہ بتانا یار نہ بتانا۔۔۔

قسم سے یار ان گوروں کی سرزمین پہ اپنے پاکستانی بھی گورے ہی بن گئے ہیں

خرم نے عائشہ پہ چوٹ کرتے کہا اور تب کتنا مزہ آتا ہے جب انھیں ہماری

زبان سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔

باہا کا مطلب ہے آئی لو یو۔۔۔

خرم نے غازی کو آنکھ مارتے ہوئے عائشہ سے کہا۔۔۔
واٹ رہش۔۔۔

جیسے مجھے نہیں پتہ آئی لو یو کا اردو میں مطلب کیا ہے۔۔۔
اچھا میں بتاتا ہوں غازی نے اسے بتانے کی کوشش کی۔۔

بے حد شکریہ آپ دونوں فضول انسانوں کا میں گوگل کر لوں گی یہ کہہ کر
عائشہ نے نہال کو گود میں لیا اور کمرے میں بڑھ گئی۔۔۔
ناراض کر دیا نا اسے۔۔۔

اب اگر اس نے گھر سے نکالا تو میرے پاس مت آنا غازی نے ہری جھنڈی
دکھائی۔۔۔

دوست دوست نہ رہا خرم نے غازی کی بات پہ سونگ گنگنایا۔۔۔

معاف رکھ مجھے تو لگتا ہے تیرے چکر میں کسی دن وہ مجھے بھی کک آؤٹ
کردے گی غازی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔
نہیں کرے گی بے فکر رہے ابھی دو منٹ میں منا کر لایا۔۔۔

غازی اور عائشہ خرم کے ساتھ لنچ کر کے واپس اپنی اپنی ڈیوٹیز پہ جا چکے تھے
جبکہ خرم کی نائٹ جاب تھی یہ بھی اس نے نہال کی خاطر شروع کی تھی اسکا
ماننا تھا بے بی کو ہم صرف گورنس کے ہاتھوں مہں نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔
نہال کے پہلی بار بولنے کو سلبریٹ کرنے کے لیے خرم نے ڈنر باہر اریج کیا تھا

ان دونوں کو ٹیکسٹ کے ذریعے ایڈریس سینڈ کر دیا تھا اور اب اپنے شہزادے
کو تیار کر رہا تھا ساتھ ساتھ اسکے ساتھ بولنا جاری تھا خاموش تو وہ کبھی رہ ہی

نہیں سکتا تھا بالکل اسی طرح نہال بھی اسکی ہر بات کا جواب اپنی غموں غاں میں
دے رہا تھا۔۔۔

نہال۔۔۔

بابا کونسا ڈریس پہنیں آج اسپیشل ڈے ہے تو ڈریسنگ بھی اسپیشل ہونی چاہئے
نہ۔۔۔

اپنے ساتھ بار بار سوٹ لگا لگا کر نہال کو دکھایا جا رہا تھا اور وہ مسلسل اپنی زبان
میں انکار کر رہا تھا ایک سوٹ پہ نہال نے قلعاری ماری تھی جسے خرم نے پہلے
شیشے میں دیکھا پھر نہال کو اور ایک بار پھر سوٹ کو۔۔۔

یہ یہ سوٹ اچھا ہے اور اپنی آنکھیں پھیلائی جبکہ نہال ایک قلعاری مار کے پھر
ہنس دیا تھا شریر مذاق اڑاتے ہو

خرم نے اسے گود میں اٹھا کر ہوا میں اچھالا تو نہال کی قلقاریاں پورے گھر میں گونج اٹھیں۔۔۔

نہال کو گورنس کے حوالے کر کے خرم تیار ہونے چل پڑا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے خرم تیار ہو کر نکلا اور نہال کی چند ضروری اشیاء اسکے بیگ میں رکھ کر گاڑی کی طرف چل پڑا۔۔۔

ساتھ ہی غازی کو کال کی ہاں کہاں ہو تم؟؟؟

بس عائشہ کی جانب جا رہا ہوں اسکو لے کر پہنچتا ہوں۔۔۔
تم کہاں ہو۔۔۔

میں اور نہال بس نکلنے والے ہیں۔۔۔

ہمارا چیف گیسٹ تو ریڈی ہے نہ غازی نے پوچھا۔۔۔

ریڈی ارے تم دیکھو گے تو دیکھتے رہ جاؤ گے آج تو ہمارا پرنس سب کو پیچھے
چھوڑ گیا ہے خرم نے پیار سے نہال کو دیکھا جو اپنے ہی ہاتھ کا انگوٹھا چوسنے میں
مگن تھا گیلو سا نہال ٹھنڈ سے پڑتے سرخ گال اور نوز۔۔۔
جب مسکراتا تھا تو اپنی مسکراہٹ سے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا تھا اس پہ اسکی
سبز کانچے سی آنکھیں جنہیں وہ گول گول گھما گھما کر دیکھتا تھا وہ ایک بے حد
خوبصورت بچہ تھا اور بڑا ہو کر یقیناً خرم اور غازی کو پیچھے چھوڑنے والا تھا۔۔۔

اسکی صرف آنکھیں ہی تھیں جو غازی سے ملتی تھیں باقی تو وہ ہو بہو خرم کی کاپی تھا۔۔۔

ایسے میں اکثر کو سمجھ ہی نہیں آتا تھا نہال ہے کس کا بیٹا خرم یا غازی کا۔۔۔

رسٹورنٹ چونکہ اوپن ایئر تھا تو خرم نے اپنی ٹیبل پہ نہال کا بیگ رکھا اور گود میں نہال کو لیے کھڑا ہو گیا فون نکال کر دوبارہ غازی کو کال کی۔۔۔
کہاں ہو یا ر کال پک ہوتے ہی خرم نے پوچھا بس پہنچ گئے۔۔۔
تم کہاں ہو؟؟؟

تمہارے پیچھے دیکھو ہم اسی طرف کھڑے ہیں خرم نے کہتے ہوئے کال بند کی

جبکہ گاڑی پارک کر کے آتے غازی اور عائشہ نے جو نہی پیچھے کی جانب دیکھا اور آگے کو قدم بڑھائے ہی تھے کہ تیزی سے آتی ایک ڈمگاتی ہوئی گاڑی نے اچانک ان دونوں کو ہوا میں اچھالا تھا۔۔۔

خرم نے گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز پہ پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور بھی لوگ متوجہ ہوئے تھے غازی۔۔۔۔

خرم چیختے ہوئے اس طرف بھاگا تھا نہال اسکی گود میں تھا جبکہ گاڑی ان دونوں کو کچل کر آگے نکل چکی تھی۔۔۔

ارد گرد شور مچ گیا تھا ایمبولینس۔۔۔

پلیز کال دا ایمبولینس خرم چیختے ہوئے کہہ رہا تھا ایک طرف عائشہ تھی تو ایک طرف بچپن کا دوست نہال الگ اس بھاگ دوڑ سے گھبرا کر رونا شروع کر چکا تھا کچھ نہیں ہوگا غازی کچھ نہیں ہوگا خرم زمین پہ ہی اسکا سر اپنی گود میں رکھ کر بیٹھ چکا تھا ایک طرف عائشہ کی نظریں بھی غازی سے ہوتے ہوئے خرم اور

خزائن

غازی نے بولنا چاہا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں زندگی دم توڑتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔
کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔

نہ خررررمم غازی نے خرم کا ہاتھ اپنے خون آلود ہاتھ میں لیا اور نہال کو دیکھتے کچھ بولنے کی کوشش کی وعدہ وعدہ کرو۔۔۔

کال دا ایبولینس پلیر خرم نے چیختے ہوئے التجا کی تھی اسکی آنکھوں کے سامنے
اسکے اپنے دم توڑ رہے تھے اور وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا وہ تڑپ رہا تھا بلک رہا
تھا لیکن کوئی نہیں تو جو اسکی مدد کرتا اسکی تکلیف سمجھتا۔۔۔

اتنے بڑے ملک میں بھی وہ بے بس تھا لوگ کہتے ہیں اگر پاکستان میں یہ
سہولت ہوتی وہ سہولت ہوتی تو لوگ اس طرح روڈ پہ دم نہ توڑتے لیکن اس
رات خرم کو پتہ چلا تھا زندگی موت تو ہر جگہ ہی اللہ کے ہاتھ میں ہے پھر
چاہے وہ پاکستان ہو یا کوئی بھی ترقی یافتہ ملک موت کے آگے بے بس ہے سب
بے سود ہے۔۔۔

غاز زرز ز۔۔۔

نہیں۔۔۔

عائشہ۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کس کو دیکھے۔۔۔

اتنے میں ایسبولینس کی آواز آنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

لیکن شاید تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔

خرم خون میں لت پت اپنے پیاروں کو اسٹریچر پہ جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

نہال اسکی گود میں بلک بلک کر رونا شروع کر چکا تھا۔۔۔

خرم کی آنکھوں میں یوں لگ رہا تھا وہ منظر پھر سے تازہ ہو چکا تھا۔۔۔
اسکی آنکھوں سے آنسو قطرہ قطرہ گر رہے تھے جنہیں نہال نے اپنے ہاتھوں
سے صاف کیا بابا مت روئیں۔۔۔۔

خرم نے ایک پل کو سراٹھا کر نہال کی آنکھوں کو دیکھا اور دوسرے ہی لمحے
اسے خود میں بھینچ لیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا آج اتنے عرصے کے
بعد وہ پھر سے ٹوٹ کر بکھرا تھا۔۔۔

وہی کیا کمرے میں موجود ہر شخص کا یہی حال تھا عمار اپنی جگہ پہ ہی کھڑے
سے بیٹھتا گیا تھا۔۔۔

تائی اماں الگ سسک رہی تھیں انھوں نے بھری جوانی میں شوہر کو کھویا تھا اور
اب جب بیٹوں کی بہاریں دیکھنے کا وقت آیا تھا تو ایک بیٹا ہی کھو دیا تھا۔۔۔

شائستہ بیگم کا بھی یہی حال تھا اس خاندان میں صبر تو شاید اللہ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا ورنہ کوئی اور گھر ہوتا تو اس وقت ایک کھرام مچ چکا ہوتا بین ہو رہے ہوتے۔۔۔

لیکن یہ سب خاموشی سے آنسو بہا رہے تھے شجی وہیں کا وہیں رہ گیا تھا جبکہ احمد صاحب کے سامنے ایک فلم چل رہی تھی غازی کی پیدائش سے لیکر اب تک کی۔۔۔

بھائی صاحب کے بعد سے انھوں نے ہی باپ بن کر دونوں بچوں کو پالا تھا عمار تو پھر بھی فرمائش کر دیتا تھا لیکن غازی نے کبھی کسی چیز کے لیے ضد نہ کی تھی، کبھی تنگ نہ کیا تھا اکثر تو اسکی چیزیں بھی انھوں نے خرم کے زیر استعمال دیکھی تھیں۔۔۔

آج انھیں لگ رہا تھا وہ بوڑھے ہو گئے۔۔۔

یا اللہ یہ عمر تو ہمارے جانے کی تھی تو نے میرا بچہ کیوں لے لیا۔۔۔

خرم جو خود رو رہا تھا باپ کی آواز پہ چونک کر سر اٹھایا تھا اسکے ساتھ ہی اس نے سبکو دیکھا تھا اور لمحہ لگا تھا اسے یہ سمجھنے میں کہ ان سبکو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

اور اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ نہال کو گود میں لیکر باہر نکل گیا تھا سوما جو تائی ماں کو سنبھال رہی تھی نے چونک کر اسے باہر جاتے دیکھا۔۔۔

اسی وقت رومہ بھی اندر آگئی تھی سب کو یوں روتا دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی سوما کے قریب جا کر سونے اشارے سے پوچھا کیا ہوا ہے اور جواب سن کر وہ بھی سکتے میں رہ گئی تھی اور عمار کی طرف دیکھا جو اس وقت کسی لٹے پٹے

مسافر کی طرح بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان سبکو گاڑی کے اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔۔۔

خرم نہال کو لیکر نا معلوم سفر پہ نکل چکا تھا۔۔۔

اگلی صبح ان سبکے لیے سوگ لیے ہوئے تھی ساری رات کوئی بھی نہ سو سکا تھا پہلے سفر کی وجہ سے اور اسکے بعد خرم کے انکشاف نے ان سبکی نیندیں اڑا دی تھیں خرم کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد تائی اماں کی بھی طبیعت خراب ہو گئی تھی اور انھیں ایمر جنسی میں لے جانا پڑ گیا تھا۔۔۔

تقریباً صبح سات بجے کے قریب عمار اور شجی کے سیل فون پہ ایک ہی میسج آیا تھا جسے پڑھنے کے بعد عمار کے دل میں جہاں سکون اترتا تھا وہیں اسکا خلفشار خون بڑھا گیا تھا یہ شخص واجب القتل ہو گیا ہے۔۔۔

بھیا، عمار بھیا دور سے دوڑتا شجی اور اسکے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر عمار سمجھ گیا تھا کہ اسے بھی وہ اطلاع مل چکی ہے جو اسے دی گئی ہے بھیا، بھیا کا میسج ابھی وہ جملہ پورا کرتا کہ عمار نے منہ بگاڑ کر کہا مل چکا ہے مجھے بھی وہ میسج اور اسے رسیلائی کر دو یہاں آنے کی غلطی نہ کرے جس طرح وہ مجھے بلکہ ہم سب کو گمراہ کر کے نکلا ہے اسے میں نے چھوڑنا نہیں ہے آنکھوں میں دھول جھونک کر گیا ہے۔۔۔

شجی عمار کی بات پہ اپنا نکلتا قہقہہ نہ روک سکا تھا جس پہ کچھ فاصلے پہ موجود احمد صاحب نے بھی دیکھا تھا اور اسکی دماغی حالت پہ شک کیا تھا ابھی وہ اس تک آتے اور کچھ کہتے عمار کے چہرے پہ بھی مسکراہٹ دیکھ کر حیراں ہوئے بنا نہ رہ سکے۔۔۔

شجی نے اپنے ڈیڈ کو اس طرح دیکھا تو انھیں بھی خرم کے میج کا بتایا تو وہ بھی اسے کچھ سخت کہتے کہتے رہ گئے تھے۔۔۔

اب یہ کیا کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

پتہ نہیں ڈیڈ۔۔۔

ہممممم چلو اللہ کا شکر ہے ہمارا غازی ٹھیک تو ہے۔۔۔۔

رہی بات اس ناہنجار کی اس سے تو میں خود نبٹ لوں گا اب آنے دو اسے زرا۔۔۔

چلیں آپ لوگ بھی جا کر کچھ کھالیں میں بھی تائی ماں کو سب بتا کر آتا ہوں
شجی یہ کہتا ہوا ایمر جنسی کی طرف بڑھا وہیں عمار احمد صاحب کو لیکر کیفے ٹیریا کی
طرف چل پڑا

خرم نے سوما کو بھی کال کر کے سب بتا دیا جسے سننے کے بعد اب خرم کی کلاس لی جارہی تھی ڈیڈ بالکل صحیح آپکو ڈانٹتے ہیں آپکے کام ہی ایسے ہیں زرا سا بھی آپ کو خیال نہ آیا اگر تائی ماں کو کچھ ہو جاتا تو حد ہے آپکی لاپرواہی کی مجھے تو یقین نہیں آتا مجھ سے پہلے تک آپ کیسے نہال کو پال رہے تھے۔۔۔۔

اچھا نہ میں نے کسی کو نہیں بولا تھا کہ وہ یہ سب سوچیں۔۔۔۔

خرم بس کر دیں ابھی بھی خود کو ہی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

سوری نا مجھے معلوم ہے سب غلط ہوا ہے پر میں اور کیا کرتا۔۔۔۔

اب آپ ہیں کہاں یہ بتائیں۔۔۔۔؟؟؟

اور آپ نہال کو بھی اپنے ساتھ لے گئے یہ نہیں خیال کیا کہ وہ پورا دن کا جاگا

ہوا تھا اوپر سے رات میں وہ سب۔۔۔۔ تھک کر برا حال ہو گیا ہو گا میرے بچے

کا۔۔۔۔

او ہیلو! میرے بچے کی ماں کبھی بچے کی باپ کی بھی فکر کر لیا کریں۔۔۔

خرم مذاق مت کریں بتائیں نہال اور آپ کہاں ہیں۔۔

میرا سچ میں بالکل دل نہیں لگ رہا نہال کے بناء آپ، آپ اسے لیکر آئیں۔۔۔

سوما ہم آؤٹ آف سٹی ہیں۔۔۔

کیا۔۔۔

کس شہر میں چلے گئے ہیں نہال نے تو کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا ہائے میرا

بچہ۔۔۔

اوہووو اب ایسا ظالم باپ بھی نہیں ہوں مجھے بھی خیال ہے آخر کو میرا بھی بیٹا

ہے وہ خرم نے کچھ چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ہم آج تو نہیں ایک دو روز میں واپس آجائیں گے ڈونٹ وری اور یہ کہہ کر

خرم نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔

بابا۔۔۔! نہال کی آواز پہ خرم نے اسکی طرف دیکھا

جی۔۔۔

ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟؟؟

لاہور۔۔۔

لاہور؟؟؟ لاہور کیوں جارہے ہیں؟؟؟

آپکی بڑی ماما سے ملنے۔۔۔

بڑی ماما؟؟؟ عائشہ ماما۔۔۔؟؟؟

ہممم عائشہ ماما سے۔۔۔

بٹ آپ تو کہہ رہے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس رہتی ہیں تو کیا ہم اللہ تعالیٰ کے

پاس جارہے ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ گریو یارڈ میں رہتی ہیں اور ہم وہیں جارہے ہیں کہتے ہوئے خرم نے ایک بار

پھر اپنے باتونی بیٹے کو دیکھا جو اگلا سوال سوچ رہا تھا یا سوچ چکا تھا۔۔۔

گریو یارڈ۔۔۔ بابا گریو یارڈ میں تو بھوت رہتے ہیں۔۔۔

میں نہیں جاؤنگا گریو یارڈ نہال نے فوراً نفی کی۔۔۔

اففففف ایک تو اسکی ماں خود تو ڈرتی ہی تھی میرے بیٹے کو بھی بزدل بنا دیا خرم
دل میں سوچ کر رہ گیا۔۔۔

نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے وہاں تو عائشہ ماما رہتی ہیں تو ڈرنا کیسا جہاں اپنے دفن ہوں
وہاں کوئی ڈر خوف نہیں ہوتا خرم نے نہال کو سمجھاتے ہوئے کہا تاکہ اسکے دل
میں قبرستان کو لیکر کوئی خوف نہ بیٹھے۔۔۔

لیکن ہمارا گریو یارڈ تو بڑے ڈاڈا والا ہے ہم وہاں جارہے؟؟

نہیں ہم وہاں نہیں جارہے خرم نے ایک ٹھنڈا سانس بھرتے جواب دیا۔۔۔
ہمممم۔۔۔ بابا۔۔۔

نہال پلینز آپ اتنے کونسچنرز کہاں سے سوچتے ہو بیٹا خرم نے کچھ تنگ پڑتے کہا

نہال نے باپ کو دیکھا اور منہ پھلا کر منہ ہی منہ بڑبڑایا ماما تو ہر بات کا آنسر کرتی ہیں۔۔۔

اور نہال اپنے ننھے منے ناراض بیٹے کو دیکھ کر رہ گیا اس وقت منانے کا مطلب ہے اگلے مزید کئی گھنٹے نہال کے سوالات کا جواب دینا اس لیے ابھی اس نے اسے ناراض ہی رہنے دیا۔۔۔

زرا دیر خاموش ہونے کے بعد اب نہال نیند کی وادی میں اتر چکا تھا۔۔۔
خرم نے گاڑی روک کر اسے پیچھے لٹایا اور پھر سے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سیاہ رات نے اپنی چادر سمیٹنی شروع کی اور نیلگوں آسمان نظر آنا شروع ہو گیا۔۔۔

سورج جوں جوں ابھرتا جا رہا تھا اپنی گرمائش کو بھی فضا کے حوالے کرتا جا رہا تھا۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے سورج پوری طرح طلوع ہو گیا تھا۔۔۔

تقریباً سات بجے کے قریب خرم نے ایک ٹیکسٹ ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔

اسلام علیکم! میں جانتا ہوں میں جو بھی کر کے آیا ہوں غلط کیا ہے لیکن اس میں

میرا بھی کوئی قصور نہیں ہے (اللہ اللہ خرم کی ڈھٹائی) میں نے کسی بھی لمحے یہ

نہیں کہا تھا کہ ہمارا غازی ہم میں نہیں رہا اللہ نہ کرے۔۔۔ یہ تو آپ لوگوں کی

اپنی سوچ تھی بہر حال آپکو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ غازی سلامت ہے

لیکن ابھی شاید وقت نہیں آیا کہ آپ لوگوں سے ملے۔۔۔

نہال کو میں اپنے ساتھ لیکر اس لیے جا رہا ہوں کہ اسے اسکی ماں سے ملوا

سکوں۔۔۔ پریشان مت ہوئے گا جلد ہی آپ لوگوں سے آکر ملتا ہوں " یہ

ٹیکسٹ اس نے شبھی اور عمار کے نمبر پہ بیک وقت سینڈ کر دیا تھا۔۔۔ جواب میں

اسے بہت اچھی طرح اندازہ تھا کہ کیا کہا گیا ہو گا۔۔۔ ان لوگوں کو بتانے کے بعد سوما کو کال کی تھی جس پہ وہ اسکی کلاس لے چکی تھی۔۔۔

لاہور کی حدود میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے اسکا رخ داتا دربار کی طرف تھا خرم جب بھی لاہور آتا تھا داتا گنج بخش رحمۃ علیہ کے مزار پہ حاضری دینے ضرور جاتا تھا۔۔۔

بھائی گیٹ سے ہوتے ہوئے خرم نے نہال کو جگایا اسکا ہاتھ منہ دھلانے کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر اب اسے اندر لے جا رہا تھا رش اس وقت بھی اچھا خاصہ تھا۔۔۔

بابا یہ کونسی جگہ ہے۔۔۔؟؟؟

بیٹا یہ داتا دربار ہے۔۔۔

داتا دربار۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟؟؟

بیٹا یہ ہمارے ایک صوفی بزرگ کا مزار ہے یعنی انکی یہاں پہ قبر مبارک ہے۔۔
ان انکل کا کیا نام ہے؟؟؟
انکل.. نہیں بیٹا ایسے نہیں کہتے۔۔۔

اور انکا نام ہے سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش۔۔۔۔
اور آپکو پتہ ہے اس مزار کو لاہور کی ایک پہچان سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔

اور اس مزار کے ساتھ ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جہاں بہت زیادہ لوگ
روزانہ نماز ادا کرتے ہیں۔۔۔۔

اور ایونٹھ سینچری کے دوران یہاں اسلام جو پھیلا وہ انھی کی وجہ سے ہوا۔۔۔
آپ ڈاڈا کے ساتھ نیوز سنتے ہیں نہ تو انٹر ایک نام آتا ہوگا افغانستان۔۔۔۔
جی جی میں نے یہ سنا ہوا ہے۔۔۔۔

بس وہی داتا گنج بخش رحمۃ علیہ وہیں ایک شہر غزنی میں پیدا ہوئے تھے۔۔۔

اور جب آپکا انتقال ہوا اس وقت آپ پاکستان کے شہر لاہور یعنی یہاں رہتے تھے تو آپکی قبر اقدس یہاں بنا دی۔۔۔

تو بابا ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟؟

ہم یہاں فاتحہ خوانی کریں گے اور دعا مانگیں گے آپکو پتہ ہے یہاں جو بھی دعا مانگیں انشاء اللہ قبول ہوتی ہے۔۔۔

سچی بابا یہ دعا سنتے ہیں۔۔۔؟؟
نہال نے پر جوش ہوتے پوچھا۔۔۔

ویٹ ویٹ نہال دعا یہ نہیں سنتے بلکہ اللہ تعالیٰ سنتے ہیں۔۔۔

بٹ آپ نے کہا دعا قبول ہوتی ہے نہال نے اپنی آنکھیں گھماتے پوچھا۔۔۔

ہاں تو بابا کی جان انکے وسیلے سے ہم جو بھی دعا مانگیں اللہ اپنے نیک لوگوں کے
وسیلے سے ہماری دعا جلدی قبول کریں گے۔۔۔۔

تو ہم مانگیں گے تو نہیں سنیں گے دعا نہال اداس ہوتے معصومیت سے
پوچھا۔۔۔

ایسا نہیں کہ اللہ ہماری دعا نہیں سنیں گے۔۔

سنیں گے لیکن جو نیک ہوتے ہیں اگر ہم انکا ریفرنس اللہ کو دیتے ہیں تو وہ دعا
جلدی قبول ہو جاتی ہے۔۔۔

آممم یوں سمجھو آپ نے کوئی ٹوائے لینا ہو اور میں آپکو وہ ٹوائے نہ لیکر دوں تو آپ کیا کرو گے۔۔۔؟؟؟

آممم میں میں ماما سے یا تائی ماں سے بولو گا نہال نے مزے سے چٹکی بجا کر کہا

اس سے کیا ہو گا؟؟؟

ماما یا تائی ماں آپ سے کہیں گیں اور آپ مجھے ٹوائے لے دیں گے آپ انکی بات جلدی مان لیتے ہیں نہ اور میری نہیں مانتے نہال نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

بالکل ایسے ہی جب ہم اللہ کے پیارے بندوں کے وسیلے یا طفیل سے دعا مانگتے ہیں تو اللہ ہماری وہ دعا جلدی سنتے ہیں۔۔۔

آئی سمجھ میرے شہزادے کو خرم نے ہنستے ہوئے اسکے سر پہ ہلکی سی چپت لگاتے پوچھا۔۔۔

تھوڑی تھوڑی نہال نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے بتایا۔۔۔

تب تک ان لوگوں نے پھولوں کی چادر بھی لے لی تھی۔۔۔

ہم نے یہ کیوں لیا بابا نہال نے پھولوں کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔۔۔

میں نے تو یہ اس لیے لیا کہ پھول جب تک تازہ رہیں گے بابا گنج بخش رحمۃ
علیہ کے لیے دعا کرتے رہیں گے۔۔۔

یہ بھی دعا کریں گے۔۔۔

آج تو نہال کا ننھا سا دماغ جھنجھنا اٹھا تھا۔۔۔

ہاہا ابھی آپ بہت چھوٹے ہو بیٹا۔۔

ان سب کو سمجھنے کے لیے ایک عمر چاہیے۔۔۔

آؤ اندر پہلے ہم سلام کر لیں۔۔۔

دونوں نے جیسے قدم رکھا پہلے سلام کیا اور پھر دعا مانگنے کے بعد خرم نے

پھولوں کی چادر وہاں پہ موجود درباریوں کو دی۔۔۔

اور نہال کا ہاتھ پکڑ کر دربار سے ملحق قبرستان کی طرف چل دیا۔۔۔

اپنی مطلوبہ قبر پہ پہنچنے کے بعد خرم نے کہا

عائشہ دیکھو کون آیا ہے آج تم سے ملنے۔۔۔

ہمارا نہال۔۔۔ ہمارا شہزادہ۔۔۔ خرم گھٹنوں کے بل زمیں پہ بیٹھتے ہوئے بولا ساتھ

ہی نہال کو اپنے گھٹنے پہ بٹھایا

نہال سلام کرو یہ آپ کی عائشہ ماما کی قبر ہے۔۔۔

نہال نے آہستہ سے اسلام علیکم یا اہل القبور کہا۔۔۔

ان سب کو بچپن سے ہی قبرستان میں جانے کے آداب سکھا دیے گئے تھے اور

وہی آداب نہال کو بھی ازبر تھا گو کہ وہ بہت چھوٹا تھا ابھی لیکن یہی وہ وقت

ہوتا ہے جب بچوں کو جو سکھایا جاتا ہے وہ بھولتا نہیں ہے۔۔۔

دیکھ لو میں اپنا وعدہ پوری طرح نبھا رہا ہوں اور مجھے یقین ہے جس کے ہاتھوں میں، میں نے ہمارے نہال کی ذمہ داری سوپی ہے وہ یقیناً اسے بہت اچھا انسان بنائے گی۔۔۔

جانتی ہو وہ بالکل جھلی ہے۔۔۔ لیکن نہال پہ مرتی ہے۔۔۔
حیران ہو رہی ہو نہ۔۔۔ مجھے بھی ہوتی ہے جب وہ مجھ سے زیادہ نہال کا خیال رکھتی ہے اس سے پیار کرتی ہے۔۔۔

جانتی ہو میں کبھی کبھی جیس بھی ہو جاتا ہوں۔۔۔

خرم نہانے اور کیا کیا بڑبڑاتا رہتا کہ نہال کی آواز آئی۔۔۔

بابا چلیں۔۔۔؟؟؟

ہاں چلو۔۔۔ خرم نے آہستہ سے کہا اور قبر کی مٹی پہ ہاتھ پھیرا اور اس پہ پھول ڈالنے کے دوران اسکی نظر قبر پہ لگی نیم پلیٹ پہ پڑی تھی۔۔۔۔

بہت یاد کرتا ہوں ان دنوں کو، ان لمحوں کو وہ لمحے، وہ پل میری زندگی کا حاصل رہے ہیں بہت کمی ہے زندگی میں تم دونوں کی۔۔۔ اس دوران ایک آنسو چپکے سے اسکی آنکھ سے ٹپکا اور مٹی میں جذب ہو گیا تھا ٹھنڈی سانس بھرتے اور قبر کی خوشبو اپنی سانسوں میں سموتے وہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

نہال کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ حافظ کہتا اور باہر کو چل دیا تھا۔۔۔

خرم کا رخ اب لاہور میں موجود اپنے ایک چھوٹے سے گھر کی طرف تھا۔۔۔

گھر کے پاس پہنچ کر خرم نے نہال کو اترنے کا کہہ کر ڈور اوپن کر دیا تھا۔۔۔

خود وہ اتر کر ڈور بیل بجا چکا تھا اسی اثناء میں نہال اسکے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

کون ہے جس کو زرا صبر نہیں ہے او اللہ کا بندہ ہم انسان ہے کہ مشین نہیں
--- آتا ہے نہ او بے صبرے۔۔۔ خرم کے بار بار بیل دینے پہ اندر سے آتی
آواز نے خرم کو مسکرا نے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔۔

کیا مصیبت ہے تم کو گیٹ کھولتے ہی خان جو ابھی اور بھی کچھ کہتا خاموش ہوا
اور ایکدم پر جوش ہو کر بولا صاب آپ۔۔۔
سلام علیکم!

وعلیکم السلام! خان کیسے ہو؟

ام بالکل ٹھیک ہے صاب۔۔۔

آپ کتنے دن کے بعد آیا صاب۔۔۔

ہاں بس کچھ مصروف تھا۔۔۔

ہمارا مہمان کا تو خیال رکھا ہے نہ تم نے۔۔۔

بالکل صاب۔۔۔

صاب یہ بچہ کون ہے۔۔۔؟؟

یہ میرا بیٹا ہے خرم نے نہال کو دیکھتے کہا جو ارد گرد کو دیکھنے میں گم تھا۔۔۔

آپکا بیٹا۔۔۔ صاب یہ تو ہو بہو۔۔۔

بس بس چپ کر جاؤ اور اندر بھی آنے دو گے ہمیں یا یہیں سے واپس بھیجو گے

خرم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ فوراً سائیڈ پہ ہوتا بولا صاب آؤ نا۔۔۔

بیٹا۔۔۔ صاب یہ تو ہو بہو۔۔۔

بس بس چپ کر جاؤ اور اندر بھی آنے دو گے ہمیں یا یہیں سے واپس بھیجو گے

خرم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ فوراً سائیڈ پہ ہوتا بولا صاب آؤ نا۔۔۔

اور خان سناؤ کیسی گزر رہی ہے؟؟؟

ہمارے مہمان نے زیادہ پریشان تو نہیں کیا۔۔۔

نہیں صاب اب تو وہ بالکل شانت ہو گیا ہے ہم بلا کر لائے انکو خان نے جوش

میں آتے پوچھا۔۔۔؟؟

نہیں ہم خود مل لیں گے تم بس کچھ کھانے کا بند بست کرو ہمارے شہزادے نے

صبح سے کچھ خاص نہیں کھایا۔۔۔

خرم نے نہال کو دیکھتے ہوئے کہا نہال نے واقعی ناشتہ ڈھنگ سے نہیں کیا تھا۔۔

بابا، ماما کے پاس جانا ہے نہال نے باپ کو صوفے پہ پھلتے بیٹھتے دیکھا تو اس کو

یاد دلانا ضروری سمجھا کہ وہ یہاں مستقل ڈیرہ نا ڈالنے کی کوشش کرے۔۔۔

بیٹا کل ہم آپکی ماما کے پاس ہونگے ڈونٹ وری۔۔۔ نائیں مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔

مجھے ماما کی یاد آرہی ہے نا نہال نے روہان سے لہجے میں کہا تو خرم کا دل ایک دم

پسچا اور اسے اپنوں بازوؤں میں بھینچتے ہوئے پیار کرنے لگا بابا کی جان یہاں پہ
آنا بھی ضروری تھا ورنہ بابا کوئی اپنے بیٹے کو تنگ کرنے کا سوچ سکتے ہیں۔۔۔
ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟؟

کسی سے ملنے۔۔۔

کس سے۔۔۔؟؟

بس ہے کوئی خرم نے نظریں چراتے کہا۔۔۔
اتنی دیر میں خان ناشتہ تیار کر کے لے آیا۔۔۔
انہوں نے ناشتہ کر لیا ہے کیا۔۔۔؟
نہیں ہم بلا کر لاتا ہے صاب۔۔۔

خان فوراً سامنے کا دروازہ ناک کرتا اس میں غائب ہو گیا جبکہ نہال اور خرم
ڈاننگ ٹیبل پہ بیٹھے انتظار کرنے لگے۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھول کر صاف ستھرے نکھرے نکھرے چہرے جس پہ ہلکی
ہلکی خشخشی داڑھی تھی گھومتا ہوا خرم کا سامنے والی چنیر گھیٹتا ہوا آن بیٹھا۔۔۔
خرم نے اسکا تفصیلی جائزہ لیا صحت پہلے سے کافی بہتر تھی۔۔۔
ہمممم ابھی خرم کچھ بولتا اس سے پہلے ہی نہال نے اپنے سامنے آنے والے شخص
چونکتے ہوئے دیکھا چمکتی آنکھوں کے ساتھ اس نے سامنے موجود ہستہ کو نا
صرف سلام کیا بلکہ جوش میں اپنی جگہ سے غاز کہتا بھاگا۔۔۔
خرم تو اس اچانک حملہ سے گھبرایا ہی تھا خان بھی پریشان ہو کر نہال کی طرف
بڑھا مگر برا وقت کبھی پوچھ کر نہیں آتا نہال بھی ناشتہ کرتے غازی سے جا کر
ملا بلکہ اسکی گود میں گھسنے کی کوشش کی لیکن وہ معصوم نہیں جانتا تھا کہ یہ وہ
غاز نہیں ہے جسکی باتیں وہ اپنے باپ سے سنتا آیا ہے۔۔۔
نہال کا غازی کے قریب جانے کی دیر تھی کہ اس پر سکون شخص کے اندر کے
جنون نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا غازی کے ہاتھ میں اس وقت فارک تھا

اور وہی فارک اس نے جنون میں آتے ہوئے نہال کے نرم و نازک ہاتھ میں
چھو دیا تھا آہ۔۔۔

خرم نے آگے بڑھتے غازی کو دھکیلتے ہوئے ایکدم نہال کو کھینچا تھا جسکے ہاتھ سے
اس وقت خون کا فوارہ پھوٹ پڑا تھا اور خون دیکھ کر غازی کا جنون مزید شدت
پکڑ گیا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح سب کچھ توڑ پھوڑ کر رکھ
دے۔۔۔

خان نے پیچھے سے اسے دونوں بازوؤں سے دبوچا ہوا تھا جبکہ نہال رونا دھونا
بھول کر صرف اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
صاب آپ جاؤ۔۔۔

خرم نہال کو لیکر فوراً ڈاکٹر کے پاس دوڑا تھا جبکہ خان نے پیچھے بہت مشکل سے
غازی کو قابو کیا ہوا تھا ان لوگوں کے نکلتے ہی غازی ایک بھرے سمندر کی مانند

خان سے خود کو چھڑوا کر اب گھر کی ایک ایک چیز کو تہس نہس کرنے میں لگا تھا۔۔۔

خان جس نے پچھلے ہی دنوں خرم کو بتایا تھا کہ اب غازی کی حالت بہت بہتر ہے۔۔۔ لیکن انجانے میں نہال نے سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا تھا۔۔۔
جب سب کچھ ختم ہو گیا اور غازی بھی تھک گیا تو ایک جگہ گھٹنوں کے بل بیٹھتا گیا اپنے ہاتھوں میں سر کے بالوں کو جکڑتے ہوئے اس نے چیخنا شروع کر دیا تھا
آہ۔۔۔

اسکی تکلیف دہ چیخیں اتنے مہینوں کے بعد آج پھر اس گھر کے در و دیوار میں گونج رہی تھیں۔۔۔

خان نے بہت کوشش کی لیکن جب غازی قابو میں نہ آیا تو مجبوراً اسے غازی کو انتھیزیا دینا پڑا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں غازی ہوش و خرد کی دنیا سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔

خرم دوبارہ جب گھر آیا تو نہال کے ہاتھ پہ پٹی بندھی تھی۔۔۔
جتنے سوال نہال نے کرنے تھے وہ راستے میں ہی کر چکا تھا اور اب بالکل
پر سکون تھا بس رونے اور بلیڈنگ کی وجہ سے اسکا چہرہ اترا ہوا تھا۔۔۔

بابا ہم غاز کو ساتھ لیکر جائیں گے نا۔۔۔؟؟؟

نہال میں نے آپکو سمجھایا ہے نا وہ ابھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔ نائیں نہ ہم ساتھ
لیکر جائیں گے بابا آنسو بھری آنکھوں نے دوبارہ باپ سے درخواست کی۔۔۔ اور
خرم کو لگ رہا تھا اس نے نہال کو یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔

آخر خرم کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے کچھ اسکا اپنا بھی دل تھا کہ غازی کو اب
اپنوں کے پاس ہونا چاہئے ہو سکتا ہے اس طرح اس میں کچھ تبدیلی آ
جائے۔۔۔ اتنے عرصے میں کم از کم وہ اب اس قابل تو تھا ہی کہ لوگوں کے
درمیان رہ سکے۔۔۔ بس اس کے قریب کوئی نہیں آ سکتا تھا ایک خرم ہی تھا

اور خرم کا دل اسکے ساتھ ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ مت کر دیکھ کچھ نہیں ہوگا خرم کے
آنسو بہے رہے تھے وہ اسکو کبھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن آج دیکھ رہا
تھا۔۔۔ میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ ہمہم ہاسپٹل جا رہے ہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔
بس ہمت رکھ دیکھ مت بند کر آنکھیں۔۔۔ غازی کی بند ہوتی آنکھیں صرف
نہال پہ ٹکی تھیں ایک حسرت تھی ان میں ایک خواہش تھی جینے کی۔۔۔ اپنے بیٹے
کو سینے سے لگانے کی۔۔۔ اسے پالنے کی۔۔۔ اپنا خون آلود ہاتھ آہستہ سے
اٹھانے کی کوشش کی آخری لمحے میں ہی سہی لیکن اپنے بیٹے کو چھو لے مگر یہ
خواہش بھی حسرت بن کے رہ گئی۔۔۔ اور پھر بس وہ آخری پل تھا اس کے بعد
نہ غازی کو کبھی ہوش آیا نہ اس نے اپنے بیٹے کے پاس ہوتے بھی اسے
پہچانا۔۔۔

لندن کی اس بریلی رات میں خرم نے عائشہ کا وجود ہمیشہ کے لیے کھویا تھا
پردیس میں ایک وہ ہستی تھی جسے خرم نے اپنی بہن سمجھا تھا ایک رشتہ بنایا تھا
بنایا کیا تھا زبردستی استوار کیا تھا اور عائشہ اس نے بھی ہمیشہ اسے سگے بھائیوں
کی طرح جانا تھا شادی کے بعد ان دونوں کی نوک جھونک سے جو رونق ہوتی
تھی اس سے پردیس میں بھی ان لوگوں کا دل ایسا لگا تھا کہ گھر کی یاد ہی نہ
آئی۔۔۔

اس رات میں اس نے اپنے بھائی جیسے دوست کو تاحیات کے لیے کھو دیا تھا
زندگی تو اللہ نے اسے بخش دی تھی لیکن اسے ان تکلیف دہ لمحوں سے دور
کر دیا تھا جو ہوش کی دنیا میں رہتے وہ مشکل سے برداشت کر پاتا۔۔۔ ڈاکٹرز
کے مطابق غازی کے دماغ میں شدید چوٹیں لگی ہیں بلیڈنگ بھی بہت ہوئی تھی
اور خون کہیں اندر جم گیا ہے جس وجہ سے شاید وہ ہوش میں تو آجائے لیکن

اسکا اس دنیا سے ہوش کی دنیا سے تعلق نہ رہے کوشش سے وہ ٹھیک ہو تو
سکتا ہے لیکن اس میں بھی بہت کم چانسز ہیں۔۔۔

اور وہی ہوا ہوش میں آنے کے بعد غازی نہ تو خرم کو پہچانا تھا نہ ہی نہال کو
۔۔۔ بلکہ جو حالت اسکی ہوتی تھی اس پہ ہر دن خرم جیتا اور مرتا تھا دیارِ غیر
میں جہاں کوئی اپنا نہیں تھا کوئی غمگسار نہیں تھا ایسے میں خرم نے ناصر ف نہال
کی ذمہ داری پوری طرح اٹھائی وہیں غازی کا بھی خیال رکھا جب تک اسکے زخم
مندمل نہیں ہوئے تھے تب تک ڈاکٹرز نے اسے زیادہ تر بے ہوش ہی رکھا اس
دوران خرم نے ایک کئیر ٹیکر رکھا تھا جسکا نام خان تھا جو پاکستانی ہی تھا اکیلا چھڑا
چھانٹ وہ لڑکا بہت مخلص تھا کچھ ہی دنوں میں وہ خرم کا بھروسہ جیت گیا تھا
اور اسی کے حوالے غازی کو چھوڑ کر وہ عائشہ کی ڈیڈ باڈی جو ابھی تک سرد
خانے میں رکھی ہوئی تھی لیکر لاہور پہنچا وہیں اسکی تدفین کرنے کے بعد بناء
کسی سے ملے اگلے ہی روز واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔

پاکستان میں کسی کو بھی بتانے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

غازی کی حالت کے پیش نظر اس نے یہ سب کچھ چھپا لیا اور اتنے سالوں سے یہ درد اپنے دل میں لیے پھرتا رہا۔۔۔

جب غازی کی حالت کچھ سنبھلی تو اس نے واپسی کا سفر کیا غازی کے ایڈجسٹ ہونے تک وہ لاہور میں ہی رہا اور اسکے بعد اسلام آباد کی فضاؤں میں اپنوں کی ملامت سننے کے لیے آن پہنچا۔۔۔ کچھ عرصے تک تو سب کو خرم پہ غصہ رہا خرم کے ساتھ نہال کو دیکھ کر کسی نے کچھ بھی نہ پوچھا بس کیا تو صرف یقین اور اس یقین کی اس نے تردید بھی نہ کی اور یوں نہال غازی احمد، نہال احمد بن گیا لیکن صرف احمد ہاؤس تک۔۔۔ ڈاکو منٹس میں سکول میں نہال کے نام کے ساتھ غازی ہی لگا تھا یہی وجہ تھی کہ اس نے کبھی کسی کو کوئی ڈاکو منٹس نہ دکھائے نہ کسی نے مانگے۔۔۔

نجانے اور کتنے وقت تک خرم اپنے خیالوں میں رہتا کہ نہال جو اسکی گود میں
ہی بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا جاگتے ہوئے ہاتھ روم جانے کا کہا۔۔۔
ہممم چلو۔۔۔

نہال کو گود میں لیکر اسے فریش کروایا اسکے ہاتھ کا بھی خیال رکھنا تھا کہیں گیلا
نہ ہو چوٹ کی وجہ سے بخار الگ ہو گیا تھا۔۔۔

اگلا ایک دن مزید گزارنے کے بعد خرم، خان اور غازی کو لیکر اسلام آباد چل
پڑا تھا اب وقت آچکا تھا کہ اپنوں سے اپنے کو ملا دیا جائے تائی ماں کی ممتا کو
مزید نہ تڑپایا جائے۔۔۔

لیکن کیا کوئی ماں چین کا سانس لے پائے گی اپنے جوان جہان بیٹے کو اس حالت
میں دیکھ کر۔۔۔

خرم نے اسلام آباد کی حدود میں داخل ہو کر سوما کو کال کر کے اپنے آنے کا بتا دیا تھا ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ دو مہمان بھی ہیں تو گیسٹ روم بھی تیار رکھا جائے۔۔۔

جو نہی خرم کی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی سوما نے باہر کا رخ کیا تھا اسکی تقلید میں باقی سب بھی خرم کی کلاس لینے نکلے تھے۔۔۔

خرم نے باہر آکر ابھی نہال کو نکالا ہی تھا کہ سوما کو دیکھ کر نہال ماما کہہ کر اسکی طرف لپکا۔۔۔

ماما کی جان۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔ سوما نے نہال کو گود میں اٹھاتے پیار کیا اسکے چہرے پہ پہ در پہ بوسے لیتے اپنی ممتا کی تسلین کی اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ سیپی کی آواز پہ سوما نے نہال کو اتار کر اسکا ہاتھ دیکھا یہ یہ کیا ہوا سوما کی نظر نہال کے ہاتھ پہ پڑی تو پریشان ہوتے پوچھا اور نہال آپ کو تو بخار بھی ہے اور یہ کیا ہوا کیسے؟ کیسے لگی یہ چوٹ۔۔۔؟

وہ ماما گر گیا تھا نہال نے باپ کو دیکھتے ہی چپکچپاتے ہوئے بتایا۔۔۔

سوما تو نہال کے ساتھ لگ کر سب کچھ ہی بھول گئی تھی جبکہ خرم نے اپنے ساتھ آئے مہمانوں کو باہر آنے کا کہا سب مہمانوں کی وجہ سے خاموش تو ہو گئے تھے لیکن خرم کو گھورنا نہ بھولے تھے۔۔۔

سب سے پہلے خان نے قدم باہر رکھا تھا اور اسکے بعد قدم رکھنے والے شخص نے احمد ہاؤس میں ایک خوشی کی لہر دوڑا دی تھی سب سے پہلے شجی نے ہی غازی بھیا کا نعرہ لگایا تھا اور اس سے گلے ملنے کے لیے آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ خرم نے روک دیا۔۔۔

خان نے الگ غازی کے سامنے بازو پھیلا کر راستہ روکا تھا عمار یہ سب دیکھ کر ایکدم غصہ میں آیا تھا یہ کیا طریقہ ہے خرم۔۔۔

بھائی غازی ٹھیک نہیں ہے پلیز کوئی اسکے قریب نہ آئے پلیز خرم نے شکستہ سے
لہجے میں التجا کی۔۔۔

کیا مطلب کیا ہوا ہے غازی کو اور غور سے اسے دیکھا لیکن بظاہر تو غازی بالکل
تندرست لگ رہا تھا آپ لوگ اندر چلیں میں سب بتاتا ہوں۔۔۔
اور تائی ماں کیسی ہیں؟ بہت جلدی یہ سوال نہیں پوچھ لیا تم نے عمار نے طنزیہ
لہجہ اپنایا۔۔۔

بھیا پلیز! ابھی تائی ماں کو مت لائیے گا یہاں جب تک غازی کے متعلق سب
کچھ جان نہیں لیتے آپ لوگ۔۔۔

اس لمحے سب ہی غازی سے گلے ملنا چاہ رہے تھے اسے چھو کر محسوس کرنا چاہ
رہے جو خبر انھیں پہلے غازی کے متعلق ملی اسکے بعد تو اس کو پیار کرنا اور

ضروری ہو گیا تھا یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ان سب کا پیارا غازی ان کے اتنے سامنے ہیں کہ ہاتھ بڑھائے تو چھو لیں لیکن کنوئیں کے پاس رہ کر بھی وہ لوگ پیاسے ہی تھے اندر جا کر خرم نے جو کچھ غازی کے متعلق ان سب کو بتایا تھا وہ سب سننے اور جاننے کے بعد تو انکے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔۔۔

عمار بھی ڈھے سا گیا تھا یہ کیا ہو گیا تھا انکے بھائی کے ساتھ۔۔۔
تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔

احمد صاحب نے کافی دیر کے بعد خرم سے غصے میں پوچھا۔۔۔
کیسے بتاتا ڈیڈ۔۔۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ غازی سب کے سامنے اس حالت میں آئے اور لوگ باتیں بنائیں اس پہ یا اس سے تنگ پڑیں۔۔۔

تو کیا اب وہ ٹھیک ہو گیا ہے بولو۔۔۔؟ نہیں نہ تو پھر خرم بتاؤ کیا فائدہ ہوا اس کو چھپانے سے۔۔۔

فائدہ ڈیڈ میں نے کسی بھی نفع نقصان کے بغیر یہ کام کیا ہے اور اس وقت آپ لوگ جس غازی سے مل رہے ہیں یہ اس وقت کے غازی سے بہت بہتر حالت میں ہے۔۔۔

لیکن جو بھی ہے خرم تم نے ہمیشہ لاپرواہی کا ہی مظاہرہ کیا ہے اور اس بار بھی یہ تمہاری ہی لاپرواہی ہے کہ آج غازی ان حالوں میں ہے احمد صاحب نے غازی کو دیکھتے غصے سے ایک بار پھر خرم کو مورد الزام ٹھہرایا۔۔۔

ڈیڈ آپ نے مجھے کبھی بھی نہیں سمجھا ہمیشہ میں غلط ہی ٹھہرا ہوں آپ کی نظر میں اور آج بھی میں ہی غلط ہوں۔۔۔ خرم جو خود اس وقت شکستہ حال تھا اس پہ ان

سب کی نظریں جو اسے ہی قصور وار گردان رہی تھیں مزید اسے توڑ گئی
تھیں۔۔۔۔

غازی آپ لوگوں کے سامنے ہے بس خیال رکھے گا کہ کوئی اس کے قریب نہ
جائے اسے چھوئے نہیں یہ کہہ کر اس نے اپنے کمرے کا رخ کیا سوما نہال کو
گود میں لیے سب دیکھ رہی تھی اس نے بھی خرم کے پیچھے کمرے کا رخ
کیا۔۔۔

نہال آپ لوگوں نے کچھ کھایا ہے یا نہیں۔۔۔؟؟ جی ماما، بابا نے سبکو کھانا کھلا دیا
تھا بٹ بابا نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔
ہممم آپ ایسا کروم میں جاؤ میں آپکے بابا کے لیے کچھ کھانے کو لاتی
ہوں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سوما ٹرے تھامے کمرے میں موجود تھی جہاں خرم بیڈ کی پائنٹی سر جھکا کر بیٹھا تھا جبکہ نہال اسکے پاس ہی بیٹھا اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا۔۔

نہال آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں چلیں بیڈ پہ اور ریٹ کریں تاکہ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔

خرم۔۔!

سوما نے نہال کو بیڈ پہ لٹانے کے بعد نرمی سے خرم کو پکارا۔۔

پلیز کچھ کھالیں نہال بتا رہا تھا آپ نے رستے میں بھی کچھ نہیں کھایا۔۔

سوما!

خرم نے جب سوما کو پکارا تو اسکی آواز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کس قدر ٹوٹ چکا ہے۔۔۔

ٹرے خرم کے سامنے رکھتے ہوئے سوما نے خرم کے کندھے پہ ہاتھ رکھا
سنجالیں خود کو اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو روکتے سوما نے اس شخص کو
تسلی دینی چاہی جسے اس نے ہمیشہ ہنستے مسکراتے یا غصہ کرتے ہی دیکھا تھا ایسا لٹا
پٹا تو یہ کوئی اور ہی شخص تھا۔۔۔

آپکو لگتا ہے مجھے بھوک ہوگی خرم نے اپنی ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں سوما پہ
ٹکاتے پوچھا۔۔۔

سوما کیوں یہ لوگ ہمیشہ مجھے غلط ہی سمجھتے ہیں۔۔۔

میں جانتا ہوں میری غلطی ہے اس رات کاش میں نے وہ ڈنر نہ پلین کیا ہوتا تو
آج غازی کی یہ حالت نہ ہوتی لیکن کیا وہ سب میں نے جان بوجھ کر کیا
تھا۔۔۔؟

جبکہ باہر عمار جو خرم سے ہی بات کرنے آرہا تھا ایک بار پھر عدالت لگانے کے
ارادے سے وہ وہیں دروازے میں ہی ٹھہر گیا تھا۔۔۔۔

ان سبکو اپنا اپنا دکھ تکلیف نظر آرہی ہے عمار بھائی انھوں نے اپنا بھائی کھویا ہے
ڈیڈ نے بھتیجا لیکن میں نے لب بھینچتے خرم نے شاید اپنے آنکھوں میں اڈتی
نمی کو روکا تھا۔۔۔

لیکن میں نے اپنا دوست، اپنے سکھ دکھ کا ساتھی اپنا بھائی کھویا ہے وہ جو مجھ
سے چند ماہ ہی بڑا تھا مگر ضرورت پڑنے پہ بڑے بھائیوں کی طرح میری اصلاح

کرتا تھا تو کبھی میری ہی شرارتوں میں میرا ساتھ دیتا تھا۔۔۔ وہ جس نے اپنے غم اپنی تکلیف اپنے ہی بھائی کو نہ بتائے تھے لیکن مجھ سے سب کچھ سنیر کیا تھا کیا مجھے اسکا غم نہیں ہوگا کسی کو بھی میرا درد نظر نہیں آرہا کوئی نہیں جانتا مجھ پہ کیا بیت رہی ہے اتنے سالوں کے بعد بھی میں اس اذیت تکلیف میں اکیلا ہی کھڑا ہوں میں اس رات بھی تنہا تھا اور آج بھی۔۔۔

اور اگر یوں ہی رہا تھا مجھے نہیں لگتا میں زیادہ عرصہ جی بھی پاؤنگا۔۔۔
خرم سومانے دہل کر خرم کو دیکھا تھا۔۔۔

کتنے ہی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پہ بہہ نکلے تھے کتنی بے دردی سے آپ نے اپنے جانے کی بات کر دی ہمارا بھی نہیں سوچا سومانے شکایت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں نہیں جی پاؤنگا سوما اپنوں کی بے اعتنائی اب اور نہیں سہہ پاؤنگا
خرم سوما کا ہاتھ پکڑ کر سسک پڑا تھا۔۔۔

عمار بھیا کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنا اسے جھیلنا۔۔۔ بہت مشکل ہے
اب جینا اس افیت کے ساتھ۔۔۔

جانتی ہیں اگر اس وقت میں غازی کو سب سے الگ نہ رکھتا تو آج اس سے ملنے
ہم سبکو۔۔۔ ہم سبکو مینٹل آسلم جانا پڑتا میں اپنے دوست کو دنیا کے سامنے
تماشہ نہیں بنوانا چاہتا۔۔۔

خرم انتہائی کرب سے سب کہہ رہا تھا اور باہر کھڑے شخص سے اس سے زیادہ
سننا مشکل تھا۔۔۔

دروازہ ایک زوردار آواز سے کھلنے پہ سوما اور خرم نے بیک وقت اس طرف دیکھا تھا اور عمار کو سہج سہج قدم اٹھاتے اپنی طرف آتے دیکھا خرم جسکی آنکھیں برداشت میں سرخ ہو رہی تھی عمار پہ تھیں۔۔

سوما مجھے خرم سے اکیلے میں بات کرنا ہے۔۔۔ جی ی ی لیکن سوما نے کچھ گھبرا کر خرم کو دیکھا تھا جو اپنا سر واپس جھکا چکا تھا۔۔۔ سوما بھروسہ رکھو۔۔۔

جیسی سوما نے آہستہ سے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے تھے جبکہ عمار دوزانو خرم کے سامنے بیٹھا اسے دیکھتا رہا اور دوسرے ہی پل کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

خرم جو لعنت ملامت سننے کی امید میں تھا حیران ہوئے بنا نہ رہ سکا۔۔۔

کیوں خود کو اتنی تکلیف دیتے رہے بولو خرم۔۔۔ کیا اتنا پرایا سمجھ لیا تھا ہم سب کو۔۔۔ کیا صرف اسی پہ بھروسہ تھا تمہیں۔۔۔ ہم پہ نہیں۔۔۔ کیا صرف وہ ہی تمہارا اپنا تھا ہم نہیں کیوں ہمیں اتنا پرایا بنا دیا کہ اپنی تکلیف شئیر کرنے کے قابل بھی نہ سمجھا۔۔۔ بولو جواب دو عمار نے خرم کو گلے لگائے پوچھا۔۔۔ بھیااا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں پلیز۔۔۔ کس بات کی معافی پاگل۔۔۔ وہ ایک حادثہ تھا اور حادثے کسی کے ساتھ کبھی بھی کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔

دونوں اس وقت ایک دوسرے سے گلے ملے رو رہے تھے کون کہتا ہے کہ مرد نہیں روتے۔۔۔ یا رونے والے مرد کمزور ہوتے ہیں اگر اتنا کچھ برداشت کرنے والا خرم کمزور ہے تو سبکو ایسا ہی ہونا چاہیے اور اگر اتنی بڑی بات کو حوصلے سے سہہ جانے والا شخص بھی کمزور ہے تو سب کا حوصلہ ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا عمار کا تھا۔۔۔

مجھے تم معاف کر دو میں تم سب میں بڑا تھا لیکن بابا کے بعد میں نے اپنی ذات سے آگے سوچا ہی نہیں تم سب پہ رعب تو رکھا لیکن دوستانہ ماحول نہ دے سکا جسکی سزا بھگت رہے ہیں عمار نے خرم کے سامنے ہاتھ جوڑنے ہی چاہے تھے کہ خرم نے فوراً انھیں تھام لیا نہیں بھیا پلیز۔۔۔

لیکن اب اور نہیں عمار نے ایک عزم سے دیکھتے خرم کو کہا۔۔۔

ہم مل کر اپنے غازی کو زندگی کی طرف لائیں گے۔۔ اسے دوبارہ سے پرانا غازی بننا ہوگا اور اسکے لیے چاہے ہمیں سالوں ہی کیوں نہ انتظار کرنا پڑے ہم کریں گے۔۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا عمار نے خرم کو کندھوں سے پکڑتے ہوئے ایک جوش و عزم سے کہا تو خرم نے بھی اثبات میں سر ہلاتے عمار کا ساتھ دیا اسی وقت ایک اور باریک سی آواز نے بھی وہاں موجود ان لوگوں کے عزم میں ساتھ دینے کا عہد کیا دونوں نے گردن موڑ کر دیکھا تو نہال بیڈ پہ ان لوگوں کے سروں پہ کھڑا تھا۔۔ یس تابو میں بھی آپکا ساتھ دوں گا۔۔۔

تم یہاں۔۔۔ دونوں نے ایک بار ایک دوسرے کو دیکھا خرم نے ہاتھ بڑھا کر
نہال کو گود میں اٹھاتے ہوئے پیار کیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکو سراہا۔۔۔
ویل ڈن مائی بوائے۔۔۔

اب تو مان لو کہ یہ غازی کا بیٹا ہے عمار نے اداس سی مسکراہٹ سے نہال کو
دیکھتے کہا۔۔۔ خرم نے چونکتے ہوئے عمار کو دیکھا کاش میں یہ مان سکتا کاش یہ
واقعی ہی غازی کی نشانی ہوتا لیکن حقیقت وہی ہے جو میں نے آپکو بتائی نہال
میرا بیٹا ہے خرم نے سنجیدہ سی نظر عمار پہ ڈالتے کہا اور عمار کو جو ایک مبہم سی
امید تھی وہ بھی ختم ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ خرم نے دل ہی دل میں عمار سے معافی مانگی معاف کر دیجیے گا لیکن یہ راز
تب تک راز ہی رہے گا جب تک غازی ٹھیک نہیں ہو جاتا۔۔۔

عمار خرم کو لیکر نیچے ایک بار پھر سب بے سامنے لے آیا تھا ڈیڈ کو بھی سمجھایا تھا اس نے کہ یہ حادثہ قسمت میں یوں ہی لکھا تھا اس دوران خرم سر جھکائے کھڑا رہا تھا احمد صاحب نجانے سمجھے تھے یا نہیں لیکن انھوں نے اسے معاف ضرور کر دیا کہ کچھ بھی تھا وہ انکی پہلی اولاد تھا اور شرمندہ بھی نظر آرہا تھا اور بڑوں کا تو ازل سے یہی شیوا رہا ہے کہ چھوٹوں کو انکی غلطیوں کو ہمیشہ معاف کرنا۔۔۔

تائی ماں کو سب بتانے انکو سنبھالنے کی ذمہ داری عمار نے اپنے سر لی تھی اب وہ مزید کوئی کوتاہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

چند ماہ بعد۔۔۔۔۔
علی الصبح کا وقت تھا تائی ماں اپنی مخصوص جگہ پہ نماز کے بعد بیٹھی قرآن پاک
کی تلاوت کر رہی تھی اور انکے گھٹنے پہ آنکھیں موندے غازی سر رکھے لیٹا
تھا۔۔۔۔۔

تائی ماں تلاوت مکمل کر چکی تو ایک پھونک غازی پہ پھونکی جس پہ غازی نے اپنی
سبز کانچ کے جیسی آنکھیں کھول دی تھیں تائی ماں نے مسکرا کر اسکے پیشانی پہ
آئے بالوں کو پیچھے کیا اور اس پہ بھی ایک بار پھر پھونکا۔۔۔۔۔
مم ماں غازی نے بہت آہستگی سے اپنی ماں کو پکارا۔۔۔۔۔
ماں صدقے میرے بچے، ماں قربان اور آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیلتے تائی
ماں نے غازی کو پیار سے کہا۔۔۔۔۔

کچھ چاہیے؟؟؟

جانتی تھیں جواب نہیں آئے گا لیکن ماں تھیں نہ کیسے اولاد کی پکار پہ رد عمل نہ کرتیں۔۔۔

تم یہاں لیٹو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں تائی ماں نے اشارے سے اسے تکیہ پہ سر رکھنے کا کہا ابھی تائی ماں اٹھتی ہی کہ رومہ دودھ کا گلاس اور غازی کا فیورٹ ناشتہ لے کر آگئی۔۔۔

اما یہ لیں غازی کو ناشتہ کروادیں بھوک لگ رہی ہوگی۔۔۔
لیکن بیٹا عمار اور خرم نے سختی سے کہا ہوا ہے کہ غازی سبکے ساتھ ناشتہ کرے گا تائی ماں نے پریشانی سے کہا۔۔۔

اوہووو اما کچھ نہیں ہوتا اور ویسے بھی ان سب کے جاگنے تک تو غازی کو دوبارہ سے بھوک لگنا شروع ہو جائے گی۔۔۔ کیوں غازی میں نے صحیح کہا نا رومہ نے مسکراتے ہوئے غازی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا لیکن ہمیشہ کی طرح جواب ندارد۔۔۔

ہاں کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔۔۔

لاؤ دو ٹرے تائی ماں نے ٹرے تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ درمیان میں غازی نے ہی وہ ٹرے تھام لی ایک پل کو تو وہ دونوں حواس باختہ ہو گئی تھیں مگر اگلے ہی پل دونوں نے ایک دوسرے کو چمکتی آنکھوں سے دیکھا خوشی سے انکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔۔۔ جب سے غازی گھر آیا تھا یہ روزانہ کی روٹین تھی اور آج اتنے دنوں کے بعد غازی نے خود سے کسی چیز کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

ممم میں انھیں بتاتی ہوں رومہ تو خوشی سے نہال ہو گئی تھی فوراً عمار کو بتانے کے لیے کمرے میں بھاگی تھی جبکہ تائی ماں نے خوشی خوشی اسے ناشتہ کروانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ یہ بات پورے گھر میں پھیل گئی تھی سبھی نا محسوس طریقے سے غازی کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔۔۔

ایک نہال تھا جسکی زبان کبھی بند نہیں ہوتی تھی خرم اسکو دیکھ دیکھ کر سوچتا رہتا تھا آخر یہ کیا کس پہ ہے غازی یا عائشہ پہ مگر وہ یہ بھولا ہوا تھا کہ کبھی کبھی سنگت اور تربیت کا بھی بہت اثر ہوتا ہے اور جس طرح سوما کی آواز پورے گھر میں دن بھر گونجتی رہتی تھی اس حساب سے اسے یہ کبھی سوچنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔

اما یہاں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

نہال چپ ہو جائیں بابا بہت غصے میں آپکو گھور رہے ہیں سوما نے نہال کو ڈپٹتے ہوئے کہا۔۔۔

اوپسس سوری اور فوراً ہونٹوں پہ انگلی رکھی۔۔۔

غازی کے ناشتہ کر لینے کے بعد سب ہی آہستہ آہستہ اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔۔۔

نہال اب اگر آپ نے مزید تنگ کیا تو پھر مجھ سے شکایت مت کرنا کہ بابا کو کیوں بتایا سوما نے غصے سے نہال کو وارن کیا۔۔۔

جس نے پچھلے آدھے گھنٹے سے سوما کو پورے کمرے میں گھمایا ہوا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟

اور نہال آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔۔۔؟؟؟

خرم نے اندر آتے نہال اور سوما کو دیکھتے پوچھا۔

بابا ایم ریڈی بس شرٹ پہننی ہے نہال جو ایک چکر مزید بیڈ کے گرد لگانے والا تھا جلدی سے ماں کی طرف بڑھا۔

ماما نہال نے آہستہ سے ماں کے کان میں کہا۔

سوما نے سوالیہ انداز میں نظریں اٹھائیں

بابا اتنے سیریس کیوں ہو گئے ہیں۔۔۔؟؟؟

سوما نے ایک نظر خرم کو دیکھا اور پھر نہال گھورتے مخاطب ہوئی آپ چپ کر کے تیار ہوں۔۔۔

کوئی بھی میرے کوئسچنز کا آنسر نہیں کرتا۔۔۔

اتنے کو سچیز مت کیا کریں نہ کہ سب تنگ پڑے خرم نے نہال کا آخری جملہ
سن لیا تھا جسکا جواب دیا۔۔۔

جبکہ نہال منہ بگاڑ کر رہ گیا۔۔۔

چلو اب جلدی کرو تابی نے ناشتہ ریڈی کر لیا ہوگا۔۔۔

سوما نے نہال کا سکول بیگ اٹھایا اور اسے نیچے لے کر پہنچی۔۔۔

آہاں۔۔۔ بڑی عیش کر لی بیٹا آپ نے آج چلے نہ آخر سکول شبی نے نہال کو

سکول یونیفارم میں دیکھتے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈاڈا دیکھیں نا۔۔۔

نہال کو پچھلے دو دن سے بخار تھا جس وجہ سے وہ روز گھر پایا جا رہا تھا جسے دیکھ

دیکھ شبی تپ رہا تھا کیونکہ پچھلے کافی دنوں سے انکے کالج والے سنڈے کو بھی

آف نہیں دے رہے تھے انکے سر نے پرنسپل سے اجازت لے لی تھی اور شبی

پھنسا ہوا تھا۔۔۔ مت کرو نہ شجی پھر تنگ کرے گا سومانے جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں کہا۔۔۔

ابھی نہال پوری طرح ناشتہ کر بھی نہ پایا تھا کہ سکول وین کا ہارن سنائی دیا بھاگ بھاگ نہال کو وین میں بٹھایا ساتھ ہی وین والے کو روزانہ کی طرح تاکید کی جب تک اندر نہ جائے نہال تب تک آپ نے وین نہیں چلانی۔۔۔ اب تو سب عادی ہو گئے تھے یہ روز کا ہی معمول تھا۔۔۔

نہال تو چلا گیا تھا اب سوما کو خرم کی تیاری کروانی تھی جو الگ جو کھم کا کام لگتا تھا اسے۔۔۔

سوما تم بھی کچھ کھا لو رومانے اسے پھر سے سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ کہا۔۔۔

آپو انھیں تیار ہونے میں ہیلپ کر دوں پھر سکون سے کچھ کھاتی ہوں۔۔۔

لیکن کچھ تو اوہوہو آپو ایم فائن ڈونٹ وری سومانے ہنستے ہوئے روم کے گال پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

رکو سومانے بیگم نے سومانے کو روکا جی ماما۔۔۔؟؟

ادھر آؤ اور یہ دودھ کا گلاس پہلے پیو اور اسکے بعد جانا اپنے روم میں سارا سارا دن یونہی گھومتی پھرتی ہو۔۔۔

اففف آئی ہیٹ دس دودھ سومانے منہ بناتے کہا لیکن مرتے کیا نہ کرتے کے مترادف پینا ہی تھا۔۔۔

گلاس خالی کر کے ٹیبل پہ رکھنے کے بعد اب میں جاؤں پوچھا۔۔۔

ہاں جاؤ اور دیکھنا دھیان سے۔۔۔

روم میں پہنچی تو خرم کو دوبارہ بستر میں پایا۔۔۔

آپ پھر لیٹ گئے۔۔۔

اٹھ جائیں تیار ہوں۔۔۔

میں نے آپکے کپڑے ہاتھ روم میں ٹانگ دیے تھے۔۔۔
ہاں اٹھتا ہوں ابھی تو ٹائم ہے خرم نے کسلمندی سے کہا۔۔۔
خرم اٹھ بھی جائیں میں بیڈ شیٹ ٹھیک کروں ساتھ ساتھ نہال کا پھیلاوا بھی
سمیٹتی رہی۔۔۔

توبہ ہے یہ لڑکا ہر چیز ادھر سے ادھر کر دیتا ہے۔۔۔
اٹھ بھی جائیں لیٹے ہی رہیں گے کیا۔۔۔
اٹھ رہا ہوں نا آپ باقی چیزیں سمیٹیں نہ یہ بعد میں بدل لیجیے گا خرم نے بھی
ڈھٹائی کے ریکارڈ قائم کرتے کہا کہ سوما اسے دیکھتی ہی رہ گئی اب بڑبڑاہٹوں
میں نہال کے ساتھ ساتھ خرم کا بھی نام شامل تھا۔۔۔
سارا کمرہ سمٹ چکا تھا ایک نہیں اٹھا تھا تو اسکا سر کا تاج۔۔۔

سوما پہلے تو کچھ دیر خرم کے سر پہ کھڑی اسے گھورت رہی لیکن تب وہ ٹس سے
مس نہ ہوا تو پانی سے بھرا جگ خرم پہ انڈیل دیا۔۔۔ بیڈ تو گیلا ہوا لیکن خرم
اٹھ گیا تھا۔۔۔

کیا ہے یار اٹھ تو رہا تھا میں۔۔۔

پچھلے پونے گھنٹے سے میں یہی سن رہی تھی سوما نے کندھے اچکاتے ہوئے خرم
سے کہا۔۔۔

اففففف سوما۔۔۔

خرم نے باتھ روم کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ سوما کی آواز کان میں پڑی
اگر آپ پہلے ہی شرافت سے اٹھ جاتے تو مجھے یہ نا کرنا پڑتا۔۔۔

جتنی دیر میں سوما نے بیڈ شیٹ چینج کی اور خرم کی دوسری چیزیں نکال کر ایک
جگہ پہ رکھی کیونکہ باتھ روم سے باہر آتے ہی اس نے شور مچا دینا تھا۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خرم نے ایک نظر خود پہ ڈالی کہیں کسی چیز کی کمی نہیں تھی ریسٹ وائچ سوما کے ہاتھ سے لیکر پہنتے ہوئے سوما کو دیکھا جس کا چہرہ اس وقت ہلکا سا زرد لگ رہا تھا۔۔۔

سوما آپ نے ناشتہ کیا ہے کہ نہیں۔۔۔؟؟

آپ چلیں گے تو کرونگی نہ جلدی کریں۔۔۔

آپ کو کتنی بار کہا ہے اپنا خیال رکھیں کچھ کھا لیا کریں حد ہے لا پرواہی کی چہرہ دیکھیں اپنا زرد پڑ رہا ہے اوہو واما نے دودھ کا گلاس پلوا دیا تھا۔۔۔ جو اب تک آپکے ادھر سے ادھر ہونے تک ہضم ہو چکا ہو گا۔۔۔
میں ٹھیک ہوں نہ سوما نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

بس یہی آتا ہے آپکو کرنا چلیں اب نیچے خرم ہاتھ پکڑ کر سوما کو لیکر نیچے اترا تو سوما نے جلدی سے جا کر ناشتہ ٹیبل پہ لگا دیا اور ساتھ خود بھی بیٹھ گئی کہ اب بھوک سے اسکا بھی برا حال تھا۔۔۔

خرم نے جاتے ہوئے ہمیشہ کی طرح تائی ماں اور اپنی ماما کے سر پہ پیار کیا اور غازی سے ملتے ہوئے کچن کا رخ کیا جہاں سوما بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی ساتھ ہی آئرہ کو بھی بٹھایا ہوا تھا جبکہ روما کچن کو سمیٹ رہی تھی۔۔۔

اوکے بھابھی، سوما کا خیال رکھیے گا پلیز۔۔۔ اور آگے بڑھ کر ننھی آئرہ کو پیار کیا ساتھ ہی سوما کے سر پہ ہلکی سی چپت رسید کی اور آپ خود بھی اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر آفس کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔

سوما خرم کے کلون کے زیر اثر تھی کہ رومانے گلا کھنکارا آہمکنم لگتا ہے کسی نے اظہار کر ہی دیا ہے رومانہ شرارتی انداز میں اپنی بہن کو دیکھا تو سوما ٹھنڈا سانس بھر کہ رہ گئی کہاں آپووو۔۔۔ میں جب بھی ان سے کچھ کہنا چاہتی ہوں تبھی ہماری نوک جھونک شروع ہو جاتی ہے سومانے افسردگی سے کہا۔۔۔۔۔

تم بھی بے وقوف ہی رہنا۔۔۔

اچھا چھوڑیں نہ آرز کو لیں میں جب تک تائی ماں اور غازی بھائی سے مل
آؤں۔۔

سکول سے آنے کے بعد سیدھا تائی ماں کے کمرے میں پہنچا تھا لیکن وہاں کسی
کو نا پا کر ٹی وی لاؤنچ کی جانب گیا جہاں سبھی موجود تھے اسکے ڈاڈا بیٹھے نیوز
چینل دیکھ رہے تھے جبکہ تائی ماں کی گود میں ننھی آرز نے کیلا ہاتھ میں پکڑا
ہوا تھا اور سامنے کے دو دانتوں سے اسکا اور اپنا حشر کیا ہو تھا غازی ساتھ بیٹھا
آرز کو بغور دیکھ رہا تھا ساتھ ہی کچھ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا بھی تھا جسے نہال سن
تو نہ سکا مگر لپ سنگ سے ضرور سمجھ گیا تھا تبھی نہال بھی اسکے پاس جا کر کھڑا
ہوا غاز۔۔۔

غاز سنیں نہ۔۔۔

لیکن غازی کے کسی بھی ریسپانس نہ کرنے پہ ڈاڈا کی طرف چلا گیا آؤ جاؤ میرا بیٹا اپنے پاس بیٹھاتے چہرے پہ آئے بالوں کو سمیٹا آج آپ نے یونیفارم کیوں نہیں چینج کیا۔۔۔ سوما نہال کا بیگ رکھ کر اب اسکے پیچھے آئی نہال پہلے چینج کر لو۔۔۔ جی بالکل میرا بیٹا پہلے فریش ہو جاؤ پھر آنا اوکے ڈاڈا۔۔۔

کیسا گزرا میرے بیٹے کا دن سوما نہال کا ہاتھ منہ دھلانے کے بعد اب اس سے روزانہ کی طرح دن بھر کی روٹین پوچھ رہی تھی۔۔۔ اچھا تھا نہال نے چپ سے انداز میں جواب دیا۔۔۔

کیا بات ہے نہال طبعیت ٹھیک ہے نہ کہیں پھر بخار تو نہیں ہو گیا ساتھ ہی گردن اور ماتھے کو چھوا بخار تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔ جی ماما کی جان۔۔۔۔۔

وہ مام اور ایکدم سے روتا ہوا سوما کے گلے لگ گیا نہال کیا ہوا۔۔۔۔۔ سکول میں ڈانٹ پڑی ہے کیا۔۔۔۔۔

کسی نے کچھ کہا ہے بیٹا بتاؤ تو۔۔۔

اما وہ غاز۔۔۔

کیا ہوا غاز کو سوما بھی پریشان ہوئی۔۔۔

انھیں کچھ نہیں ہوا سبز آنکھیں مزید چمک گئی تھیں ابھی جب میں نیچے تھا

نہ۔۔۔

ہاں تو۔۔۔

تو وہ نہ آؤ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

نہال بری بات بہن ہے نہ وہ آپکی سومانے یہ سمجھ کر سرزنش کی کہ نہال
جیلز ہو رہا ہے۔۔۔

تو وہ میرے بابا ہیں وہ اسے کیوں دیکھ رہے تھے نہال نے بھی تیزی سے جواب

دیا اور پھر اوپسس اور سوما کو دیکھا جسکا منہ حیرانگی سے کھل گیا تھا آپپ

آپکے بابا۔۔۔

آپکو کیسے پتہ۔۔۔؟؟؟

مجھے پتہ ہے۔۔۔

بابا نے بتایا تھا غاز میرے بڑے بابا ہیں میرے ریل فادر۔۔۔

بٹ آپ کسی کو بتانا مت یہ سیکرٹ ہے بابا اور میرا نہال نے ادھر ادھر دیکھتے

بڑوں کی طرح کہا۔۔۔

سوما کی آنکھیں بھگنے لگیں تھیں۔۔۔ ماما بھی غاز نے آرزو کو آرزو کو دیکھ کر نہال

کہا۔۔

کیا۔۔۔؟

کیا کہہ رہے ہو نہال غازی بھائی نے بات کی۔۔۔

نہیں ماما بات نہیں کی۔۔۔

جب میں ساتھ کھڑا تھا نہ تو تب وہ آرزو کو دیکھ رہے اور انھوں نے ٹو ٹائمز نہال

کہا۔۔۔

ون منٹ نہال۔۔۔
آپ کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔
کسی اور نے تو سنا ہوتا نہ۔۔۔

نائیں نہ ماما سر پہ ہاتھ مارتے نہال کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے اپنی ماں کو
سمجھائے۔۔۔

یہ دیکھیں انھوں نے ایسے کہا اور پھر نہال نے خاموش لبوں سے اپنا ہی نام
دہرایا۔۔۔

میں نے انکے لپس دیکھے تھے وہ آئر کو نہال کیوں کہہ رہے تھے۔۔۔؟
نہال تو میں ہوں نہ دونوں ہاتھوں سے سوما کا چہرہ تھامتے روہان سے لہجے میں
پوچھا۔۔۔

سوما کی نظریں بظاہر نہال پہ تھیں مگر سوچ کہیں اور ہی پہنچی ہوئی تھی۔۔۔
ہمممم آپ فکر نہیں کریں میں بابا سے بات کروں گی۔۔۔

اور دیکھو غاز نے آپکا نام تو لیا نہ۔۔

دیکھنا ایک دن وہ اپنے بیٹے کو پہچان بھی لیں گے اور پھر صرف اپنے بیٹے سے ہی باتیں کریں گے۔۔۔

سچی ماما نہال خوش ہوتے پوچھا۔۔۔

مچی سومانے اسکے ماتھے پیار کرتے کہا اب تو بس شام کا انتظار ہے کب شام ہو اور خرم آئیں۔۔۔

شام میں جب سب ایک ساتھ بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے ساتھ ہی حالاتِ حاضرہ پہ بھی گفتگو ہو رہی تھی۔۔۔

شائستہ ، تائی ماں، سارو، روما بیٹھے سارہ کی ہی شادی کی بات چیت کر رہے تھے جس میں سارہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی تم تو چپکی بیٹھی رہو زرا شرم نہیں کیسے ماں ، تائی کے سامنے اپنی ہی شادی کی باتیں کر رہی ہے تائی ماں نے

سارو کو گھر کتے کہا۔۔۔ تائی ماں یہ صحیح ہے خرم بھیا اور عمار بھیا سے خود پوچھتی تھیں اور میں بتا رہی تو ڈانٹ رہی ہیں سارہ نے منہ کے زاویے بگاڑے۔۔۔ یہ سوما کہاں ہے؟؟ شائستہ بیگم نے اتنی دیر ڈے اسے نہیں دیکھا تو اب پریشان ہو اٹھیں ایک تو اس لڑکی کو چین نہیں ہے کتنی بار منع کیا ہے مت جایا کرے یوں شام میں چھت پہ مگر سب مانے گی ایک یہی بات نہیں سنتی جاؤ سارو بھابھی کو بلا کر لاؤ۔۔۔

آپکو کیا لگتا ہے میری بات وہ مان لیں گیں انکے میاں کو بھیجیں آجکل وہی انکو قابو کیے ہوئے ہیں۔۔۔

تم تو بس کام نہ کرنا زبان چلتی ہے تمہاری شائستہ نے گھورتے ہوئے اسے کہا ساتھ ہی خرم کو آواز دی جو عمار کی کسی بات کو غور سے سن رہا تھا۔۔۔ جی مام۔۔۔

وہیں سے ہانک لگانا یہ نہیں کہ اٹھ کر آجاؤ نالائق اولاد ہے واقعی میری شائستہ بیگم کو ایکدم ہی غصہ عود کر آیا تھا۔۔۔

اوہوووو مام بات سن کر آتا ہوں۔۔۔

بندہ مر جائے لیکن تم لوگوں کی باتیں ہی نہیں ختم ہوتیں۔۔۔

اچھااا

جی بولیں ناچار خرم کو اٹھنا ہی پڑا جاؤ اپنی بیوی کو لیکر آؤ۔۔۔

ہائیں س وہ کہاں گئی ہوئی ہیں ابھی تو یہیں تھیں خرم نے ادھر ادھر دیکھا جہاں سوما کیں بھی نظر نہ آئی۔۔۔

ارے لڑکے منڈیر پہ بیٹھی ہے جا چھت سے اتار کر لا مغرب ہونے والی ہے

تائی ماں نے دو لٹر لگاتے خرم کو چھت پہ بھیجا۔۔۔

تو یوں کہیں نہ۔۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ایک پل کو تو اسکا دل ہوا جا کر ڈرائے اپنی بہادر بیوی کو لیکن
پھر اسکی طبیعت کے پیش نظر ارادہ ملتوی کر دیا۔۔۔
آخری سیڑھی پہ سوما اپنے مخصوص انداز میں بیٹھی نظر آئی۔۔۔ جی زوجہ محترمہ
آج کس سوچ نے آپکو یوں جکڑا ہوا ہے کہ آپکے اپنے سرتاج کی آمد کا بھی نہ
پتہ چل سکا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

میں کچھ سوچ رہی تھی وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ میری جان کی جان کیا سوچ رہی
ہیں۔۔۔

آپ سے کچھ شنیر کرنا چاہتی ہوں لیکن۔۔۔

لیکن کیا۔۔۔؟؟ خرم نے آئبرو اٹھاتے پوچھا۔۔۔

لیکن اس سے پہلے آپ مجھے غازی بھائی کے پاسٹ کے بارے میں بتائیں۔۔۔

اس روز جب عمار بھیا نے آپ سے نہال کے بارے میں کہا تھا کہ وہ غازی
بھائی کا بیٹا ہے تب آپ نے ہمیں جو بھی بتایا تھا وہ ادھورا، نامکمل سچ تھا۔۔۔

میں آج وہ سارا سچ جاننا چاہتی ہوں۔۔۔

اس کے بعد کیا کیا ہوا تھا جب ایش آپ لوگوں سے ملی تھی۔۔۔

اور عائشہ وہ کیسے آپکو ملی۔۔۔؟؟؟

اور غازی بھائی کیسے مان گئے ان سے شادی کرنے پہ جب کہ وہ تو ایش کو چاہتے

تھے نہ سوما روانی کیا بول گئی اسے بھی نہیں پتا چلا۔۔۔

ایک منٹ سوما آپکو کس نے کہا کہ عائشہ کی شادی غازی سے ہوئی تھی خرم نے

اب اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔۔

وہ وہ مجھے بس مجھے پتہ چل گیا نہ جو پوچھا ہے وہ بتائیں۔۔۔

جاری ہے



محبت یوں بھیا ہوتی ہے

الاسن اے یوسف



"محبت یوں بھی ہوتی ہے"

(آخری قسط)

از "ایس۔ اے۔ یوسف"

ایک منٹ سوما آپکو کس نے کہا کہ عائشہ کی شادی غازی سے ہوئی تھی خرم نے اب اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔۔

وہ وہ مجھے بس مجھے پتہ چل گیا نہ جو پوچھا ہے وہ بتائیں۔۔۔

نہیں پہلے آپ میری بات کا جواب دیں آپکو کیسے پتہ کہ عائشہ اور غازی کی شادی ہوئی تھی خرم نے دھیمی آواز میں سوما کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

وہ جب ہم شمال پہاڑی علاقہ جات کی سیر سے واپس آئے تھے نہ تب تب ایک دن آپ کا لاکر کھلا رہ گیا تھا اس وقت میں نے کچھ پیپرز دیکھے تھے لیکن پوری

طرح نہیں دیکھ پائی تھی صرف نہال کا نام نظر آیا تھا سومانے ڈرتے ڈرتے خرم کو دیکھ کر بتایا۔۔۔

اس سے یہ کیسے پتہ چلتا ہے کہ عاشہ اور غازی کی شادی ہوئی تھی پوری بات بتائیں خرم نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تو وہاں نہال کا نام نہال غازی احمد تھا نہ سومانے جلدی جلدی بول کر خرم کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

اُمم آئم سوری جلدی سے خرم کے کان پکڑ کر سوری کیا مبادہ ڈانٹ ہی نہ پڑ جائے آپ جانتی ہیں اس وقت میرا دل کیا چاہ رہا اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے دانت کچکچاتے خرم نے سوما سے کہا۔۔۔

مجھے معلوم ہے شکل بسورتے جواب آیا۔۔۔

اٹھیں چلیں نیچے کڑک نظروں سے دیکھتے کہا۔۔

جی نہیں پہلے آپ اپنا کہا پورا کریں۔۔

سوما اب آپ مجھے مزید غصہ دلا رہی ہیں۔۔۔

آپ پد عہدی۔۔۔ سوما۔۔

اونہہ چلیں۔۔

رینگ پکڑ کر اٹھ ے کی کوشش کر رہی تھی کہ خرم نے ہاتھ بڑھایا۔۔

اونہہ مجھے نہیں تھامنا آپکا ہاتھ یہ کہتے آگے بڑھی ہی تھی کہ خرم نے پیچھے سی ہاتھ بڑھا کر کلائی تھام لی۔۔۔

ہاتھ تو میرا ہی تھامنا پڑے کیونکہ اب کوئی اور آپشن نہیں بچا ہے آپکے پاس اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہلکی سی مسکراہٹ سے دیکھا۔۔۔

طرم خان۔۔۔ جذبوں سے گندھی آواز نے خرم کے دل کے تار چڑھ دیے تھے۔۔۔

جانِ طرم گمبھیر لہجہ نے لمحوں میں ماحول بدل دیا تھا ناجانے اور کتے لمحے یو نہی سرکتے کہ چاروں طرف سے مغرب کی آذان کی آواز نے انھیں ہوش کی دنیا میں لا پٹھا۔۔۔

استغفار ماما نے آپکو بلانے کے لیے بھیجا تھا۔۔۔

چلیں جلدی۔۔۔ خرم لیکن وہ بات۔۔۔

جانِ خرم رات میں آئی سویر میں آپکو سب بتا دوں گا ابھی تو چلیں پلیز۔۔۔

رات کا کھانا کھا کر چائے پی کر جب سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے چلے گئے تبھی سوما بھی ہاتھوں میں دو کپ کافی کے بنا کر اپنے کمرے میں داخل ہوئی جہاں خرم اپنے سیل فون میں مگن تھا۔۔۔

یہ لیں سوما نے ہاتھ میں موجود کافی کا مگ اسے تھمایا۔۔۔

کافی اس وقت؟؟؟ خرم۔ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

جی میں نے سوچا رات دیر تک جاگنا ہے تو کافی پینی چاہیے دیر رات تک۔۔۔؟؟

آکھوں مسز ارادے کچھ نیک نہیں لگ رہے آپکے خرم نے شرارت بھرے انداز میں سوما کو دیکھا اور یہ آپکا لاڈلہ کہاں ہے۔

وہ آج اپنے ڈاڈا کے ساتھ سوئے گا۔۔۔

سوما اا کیا بات ہے آج تو میری بیوی فل موڈ میں ہے اسے خود سے لگاتے خرم نے کہا تو سوما نے کہنی مارتے اسکا حصار توڑا۔۔۔

زیادہ پھیلیں مت اور نہ ہی بات کو گھمائیں آپ اچھے سے جانتے ہیں میں یہ کیوں لائی ہوں۔ اس لیے بناء کسی بحث کے مجھے سب بتائیں۔۔۔

پہلے آپ مجھے بتائیں ابھی خرم بات مکمل کرتا کہ سوما نے ٹوک دیا۔

اب پہلے میری بات کا جواب پھر آپکی کوئی بات۔۔۔

میں بتاتا ہوں سب لیکن آپ بتائیں آپمو تو کب سے اس بارے میں پتہ تھا تو
آج ہی یہ سب کیوں جاننا ہے۔۔۔؟؟؟

اور آپکو کوئی اعتراض تو نہیں کوئی فرق تو نہیں پڑے گا نہ نہال سے محبت میں
۔۔۔

خرم اتنے ماہ سے مجھے یہ بات معلوم ہے آپکو کہیں میرے پیار میں کمی یا کھنچاؤ
محسوس ہوا۔۔۔؟؟

جس کی وجہ سے آج میں اتنے استحقاق سے آپکے پہلو میں موجود ہوں اس سے
پیار میں کمی کیسے آسکتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نہال کی وجہ سے میں آلیک
زندگی میں آئی ہوں اور آپ نے بھی مجھے میری ذات کو لیکر نہیں بلکہ نہال کی
خاطر اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

سوما مجھے سچ میں آپ پہ تائی ماں، مام کے فیصلے پہ فخر ہے فرط جذبات سے خرم
نے اسے خود میں بھیج لیا تھا۔۔۔
ہممم خرممم۔۔۔

خود کو فاصلے پہ کرتے گھور کے خرم کو دیکھا۔ یہ حد ہے اس سے آگے اب
بڑھے تو میں نے ڈیڈ سے آپکی شکایت کرنی ہے۔ سوما نے سرخ ہڑتے چہرے
کے ساتھ اسے کہا۔۔۔

خرم کا قہقہہ بے ساختہ بلند ہوا تھا۔۔۔

کیا شکایت لگائیں گی۔ دلچسپی سے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔

خرم بس کریں اب۔۔۔

اوکے باس۔۔ اچھا پوچھیں کیا پوچھنا ہے۔۔۔؟؟

پوچھنا نہیں ہے آپ نے بتانا ہے ایش سے ملاقات کیسے ہوئی۔۔

جب پاکستان سے آپ لوگ گئے تھے واپس تب کیا ہوا تھا سومانے خرم کو بغور دیکھتے پوچھا۔۔۔

لمبی کہانی ہے تھک جائیں گیس خرم نے ڈرانا چاہا۔
نہیں تھکونگی۔۔۔

کیا کریں گی جان کر خرم نے ایکدم سنجیدہ ہوتے پوچھا۔۔
ہو سکتا ہے ہمیں غازی بھائی کی صحتیابی کے لیے کوئی کلیو مل جائے۔۔۔
ہمممم۔۔۔

یعنی آپ نے جان کر ہی رہنا ہے۔۔۔
جب ہم واپس یہاں سے گئے تھے تب یونی جوائن کرنے پہ سب کے منہ پہ
ایک ہی نام تھا ایش کا۔۔۔

لڑکے اس کے حسن کے چرچے پڑھتے نظر تو وہیں لڑکیاں اسکے نام کو جیلیسی سے لے رہی تھیں۔۔۔

تھی تو وہ ہماری جونئیر لیکن سبکے منہ سے اسکا نام سن سن کر ہمیں بھی اسے دیکھنے کا شوق چڑھ گیا تھا غازی تو باقاعدہ تنگ آگیا تھا۔۔۔

#پاسٹ

کیا یار میں تو تنگ آگیا ہوں ایش ایش سن کر اگر وہ ہے بھی خوبصورت تو ہونے دو اب ایسا بھی کیا ہو گیا ہے کہ اس پہ دنیا ختم ہے۔۔۔

بالکل ان گوروں نے ابھی ہمارے ملک کی خوبصورتی نہیں دیکھی خرم نے بھی ہاں میں ملائی۔۔۔

یہ دیکھیں بھی کیوں ہم اپنے گھر کی عورتوں بلکہ اپنے ملک کی لڑکیوں کو انکے سامنے آنے ہی کیوں دیں۔۔

تو روک سکتا ہے کیا۔۔ ہم صرف اپنے گھر والیوں تک روک سکتے ہیں غاز اس سے آگے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔

ہائے غاز، خرم آؤ راحم۔۔

کیسا رہا پاکستان کو وزٹ۔۔

اے ون دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔۔

لگتا ہے آنٹی نے خوب کھلایا ہے انکی بنی صحت پہ اس نے کہا۔۔ ہاہا ہاں یار پاکستان جاتے ہیں تو بس ان لوگوں کا بس نہیں چلتا ہمارے اندر ذخائر لگا دیں خرم وراک کے خرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

راحم انکا کلاس فیلو تھا اور کے پی کے کا رہائشی۔۔

تم بتاؤ کیسے گزرے دن۔۔۔

کیا یارا پہلے تو بہت بور لیکن جب سے ایش آئی ہے یار بوریت ختم ہو گئی ہے
راحم نے آنکھ مارت کہا تو غازی کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا راحم کو انکی کلاس فیلو نے آواز دے کر بلالیا۔۔۔
کنٹرول رکھا کرو غاز۔۔۔

تم جانتے ہو مجھے یہ سب نہیں پسند۔۔۔ اب تو اس راکھ سے بھی مجھے چڑھو رہی
ہے یقیناً اسکی ڈرینگ ہی ایسی ہوگی کہ ہر ایک کی زبان پہ اسی کا نام ہے۔۔۔
راکھ۔۔۔ اللہ کو مان یار خرم نے ہنستے ہوئے کہا ویسے مجھے بھی اب تو اشتیاق
ہو رہا ہے اسے دیکھنے کا آخر ہے کیا چیز خرم نے غازی سے کہا ہی تھا ایکدم
انھیں اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی۔۔۔

ایکسیوزمی اس آواز پہ غازی اور خرم نے مڑ کر دیکھا سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر ایک پل کو انکی پلکیں جھپکنا بھول گئیں تھیں کون تھی حور۔۔۔ حور یا پری۔۔۔ حسن کی دیوی۔۔۔ غازی جسے آج تک کسی لڑکی نے چونکایا تک نہ تھا آج وہ نہ صرف چونکا تھا بلکہ پلکیں جھپکنا بھی بھول گیا تھا۔۔۔

ایکسیوزمی آنے والی ہستی نے انکے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر دوبارہ پکارتا تب ان دونوں کو ہوش آیا۔۔۔

سوری اینڈ یس پلیر غازی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم کچھ غریب و مستحق اسٹوڈنٹس کے لیے فنڈنگ کر رہے ہیں کیا آپ اس میں ہماری کچھ ہیلپ کریں گے۔۔۔؟؟

جی غازی نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور ایک نظر اسکے ہاتھ میں موجود بکس پہ۔۔۔ خرم نے اور غازی نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کھڑے ہوتے اسے گھورا۔۔۔

کلک کیا ہوا؟

آپکو کیا لگتا ہے ہم بے وقوف ہیں جو تم گوروں کی یہ ٹرس نہیں سمجھیں گے۔۔۔ میڈم جا کر کسی اور کو بے وقوف بنائیں۔۔۔

لیکن آپکو ایسا کیوں لگ رہا کہ میں آپ لوگوں کو بے وقوف بنا رہی سامنے موجود ہستی نے کمال بھولپن سے پوچھا خرم تو غش کھاتے کھاتے بچا۔۔۔

ہمیں لگ نہیں رہا ہمیں یقین ہے محترمہ غازی نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔۔۔ اوکے ویل میں آپکو اپنا تعارف کرواتی ہوں کیونکہ دیکھیں اگر میں غلط ہوئی تو آپ مجھے پکڑ سکتے ہیں۔۔۔

ایم ایش۔۔۔ ایش کے۔۔۔

ایش تو یہ ہے وہ شاہکار جس کے چرچے زدو بام ہیں خرم نے غازی کے کان میں گھستے کہا۔۔۔ ویسے یار جیسا سنا تھا یہ تو اس سے بھی بڑھ کر ہے غازی نے کہا تو

خرم نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر چھو ابخار تو نہیں ہے۔۔۔

ہائیں لں یہ غاز تم ہی ہو نا۔۔۔!!!

بکواس نہ کر غازی نے نجل ہوتے اسے پیچھے کیا۔۔۔

اوکے مین سوری مجھے لگا آپ کچھ فنڈنگ کریں گے بٹ میں غلط تھی ایش نے جب ان دونوں کو آپس میں لگے دیکھا تو اکتا کر جانے لگی کہ خرم نے اسے پکار لیا رکیں مس اور غازی کی پاکٹ سے چند ڈالر نکال کر اسکے بکس میں ڈال دیے (آخر کو پاکستانی تھا امپریس بھی تو کرنا تھا لڑکی کو)

اووو و اووو تھینک یو ایش نے انکے ڈالرز کو دیکھا تو اسکی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی جانے کو مڑی ہی تھی کہ ایکدم انکی طرف پلٹی مجھے میرے فرینڈز نے کہا تھا آپ لوگ کبھی بھی فنڈنگ میں حصہ نہیں لیتے۔۔۔

اچھا اور اب آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟؟

خرم نے دلچسپی دکھاتے پوچھا۔۔۔

مجھ مجھے لگتا ہے آپ لوگ بالکل صحیح کرتے تھے جو ایسا کرتے تھے۔۔۔

ایک بار پھر سے شکریہ اس زبردست سی ٹریٹ کے لیے ایش قہقہہ لگاتے انکے ڈالرز انھیں دکھاتے بھاگی۔۔۔

واٹ ہے ےےےےے۔۔۔

غازی نے خرک کو گھورا بہت شوق تھا نہ تجھے اب بھگت۔۔۔ اور اگلے پورے ہفتے بریڈ پہ گزارا کرنا۔۔۔

لڑکی دیکھتے ہی پاگل ہو گیا تھا۔۔۔

میں نے کیا کیا تو بھی تو اسے دیکھ کر سدھ بدھ کھو بیٹھا تھا۔۔۔

اچھا اچھا چل اب۔۔۔ اور اس ایش کو تو میں دیکھ لوں گا غازی نے منہ میں
بڑبڑایا۔۔۔

کچھ دن سے ایش کو یوں لگ رہا تھا کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے لیکن جب مڑ کر
دیکھتی تو کوئی بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔ مگر اسکی چھٹی حس اسے خطرے سے آگاہ
کر رہی تھی۔۔۔

آج بی وہی ہوا تھا وہ جو پارٹ ٹائم جاب بھی کرتی تھی اور وہ ہی کیا لندن جیسے
ملک میں ہر دوسرا فرد جاب کر رہا تھا آج بھی یونی کے بعد جیسے ہی وہ نکلی اسے
اپنے پیچھے محسوس ہوا کوئی ہے۔۔۔

لیکن اپنا وہم سمجھ کر اگنور کیا اپنی جاب پہ پہنچ کر اس نے ایک بار پھر مڑ کر
دیکھا لیکن ارد گرد کوئی ایسا نہ ملا جس پہ شک جاتا کندھے اچکاتی وہ شاپ کے
اندر چلی گئی اور وہاں سے ملحق باتھ روم اپنا یونیفارم پہن کر وہ باہر آ چکی تھی

اور کاؤنٹر کے اندرونی جانب کھڑی تھی کہ دو لوگوں نے اسے آڈر لکھوایا یہ
چہرے کچھ جانے پہچانے لگ رہے ہیں۔۔۔

خیر دو کافی اینڈ چیز سینڈویچز کا آڈر کی سلپ اس نے اندر پہنچا دی تھی۔۔۔ اسے
ایسا لگا کہ کوئی ہے جو اسے دیکھ رہا ہے مگر وہی بات کہ ارد گرد دیکھنے پہ کہیں
بھی ایسا کوئی نہ نظر آیا۔۔۔

ابھی وہ ان دو لڑکوں کی جانب انکا آڈر دینے جاتی ہی کہ ان میں سے ایک لڑکا
اٹھا اور اپنا آڈر خود لیا ساتھ ہی ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی اور کہا مس ایش آج
ان ڈالرز کے لٹانے کا وقت آچکا ہے۔۔۔

یہ اوہ تو یہ وہ دونوں ہیں۔۔۔

اونہ مجھے کیا اور اگر انھوں نے کچھ کیا تو میں بھی دیکھ لوں گی۔۔۔

کافی اور سینڈوچز سے انصاف کرنے کے بعد ان دونوں میں سے پہلے خرم نکلا
کچھ دیر بعد غازی دوبارہ ایش کے پاس کاؤنٹر پہ گیا اس سے بات کر کے اپنی جگہ
پہ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی کہ ایش دوسرے ٹیبل سے آڈر لینے گئی تبھی غازی کاؤنٹر کی
جانب گیا اور وہاں پہ موجود دوسری لڑکی کو ایش اور اسکی یونی کا حوالہ دیتے کہا
کہ ایش انکی دوست ہے اور آج کی یہ کافی اور سینڈوچز اسکی طرف سے ٹریٹ
تھی مجھے ضروری کام آگیا ہے اس لیے آپ پلیز ایش کو بتا دینا کہ ہم چلے گئے
ہیں۔۔۔

چونکہ ایش پہلے بھی کافی بار اپنے فرینڈز کو یہاں لاتی رہی ہے اور انکی پے منٹ
بھی ان سے لیکر خود کرتی رہی ہے آج بھی اسے لگا کچھ ایسا ہی ہو گا۔۔۔

اوکے سر ہیو آگڈ ایوننگ۔۔۔

سیم ٹو یو۔۔۔

غازی یہ کہہ کر چلا گیا۔

ایش تمہارے دوستوں کو کوئی ضروری کام آگیا تھا جس وجہ سے وہ چلے گئے
پے منٹ تو تم ہی کرو گی نہ۔؟؟

دوست کونسے دوست جینی؟؟؟

وہی جو دو ہینڈ سم سے لڑکے سامنے کی ٹیبل پہ تھے جنہوں نے تم سے خود آکر
اڈر لیا تھا بٹ جینی وہ میرے دوست نہیں تھے۔۔۔

کم آن ایش وہ تمہاری یونی فیلو ہیں تمہیں جانتے تھے تبھی تو بار بار تم سے بات
کر رہے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے ڈین نے آکر ان دونوں سے پوچھا اس سے پہلے کہ ایش کچھ کہتی
جینی نے ساری بات بتا دی۔۔۔ ایش پے منٹ تو اب تمہیں کرنا پڑے گی وہ

تمہارے دوست تھے لیکن میں انہیں نہیں جانتی۔۔۔ مجھے نہیں معلوم جینی انکا بل مجھے دو میں خود ایش کی سیلری سے کاٹ لوں گا۔۔۔

سیلری سے تقریباً ایک دن پارٹ کا کٹ ہوا تھا۔۔۔

جسے لیتے ہوئے ایش اپنے دماغ میں ان سے بدلہ لینے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔
باہر نکلتے اپنا لونگ کوٹ پہنا اور سر پہ اچھی طرح سے سٹولر لپیٹا آج روز سے زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔

ابھی کچھ ہی قدم بڑھی ہوگی کہ اپنے پیچھے سے آواز آئی تو کیسا لگا میس ایش
اپنوں پیسوں سے ہمیں ٹریٹ دینا خرم اور غازی نے بیک وقت قہقہہ لگائے۔۔۔۔۔
تم دونوں کو یہاں کا کیسے پتہ۔۔۔

ہمیں تو آپکے گھر کا بھی علم ہے۔۔۔

چاہتے کیا ہو؟؟؟

اچانک خرم اسکے سامنے آیا اور مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا دوستی کرنا۔۔

غازی نے اپنے سر پہ ایک ہاتھ مارا یہ لڑکا۔۔

ایش نے ایک نظر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اور ایک نظر دوسرے کے تیور

پہ ڈالی اسے دونوں کافی معقول بندے لگے اور یوں ایش نے لندن جیسے ملک

میں پہلی بار کسی لڑکے سے دوستی کا ہاتھ تھاما۔۔

دوستی صرف تم کرنا چاہتے ہو یا تمہارے ساتھ کھڑا یہ کھڑوس بھی ایش نے

خرم کے کان میں گھستے ہوئے پوچھا اور خرم کا ایک قہقہہ لندن کی فضاؤں میں

رچ بس گیا ہاہا نہیں صرف میں لیکن میرے ساتھ یہ شخص فری ہے۔۔۔ غازی

نے یہ سنتے ساتھ ہی ایک پنچ اسکے پیٹ میں مارا۔۔

آہ خرم کراہ کے رہ گیا۔۔۔

چلو تو پھر میرے پیسے واپس کرو ایش نے فوراً اپنا دودھیا چھوٹا سا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

پیسے کونسے پیسے وہ تو ہماری دوستی کی خوشی میں ٹریٹ تھی نہ کیوں غازی! بالکل اب جب ہم دوست ہیں تو دوستوں میں یہ سب تو چلتا ہے۔۔۔

نو وے میں کچھ نہیں جانتی مجھے میرے پیسے واپس چاہیے ابھی اور اسی وقت ایش نے ایک دم سے حق بھرے انداز میں کہا۔۔۔

وہ تو اب تمہیں مرتے دم تک نہیں ملیں گے کر لو جو کرنا ہے غازی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا اور ایش اسی لمحے میں اس ایشین لوک کے سحر میں گرفتار ہو گئی اسے لگا وہ صدیوں یونہی ان آنکھوں میں دیکھتے کھڑی رہ سکتی ہے اس کے دل کی دھڑکن یکدم ہی بڑھی تھی گلابی چہرہ پہ آہستہ آہستہ سرخی بڑھ رہی تھی ایک ہی لمحے میں گرفتار وہ اپنی پوری زندگی اس شخص کے ساتھ جی آئی تھی جسکے چہرے پہ غصہ بڑھ رہا تھا۔۔۔ غازی کو بے باک لڑکیاں کبھی بھی

پسند نہ رہیں تھیں جبکہ ایش کی آنکھوں میں اس کے دل کی حالت صاف لکھی نظر آرہی تھی ایک جھٹکے سے غازی نے اسے پیچھے کیا تبھی ایش بھی ہوش میں آئی تھی۔۔۔

مم میں چلتی ہوں ایکدم ہی گھبرا کر اس نے دونوں کو بائے بولا اور بھاگ پڑی۔۔۔

اسے کیا ہوا؟ کچھ نہیں تو چل اور کیا ضرورت تھی دوستی کے لیے ہاتھ بڑھانے کی غازی اب خرم کی کھنچائی کر رہا تھا۔۔۔

میں نے تو تمہارے لیے کی خرم نے شرارتی انداز میں جواب دیا۔۔

میرے لیے۔۔ پوچھ سکتا ہوں کہ کس نے کہا تھا آپ سے کہ اس بے وقوف سی لڑکی سے میرے لیے دوستی کریں۔۔۔

او کم آن غازیہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ میرے جگر کے دل کے تار وہ
بے وقوف سی لڑکی چھیڑ چکی ہے خرم مزے سے غازی کے دلی احساسات بیان
کر رہا تھا۔۔

سٹاپ اٹ خرم۔۔۔

نو وے مائی ڈیر مان لو کہ تمہیں وہ اچھی لگی ہے ورنہ آج تک تو غازی نے کسی
لڑکی سے بدلہ نہ لیا یوں کسی کی آنکھوں میں نہ دیکھا ایکچولی تو اسکی آنکھوں
میں جھانک کر اس کے دلی جذبات جاننا چاہتا تھا صحیح کہہ رہا ہوں نا۔۔۔

مجھے اب ہنسی بھی نہیں آرہی میں کیسے اسکی آنکھوں میں جھانک کر اسکے دلی
جذبات جان سکتا ہوں یہ کچھ زیادہ ہو گیا ہے ڈیر کزن غازی کی دلچسپی خرم کی
باتوں میں بڑھ چکی تھی اور اب ان کی ایسی ہی اوٹ پٹانگ باتیں چلنی تھیں یہی
تو انکا پسندیدہ مشغلہ تھا بے سروپا باتیں۔۔۔

صبح یونی کے لیے نکلنے سے پہلے خرم نے دو فریش روزز کے بکے کا آڈر کر دیا تھا جو دوپہر تک ایش اور غازی کو ایک دوسرے کے نام سے مل چکے تھے۔۔۔

ایش یہ تمہارے لیے آیا ہے روز نے ایک بکے اس کے سامنے کیا تو وہ حیران رہ گئی میرے لیے دکھاؤ تو زرا کس نے اتنی ہمت کر لی ایش نے غصے سے بکے پہ لگے کارڈ کو دیکھا جس پہ نفاست سے

From:- Ghazi

لکھا تھا غازی۔۔۔ ایش نے ایک پل کو اسکا نام دہرایا اسکی آنکھوں کی چمک ایکدم بڑھی وہ جو زرا دیر پہلے آگ بگولہ ہوئی تھی اب اسکے لبوں پہ دھیمی سی مسکان نے احاطہ کر لیا تھا پہلی پہلی محبت کا خمار تھا ورنہ اس جیسی مرد مار لڑکی جو اپنے ہی حسن سے ناواقف تھی کب کسی کی ایسی حرکت برداشت کرتی تھی یورپ میں رہ کر بھی اس کی ڈریسنگ ایسی کبھی نہیں ہوئی کہ اسکے جسم کی نمائش ہو بلکہ اسے تو ان لڑکیوں سے ہی چڑھوتی تھی۔۔۔

سکول لائف میں اسکے ہاتھ پہ آکر کسی کلاس فیلو نے ہاتھ رکھ دیا تھا اس وقت اسکے دوسرے ہاتھ میں پین موجود تھا اس نے وہی پین اسکے ہاتھ کی پشت میں چھو دیا تھا جس پہ اسے سکول انتظامیہ کی جانب سے پہلی وارننگ ملی تھی۔۔۔

اب وہی ایش محبت کی پہلی سیڑھی پہ قدم رکھ چکی تھی لیکن اسے کیا پتہ تھا اسکے جذبوں کی بے قدری ہونے والی ہے۔۔۔

غازی خرم کے ساتھ ابھی کلاس لے کر نکلا ہی تھا کہ اسے بھی ایک بکے ملا۔۔۔
اوائے ہوئے غاز بکے ہمممم لگتا ہے معاملہ گڑ بڑھ ہے دل ہی دل مسکراتے اس نے غازی کو چھیڑا۔۔۔

خرم۔۔۔

اچھا دیکھ کس نے بھیجا ہے۔۔۔

دیکھنے کی کیا ضرورت ہے جب مجھے کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تو کیا فائدہ یہ جاننے کہ یہ کس نے بھیجا ہے ویسے بھی یونی میں آنے کے بعد آئے روز مجھے اتنے بکے ملے ہیں کہ اب انکا چارم ختم ہو گیا ہے۔۔ لیکن پھر بھی دیکھ تو لے کس نے بھیجا ہے۔۔۔

یہ لے پکڑ تو دیکھ میں تو چلا لائبریری۔۔۔

اور یوں خرم کا پلان فیل ہو گیا۔۔۔

ادھر ایش غازی کی تلاش میں تھی غازی کو لائبریری کی طرف جاتے دیکھا تو بھاگتے ہوئے اسکے پیچھے ہو لی۔۔۔

پھولتی سانسوں کے ساتھ غازی کے سامنے جا کر رکی تھی اور بروقت رکی ورنہ دونوں کا تصادم یقینی تھا۔۔۔

چہرے پہ الوہی سی مسکان آنکھیں جگر جگر چمکتی آنکھیں لیے وہ اپنا سانس بحال کرنے کے ساتھ ساتھ غازی کو بھی دیکھ رہی تھی جو اسے غصے سے گھور رہا تھا یہ کیا طریقہ تھا۔۔۔ ابھی وہ اسکو مزید کچھ کہتا کہ یورپ کی بے باک حسینہ ایکدم اس سے گلے لگ گئی آئی لو یو۔۔۔

آئی لو یو سوچ۔۔۔

ایک پل کو تو غازی کو یوں لگا اسکے جسم کا خون منجمد ہو گیا ہے اگلے ہی پل اس نے اسے خود سے دور دھکیلا اور اپنے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں اسکے چہرے پہ چھاپ دیں۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے قریب آنے کی غازی غضب ناک نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہیں ایش اپنے گال پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا غازی نے اس پہ ہاتھ اٹھایا ہے اور اٹھایا بھی ہے تو کیوں ایسا بھی اس نے کیا کر دیا یا کہہ دیا تھا۔۔۔ ضروری نہیں آپ

جسے چاہیں وہ بھی آپکے لیے وہی احساسات رکھے وہی محسوس کرے جو آپ اسکے لیے کرتے ہیں اور یہ بات اسے اس وقت غازی کی آنکھوں میں دیکھ کر پتہ چلی تھی کہ جو وہ محسوس کر رہی ہے سامنے والے کے وہ احساسات ہی نہیں۔۔۔

لیکن وہ اسکے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتا تھا تو اس بکے کا کیا مقصد تھا۔۔۔
اگر وہ اسکے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتا تھا تو اس بکے کا کیا مقصد تھا۔۔۔
غازی نے غصے میں ایش پہ ہاتھ تو اٹھا دیا لیکن اب جس طرح آنسو بھری آنکھوں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی اسے شرمندگی ہونے لگی وہ جس ملک میں تھے جس ماحول میں اس وقت رہ رہا تھا وہاں گلے ملنا ایک عام سی بات تھی محبت کا اظہار بھی عام تھا بہت سی لڑکیاں اس سے پہلے بھی ملتی رہیں تھیں یہ جملہ بھی بارہا کا سنا ہوا تھا تو ایش کے منہ سے کیوں برا لگا۔۔۔

دیکھو غازی نے اس سے بات کرنا چاہی مگر وہ جس طرف سے آئی تھی منہ ہاتھ رکھے اسی طرف پلٹ کر بھاگ پڑی تھی غازی بھی اسکے پیچھے ہی لپکا تھا۔۔۔
ایش رکو میری بات سنو۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ یونی سے ہی باہر نکل جاتی غازی نے اسے بیچ میں ہی پکڑ لیا تھا۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔

چھوڑیں مجھے آنسوؤں سے بھری مزید چھلک پڑی تھیں۔۔۔

آئم سوری مجھے معلوم ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا یہ یہاں عام بات ہے لیکن دیکھو میرے ملک میں۔۔۔

میں شرمندہ ہوں غازی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے اسے چپ کرائے۔۔۔

یا معافی مانگے آج تک ایسی صورتحال کا سامنا ہی نہیں کرنا پڑا تھا۔۔۔

یہ یہاں عام ہے مگر میں ان عام کڑکیوں کی طرح نہیں ہوں۔۔۔

مم میں نے صرف آپ سے۔۔۔

پہلی بار کسی لڑکے کو ہگ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اور ٹوٹے لہجے میں وہ اپنا دل کا حال بیان کر رہی تھی شرم غالب آرہی تھی لیکن وہ اسے بتانا چاہتی تھی

۔۔۔

مم مجھے نہیں پتہ آپ مم مجھ مجھے لائیک کرتے ہیں یا نہیں لیکن میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد آپ ہیں اور اور اور آخری بھی یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور اپنا بازو چھوڑا کر چلی گئی لیکن جاتے جاتے غازی احمد کو بھی اپنے ساتھ لے گئی۔۔

بھگی آنکھیں ، بھگے شرمیلے لہجے میں محبت کا اظہار کیا مغرب کو بھی مشرق کا رنگ چڑھ سکتا ہے کیا مغرب اتنا معصوم اتنا پاک بھی ہو سکتا ہے ایش نے غازی کو یہ سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔

کیا واقعی میں اسکی پہلی محبت ہوں۔۔۔؟؟؟

اس سوچ کے ساتھ ہی اسکے ذہن کے پردے پہ ایش کا رویا رویا چہرہ آیا تو دل نے چپکے سے اس بات کو نا صرف تسلیم کیا بلکہ خوشی سے جھوم اٹھا یہ سوچ ہی اسکے لیے خوش کن تھی کہ کوئی ہے جس کے لیے اس نے اتنے عرصے سے خود کو پابند رکھا تھا وہ بھی اسی کی طرح کورا ہے۔۔۔

جس کے لیے اس نے آج تک اپنے جذبات خالص رکھے کسی کو وہ مقام تو دور کی بات ہے کسی لڑکی سے ڈھنگ سے کبھی بات بھی نہ کی تھی۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں ہی گھرا کھڑا تھا کہ خرم نے آکر اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

غازی کیا بات ہے ایسے کیوں کھڑے ہو یہاں۔۔۔؟؟

بے دھیانی میں اسے ہی دیکھے گیا اور ایک دم گلے لگ کر اسے بھیج لیا خرم۔۔۔

جوش اور خوشی سے اسکی آواز لرز رہی تھی۔۔۔

اوائے اوائے کہا کر رہا ہے لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔

خرم نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بکواس نہ کر جھینپتے ہوئے اس نے کہا۔۔ اوائے ہوئے میرا شہزادہ بلش کر رہا ہے۔۔۔

خرم تو کہا صرف بکواس کرنے کے لیے پیدا ہوا۔۔۔

ہاہا اچھا بتا اب یہ چوکٹھے پہ ہزار والٹ کا بلب کیوں روشن ہے۔۔۔

پہلے وعدہ کر مزاق نہیں اڑائے گا۔۔۔

وہ تو بات پہ ڈسپینڈ کرتا ہے۔۔۔

خرم۔۔۔

ایم ان لو۔۔۔

اچھا۔۔۔

کیا۔۔۔ کیا کہا پھر سے بول۔۔۔

کینے۔۔۔

ایم ان لو۔۔۔ سنا۔۔۔

ان لو۔۔۔! بٹ کو کس کے ساتھ۔۔۔

خرم کو کچھ اندازہ تو تھا ہی لیکن اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

تجھے کیا لگتا ہے کس سے۔۔۔؟ الٹا غازی نے اس سے ہی پوچھ لیا۔۔۔

آں وہ جو ہماری کلاس فیلو سنتا ہے کہیں اس سے تو نہیں ہوگئی جو تجھے روز بڑی

پیار بھری نظروں سے دیکھتی ہے خرم نے سوچتے انداز میں آنکھیں گھما گھما کر

اس سے پوچھا۔۔۔

اس سے تو بہتر ہے میں ساری عمر کنوارہ ہی رہوں۔۔۔

یار بتانا خرم نے منت کی۔۔۔

تو جانتا ہے اسے غازی نے اسے دیکھتے کہا۔۔۔

نام بول۔۔۔

خرم یار کیا ضروری ہے میں نام بتاؤں جبکہ تو اچھے سے جانتا وہ کون ہے۔۔۔

لیکن میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔۔۔ یار۔۔۔

میرے سامنے نام نہیں بتا پارہا تو اس سے کیا بولے گا جس کے چہرے پہ تو

اپنے ہاتھ کے نقش و نگار بنا چکا ہے۔۔۔

تمہیں کیسے۔۔۔؟؟ غازی نے چونکتے ہوئے شرمندگی سے پوچھنا چاہا۔۔۔

میں تمہارے پیچھے آیا تھا لیکن وہیں رک گیا تھا۔۔۔ مگر سچ میں غازی مجھے بہت

افسوس ہوا جب تم نے اس پہ ہاتھ اٹھایا۔۔۔ ہمارے گھر والوں نے ہماری ایسی

تربیت کب کی تھی وہ غازی جو ہمیشہ خرم کو سمجھاتا تھا، پوچھ گچھ کرتا تھا آج

اسی غازی سے خرم جواب مانگ رہا تھا میں سچ میں شرمندہ ہوں۔۔۔ مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے لگا جیسے جیسے اس نے بے دھڑک ہو کر مجھ سے اظہار کر دیا ہے و مجھ سے پہلے بھی کتنوں سے ایسے ہی کر چکی ہوگی بٹ آئی واز رو نگ۔۔۔

لیکن جب تک مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا تب تک بہت دیر ہو چکی تھی غازی شرمندہ سے لہجے میں بتا رہا تھا۔۔۔

تو اب کیا ارادے ہیں خرم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے پوچھا۔

کیا کروں تم بتاؤ۔۔۔؟؟؟

تھپڑ میں نے مارا تھا۔۔۔؟؟؟

خرم بتانہ۔۔۔

سوری معاملہ تم نے بگاڑا ہے تم خود یہ اسے صحیح بھی کرو گے۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تم مدد تو کر سکتے ہو نہ۔۔۔

نو وے میں تو ایش کا ساتھ دوں گا۔۔۔

اگر معاف کر بھی رہی ہوگی تو اسے کہونگا خبردار تم نے اسے معاف کا۔۔۔

چل دفع ہو تیرے جیسا دوست ہو تو دشمنوں کی کیا ضرورت۔۔۔ غازی نے اسے دیکھتے کہا۔۔۔

ایش جب اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچی تو اسکا سر رو کر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ کیوں کیا انھوں نے میرے ساتھ ایسا... پہلی بار تو اس دل کو کوئی اچھا لگا تھا پہلی بار۔۔۔ پہلی بار تو اس دل کی سر زمین پہ کسی نے قدم دھرے تھے ابھی تو دل کی سر زمین پہ پوری طرح پھول بھی نہ کھلے تھے ابھی تو کن من بارش ہی

پڑی تھی ابھی تو وہ اس جذبے کو پوری طرح محسوس بھی نہ کر پائی تھی کہ اس کے محبوب نے اسے عرش سے فرش پہ لا پٹھا تھا۔

انہیں لگتا ہے میں میں بھی ان سب کی طرح ہوں جو اپنے جذبے ہر شخص پہ لٹاتی پھرتی ہیں۔۔۔

کاش کوئی انہیں جا کر بتائے کہ یہ دل تو سدا سے بے آباد رہا ہے جس میں رونق ہوئی ہے تو صرف انکی وجہ سے۔۔ اور اب سے یہ صرف انھی کے لیے دھڑکے گا۔۔۔

جب سے انہیں دیکھا ہے میری سوچیں صرف انکے لیے ہیں۔۔۔
میرے جذبے۔۔۔

لیکن کیا ہوا ان سب کا اتنی بے قدری سوچتے سوچتے سر تھا کہ پھٹا جا رہا تھا
نجانے آنکھوں میں اتنا پانی کہاں سے آگیا تھا۔۔۔

کیا محبت ایسے ہی رلاتی ہے۔۔۔

ایسے ہی تڑپاتی ہے۔۔۔ کیا سب کے ساتھ ایسے ہی ہوتا ہے کہ ہر جگہ وہ ایک شخص نظر آتا ہے اور جب ہم اسے چھونا چاہتے ہیں ہاتھ بڑھاتے ہیں تو وہ ہیولا غائب ہو جاتا ہے۔۔۔

نہیں نہیں میں اپنی محبت کو یوں نہیں مرنے دوں گی۔۔۔ مم میں ان سے بات کرونگی انھیں سمجھاؤنگی انھیں بتاؤنگی کہ میں نے پہلی بار کسی کو چاہا کسی کو یہ دل دیا ہے۔۔۔

ایسے مت روندھیں۔۔

لیکن انہوں نے پھر۔۔۔ پھر سے دھتکار دیا پھر سے میری اولین چاہت کو جھٹک دیا کچل دیا تو۔۔۔

کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا میری پہلی محبت کے ساتھ یہی سوچ کر وہ پھوٹ
پھوٹ کر رو دی۔۔۔

میری پہلی محبت

مجھے تم سے یہ کہنا ہے

مجھے تم سے محبت ہے

میری پہلی محبت ہے

مجھے تم سے محبت ہے

کہ اب جینا نہیں تم بن

میری صبح کا سویرا تم

میری راتوں کے جگنو تم

میری بے پناہ محبت تم

میری پہلی محبت تم
کبھی جو دیکھ لوں تم کو
میرا دل زور سے دھڑکے
کہ تم کو چھونا چاہوں میں
نہ تم کو چھو پاؤں میں
میری اس بے بسی کو دیکھ
محبت سے محبت ہے
تیری یہ مسکراہٹ ہی
میری زندگی کی خوشیاں ہیں
انوکھی سی یہ چاہت ہے

انوکھا سا تبسم ہے
میری پہلی محبت ہے
مجھے تم سے محبت ہے

کلام:- رومیہ بٹ (وفا)

نجانے رات کا کونسا پہر ہو چکا تھا لیکن اسکی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی

ذہن کے پردے پہ کبھی کچھ دن پہلے کی ملاقات گھوم رہی تھی ے و کبھی کل
رات کا منظر تو کبھی صبح کا واقعہ جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا جب سے آئی
تھی بھوکی پیاسی پڑی تھی کام پہ کال کر کے اس نے آنے کی معذرت کر لی
تھی---

خرم اپنے بیڈ پہ بیٹھا کانوں میں ہینڈ فری ٹھونسے سکاٹپ پہ گھربات کر رہا تھا جہاں شجی اپنے چٹکے چھوڑنے میں مصروف تھا ساتھ ساتھ سارہ کو بھی چھیڑ رہا تھا تو ساتھ میں خرم بھی مل جاتا ڈیڈ بھائی کو سمجھائیں نہ اتنے دور بیٹھ کر بھی اس موٹے کے ساتھ مل جاتے ہیں اور غازی بھیا کہاں ہیں وہ بھی بے وفا ہو گئے ہیں۔۔

ارے ارے کیا ہوا میری گڑیا کو کیوں منہ بسور رہی ہو۔۔

غازی جو ابھی ابھی باتھ روم سے وضو کر کے آیا تھا اب اپنا چہرہ اور بازو خشک کر رہا تھا لپ ٹاپ پہ دیکھتے بولا سنائی تو کچھ نہ دیا تھا ہاں سارو کے پھولے منہ کو دیکھ کر لگا تھا کہ یقیناً شجی یا خرم نے پھر اسے تنگ کیا ہے۔۔

تم سے ہی ناراض ہے خرم نے دانت نکالتے ہوئے غازی کو اطلاع دی۔۔۔
وہ جو جائے نماز بچھا چکا تھا مجھ سے کیوں دو ادھر۔۔۔

سارو۔۔۔ کیوں ناراض ہے میری گڑیا؟؟؟

آپ کے سامنے بھائی اور شچی مجھے تنگ کر رہے ہیں اور آپ نے انہیں کچھ بھی نہیں کہا۔

اور اور آپ صبح سے کہاں غائب ہیں ایک بار بھی بات نہیں ہوئی ہماری۔۔

تمہارے بھیا کو اب تم لوگوں کی یاد آئے گی بھی کیسے خرم نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔ غازی نے وہیں سے گھورا۔۔ یہ بھائی کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟؟

کچھ نہیں بچے پاگل ہے وہ تو۔۔ سارو میں ابھی نماز پڑھ لوں پھر آعام سے بات کرتا ہوں اپنی گڑیا سے لیکن پھر رات ہو جائے گی۔۔ یہاں ہوگی نہ وہاں تو نہیں۔۔

بس میں نماز ادا کر کے آیا۔۔

یاد رکھیے گا میں انتظار کر رہی ہوں سارہ نے کہتے اسکاٹپ آف کیا۔۔

نماز پڑھ کر غازی ابھی بیڈ پہ آکر لیٹا ہی تھا کہ خرم نے اسے واٹسایپ پہ ایک میسج دکھایا۔۔۔

اوہ لپی دو میں بات کرو نہیں تو سارو نے سر گھر پہ اٹھا لینا ہے سارہ گھر میں سب سے زیادہ غازی کی لاڈلی رہی ہے اور یہ اسی کی ہدایت تھی بھیا آپ روز مجھ سے بات کریں گے اب روز تو نہیں ہوتی تھی لیکن ہہ ہے کہ دن دو دن بعد کر لیتے تھے رابطہ۔۔۔

سارہ سے کچھ دیر بعد بات کرنے کے بعد غازی سونے کے لیے لیٹ گیا تھا خرم تو پہلے ہی سے اوندھا لیٹا ہوا تھا۔۔۔

خرم۔۔۔ غازی نے لیٹے لیٹے پکارا۔۔۔

میں سو رہا ہوں نیند میں ڈوبی آواز آئی۔۔۔

سن نہ یار۔۔۔

ہممم بول۔۔

وہ چپ تو ہوگئی ہوگی نہ۔۔۔؟؟؟

ارے اتنے جلدی کیوں پوچھ رہا ہے ایک دو دن بعد پوچھ لیتا۔۔

خرم پلیز میں سیریس ہوں۔۔

کم آن غاز کیا وہ اب تک رو رہی ہوگی آفلورس چپ ہوگئی ہوگی۔۔

تممم تمہارے پاس اسکا سیل نمبر تو ہوگا نہ۔۔

غازی بے وقوفوں والی باتیں مت کرو۔۔

کیا اس وقت تم اسے کال کرو گے۔۔

یار مجھے افسوس ہو رہا ہے مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا اور کتنا رو رہی تھی

۔۔۔۔

غازی سو جا۔۔۔

نمبر دو پہلے انفنف یار یہ لے فون بھابھ کے نام سے سیو ہے۔۔۔

تجھ سے بڑا میں نے ڈیش انسان نہیں دیکھا۔۔۔

یہ کوئی نام ہے سیو کرنے کا غازی نے دبی دبی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

نمبر اپنے پاس سیو کرنے کے غازی اٹھا اور اپنی بلیک لیڈر کی جیکٹ اور مفکر

گردن میں لپیٹتا باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ خرم کی آواز آئی کہاں جا رہے ہو۔۔؟

تیری بھابھ کو منانے غازی نے بھی برجستہ جواب دیا اور ڈور لاکڈ کرتا باہر نکل

گیا۔۔۔

غازی کے نکلتے ہی خرم نے ایش کو کال ملا دی تھی تاکہ غازی کے کال ملانے پہ

نمبر بزی ملے۔۔۔

ہاہاہا بیٹا کھڑا رہ ٹھنڈ میں۔۔۔

ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہنے کے بعد خرم نے ایش کو فورس کیا کہ وہ کال بند کرتے ہی سیل آف کر کے پرسکون نیند لے تاکہ صبح تروتازہ چہرے کے ساتھ غازی کے سامنے آیا جائے۔۔۔

ادھر غازی ایش کے گھر کی بالکونی کی نیچے کھڑا کافی دیر فون کرتا رہا کچھ دیر تو نمبر مسلسل بزی رہا اور بعد میں سوئچڈ آف کیا مصیبت ہے یار کس سے بات کر رہی تھیں آخر۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔

ساری رات اس ٹھنڈ میں بھی تو کھڑا نہیں رہ سکتا۔۔۔

چل غازی مجنوں سے زیادہ تیری قلفی جم جائے گی۔۔۔

ڈور بیل کروں سوچتے انداز میں خود ہی سے کہا اور پھر خود ہی انکار بھی کر دیا نہیں نہیں۔۔۔

دور بیل بجانے کی ہمت اس میں نہیں تھی کچھ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی روم میٹ ایش کو اس وقت اس سے ملنے پہ کچھ کہیں۔۔۔

اسے محبت میں پاکیزگی پسند تھی اور وہ زرا سا بھی اس پہ حرف نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

صبح غازی سو کر اٹھا تو روم میں بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی بیڈ سے اٹھ کر سر کو دبایا یوں لگ رہا تھا جیسے بھاری پتھر رکھ دیا ہو کسی نے سر پہ۔۔۔

اٹھ گیا میرا چاند میرا راج دلارا ہو گیا خرم نے غازی کو بیٹھے دیکھا تو چھڑے بنا رہ نہ سکا۔۔۔

کتنی دیر کھڑا رہا تھا اپنی لیلیٰ کی دہلیز پہ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھے
اب غازی کو دیکھ رہا تھا۔۔

لگتا ہی میری نازک سی جان کو لندن کی رات کا موسم کچھ خاص بھایا نہیں۔۔ کیا
ضرورت تھی جانے کی منع کیا تھا نہ کہ صبح مل لینا ملاقات تو رات کو بھی نہ
ہوئی نا الٹا بخار چڑھا کر بیٹھا ہے۔۔۔

یار بس کر دے یہ ماں والے طعنے دینا غازی نے سر دباتے ہوئے اپنے ہاتھ اسکے
آگے جوڑ دیے۔۔۔۔

بس بس ڈرامہ نہ کر اگر آج تو نے اس کمرے سے قدم بھی باہر نکالا نہ تو تیری
خیر نہیں۔۔۔

عشق کا بھوت چڑھا ہے سر پہ۔۔

یار کیسے نہ جاؤں آج تو منانا ہے اسے غازی نے ہلکی سی آواز میں کہا۔۔۔

رات میں مل لیتا تو پر نجانے کس سے کہ ایکدم اسے یاد آیا خرم کو کیسے پتہ کہ
میری ملاقات نہیں ہو سکی خرمم۔۔۔

تجھ سے بڑا میرا دشمن اس دنیا میں کوئی نہیں۔۔

دیکھتا ہوں میں کون روکتا ہے مجھے آج یونی جانے سے غازی نے اسے گھورتے
غصے سے آگ بگولہ ہوتے کہا۔۔۔

میں ناشتہ بنا رہا ہوں تیار ہو جا آج مل کر ناشتہ کریں گے گھر کی یاد آرہی ہے
آج تو خرم ایسے بی ہیو کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

بھاڑ میں جا تو اور تیرا۔۔۔ نہ نہ میری جان رزق کی بے حرمتی نہیں کرتے۔۔۔
چل جا منہ ہاتھ دھو اچھے سے تیار ہو۔۔۔

تیار تو اچھے سے ہونا ہی ہے میں نے۔۔

ابھی غازی چینیج کر کے نکلا ہی تھا کہ ڈور بیل ہوئی۔۔

دروازہ تو کھول دو دیکھ تو رہے ہو میں بڑی ہوں۔۔۔

میں بھی بڑی ہوں۔۔۔

پلیز غار خرم نے التجا کی۔۔۔

جارہا ہوں دوبارہ ڈور بیل ہوئی تو غازی کو غصہ آگیا ان گوروں کو بھی چین نہیں ہوتا بولتے ہوئے دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔

ایک تو پہلے ہی سر درد سے پھٹ رہا تھا اوپر سے یہ سامنے کے گھر والی آنٹی بظاہر تو ان میں کچھ برا نہ تھا تھیں بھی بہت اچھی پیار کرنے والی اور سب سے بڑھ کر کچھ حد تک اپنی ہم زبان یعنی پنجابی انڈین لیکن باتوں میں ان سے کوئی جیت نہیں سکتا تھا اور نہ وہ جیتنے دیتی تھیں لیکن اس سے بھی بڑھ کر غازی پہ فدا تھیں جس سے وہ ان سے مزید چڑتا تھا۔۔۔

مارنگ آنٹی! آئے مارنگ مارنگ کیسے ہو بچوں۔۔۔؟؟؟

بڑی پیار خوشبو آرہی ہے۔۔

غازی کو ایک طرف دھکیلتی وہ خود ہی اندر آگئی تھیں۔۔

خرم کیا بنا رہے ہو۔۔

گڈ مارنگ آنٹی! کیسی ہیں اور لاونیا کا کیا حال ہے؟؟ (آنٹی کی بھتیجی جو انہی

کے ساتھ رہتی تھی اور دل و جان سے غازی پہ فدا ہے)

غازی بہت یاد کر رہا تھا انھیں خرم نے نظر بچا کر غازی کو آنکھ مارتے کہا۔۔

تو مرے گا میرے ہاتھوں غازی نے دانت کچکچاتے اسے اشارے سے کہا۔۔

لو تو بتانا تھا نا ابھی کال کر کے بلا لیتی ہوں۔۔

نہیں نہیں آنٹی کیوں ڈسٹرب کر رہی ہیں۔۔

لے پتر اس میں ڈسٹرب کی کیا بات ہے لو جی آگئی میری لولی۔۔

اففف ایک کم تھیں جو دوسری بھی آگئی کچھ کہا بیٹا جی۔۔؟؟

نہیں نہیں میں نے کیا کہنا ہے غازی نے خود کو کمپوز کرتے کہا۔۔

کیا ہوا غازی جی آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی لولی نے غازی کو دیکھتے کہا۔۔

جی بس زرا فلو اور سر درد ہے۔۔۔

اوہو بیٹا جی تو کہو نہ چل لولی ہتر اپنے غازی کا سر دبا دیکھنا کیسے سر درد اڑ چھو

ہوتا ہے جادو ہے ہماری لولی کے ہاتھوں میں۔۔

کیا نہیں آنٹی بس ٹھیک ہے میں ابھی بام مل لیتا ہوں۔۔۔

ادھر خرم کی ایش سے بات ہوئی تھی آپ لوگ آئے نہیں ابھی تک۔۔

کچھ لیٹ ہو جائیں گے دراصل غازی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کیا ہوا انھیں ایش نے پریشان ہوتے پوچھا۔۔

بس رات کسی سے آپلو جائز کرنے کی وجہ سے کسی کے گھر کی بالکونی کے نیچے
ٹھنڈ میں کھڑا رہا مگر کوئی فون بند کر کے سوچا تھا۔۔۔
کیا ااا وہ وہ یہاں آئے تھے خرم آئی ول کل یو۔۔۔

میں آرہی ہوں ارے نہہہ خرم روکتا ہی رہ گیا اور ایش نے فون بند کر دیا
تھا۔۔۔

اب خرم کو اندازہ ہو رہا تھا یہاں کیا ہونے والا ہے اب انھیں کیسے یہاں سے
بھیجوں۔۔۔ سوچ خرم سوچ جلدی نہیں تو آج تو واقعی ہی جان سے جائے
گا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دوبارہ ڈور بیل بجی اللہ رحم کر دے آج بچا لے پلیز آئندہ نہیں
پھنساؤں گا لیکن دعا کا بھی ایک وقت ہوتا ہے موت کے دہانے پہ پہنچ کر تو
معافی بھی نہیں ہونی قبول اور وہی خرم کا حال تھا۔۔۔

ایک طرف صوفہ پہ غازی تھا اور اسکے ہاتھ پہ غازی کا ہاتھ جو وہ پیچھے کر رہا تھا جبکہ اسکی بیک پہ کھڑی لولی زبردستی بام لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔
ڈور بیل دوبارہ بجی میں دیکھتی ہوں۔۔۔

نہیں۔۔ کیا نہیں پتر میں دیکھتی ہوں نہ اور اس سے پہلے کہ خرم انھیں روکتا یا وہ دروازے تک پہنچتی لاک گھمانے کی آواز آئی اور کندھے پہ بیگ ٹانگے ایش نے دروازہ کھولا۔۔۔

ڈرتے ڈرتے اندر دیکھا اور پہلی ہی نظر سامنے صوفے پہ موجود شخص پہ پڑی اور وہ جو ڈر رہے تھے وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔۔

ادھر غازی کی نظر بھی اس پہ پڑی ایش۔۔ وہ ہاتھ جو دیکھنے پہ یوں لگ رہا تھا غازی نے تھاما ہوا فوراً جھٹک کر کھڑا ہوا تھا ایش بھی اسی پل ہوش میں آئی تھی اور اس سے پہلے کہ غازی اس تک پہنچتا وہ نفی میں گردن ہلاتی اٹھے پیروں واپس ہولی غازی نے اسکے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن آنٹی نے روک لیا اور

برا ہوا انکا غازی کبھی دروازے سے جاتی ایش کو دیکھ رہا تھا تو کبھی چے ٹر بکس کو

آئی پلینز نہ۔۔۔

غازی اور خرم نے یونی جانا تھا جس کی بدولت آئی نے انکی جان بخشی کر دی تھی۔۔۔

اب غازی جلد از جلد یونی پہنچنا چاہتا تھا بس کسی طرح ایک بار ایش سے معافی مانگ لے بلکہ اس کو دل کی بات بھی بتا دے۔۔۔

ایک چکر جاتے ساتھ ہی ایش کے ڈیپارٹمنٹ کا لگا لیا تھا مگر وہ کہیں نظر نہ آئی۔۔۔

یار خرم وہ یونی تو آئی ہے نا۔۔۔

آئی ہوئی تو ہے یار۔۔۔

تو پھر نظر کیوں نہیں آرہی۔۔۔

او میرے مجنوں مت بھول وہ یہاں پڑھنے آتی ہے کلاس چل رہی ہے اسکی

۔۔۔

اور ابھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل۔۔

چل کے ہم کلاس لے لیں۔۔

خرم۔۔۔ تم کتنے بے وفا ہو میری زرا سی مدد نہیں کر سکتے۔۔

غاز وہ ابھی نہیں آئے گی تو کیا بہتر نہیں کہ ہم کلاس لے لیں۔۔۔

چل میرے باپ چل غازی نے اسے دھکیلتے ہوئے کہا۔۔

غازی کلاس لینے کے بعد یونی کے کمپاؤنڈ میں بیٹھا تھا کہ اسے دور سے ایش آتی نظر آئی ایک پل کو وہ خود بھی حیران ہوا کیا وہ اس حد تک اس میں انوالو ہو چکا ہے یہ واقعی محبت جیسا جذبہ ہے کہیں وہ جلدی تو نہیں کر رہا۔۔۔؟؟

ابھی وہ اسی سوچ میں گھرا اسے دیکھ رہا تھا کہ کوئی لڑکا اس سے آکر ملا دور سے اس کا چہرہ تو نہ دکھا مگر اگلے ہی پل غازی کھڑا ہو چکا تھا اور فیصلہ بھی ہو گیا تھا۔۔۔

وہ چلتا ہوا ایش کے سامنے جا رہا تھا۔۔۔

ایش نے اسے دیکھ کر جانے کی کوشش کی تو غازی نے ہاتھ بڑھا کر اسے روک لیا۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔

مجھے آپکی کوئی بات نہیں سنی چھوڑیں میرا ہاتھ ایش نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔

ایش پلینز غازی نے نرمی سے کہا۔۔۔

مجھ جیسی لڑکی سے آپکو بات کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی۔۔۔

یا بھول گئے آپ کہ میں وہی ہوں جسے آپ نے کل تھپڑ مارا تھا۔۔۔

میں اس کا ازالہ کر دوں گا پلینز میری بات تو سنو ایک بار۔۔۔

غاز پلینز۔۔۔

ایش کی آنکھوں میں کچھ دیر پہلے کا منظر آیا تو آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئیں۔۔۔

غازی جو اسے بغور دیکھ رہا تھا ایکدم گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں ایش نے ایکدم گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا آتے جاتے لوگ
ایکدم وہیں ٹھہر گئے تھے انکی یونی کا سب سے سیریس اور ہینڈسم لڑکا کسی لڑکی
کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا وہیں ان دونوں سے کچھ دور فاصلے پہ خرم ،
راحم اور مائیکل کھڑے کسی بات پہ زور و شور سے بحث کر رہے تھے کہ مائیکل
کے ہونٹ ایکدم سیٹی کی صورت ہوئے۔۔۔ خرم ، راحم سامنے دیکھو۔۔۔

کیا ہے یار خرم اور راحم نے بھی پلٹ کر دیکھا تو انکی آنکھیں بھی پھیل
گئیں۔۔۔ یہ سب۔۔۔ اور یہ لڑکی یہ تو ایش ہے نہ راحم نے پوچھا یا پھر بتایا۔۔۔
چلو دیکھتے ہیں مائیکل نے دونوں سے کہا۔۔۔

اس نے تو کچھ زیادہ ہی سپیڈ پکڑ لی ہے اب کیا کر رہا ہے قریب پہنچنے پہ جو خرم
نے سنا وہ اسکے ساتھ ساتھ ایش کو بھی پہلے حیران اور پھر خوشی سے سرشار
کر گیا اتنا کہ وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر رو پڑی۔۔۔

غازی جو گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور ہاتھوں میں ایش کا زبردستی ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔

ول بھی مائن ایش پلینز۔۔۔

ڈو۔ ڈو یو لومی۔۔؟؟

غازی خود بھی اس ٹھنڈ میں بھی پسینہ پسینہ ہو گیا تھا۔۔۔

یسسس سے یسسس پیشش یونی کے جتنے لوگ اسے جانتے تھے ان میں سے کچھ اسے دلچسپی سے دیکھ رہے تھے تو کچھ حسد بھری نگاہوں سے۔۔۔

ایش جو روتی آنکھوں سے مسکرا رہی تھی ایکدم زرو سے اثبات میں سر ہلا کر غازی کے جذبوں کی پزیرائی کر گئی تھی۔۔۔

یونی کا یہ حصہ ایش کے اقرار کے بعد تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

اووو تھنکیو تھنکیو سوچ مائی لیڈی۔۔۔ غازی نے جذبات سے بھرپور آواز میں
ایش کو دیکھتے کہا اور اپنے گلے میں پہنی بلیک ڈوری کو اتار کر اسکے ہاتھ میں
باندھ دیا۔۔۔

ابھی تو یہی ہے میری محبت کا تحفہ کھڑے ہوتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے
کہا۔۔۔ میں اسے تاحیات سنبھال کر رکھوں گی ایش نے مسکراتی آنکھوں سے
شرمیلے انداز میں کہا۔۔۔

یونی کا یہ حصہ ایش کے اقرار کے بعد تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

اووو تھنکیو تھنکیو سوچ مائی لیڈی۔۔۔ غازی نے جذبات سے بھرپور آواز میں
ایش کو دیکھتے کہا اور اپنے گلے میں پہنی بلیک ڈوری کو اتار کر اسکے ہاتھ میں
باندھ دیا۔۔۔

ابھی تو یہی ہے میری محبت کا تحفہ کھڑے ہوتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے
کہا۔۔۔ میں اسے تاحیات سنبھال کر رکھوں گی ایش نے مسکراتی آنکھوں سے
شرمیلے انداز میں کہا۔۔۔

تبھی خرم نے زور دار انٹری ماری کی بد تمیز انسان مجھے بتائے بناء ہی اتنا بڑا
معرکہ مار لیا اور غازی سے لپٹ گیا۔۔۔ کیا بتاتا تجھے تو نے تو مجھے ڈبونے کی کوئی
کسر نہیں چھوڑی تھی غازی نے پچھلے دونوں واقعات کو مدِ نظر رکھتے کہا۔۔۔ ہا ہا ہا
مگر میں تیرے لیے بہت خوش ہوں خرم نے خوش ہوتے غازی سے کہا۔۔۔
ویسے تمہیں نہیں لگتا یہ کچھ اسپیشل انداز میں ہونا چاہیے تھا خرم نے ٹھوڑی پہ
انگلی مارتے کہا۔۔۔

اس سے اسپیشل کیا ہوگا کہ غازی احمد نے آدھی یونی کے سامنے ایش کو پرپوز
کیا ہے میرا یہ سب کرنا کسی اسپیشل ایونٹ سے کم ہے غازی نے ابرو اچکاتے
کہا۔۔۔

کتنے خوش فہم ہو گئے ہو تم۔۔۔

غلط بھی تو نہیں ہوں اور اسے خوش فہم نہیں خوش شناسی کہتے ہیں غازی نے بھی چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو ایش ہی بتائے گی کہ کچھ اسپیشل ہونا چاہیے یا نہیں۔۔۔

ایش جو اتنی دیر سے ان دونوں کی نوک جھونک سے لطف انداز ہو رہی تھی ایک دم سٹیٹائی۔۔۔

مجھ مجھے نہیں معلوم مجھے مت گھسٹو تم اپنے ان معاملات میں ایش کے صاف ہری جھنڈی دکھانے پہ جہاں خرم جھنجھلایا وہیں غازی کا جاندار قہقہہ فضا کو معطر کر گیا۔۔۔ لڑکی بدل گئی ہو تم۔۔۔ سیاں ملتے ہی بھیا بھول گئے خرم نے دہائی دی۔۔۔ چل اب ڈرامے نہ کر اور اچھا سا لنچ کھلا اسی خوشی میں غازی مسکراہٹ دباتے خرم سے کہا۔۔۔ میں میں کھلاؤں کس خوشی میں کھلاؤنگا مجھے تھوڑی نہ ملی ہے کوئی لڑکی ہائے نجانے کہاں سر پھاڑ رہی ہوگی اپنا مجھے ڈھونڈنے میں مگر

اسے نہیں معلوم کہ اسکا سیاں یہاں احسان فراموش دوست کے ساتھ لندن میں خوار ہو رہا ہے۔۔۔ ویسے ایش کیا تمہاری کوئی بہن نہیں ہے بات کرتے کرتے خرم نے ایکدم سے ایش کی جانب جھکتے رازداری سے پوچھا تو وہ خرم کے انداز پہ سٹپٹا گئی اور فوراً ہی پیچھے ہوئی جسے غازی نے بغور دیکھا اور اسکے لبوں پہ بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔۔۔

ایش غازی نے اسے پیار سے پکارا تو ایش کو یوں لگا جیسے آج سے پہلے اسکا نام ایسا معتبر نہ تھا۔۔۔

گلابی چہرے سے اسے دیکھا تو غازی نے خرم کا ہاتھ پکڑا اور خود سے قریب کرتے کہا یہ میرا دوست میرا بھائی میرا غمگسار ساتھی ہے مجھے اس پہ خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے یہ تمہاری عزت کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کرے گا کبھی زندگی میں کوئی ایسا مقام آئے جہاں میری ضرورت ہو اور میں موجود نہ ہوں تو بلا جھجک اسے آڈر کرنا یہ سر کے بل آئے گا کہ تمہارا کہا اسکے لیے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

میرے حوالے سے حکم ہو گا غازی نے بہت پیار مگر بھرپور سنجیدگی سے خرم اور ایش کو دیکھتے کہا اور دونوں دوست ایک بار پھر گلے لگ گئے بہت فلمی نہیں ہو گیا یہ خرم نے ماحول کی سنجیدگی کو ختم کرنے کے لیے چھٹکلا چھوڑا۔۔۔
تو نہیں بدل سکتا۔۔۔

میں بدل گیا تو تیرا خرم تھوڑی رہو نگا۔۔۔
ہا ہا یہ بھی صحیح کہا۔۔۔

اسی ہنسی مذاق میں تینوں یونی سے نکل آئے تھے ایش تو بس مسکرا کر دونوں کی باتیں سن رہی تھی ہاں گاہے بگاہے غازی پہ نظر ڈال رہی تھی یہی حال غازی کا تھا اسکے احساسات کیا بدلے تھے دل الگ ہی لے پہ دھڑک رہا تھا۔۔۔

اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ میں لنچ کر چکنے کے بعد خرم ان دونوں کو یہ کہہ کر اکیلا چھوڑ گیا کہ میں اب مزید کباب میں ہڈی نہیں بن سکتا سو انجوائے لو برڈز۔۔۔

خرم کی بات سے جہاں ایش بلش ہوئی وہیں غازی نے اسے گھور کے دیکھا ہاہا
اوکے بائے۔۔

اب ایش اور غازی آمنے سامنے بیٹھے تھے غازی نے ہلکے سے گلہ کو کھنکرا اور
آہستہ سے ایش کو پکارا۔۔

اٹھتی جھکتی پلکوں کا منظر غازی کی دل دھڑکنوں کو اتھل پتھل کر گیا تھا۔۔
ہممم ہمیں بھی چلنا چاہیے ایش جو غازی کے نظروں سے سرخ پڑ گئی تھی گھبرا کر
اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اتنے جلدی کچھ دیر تو بیٹھو غازی اسکے ایکدم سے اٹھنے پہ اداس ہوا۔۔
میں نے کام پہ بھی جانا ہے ایش نے زرا کی زرا نظر اٹھا کر غازی کو دیکھا۔۔
ہممم چلیں جیسے تم کہو اور ویٹر کو بل لانے کا کہا۔۔

آپکو سزا ملی ہے کیا۔۔؟؟؟

بل کے آنے تک تو بیٹھ سکتی ہیں۔۔۔

ہممم جی۔۔۔

ویٹر بل لایا تو غازی نے پے کیا اور ایش کا ہاتھ تھامتا باہر نکل گیا جبکہ ایش تو اسکی اس جرات پہ عیش عیش کر اٹھی۔۔۔

غاز۔۔ غازی۔۔ ہم کیا غازی نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔

آں نہیں کچھ نہیں اس سے یہ کہنے نہیں ہوا کہ اب تم نے کیوں ہاتھ پکڑا ہے میرا۔۔۔

کچھ دیر خاموشی کے لمحے ان دونوں کے درمیان آئے لیکن آج خاموشی بھی غازی اور ایش کو بولتی محسوس ہو رہی تھی دونوں کی دل کی سرزمین پہ پہلی بار کسی نے قدم دھرے تھے دونوں کے احساسات عجیب سے ہو رہے تھے۔۔۔

ایک دوسرے سے دور جانا بھی تھا لیکن دور جا نہیں پارہے تھے بالآخر کافی دیر
یونہی سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد غازی نے ایش کو مخاطب کر ہی لیا۔۔۔
ایش کیا تمہارا جاب کرنا بہت ضروری ہے ایکدم ساتھ ساتھ چلتے رک کر سامنے
آکر پوچھا۔۔۔

ایش نے ایک پل کو غازی کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا اور دوسرے پل
نفی میں سر ہلادیا۔۔۔ تو پھر کیا ضرورت ہے اس طرح باہر نکلنے کی۔۔۔
یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں قید کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

بس یوں سمجھ لو میں ہر جذبہ میں بہت شدت پسند ہوں پھر چاہے محبت ہو یا
نفرت۔۔۔

میں نہیں چاہتا میری ایش پہ کسی کی بری نظر پڑے یا لوگ اسے دیکھ کر اپنی
آنکھوں کو تسکین پہنچائیں۔۔۔

یاد ہے جب ہم پہلی بار ملے تھے اس سے پہلے تک میں نے ہر لڑکے سے تمہارا نام سنا تھا اور مجھے تم سے چڑ ہو گئی تھی اور جب تمہیں دیکھا وہ کچھ پل کو رکا اور ایش کو دیکھا جو دم بخود اسے سن، اسے دیکھ رہی تھی کوئی اس وقت اس سے پوچھتا دنیا میں سب سے خوبصورت کیا ہے تو وہ بلا جھجک کہتی میرا محبوب۔۔۔

کوئی پوچھتا دنیا کی سب سے خوبصورت آواز کونسی ہے تب بھی اسکا جواب یہی ہوتا کہ خوبصورت آواز سنی ہے تو میرے محبوب سے بات کر کے دیکھ لو۔۔۔ جانتی ہو مجھے پہلی نظر کی محبت پہ کبھی یقین نہیں تھا میں کہتا تھا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کسی کو ایک نظر دیکھو اور آپکو اس سے محبت ہو جائے اور تمہارے معاملے میں میرے ساتھ یہی ہوا میں نے تمہیں دیکھا اور پہلی ہی نظر نے مجھ سے اپنا آپ چھین لیا۔۔۔ میں نہیں جانتا کیسے لیکن میں، میں نہیں رہا تھا غازی نے جذبات سے مغلوب ہو کر کہا۔۔۔

ایش میں اب چاہوں بھی تو تمہیں خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔

بے خود کر دیا ہے تم نے چند ہی پلوں میں مجھے اسکی آنکھوں آنکھیں ڈالے
غازی اپنے دل کا ہر راز ہر واردات اس پہ کھول رہا تھا اس پہ واضح کر رہا تھا کہ
اسکی زندگی میں کیا حیثیت رکھتی ہے وہ۔۔۔

تم تم کچھ نہیں کہو گی کافی دیر سے صرف غازی بول رہا تھا اور وہ سن رہی تھی
ایکدم غازی کو احساس ہوا کہ صرف وہی بول رہا ہے تو اس سے پوچھا۔۔

میں کیا کہوں سب کچھ تو آپ نے کہہ دیا میں تو بس اتنا جانتی ہوں کہ ایش
اب صرف آپکی ہے اور آپ سے محبت مجھ پہ فرض کر دی گئی ہے اور یہ فرض
میں ساری زندگی اپنی آخری سانس تک ادا کرتی رہو گی غازی کے لمبے چوڑے
اظہار کے جواب میں ایش نے چند لفظوں میں اپنا آپ اس پہ عیاں کر دیا
تھا۔۔۔

خوش نصیب میں ہوں یا محبت جو ایسی لڑکی کو ہوئی غازی نے اسے رشک سے دیکھا جو اپنی محبت پہ نازاں محبت ہی کو اوڑھے کھڑی تھی۔۔۔

ابھی داستان ختم نہ ہوئی تھی کہ خرم کو سوما کی سسکی سنائی دی وہ جو ان لمحوں ان پلوں میں گم تھا ایکدم سے چونکا ہے ے ے کہا ہوا کیوں رو رہی ہیں۔۔۔

سوما جس نے خرم کا بازو دونوں ہاتھوں سے دبوچ کر اس پہ سر رکھا ہوا تھا روتے روتے ہی بولی کتنی محبت تھی نہ ایش اور غازی بھائی میں پھر بھی بچھڑ گئے اور ررر اور ررر یہ آپکو عائشہ کہاں سے مل گئیں تھیں کباب میں ہڈی ناک سکوڑتے روتے ہوئے کہا۔۔۔

سوما حد ہے یار مجھے بھی ڈرا دیا آپ نے۔۔۔ اور عائشہ نہ ہوتی تو آپکا لاڈلہ کہاں سے آتا۔۔۔

لیکن ایسا کیا ہوا کہ ان دونوں میں اتنی محبت تھی وہ بھی انکو الگ ہونے سے نہ روک سکی سوما نے اچنبھے سے پوچھا۔۔۔

کہتے ہیں محبت کی عمر بہت کم ہوتی ہے بس ان کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا انکی محبت کے چرچے یونی میں سبھی کے زدوبام پہ تھے ہر شخص جانتا تھا کہ غازی اور ایش ساتھ ہیں۔۔۔

سبکو اسکا اختتام صاف نظر آرہا تھا کہ یہ دونوں جلد شادی کریں گے اور گھر بسائیں گے یہاں تک کہ غازی کی بھی یہی سوچ تھی۔۔۔

لیکن مجھے ایک بات کھٹک رہی تھی۔۔۔

اور ایک دن میں نے غازی کو گھیر ہی لیا۔۔۔

غاز۔۔۔ ہم۔۔۔ فری ہو۔۔۔؟؟؟

کیا بات ہے آج خرم احمد کو مجھ سے بات کرتے ہوئے پوچھنا پڑ رہا ہے کہ میں فری ہوں کہ نہیں۔۔۔

تم اب ملتے جو نہیں ہو خرم نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گیا تھا۔۔

غازی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا آئم سوری میں واقعی اب تمہیں وقت نہیں دیتا وہ بس ایش۔۔۔ غازی شرمندہ ہوتے کہہ رہا تھا۔۔۔

نہیں پاگل مجھے کوئی اس بات کا قلق نہیں۔۔۔

میں تو خوش ہوں کہ تم خوش ہو۔۔۔

بس مجھے تم سے بات کرنی تھی کچھ۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

تم تمہم نے کیا سوچا ہے آگے کے بارے میں۔۔۔ غازی نے اسے سوالیہ انداز

میں دیکھتے پوچھا کس بارے میں۔۔۔

اپنے اور ایش کے فیوچر کے بارے میں۔۔۔

سوچنا کیا ہے ظاہر ہے اسٹڈیز کمپلیٹ کر کے واپس پاکستان اور ساتھ ایش سے شادی ہنسی خوشی اپنی زندگی گزاروں گا غازی تو پورا پلین کیے بیٹھا تھا لیکن ایک بات جو وہ بھول گیا تھا وہ تھا مذہب۔۔۔

کیا ایش مسلمان ہو جائے گی؟؟؟ یا تم اسکا مذہب اپناؤ گے خرم نے غازی کی آنکھوں میں جھانکتے سوال کیا۔۔۔

خرم کا سوال سن کر غازی ایکدم سکتے میں آگیا تھا اس بارے میں تو واقعی اس نے نہیں سوچا تھا اور نہ ہی ایش سے اس حوالے سے بات ہوئی تھی۔۔۔

میں کیسے اسکا مذہب اپنا سکتا ہوں تم جانتے ہو ہم مسلمان ہیں اور مسلمان اپنے مذہب کے لیے مر تو سکتا ہے چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔

یعنی ایش اپنا مذہب بدلے گی۔۔۔ خرم نے ابرو اٹھاتے اس سے پوچھا۔۔۔

آں کرنا تو اسے ہی پڑے گا۔۔۔

ہممم لیکن اس نے نہ کیا تو۔۔۔ خرم نے یہ کہہ کر غازی کو خدشات کے سمندر میں دھکیل دیا تھا۔۔۔

نہیں وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے مجھے یقین ہے وہ میری بات مان لے گی غازی نے ڈولتے یقین سے کہا۔۔۔

تو خرم نے ٹھنڈا سانس بھرتے آئی ہوپ سو کہہ کر غازی کو دیکھا۔۔۔

میں جا کر آج ہی اس سے اس ٹاپک پہ بات کرتا ہوں غازی کی ہر انداز میں گھبراہٹ و بے چینی ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

غاز خرم نے اس کے کندھے ہاتھ رکھتے اسے پکارا۔۔۔

غازی نے ایک لمحے کو اسکی آنکھوں میں دیکھا اور پھر گلے لگ گیا دعا کرنا پلیز۔۔۔ گھبرا نہیں اللہ بہتر کرے گا انشاء اللہ۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔

غازی نے ایش کو کال کر کے اپنی مخصوص جگہ پہ بلا لیا تھا جہاں وہ پچھلے کافی عرصے سے ملتے تھے۔۔

کچھ ہی دیر میں ایش دور سے آتی دکھائی دی غازی میں آج اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر ایش سے ملتا۔۔ قریب آنے پہ ایش کو غازی پریشان لگا۔۔ کیا بات ہے آپ نے ایسے ایمر جنسی میں کیوں بلایا۔۔؟؟؟
سب خیریت تو ہے۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس کچھ بات کرنا تھی کچھ پوچھنا تھا۔۔ بلکہ یوں سمجھ لو آج ہماری ، تمہاری محبت کا امتحان ہے غازی نے گردن موڑ کر ایش کو نظروں کے حصار میں لیتے سنجیدگی سے کہا۔۔ ایش غازی کے اس انداز پہ ایک پل کو چونکی اور اسکی طرف حیرت و پریشانی بھری نظروں سے دیکھا۔۔ آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔؟؟؟

نہیں میں تمہیں بتا رہا ہوں۔۔۔

کیا بات ہے پہلیاں مت بجھوائیں پلیز مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔

ایش کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔؟؟؟

یہ کیسا سوال ہے۔۔۔

تم بتاؤ نہ۔۔۔

کیا آپکو نہیں معلوم ایش نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔

نہیں میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔۔۔

غازی آپکو پتہ ہے میری محبت کی کوئی پیمائش نہیں ہے میں نے آپ سے بے

شمار محبت کی ہے میں اسکی پیمائش نہیں کر سکتی۔۔۔ پیمائش ہو ہی نہیں سکتی کوئی

پیمانہ آج تک ایسا نہیں بنا ہوگا جو میری آپ سے محبت کو ناپ سکے ایش نے

ایک جذب سے کہا۔۔۔

اگر میں کہوں کہ میرے لیے کچھ چھوڑ دو تو کیا چھوڑ دو گی۔۔۔؟؟؟

آپ کہہ کر تو دیکھیں ایش اپنی دنیا چھوڑ سکتی ہے۔۔۔

ہمممم اگر آج میں کچھ کہوں تو کیا مانو گی۔۔۔؟؟؟

غازی آپ اس طرح کیوں بات کر رہے ہیں ایسا کیا منوانا چاہتے ہیں جسکے لیے آپکو اتنی تہمید باندھنی پڑ رہی ہے اب کہ ایش چونک گئی تھی تو بے اختیار پوچھ بیٹھی۔۔۔

ایش۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا تم۔۔۔ غازی نے رک رک کر کہا۔۔۔

کیا تم میری خاطر اپنا مذہب چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ اپنی عیسائیت ختم کر سکتی ہو۔۔۔

ایش جو بغور غازی کو دیکھ رہی تھی اسکی آخری بات کو سن کر حیران نظروں

سے اسے دیکھا۔۔۔

لیکن جب بولی تو آواز میں رسائیت کی جھلک تھی۔۔۔ اور اگر میں انکار کردوں
تو۔۔۔؟؟؟

اگر میں کہوں محبت کا امتحان میں ہی کیوں دو۔۔۔ آپ نے بھی محبت کا دم بھرا
ہے آپ یہ فیصلہ کیوں نہیں کرتے تو۔۔۔

اگر میں کہوں ایش یا مذہب میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیں تو۔۔۔ ایش نے یہ
کہہ کر غازی کو دیکھا جو اب کھڑا ہو رہا تھا۔۔۔

تم ابھی فرض کروا رہی ہو لیکن میں چھوڑ چکا ہوں غازی نے ایش کی آنکھوں
میں دیکھتے کہا۔۔۔

ایش کی آنکھوں میں حیرانی ابھری تھی۔۔۔

ہاں ایش میں چھوڑ چکا ہوں۔۔۔

"غازی احمد" اپنے دین، اپنے مذہب اپنے اصل کی خاطر "ایش کے" کو چھوڑ چکا ہے۔۔۔

اب وہ پیچھے ہو رہا تھا اُلٹے قدموں پہ چلتے چلتے بالآخر اس نے رخ موڑ لیا تھا اور یہاں سے غازی اور ایش کی راہیں جدا ہو گئی تھیں اور پرانا غازی دوبارہ لوٹ آیا تھا لیکن اسکی وہ بے ساختہ مسکراہٹ جو اسکی زندگی کا خاصہ تھی وہ کہیں روٹھ کر چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ اور کون جانے آگے زندگی میں اسکے ساتھ کیا ہونا تھا۔۔۔

اسکی روٹھی ہوئی مسکراہٹ واپس لوٹے گی یا نہیں۔۔

یونی میں فائنل ایگزامز شروع ہو چکے تھے سبھی اسٹوڈنٹس اب اس میں مصروف تھے غازی نے بھی خود کو کتابوں میں گم کر لیا تھا۔۔

نا اسکا سامنا دوبارہ ایش سے ہوا نہ ہی اس نے اس سے دیکھنے، ملنے کی کوشش کی۔۔۔

خرم سب دیکھ رہا تھا غازی نے واپس آکر اسے سب بتا دیا تھا افسوس تو ہوا تھا
لیکن جو وجہ تھی وہ معمولی نہ تھی اور اس پوائنٹ پہ آکر وہ خاموش ہو گیا تھا

غازی سے اس نے یہ ضرور کہا تھا کہ اسے ایک دو بار اس بات پہ فورس تو کرنا
تھا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اگر وہ میری وجہ سے اسلام قبول
کرے گی تو اس کے لیے اسلام کی جوئی اہمیت نہیں ہوگی۔۔۔

اور ہو سکتا ہے وہ اسلامی تعلیمات کو جاننے سمجھنے کی بھی کوشش نہ کرے۔۔۔
میں اپنی آنے والی نسلیں صرف اپنے نفس کی خواہش کی وجہ سے برباد نہیں
کر سکتا۔۔۔

اسکے بعد خرم نے چپ سادھ لی تھی لیکن اب اس سے غازی کا یہ روپ بھی
نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔۔

کسی بھی پیپر کے دوران اسے ایش کہیں بھی نظر آئی تھی نجانے کونسی کشش تھی جو اسکے ڈیپارٹمنٹ میں لے گئی تھی اور وہاں جا کر اسے پتہ چلا کہ وہ اس دن کے بعد سے دوبارہ یونی آئی ہی نہیں اور نہ ہی کوئی پیپر دیا خرم مایوس سا واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے ایگزامز ختم ہوئے تو سب نے سکون کا سانس لیا بیٹھ کر رزلٹ کا انتظار کرنے سے بہتر ایشینز اسٹوڈنٹس نے گھومنے کا پروگرام بنا لیا جس میں غازی نے تو معذرت کر لی تھی لیکن خرم کو زبردستی بھیج دیا تھا اور وہیں خرم کو عائشہ ملی عائشہ خان جو وہاں ایک اولڈ ہوم میں کام کرتی تھی اس کے حلیے کو دیکھنے کے بعد کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ مذہب کے متعلق بھی کچھ جانتی ہوگی لیکن خرم سے ہونے والی گفتگو میں اس نے اسے بتایا کہ اسے پورا تو نہیں لیکن آدھے سے زیادہ قرآن پاک حفظ ہے۔۔۔ جس پہ خرم اسے سراہے بنے نہ رہ سکا تھا۔۔۔

اسکی نظریں مسلسل عائشہ پہ تھیں کہ وہ خود ہی پوچھ بیٹھی ایسے کیا دیکھ رہے
ہو۔۔۔

دیکھ نہیں رہا سوچ رہا ہوں کہ تم نے اسے یہ سب کیوں نہیں بتایا۔۔۔

عائشہ عرف ایش نے خرم کو ایک نظر دیکھا انھوں نے موقع ہی کب دیا کسی
بات کو کلئیر کرنے کا وہ تو آئے اور فیصلہ سنایا اور چل دیے۔۔۔

لیکن تم نے اس سے مذہب بدلنے کیوں پوچھا؟؟؟

مجھے صرف جاننا تھا کہ اگر انہیں میری ذات اور اسلام میں سے چننا پڑے تو وہ
کسے چنیں گے مجھے زیادہ تو نہیں لیکن تھوڑا بہت اندازہ تھا انکے جواب کا۔۔۔
مجھے انکے جواب نے دکھ نہیں پہنچایا میرے ڈیڈ کہا کرتے تھے کہ اگر میاں
بیوی میں سے بیوی مذہبی نہ ہو تو نسلیں بگڑ جاتی ہیں کیوں کہ آج وہ بیوی ہے
تو کل وہ ہی ماں بنے گی اور آنے والی نسلیں اسکے ہاتھوں پروان چڑھیں گیں
میری مام ایک نو مسلم تھیں ڈیڈ سے ملاقات سے پہلے ہی وہ دائرہ اسلام میں

داخل ہوئیں تھی اور ڈیڈ کو وہ اپنے لیے پرفیکٹ لگیں گو کہ وہ ابھی کچھ خاص اسلام کے متعلق نہیں جانتی تھیں لیکن ان میں لگن تھیں انھیں شوق تھا اسلام کو سمجھنے کا اور۔۔۔

ایک پل کو وہ تھی سانس بھرا اور اس میں ڈیڈ نے انکا بہت ساتھ دیا۔۔۔
میری مدر حافظہ تھیں انکی بہت خواہش تھی کہ میں بھی مکمل قرآن پاک حفظ کر لوں لیکن میں نہیں کر سکی۔۔۔ جتنا میرے نصیب میں تھا اللہ نے اتنا مجھے یاد کروا دیا۔۔۔

غازی کو اس سے پہلے کہ میں کچھ بتا پاتی وہ چلے گئے۔۔۔

تم نے دوبارہ کیوں نہ کانٹیکٹ کیا۔۔۔؟؟

کیا تھا انھوں نے کہا اگر میں نے ان سے واقعی محبت کی ہے تو اب کبھی انھیں کال یا میسج مت کروں تو میں کیسے دوبارہ ان سے رابطہ کرتی اس نے اتنی

معصومیت سے خرم کو دیکھتے کہا کہ بے اختیار ہی خرم کو اس پہ پیار آگیا ایک
پل کو لگا اسکی سارو سامنے بیٹھی ہے۔۔

خرم نے اسے گھورتے اسکی نقل اتاری ساتھ ہی سوال داغا اب کیا چاہتی ہو
تم۔۔۔؟؟

ظاہر ہے غازی کو ایش نے بھی گھورتے کہا۔۔

تم سا بے وقوف کوئی نہیں ہوگا۔۔

خیر اب جو کرونگا میں کرونگا تم بس دیکھتی جاؤ دیکھنا کیسے سیدھے ہوتے ہیں
تمہارے "وہ" خرم نے سوچتے انداز میں ایش کو کہا۔۔

کیا کرو گے۔۔۔؟؟؟

لڑکی چپ کر کے بیٹھو اور سوچنے دو جب تک تم کوئی چائے پانی ہی پلا دو بھائی
تمہارے لیے اتنا کچھ کر رہا ہے تو۔۔۔

جب بھائی کچھ کر لے گا تب چائے ، کافی پلا دوں گی اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔۔۔

تم تو سارہ سے بھی دس ہاتھ آگے ہو۔۔۔

تم جو بھی کہو۔۔۔ بلکہ یوں کرو وہ کچن ہے خود بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ ایش نے اپنے خوبصورت بالوں کو خاص ادا سے جھٹکتے کہا۔۔۔

تمہیں۔۔۔ بہت پیاری ہوں نہ ایش نے آنکھیں پٹیٹاتے کہا۔۔۔

اونہہ پیاری تم سے زیادہ پیاری تو لولی ہے۔۔۔

آجکل تو خوب غازی کے لاڈ اٹھا رہی ہوگی خرم نے کچن کی طرف جاتے جاتے ایک شوشہ چھوڑا اور وہ جو مزے سے صوفہ پہ بیٹھی کم اور لیٹی زیادہ تھی جھٹکا کھا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

غازی سے اس نے سنا تھا کہ انکی پڑوسن اس پہ فدا ہے اور تب کتنا جیلس ہوئی
تھی ایش۔۔۔

خرم ممم تم جلدی سوچو نہ کچھ۔۔۔

میں ایک وقت میں ایک ہی کام کر سکتا ہوں یا تو کافی بنا لوں یا سوچ لوں۔۔۔

اچھا تم یہ مجھے دو اور سوچو کیا اور کیسے کرنا ہے میں کافی بناتی ہوں ساس پین

خرم سے لیکر وہ خود کافی کے لیے پانی گرم کرنے لگی۔۔۔

ہاہا اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے اردو میں بولتا وہ وہاں سے ہٹا جبکہ ایش اسے

پیچھے سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

یہ لو بن گئی اب بتاؤ کیا سوچا۔۔۔

اتنے جلدی کیسے سوچ لوں۔۔۔

خرم ممم پلیز وہ ممنائی تو خرم کو اس پہ ترس آگیا اور اسے پلین بتانے لگا۔۔۔

ساری بات سننے کے بعد ایش نے پوچھا۔۔۔

کیا وہ مان جائیں گے آسانی سے۔۔۔؟؟؟

مانے گا کیسے نہیں مانے گا میں اسکی رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔

ہمممم لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے سچ جاننے کے بعد انکا کیا رد عمل ہوگا ایش نے پریشان ہوتا کہا۔۔۔

تم آم کھاؤ گھٹلیاں مت گنو۔۔۔

میں ہوں نہ فکر نہیں کرنا ابھی تمہارا یہ بھائی زندہ ہے خرم نے گنڈوں کی طرح سینے پہ ہاتھ مارتے کہا تو ایش مسکرا دی۔۔۔

خرم گھوم پھر کر واپس آیا تو اسکے ساتھ آنے والی لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کو غازی کی پلکیں جھپکنا ہی بھول گئی تھیں۔۔۔

عائشہ ??

غازی کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔

وہی جو تم نے سنا خرم نے سفاکی کی انتہا کر دی تھی۔۔۔

آؤ ایش تمہیں تمہارا روم دکھا دوں کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تو مجھے بلا لینا

چاہے رات کا کوئی بھی پہر ہو خرم نے یہ کہتے کن آنکھوں سے غازی کے

دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا اور ایش کا ہاتھ تھام کر روم میں لے گیا

جیسے ہی روم کا دروازہ بند ہوا خرم پہ تھپڑوں کی برسات شروع ہو گئی تم بہت

ہی بد تمیز آدمی ہو زرا بھی تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔ اور کیا کہہ رہے تھے رات

کا کوئی بھی پہر ہو ایش نے ادھر ادھر دیکھ کر نزدیکی میز پہ رکھا گلدان مارنے

کے لیے اٹھایا ہی تھا کہ خرم نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑا او ظالم حسینہ کچھ رحم

کرو اپنے اس معصوم بھائی پہ ایک تو تمہاری مدد کر رہا ہوں اوپر سے احسان

فراموشی کر رہی ہو۔۔۔

یہ احسان کر رہے ہو یا اور فاصلے بڑھا رہے ہو۔۔۔ کیا سوچ رہے ہونگے وہ
میرے بارے میں ایش نے روہانے لہجے میں کہا۔۔۔

یار تم یونہی فکر رہی ہو کچھ نہیں ہوگا بس تم تیار رہو ایش کے سے ایش جی
بننے کو خرم نے شوخ ہوتے ایش سے کہا تو وہ ایکدم بلش کر گئی۔۔۔ بد تمیز۔۔۔
جائیں یہاں سے۔۔۔

اوتے ہوئے ہماری دلہنیا شرما رہی ہے خرم کا آخری جملہ کمرے کو ناک کر کے
آتے غازی نے بھی سنا تھا وہ جو خرم کو بلانے آیا تھا وہیں سے الٹے پاؤں لوٹ
گیا اسے لگ رہا تھا کہ اگر ابھی وہ مزید کچھ دیر یہاں رکا تو شاید اسکا سر پھٹ
جائے گا۔۔۔

ادھر ایش مزید پریشان ہو گئی تھی جبکہ خرم کے قہقہہ نہیں رک رہے تھے۔۔۔
مجھے لگتا ہے تم غازی سے کسی بات کا بدلہ لے رہے ہو۔۔۔

دیکھو وہ گھر سے ہی باہر چلیے گئے ہیں جاؤ انکے پیچھے ایش نے خرم کو باہر کو دھکیلتے کہا۔۔۔

ہا جاتا ہوں میں ابھی۔۔ بیٹھی رہو چپ کر کے۔۔۔

خرم اگر تم ابھی نہ گئے تو یقین کرو میں تمہیں گھر میں گھسنے نہیں دوں گی۔۔۔ اب جاؤ فوراً۔۔۔

ارے واہ یہ خوب ہے گھر میں لایا۔۔

مدد میں کر رہا اور مجھے ہی دھمکیاں مل رہی ہیں دیکھ لونگا تمہیں تو بعد میں ، میں باہر جاتے ہوئے خرم نے کہا تو ایش بس پریشانی میں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

خرم جلدی جلدی اپارٹمنٹ کی سیڑھیاں پھلانگتا اترا ذرا ہی فاصلے پہ اسے غازی جاتا نظر آیا چال سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ وہ کتنا شکست خوردہ ہے اس وقت

ایک لمحے کو تو خرم کو بھی افسوس ہوا مگر اگلے ہی پل وہ نارمل ہو گیا وہ جو کر رہا تھا اسی کے بھلے کے لیے تھا۔۔۔

غاز کہاں جا رہے ہو رکو۔۔۔ میں بھی آیا۔۔۔

غازی کو خرم کی آواز آج سے پہلے اتنی بری کبھی نہیں لگی جتنی آج لگ رہی تھی۔۔۔ خرم میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو جاؤ یہاں سے غازی کو لمحہ لگا تھا غصہ آتے۔۔۔

غاز۔۔۔ شٹ اپ این گیٹ لاسٹ پہلی بار غازی خرم پہ غصہ ہوا تھا۔۔۔
تو ایک لڑکی کی خاطر مجھ سے ایسے بات کر رہا ہے خرم نے افسردہ ہوتے کہا۔۔۔
ایک لڑکی۔۔۔ ہاں ایک لڑکی۔۔۔ میں ایک لڑکی کی خاطر کر رہا ہوں اور تو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ لڑکی میری زندگی میں کیا اہمیت رکھتی ہے۔۔۔

تو مجھ سے میری سانسیں چھین رہا ڈیم اٹ غازی نے خرم کا گریبان جھٹکتے
کہا۔۔۔

میں نے نہیں کہا تھا کہ تو اس سے رشتہ ختم کر۔۔ تو نے خود وہ فیصلہ کیا تھا میں
نے اگر یہ فیصلہ لیا ہے تو سوچ سمجھ کر لیا ہے۔۔ لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے
کہ تجھ سے میری خوشی برداشت نہیں ہو رہی۔۔۔

مگر پھر بھی میں چاہوں گا کہ کل ویڈنگ میں تو ضرور آئے۔۔ خرم ممم تو اب
بھی غازی نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو سنگ دلی کی انتہا پہ تھا۔۔۔

ہاں میں بھی اب نہیں چاہتا ایش کا دل بار بار ٹوٹے اس لیے اب میں چاہوں
بھی تب بھی یہ شادی پوسٹ پون نہیں ہو سکتی۔۔۔

ٹھیک ہے کل میں بھی اپنا ضبط آزماؤں گا میرے جگر کی شادی ہے ضرور شامل
ہو گا غازی نے خرم کی آنکھوں میں دیکھتے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تھینک یو مجھے پتہ تھا تم کبھی بھی انکار نہیں کرو گے خرم نے غازی سے ملتے ہوئے کہا جبکہ غازی یہ سوچ کے حیران تھا کہ کیسے کوئی اپنی خوشی میں دوسروں کی تکلیف بھول جاتا ہے۔۔۔ میں تیرے لیے ڈریس لے کر آیا ہوں تو وہی پہنے گا کل ٹھیک ہے نا خرم نے غازی سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

اگلے دن کی صبح خرم خوب چمک رہا تھا بار بار ایش کو دیکھ کر اسکے کانوں میں کوئی نہ کوئی سرگوشی کر رہا تھا جس پہ وہ بلبش ہو رہی تھی جبکہ غازی یہ سب دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر ختم ہو رہا تھا۔۔۔

ایش تم تیار کب ہو گئیں جلدی کرو یہ نا ہو اپنی ہی شادی پہ لیٹ ہو جاؤ ابھی خرم نے یہ کہا ہی تھا کہ اسے غازی کی آواز سنائی دی۔۔۔ انکا نام عائشہ ہے اور اتنے خوبصورت نام کے ہوتے مجھے نہیں لگتا کہ انھیں ایسے کر نسچن نیم سے پکارا جائے۔۔۔

ایش اور خرم نے ایک پل کو ایک دوسرے کو دیکھا اور پلےسپلے سوری۔۔۔

غاز جلدی کرو تم بھی تیار ہو جاؤ میں نہیں چاہتا اپنی شادی پہ تو بھی لیٹ ہو خرم کے منہ سے بے دھیانی میں نکلا کس کی شادی میں غازی نے چونکتے پوچھا۔۔۔

آں اپنی یعنی اپن کی بولے تو میں نہیں چاہتا تو اپن کی شادی میں لیٹ ہو خرم نے اچانک ہی بات کو گھما دیا تھا۔۔۔

ان دونوں کا نکاح مسجد میں ہونا تھا چند قریبی جاننے والوں کو خرم نے ڈائریکٹ مسجد میں بلایا ہوا تھا اور اب وہ تینوں تیار ہو کر مسجد کے لیے نکل پڑے تھے

ایش نے وائٹ کلر کی خوبصورت سی لونگ میکسی پہنی ہوئی تھی جس کے ٹاپ اور سلیوز پہ ایمبرائیڈری اور اسٹونز لگے تھے ادھر خرم نے بلیو جینز پہ بلیو ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی جس میں وہ بہت پیارا لگ رہا تھا جبکہ غازی کو زبردستی خرم نے براؤن سے کلر کا سوٹ دیا تھا جو اس نے بہت مشکل سے پہنا تھا۔۔۔

جب یہ لوگ مسجد پہنچے وہاں کے سب انتظامات مکمل ہو چکے تھے ان لوگوں کے پہنچتے ہی خرم اور غازی مولانا صاحب سے ملے ساتھ ہی خرم نے انہیں نکاح شروع کرنے کا کہا اور اس میں جب غازی نے اپنا نام سنا تو اسے لگا کہ مجھے دھوکا ہوا دل تھا کہ شدت غم سے پھٹنے کو تھا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

مولانا صاحب نے دوبارہ پوچھا تو خرم نے اسے ٹھوکا مارا گونگا بن کر کیوں بیٹھا ہے بول نہ قبول ہے خرم نے غازی کے منہ گھستے ہوئے کہا تو غازی نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر مولانا صاحب کو ارد گرد سب دوستوں کو اور پل میں خرم کی ساری کرسیاں سمجھ گیا تھا کسی تختہ دار پہ چڑھے شخص کو جب زندگی کا پروانہ ملتا ہوگا جو حالت اسکی ہوتی ہوگی ویسی ہی اسوقت غازی کی تھی۔۔ بعد میں علامہ اقبال کی تفسیر بن جانا اقرار کر لے پہلے خرم نے ایک بار پھر دانت کچکچاتے اسے کہا تو غازی نے جلدی ایک ہی بار میں تینوں اقرار کر لیے تو سبھی

ہنس دیے اپنی اس حرکت پہ وہ خود بھی نخل ہو گیا نکاح مبارک ہو برخوردار
مولانا صاحب نے غازی کو مبارکباد دیتے کہا۔۔۔

سبھی سے ملنے کے بعد جب خرم سے ملنے کی باری آئی تو ایک پل کو غازی دیکھتا
رہا اور اگلے ہی پل ایک زوردار پیچ اسکے منہ پہ پڑا اور وہ زمین بوس ہو گیا خرم
نے اٹھنے کی کوشش کی تو ایک اور پیچ مارا اب غازی اور خرم دونوں گھتم گھتا
تھے جبکہ سب حیران تھے کہ پہلی بار دیکھ رہے تو دو جگری یار اس طرح خوشی
کے موقع پہ لڑ رہے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں بغلگیر ہو گئے۔۔۔

مجھے لگ رہا تھا میری سانسیں آہستہ آہستہ کوئی کھینچ رہا ہے اور آج ابھی مجھے لگا
بس یہاں اقرار کیا گیا اور وہیں میری روح میرے جسم کا ساتھ چھوڑ جائے
گی۔۔۔

تو نے مجھے میری زندگی لوٹائی ہے غازی کی آواز جذبات سے مغلوب ہو گئی
تھی۔۔۔ پاگل ہے تو میں نے تو شروع دن سے اسے بہن مانا تھا اور ایک بھائی

ہونے کا فرض نبھا دیا اپنی بہن کو تجھے سوئپ کر اب اگر کوئی شکایت ملی تو تو میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔۔۔

چل اٹھ اس سے پہلے کہ وہ پاگل لڑجی ہمیں یوں دیکھ کر کچھ اور سمجھے خرم نے اسے پیچھے کرتے کہا۔۔۔

عائشہ اور غازی کو خرم نے الگ کار میں ریسٹورانٹ کا ایڈریس بتا کر روانہ کیا اور خود باقی دوستوں کے ہمراہ وہاں کے لیے نکل پڑا۔۔۔

یوں غازی اور ایش یعنی عائشہ کا ملن ہوا۔۔۔

دن یوں ہی گزر رہے تھے غازی اور عائشہ ایک دوسرے میں گم تھے خرم ان دونوں کے درمیان اکثر ٹانگ اڑاتا رہتا تھا اسکی شرارتیں اسی طرح جاری تھیں کہ ایک شام انھیں جو خبر عائشہ نے سنائی اس پہ خرم نے تو باقاعدہ بھنگڑا ڈالا

جبکہ غازی وہ اس وقت سے بے چین ہو گیا تھا کبھی اندر کبھی باہر جاتا تو کبھی عائش کے پاس جاتا اسے دیکھتا اور ہنستا ہوا پھر باہر نکل جاتا۔۔۔

تو پاگل ہو گیا ہے خرم نے جب اسے تین، چار بار یونہی کرتے دیکھا تو کہے بنا نہ رہ سکا۔۔۔ ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں غازی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

خرم سن چل ماں کو کال کریں میں میں یہ خوشخبری ماں کو سنانا چاہتا ہوں۔۔۔ افسوس فاف یار میں واقعی پاگل ہو جاؤنگا مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میں۔۔۔ کہ میں ڈیڈ۔۔۔ ہا ہا غازی نے قہقہہ لگاتے کہا اور ایک بار پھر کمرے کی جانب بڑھا جہاں عائش اب نیند میں جا چکی تھی بالکل خاموشی سے اس کے سرہانے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس نے آہستگی سے اس کے بالوں کو چھوا اور پھر اس کی گھنیری پلکوں کو دیکھا معصوم تو ویسے بھی تھی لیکن اس وقت وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی کوئی پاگل غازی سے پوچھتا اسے گہری نظروں سے دیکھتے دیکھتے کب اس کی

آنکھیں نم ہوئیں اسے سمجھ ہی نہ آیا ایک پیاری سی مسکراہٹ نے اسکا احاطہ کیا
ہوا تھا۔۔۔

زندگی ایکدم ہی حسین سے حسین تر لگنے لگی تھی اپنی ہی قسمت پہ اسے رشک
آ رہا تھا مگر کون جانتا ہے کہ خوشیوں کی عمر کتنی ہے۔۔۔ جسکی وجہ سے زندگی
کی خوبصورتی ہے وہی بچھڑنے والا ہے آتے لمحے کتنے برے ثابت ہونے والے
ہیں کوئی نہیں جانتا۔۔۔

اب سے ان دونوں نے عائشہ کا خیال پہلے سے بھی زیادہ رکھنا شروع کر دیا تھا
۔۔۔ خرم نے اور غازی نے بہت بار پاکستان کال کی بہت بار سب بتانا چاہا مگر نہ
بتا پائے اور یونہی کرتے کرتے دن گزرنے کا پتہ بھی نک چلا اور وہ دن آن
پہنچا جب انکی زندگی میں ننھا سا نہال آیا غازی اور خرم کی خوشی تو دیکھنے لائق
تھی پورے ہاسپٹل میں دونوں نے چاکلیٹس بانٹی تھی اور ہاسپٹل انتظامیہ نے
انھیں ہاسپٹل سے باہر نکال دیا تھا یہ کہہ کر کہ آپ لوگ یہاں کا سکون برباد

کر رہے ہیں۔۔۔ خرم نے اس پہ بھی انھیں گلے لگا کر پیار کیا تھا جس پہ غازی
کے قہقہے ابل پڑے تھے تو نے گوروں کو پیار کیا تیرا معیار اتنا گر گیا ہے۔۔۔
نہیں میرے شہزادے نے مجھے پاگل کر دیا ہے خرم نے بھی دودو جواب
دیا۔۔۔

اب اندر کیسے جائیں گے۔۔۔

کون روکے گا ہمیں غازی نے خرم کو دیکھتے کہا۔۔۔ ڈیڈی میں بہت پاور آگئی ہے
خرم نے چہکتے ہوئے اسے چھیڑا۔۔۔ ہاں نا آخر جونئیر غاز آیا ہے۔۔۔ جونئیر غاز
خرم نے تنکھے ابرو سے اسے دیکھا جونئیر خرم۔۔۔ بیٹا میرا ہے یا تیرا غازی نے
گھوری ڈالی۔۔۔

میرا باہا با بول۔۔۔ چاچا ہے چاچا ہی رہے۔۔۔ ہا یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔ میں
جواب چھوڑ رہا ہوں خرم نے منٹوں میں فیصلہ سنایا۔۔۔ ہیں ہیں اب یہ کیوں۔۔۔

بے بی کو کون سنبھالے گا دن میں۔۔۔ میں دن میں بے بی کے پاس رہونگا اور
تورات میں۔۔۔

ویری گڈ غازی نے دیکھتے تالیاں بجائیں۔۔۔ شکریہ خرم یہ کہتے کورنش بجا لایا۔۔۔
چل اندر میرا بے بی میرا ویٹ کر رہا ہوگا غازی نے کہہ کر اندر قدم بڑھایا۔۔۔
بے بی یا بے بی کی ماں خرم نے شوخی سے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔ تو آرہا ہے
یا نہیں۔۔۔

آیا آیا۔۔۔

سوما تھوڑا آرام کر لیں آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کہیں کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے
خرم نے سوما کو مسلسل بیٹھے دیکھتے کہا نہیں آپ بتائیں سب۔۔۔ نہیں پہلے آپ
دودھ پیئے گئیں اسکے بعد اور اٹھ کر روم ریفریجریٹر سے دودھ نکال کر گلاس میں

بھر کر دیا یہ فریج بھی شائستہ نے سوما کی طبیعت کے پیش نظر اسکے کمرے میں رکھوایا تھا کہ کبھی بھی بے وقت بھوک لگے تو بار بار نیچے نہ آنا پڑے۔۔۔

کیا یہ ضروری ہے پینا سوما نے منہ بناتے خرم سے پوچھا۔۔۔ بالکل اگر آگے جاننا ہے تو یہ پینا پڑے گا۔۔۔ آپ واقعی بہت بد تمیز ہیں سوما نے عائشہ کا ورڈ اسے لٹایا۔۔۔ کیا بد تمیزی کی ہے میں نے اتنے شریفوں کی طرح تو آپکے ساتھ بیٹھا ہوں۔۔۔ کوئی ہوگا مجھ سا معصوم شوہر۔۔۔

خرم جی چھوڑیں نہ آگے بتائیں نا کیا ہوا۔۔۔ ہونا کیا تھا آگے کا آپکو پتہ ہے خرم نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے کہا۔۔۔ کیا مطلب نہال کی پیدائش کے ساتھ ہی۔۔۔ لیکن آپ نے بتایا تھا جب نہال نے بولنا شروع کیا تھا سوما نے سوچتے ہوئے خرم سے کہا۔۔۔

جی تبھی وہ واقعہ ہوا تھا۔۔۔ تو اس دوران کیا کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

اس دوران خرم نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

دو دن بعد عائش کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا غازی نے اسکے آنے سے پہلے ہی ایک گورنس کا انتظام کر لیا تھا جبکہ میں گھر کو سجانے میں لگا تھا۔۔۔

ہمارے خاندان کا پہلا بچہ ہونے کا شرف نہال کو حاصل ہے اور اسکا استقبال اگر اسکی شایان شان نہ ہو پاتا تو کیا فائدہ میرا چاچو ہونے کا۔۔۔ سارے گھر میں غبارے ہی غبارے تھے حتیٰ کہ غازی کا کمرہ بھی غباروں سے بھرا ہوا تھا بس ایک میز پہ کیک رکھا تھا جسے عائش اور غازی نے کاٹنا تھا کیونکہ اسی دن انکی شادی کو بھی ایک سال ہو گیا تھا وہ دونوں تو نہال کی خوشی میں سب کچھ بھول گئے تھے نہال کو آئے دو دن ہوئے تھے اور عائش کو شکایت ہو گئی تھی کہ غازی کو اسکی پرواہ نہیں رہی۔۔۔

جبکہ غازی کا بس نہیں چل رہا تھا اپنے بیٹے کو پلکوں پہ بیٹھا کر رکھے زرا سا رونا بھی برداشت نہیں کر پارہا تھا اس دن بھی یہی ہوا ابھی وہ لوگ اندر آئے ہی

تھے کہ کوئہ غبارہ پھٹ گیا تھا جسکی آواز ننھے نہال پہ ناگوار گزری اور اس نے رونا شروع کر دیا تھا حالانکہ غلطی میری تھی مگر غازی عائش پہ غصہ ہوا۔۔۔ اور نہال کو اس سے لیکر کمرے میں چلا گیا میرا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا جبکہ بیچاری عائشہ وہیں صوفے پہ بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔

اچھا نہ یار میں سمجھاتا ہوں اسے کیوں فکر کر رہی ہو۔۔۔ اب وہ نہیں سمجھیں گے نہال کے علاوہ انھیں اب کوئی نظر نہیں آئے گا مجھے تو یہ فکر ہو رہی ہے یہ مجھے بھی کمرے میں رہنے دیں گے یا نہیں۔۔۔ ہاہا اسی لیے کہتا تھا معصوم سا دیور ہوں مت گھر سے نکالنے کی دھمکیاں دیا کرو۔۔۔ خرم تم نے ہی انھیں سر پہ چڑھایا ہوا ہے۔۔۔

میں نے یا تم نے جب دیکھو غازی غازی کرتی اسکے پیچھے پھرتی رہتی تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ ان میں بحث شروع ہوتی کہ غازی نہال کو گود میں لیے آیا جو اب پھر رہ رہا تھا ننھا سا نہال سرخ کمر میں روئی کے گالے کی طرح لگ رہا تھا ننھے ننھے ہاتھوں پہ سفید اونی دستانے چڑھے ہوئے تھے۔۔۔

اسکو شاید بھوک لگ رہی ہے غازی نے یہ کہتے نہال کو عائشہ کو تھمایا اور ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا کچھ لمحوں بعد خود باہر آکر سارے غبارے سمیٹنے شروع کیے اور باہر ڈسٹ بن میں پن چھو چھو کر ڈالتا گیا۔۔۔

یہ تم نے کیا کیا۔۔۔ انکی آواز سے میرا بیٹا ڈسٹرب ہوگا۔۔۔

تمہارا بیٹا تمہاری داڑھی سے بھی ڈسٹرب ہوگا خرم نے غصے سے اسے دیکھتے کہا جسکے گال سے گال لگانے پہ کل بھی نہال کسمسا رہا تھا۔۔۔

اگر وہ اس سے تنگ پڑا تو میں کلین شیو کر لوں گا۔۔۔

غازی۔۔۔

میں اپنے بیٹے کو زرا سی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔

چند دن تو یہی سلسلہ چلتا رہا مگر کب تک ہو سکتا تھا آخر ایک نہ ایک دن تو غازی کو آفس جانا تھا اور وہ دن اسے یوں لگ رہا تھا جیسے پہلی بار سکول جاتے ہوئے بچوں کے دل ماں سے جدا ہوتے وقت ہوتے۔۔

آخر خرم نے دوبارہ تسلی دی کہ میں بھی گھر پہ رہونگا اور جچھ بھی مسئلہ ہوا میں فوراً ہاسپٹل لے جاؤنگا تمہرے بیٹے کو یوں اس دن سے نہال کی ذمہ داری خرم پہ آ پڑی تھی جسے اس نے خوشی خوشی اٹھایا تھا دو ماہ بعد عائش نے اپنی یونی دوبارہ جوائن کر لی تھی۔۔ اب دن بھر نہال خرم کے ساتھ ہوتا اور رات میں اپنے بابا سے لاڈ اٹھواتا۔۔ جوں جوں وہ بڑا ہو رہا تھا اسکے نین نقش میں خرم کی شبیہ آرہی تھی جسے دیکھ کر غازی اور خوش ہوتا تھا کہ جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا اسکا بیٹا اسی کی شکل کا تھا آنکھیں البتہ بالکل غازی سے ملتی

تھیں لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ آنے والے وقت میں اس کے چہرے میں اسکی ماں کی سرخی بھی چھا جائے گی۔۔۔

عائش جب واپس آتی خرم نہال کے ساتھ کھیلتا کودتا رہتا تھا اور جب عائشہ آتی تب کچھ وقت وہ سو جاتا تھا اسکی روٹین ایسی بن چکی تھی اور اسکا فائدہ عائشہ کو ہوتا تھا کہ وہ پڑھ بھی لیتی تھی اور باقی کا وقت نہال کو دیتی تھی۔۔۔

اور تبھی وہ جاں لیوا دن انکی زندگی میں آیا اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔۔۔ انکی خوشیوں کی عمر اتنی ہی تھی۔۔۔

نہال کو ماں باپ کا پیار بس اتنے ہی پل کے لیے ملنا تھا۔۔۔

اس دن نہال کو جتنا وہ پیار کر سکتے تھے کر لیا تھا۔۔۔ اسکے بعد خرم نے نہال کو نا صرف ماں بن کر پالا بلکہ باپ بھی بن گیا تھا ساتھ ساتھ اسے غازی کا بھی خیال رکھنا ہوتا تھا۔۔۔

اور ایک دن اس نے اپنے ملک واپس لوٹنے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔

خرم کی آنکھوں سے نمی کب گالوں پہ آئی اسے پتا بھی نہ چلا سوما نے ہاتھ بڑھا کر اسکے گالوں کو صاف کیا تو وہ چونکا۔۔

اور سوما کو دیکھا جان لیا سب۔۔ کوئی سوال اونہہ نہہ نفی میں گردن ہلاتے اس نے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی لیکن روکتے روکتے بھی آنسو پلکوں کا بندھ توڑ کر باہر آگئے باوی کی رات دونوں نے رو کر گزارنی تھی خرم کے دل پہ بھی جو برسوں کا بوجھ تھا وہ ہلکا ہو گیا تھا۔۔

آپ نے عمار بھائی سے کیوں چھپایا نہال کے بارے میں۔۔

سوما میں چھپانا نہیں چاہتا لیکن میں نہیں چاہتا کہ ابھی نہال کا ننھا ذہن سگے سوتیلوں میں الجھے اور پھر سب سے بڑی بات کوئی میرے بیٹے کو یہ کہے کہ

اسکا باپ۔۔ اسکا باپ پاگل ہے۔۔ کیا ہوگا اسکا اسوقت کیسے برداشت کرے گا
میرا ننھا سا نہال آپ سوچ نہیں سکتیں ہم نے کیسے اسے پالا تھا۔۔ اور غاز کے
بعد میں نے بھی اسے لاڈ و پیار میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔۔ نہیں میں یہ
نہیں کر سکتا۔۔

لیکن خرم یہ غلط ہے غازی بھائی اسکے فادر ہیں۔۔

سب سے بڑی بات کوئی میرے بیٹے کو یہ کہے کہ اسکا باپ۔۔ اسکا باپ پاگل
ہے۔۔ کیا ہوگا اسکا اسوقت کیسے برداشت کرے گا میرا ننھا سا نہال آپ سوچ
نہیں سکتیں ہم نے کیسے اسے پالا تھا۔۔ اور غاز کے بعد میں نے بھی اسکے لاڈ و
پیار میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔۔ نہیں میں یہ نہیں کر سکتا۔۔

لیکن خرم یہ غلط ہے غازی بھائی اسکے فادر ہیں اور آج نہیں تو کل دنیا کے
سامنے لانا ہی پڑے گا۔۔

جانتا ہوں تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔

خرم۔۔۔ سوما پلنز آپ اس سب میں مت پڑھیں تو بہتر ہے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں میں نے کیا کرنا ہے۔۔۔

میرے خیال میں آپکو اب آرام کرنا چاہیے۔۔۔ خرم نے اسے لیٹنے کا کہتے ہوئے اس پہ کمبل ڈالنا چاہا تو سوما نے غصے سے اس کے ہاتھ سے لیکر خود اوڑھ لیا۔۔۔

سوما بے کار کی ضد مت کیا کریں۔۔۔

میں ضد نہیں کر رہی ہوں۔۔۔

آپ جانتی ہیں میں نے یہ سب کیوں پوچھا کیونکہ نہال نے مجھے آج کہا تھا کہ اس کے بابا آئر کو نہال سمجھ رہے ہیں۔۔۔

خرم جو ابھی لیٹا ہی تھا کہ سوما کی بات سن کر ایکدم اٹھ بیٹھا۔۔۔ کیا کیا کہہ رہی ہیں ساری بات بتائیں جس پہ سوما نے اسے نہال کے زبانی سنی ہر بات بتا دی۔۔۔

اسکا مطلب ہے غاز میں امپرومنٹ آرہی ہے۔۔۔ جی اور مجھے اب لگتا ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت غازی بھائی اور نہال کے ساتھ گزارنا چاہیے سومانے آہستہ سے کہا۔۔۔ ہم نمم سوچتے ہیں کچھ اس بارے میں۔۔۔ میں صبح عمار بھائی سے بات کرونگا۔۔۔ آپ کو نہیں لگتا عمار بھائی کو نہال اور غازی بھائی کے رشتے کے بارے میں علم ہوگا تو وہ زیادہ اچھے سے انکی ٹریٹمنٹ کر سکتے۔۔۔ آپ کیوں اس بات کے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔۔ میں نے کہا نہ کہ میں سنبھال لوں گا۔۔۔

یہ کہہ کر خرم دوبارہ لیٹ گیا تھا نا چار سوما کو بھی لیٹنا پڑ گیا۔۔۔

آنے والے دنوں میں سبھی مصروف رہے لیکن خرم نے اپنا ایک شیڈول بنا لیا تھا جس میں وہ شام میں غازی کے ساتھ وقت ضرور بتاتا تھا اسی دوران نہال بھی وہاں موجود رہتا تھا پورے دن کی روداد غازی کو سناتا رہتا ساتھ ساتھ نہال

کا بار بار نام لیکر ہمارا بیٹا کہتا اور یہ بات اس نے بھی نوٹ کی تھی کہ غازی نہال کے نام پہ چونکتا تھا کبھی کبھی تو خرم کو دیکھتا رہتا اور اسوقت خرم بار بار نہال کو پیار کرتا کیونکہ غازی خرم کو ہی کاپی کرتا تھا اور اس چیز کا فائدہ خرم اٹھا رہا تھا لیکن ابھی تک غازی نے نہال کو نہ خود سے پکارا نہ پیار کیا تھا۔۔۔ اور نجانے کتنا وقت لگنا تھا لیکن خرم مایوس نہیں ہوا تھا اسے یقین تھا ایک دن غازی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

بس صبر سے اس دن کا انتظار کرنا تھا۔۔۔

انھی دنوں میں ایک خوشگوار واقعہ ہوا تھا اور اس کا کریڈٹ شازمہ اور روما کو جاتا تھا جنکی بدولت آج سوما اپنی ماں یعنی شاہانہ بیگم کے پہلو سے لگی آنسو بہا رہی تھی مام آپ نے سچ میں مجھے معاف کر دیا ہے نا۔۔۔؟؟؟

سوما نے کتنی بار کا کیا ہوا سوال دوبارہ ان سے پوچھا۔۔۔

میرے بچے معاف تو میں نے تمہیں اسی دن کر دیا تھا جب روما کی آڑ کی پیدائش پہ نہال اور تمہارا پیار دیکھا تھا تمہارا میاں تم پہ جان چھڑکتا تھا ایک ماں کو اور کیا چاہیے ہوتا ہے یہی کہ اسکی اولاد خوش رہے بس غصہ تھا تم پہ جو تمہاری بہنوں کی کال پہ وہ بھی ختم ہو گیا۔ کوئی بھی ماں، باپ اپنی اولاد سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے اور میرے تو پیروں تلے سے زمین ہی کھسک گئی تھی جب انھوں نے کہا تم ہاسپٹلائزڈ ہو اور تمہاری جان خطرے میں ہے۔۔۔ میں پہلی فلائٹ سے ہی یہاں پہنچی اور جب ان سب نے بتایا کہ یہ سب مجھے بلانے کے لیے کیا ہے تو بہت غصہ آیا لیکن اس دوران تم پہ جو غصہ تھا وہ کہیں جا سویا تھا انھوں نے مسکراتے ہوئے سوما کو دیکھا اور اسکے ماتھے پہ پیار کیا اب میں تمہیں یہاں سے نہیں جانے دوں گی۔۔۔ ماما یہ کیا کہہ رہی ہیں سوما نے پریشان ہوتے ہوئے انکی گود سے سر اٹھایا۔۔۔

جو تم نے سنا ہمارے ہاں اس حالت میں بیٹیاں ماں کے گھر ہی رہتی ہیں انھوں نے اسے مسکراتے ہوئے کہا تو سوما نے شرما کر چہرہ انکے گھٹنے میں چھپا لیا۔۔۔ شاید ماما وہ نہ مانیں۔۔۔ اسکی فکر مت کرو میں خود بات کرونگی اس سے۔۔۔

ماما بھوک لگ رہی ہے اسی وقت نہال نے آکر سوما سے کہا۔۔۔

ہاں چلو میں نوڈلز بنا کر دوں اپنے بیٹے کو سوما اٹھتے ہوئے کہا تم رہنے دو میں بنا دیتی ہوں شاہانہ بیگم نے کہا تو نہال نے ایکدم سے کہنا نائیں میں اپنی ماما کے ہاتھ کے بنے نوڈلز کھاتا ہوں۔۔۔

سوما نے گھبرا کر اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔

نہال بری بات ایسے نہیں کہتے بڑی ہیں نا آپ سے۔۔۔ بٹ ماما انھیں نوڈلز نہیں بنانے آتے ہونگے بڑی مام نے بھی ایک بار بنائے تھے بیٹی یلکک تھے وہ نہال نے ایسے شکل بنائی جسے انکا ذائقہ ابھی بھی زبان پہ ہو۔۔۔

گندہ بچہ پورا دن انکے پاس رہتے ہو اور اب ایسے کہہ رہے ہو سومانے اسکے
کان کھینچے۔۔۔

اؤچھچھ مام۔۔۔ ماما آپ رہنے دیں واقعی آپ سے نہیں بنے گے یہ آج کے دور
کے بچوں کے کھانے ہیں۔۔۔

چلیں آپ میرے ساتھ نہال کی انگلی تھامے سوما کچن کی جانب بڑھ گئی اور
شاہانہ بیگم ایک بار پھر سوچ میں پڑ گئی تھیں جس بیٹی کو انھوں نے اتنے لاڈ
سے پالا جسے ڈھنگ سے کوئی کام بھی نہیں آتا تھا وہ اس بچے کی بہترین ماں کا
کردار نبھا رہی تھی خوشی سے انکی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں سب سے زیادہ
انھیں سوما ہی کی تو فکر رہتی تھی آج وہ بھی ختم ہوئی۔۔۔

خرم اور گھر والوں کی اجازت سے سوما اور نہال شاہانہ بیگم کے گھر رہ رہے تھے اور انھی دنوں کی ایک شام میں خرم اور سوما کی زندگی میں ایک گول مٹول سی ننھی پری آئی۔۔۔

نہال کو تو ایک نیا کھلونا مل گیا تھا پہلے آرز اور اب یہ ننھی گڑیا۔۔۔

سوما کو ہاسپٹل سے شائستہ بیگم گھر ہی لے آئی تھیں کہ شاہانہ بیگم اکیلے کیسے نہال اور چھوٹی کو سنبھالیں گیں یوں شاہانہ بیگم بھی ادھر ہی تھیں۔۔۔

اس ننھی پری کا نام سوما اور خرم نے مل کر میرب رکھا تھا جسے دیکھتے ہی غازی کے وجود میں ایک ہلچل ہوئی تھی۔۔۔

اس نے گھر پہ ایک بار پھر شور مچا دیا تھا وہ تو شکر تھا شاہانہ بیگم کو اسی روز شازمہ اور بچے اپنے گھر لے گئے تھے۔۔۔

خرم نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا تھا۔۔۔ اور انھی لمحوں میں غازی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔۔

غاز۔۔۔

نہال۔۔۔

میرا بیٹا۔۔۔

بے ربط سے لفظ غازی کے منہ سے نکلے تھے جنہوں نے خرم کو گنگ کر دیا تھا۔۔۔

غاز فکر نہیں کرو تمہارا نہال ٹھیک ہے

میں اسے لاتا ہوں اور یہیں خرم سے غلطی ہو گئی تھی وہ اس حالت میں غازی کو اکیلا چھوڑ گیا تھا صرف ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک کے فاصلے میں غازی نے خود کو مارنے کی کوشش کی تھی نجانے کیسا جنون سوار ہوا تھا اس پہ

کہ وہ اس حد تک چلا گیا تھا۔۔۔ وہ تو شکر ہے کہ عمار بھی باہر تھا اور اس نے اسے گرل پہ چڑھتے دیکھ دبوچ لیا تھا ورنہ آج اگر غازی مرتا نہیں تو زخمی ضرور ہو جاتا۔۔۔

کچھ دن سب ہی بہت پریشان رہے لیکن آہستہ آہستہ سب معمول پہ آنا شروع ہو گیا لیکن اسکے بعد خرم نے نہال پہ پابندی لگا دی تھی کہ وہ اکیلا غازی کے پاس نہیں جائے گا۔۔۔

غازی اب نہال کو دیکھ کر اسکا نام لیتا تھا اس کو ایک دو بار اس نے پیار بھی کیا تھا۔۔۔

مگر یہ سب صرف ایک آدھ بار ہی ہوا۔۔۔

سوما اب نہال کے ساتھ ساتھ میرب میں بھی الجھ گئی تھی اور نہال کی شرارتیں تو دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھیں یوں لگتا تھا اس میں کوئی جن گھس گیا ہے جو

اسے شرارت کرنے پہ اکساتا رہتا تھا اور وہ جو حکم میرے آقا کے مترادف عمل کرتا۔۔۔

نہال ماما تھک جاتی ہیں آپکے پیچھے بھاگ بھاگ کر آج بھی جب سوما نہال کے پیچھے پیچھے اسکا لپچ لے کر بھاگ رہی تھی تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھتے کہا۔۔۔
نہال جو گول گول ٹیبل کے گرد گھوم اور گھما رہا تھا ماں کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔
مام آپ بوڑھی ہو گئی ہیں۔۔۔

سومانے اسے گھورتے ہوئے کھینچ کر گود میں بٹھایا میرا بیٹا جو جوان ہو گیا ہے
ماں نے تو بوڑھا ہونا ہی ہے سومانے نہال کے سرخ پڑتے گالوں پہ پیار کرتے
کہا دوسرے ہاتھ سے اسکے بال سنوارے۔۔۔
اب جلدی سی کھانا کھا لو بہنا جاگ گئی تو سوچ لو۔۔۔
مام مجھے اپنی گڑیا کی کنیر کرنا آتا ہے نہال نے منہ بگاڑتے کہا۔۔۔

باگڑ بے جلدی سے لچ فٹش کرو۔۔۔

ساتھ ہی سوما نے لقمہ اسکے منہ میں ڈالا۔۔۔

ماما غاز کہاں ہیں؟؟؟

بابا کے ساتھ آفس گئے ہیں۔۔۔

ہائیں غاز آفس نہال نے بیٹھے بیٹھے ہی گردن موڑتے سوما کو دیکھتے کہا۔۔۔

جی وہاں سے انھوں نے تابو کے ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔

باقی سب کہاں ہیں نہال جب سے سکول سے لوٹا تھا کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا

--

سب ماموں کے گھر گئے ہوئے ہیں۔۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے خرم غاز کا چیک اپ کروا کر لایا تو سومانے اس سے پوچھا کچھ نہیں ڈاکٹرز کو تو امپرومنٹ لگ رہی ہے۔۔۔

اور آپکو سومانے خرم کو دیکھتے پوچھا۔۔۔ مجھے بھی لگ تو رہی ہے لیکن کوئی چیز ہے جو کھٹک رہی ہے خرم نے سوچتے انداز میں کہا۔۔۔

کھٹک رہی ہے کیا۔۔۔؟؟؟

پتہ نہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

آپ پہلے غازی کو کچھ کھانے کو دیں راستے میں میں نے جوس تو پلا دیا تھا لیکن پھر بھی اب اسے بھوک لگ رہی ہوگی۔۔۔

ٹھیک ہے میں لاتی ہوں آپکے لیے بھی لاؤں؟؟ نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔
ہاں سوما میرا بیگ تیار کر دیا ہے نا آپ نے خرم نے جاتی سوما سے پوچھا۔۔۔

جی سوما نے افسردگی سے کہا خرم کو اگلے بیس سے پچیس دن کے لیے آفس کے کام سے دوسرے شہر جانا تھا اور سوما اتنے دنوں کا سوچ سوچ کر اداس ہو رہی تھی۔۔۔

اگلی صبح خرم نکلتے نکلتے بھی سوما کو تاکید کرنا نہ بھولا تھا غازی کا بہت خیال رکھنا ہے اور اکیلے نہال نہیں جائے گا اسکے پاس۔۔۔

سمجھ رہی ہیں نا۔۔۔

جی! اپنے بیٹے کو بھی کچھ سمجھا دیں سوما نے نروٹھے پن سے کہا۔۔۔

خرم ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گیا اسے احساس تھا کہ اس بار وہ بہت دن کے لیے گھر سے بچوں سے دور ہو رہا ہے اور اب تو میری بھی بڑی ہوگئی تھی بابا کو نا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

صرف پہچانتی تھی بلکہ با۔با۔با کی رٹ لگائے رکھتی تھی۔۔۔ نہال ماما کو
ہنگ نہیں کرنا۔۔۔ مجھے شکایت نہ ملے آپکی۔۔۔
بابا میں تنگ نہیں کرتا ماما مجھے تنگ کرتی ہیں۔۔۔

اچھا آپ دونوں ایک دوسرے کو تنگ مت کرنا یہ کہہ کر خرم نے غازی کے
کمرے کا رخ کیا جس نے دروازہ کھلنے پہ اس طرف دیکھا۔۔۔
غاز میں کچھ دن کے لیے باہر جا رہا ہوں۔۔۔

پریشان نہیں ہونا ٹھیک ہے نا خرم نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا غازی ایک
پل تو اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا اور پھر نظر سامنے لگے گٹار پہ مرکوز کرلی۔۔۔
خرم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر اللہ حافظ کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔
نیچے جا کر خرم اپنی ماں اور باپ سے ملا تائی سے کمرے میں مل کر اس نے باہر
کو قدم بڑھا دیے تھے شچی گاڑی سٹارٹ کرچکا تھا۔۔۔

سومانہال کو سکول بھیجنے کے بعد میرو کو گود میں لیے شائستہ بیگم ساس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی روم کی آئر بھی اب سکول جانے کی عمر میں آنے والی تھی اور نہال کو روز بیگ اٹھائے جاتے دیکھ وہ بھی بیگ اٹھا کر اپنے ڈاڈا کے پاس آجاتی تھی نہال کی دیکھا دیکھی وہ بھی دادا کو ڈاڈا ہی کہتی تھی۔۔۔

آگئی میری اسٹوڈنٹ احمد صاحب نے اپنی ننھی اسٹوڈنٹ کو اٹھا کر گود میں بٹھایا۔۔۔ جی ڈاڈا یہ دیکھیں آئر نے بیگ سے نئی کلرنگ بک نکالتے دکھائی جو کل ہی عمار اسکے لیے لایا تھا۔۔۔

تائی ماں غازی بھائی کہاں ہیں سومانے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد ان سے پوچھا وضو کر رہا ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوما اور روم دونوں نے حیران ہو کر انھیں دیکھا ہاں وضو کرنے گیا ہے کہہ رہا تھا قرآن پاک پڑھو ننگا شائستہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اب تو میرے بیٹے کو نماز بھی یاد ہے تبھی غازی

کہنیوں تک فولڈ بازو نیچے کرتا ہاتھ روم سے باہر آیا سوما نے غور سے انہیں دیکھا تھا سبز کنچے پانی سے اور بھی نکھرے نکھرے لگے چہرہ پہ پانی کی بوندیں تھیں سفید دمکتی رنگت وہ واقعی حسین تھے سوما کی نظروں کا ارتکاز تھا کہ غازی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو سوما مسکرا دی اسے مسکراتے دیکھ غازی کے چہرے بھی مسکراہٹ آگئی تھی غازی بھائی تائی ماں کہہ رہی ہیں آپکو پوری نماز یاد ہوگئی ہے سوما نے بات کرنے کی غرض سے اس سے پوچھا لیکن اس نے صرف گردن ہلانے پہ ہی اکتفا کیا۔۔۔

خرم کو گئے دو ہفتے ہو چکے تھے اور اس دوران سوما کا دماغ نہال اور میرو نے گھما کر رکھ دیا تھا ایک بار تو دونوں پٹ بھی چکے تھے تب شچی دونوں کو باہر لے گیا تھا اور سوما خود بیٹھ کر رونے لگی تھی رونا ہی تھا تو مارا کیوں تھا تائی ماں کو

سوما کو روتے دیکھ مزید غصہ آیا غضب خدا کا چلو نہال کو مارا ٹھیک اس معصوم
ننھی میرو کو کیوں مارا۔۔۔

آپ دیکھ تو رہی تھیں کتنا تنگ کر رہے تھے دونوں سوما نے ناک سکوڑتے روتے
ہوئے کہا۔۔۔ تو بیٹا پیار سے سمجھاتے ہیں نہ ایسے تو بچے ڈھیٹ ہو جائیں گے احمد
صاحب نے بھی تاسف سے سوما کو دیکھتے کہا۔۔۔

ڈیڈ میں کب مارنا چاہتی ہوں وہ تو بس۔۔۔ سوما منمنائی۔۔۔

اچھا اب چپ کرو اور جاؤ ہاتھ منہ دھو کر آؤ تنگ بھی تو واقعی بہت کیا ہوا تھا
شائستہ بیگم نے کہا۔۔۔

سوما اٹھ کر منہ دھو کر سیدھے کچن میں گئی تھی اپنے لاڈلے کو منانا بھی تو
تھا۔۔۔

اسی دوران خرم کی کال آگئی کال پک کرتے ہی اس نے بچوں کے مارنے کی بابت پوچھا ادھر سے بھی اسے ڈانٹ ہی پڑی تھی۔۔۔ نہال نے اپنے بابا سے شکایت کر دی تھی۔۔۔ سوما فون پہ بات کرتے ہی ایک بار پھر رو دی تھی۔۔۔ سوما اب روئیں نہیں اسپیکر سے خرم کی جھنجھلائی آواز ابھری۔۔۔

آپ کب آئیں گے سوما نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ اور دور بیٹھے شخص کے دل کو یہ جملہ نہال کر گیا تھا۔۔۔

جلد ہی آجاؤں گا بس ایک دو دن مزید۔۔۔

آپ بیس دن کا کہہ کر گئے تھے اور اب مزید دنوں کا کہہ رہے ہیں ایسا کریں وہیں رہیں آپ آنے کی ضرورت نہیں ہے غصے میں کہہ کر سوما نے فون ہی بند کر دیا تھا جبکہ خرم فون کو دیکھ کر مسکرا دیا تھا میری وِچ۔۔۔

ماما، بابا کب آئیں گے؟؟

رات کو سونے کے لیے لیٹے تو روز کا سوال نہال نے دوبارہ دہرایا۔۔۔

ایک دو دن میں کبھی بھی آجائیں گے۔۔۔

سچی ماما۔۔

مچی ماما کی جان سوما نے نہال کی ناک دبائی۔۔۔

چلو میرا بیٹا اب سو جاؤ۔۔۔

ماما آج کونسی اسٹوری سنائے گیں۔۔۔

ہمممم کوئی نئی سوما نے مسکرا کر کہا تو نہال یا ہوووو کہہ کر سوما سے لیٹ گیا اب
ایک طرف نہال تو دوسری طرف میرو تھی جسکو سوما پہلے ہی سلا چکی تھی۔۔۔

دو دن بعد رات کو جب سب کھانا کھا رہے تھے تبھی گیٹ پہ بیل ہوئی اور تھوڑی دیر بعد نہال بابا کہتا جمپ کرتا بھاگا۔۔۔ بابا کی جان خرم نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسے گلے لگاتے پیار کیا آگے بڑھ کر سبکو سلام کرتے ہوئے سوما کی گود سے میرو کو لیا جو اسے دیکھ کر ماں کی گود سے اترنے کو بے چین ہو گئی تھی میری پرنس۔۔۔

بابا یہاں آئیں نہال نے خرم کی انگلی پکڑ کر چسیر پہ بیٹھاتے کہا۔۔۔ سب ہی اسکا حال ہو چھ رہے تھے جبکہ غازی بغور نہال کا خوشی سے بھرپور چہرہ دیکھ رہا تھا جو خرم کی گود میں چڑھا بیٹھا چہک رہا تھا ورنہ پچھلے ایک ہفتہ سے اب وہ چڑچڑا ہو رہا تھا کھانا پینا الگ کم کر دیا تھا تبھی خرم کی کسی بات پہ غازی کی نظر اس پہ پڑی جس نے میرو کو ساتھ بیٹھی سوما کو تھما دیا تھا اور نہال کو گود میں پکڑ کر بیٹھا تھا اور زرا ذرا دیر بعد لاشعوری طور پہ نہال کو چوم رہا تھا۔۔۔ کھانے کے بعد روماسکے لیے چائی لے آئی تھی آئر اور نہال کھیل میں مگن تھے میرو خرم

کی گود میں تھی تبھی خرم نے غازی کو بھی اپنی بات میں شامل کیا جو بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا ایکدم چونکا۔۔۔ صحیح کہہ رہا ہوں نا میں خرم نے اسے دیکھتے کہا جب کہ غازی اسے نا سمجھی سے دیکھے گیا۔۔۔

کافی دیر نیچے بیٹھنے کے بعد خرم بچوں کو لے کر روم میں چلا گیا تھا۔۔

اسے واپس آئے دو گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ دونوں اب اپنے بیڈروم میں تھے بچوں کو دیکھتے ہوئے خرم نے سوال کیا... کیسے گزرے دن..!! بچوں نے تنگ تو نہیں کیا... "نہیں اتنا زیادہ نہیں بس آپکی لاڈلی کبھی کبھار با..با..با کی رٹ لگا دیتی تھی.. " اس نے مسکراتے ہوئے بتایا... اور نہال نے آخری ویک میں "بابا کب آئیں گے پوچھ پوچھ کر سر کھا لیا تھا.. " اس کے علاوہ تو نہیں کیا تنگ... آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی خفگی در آئی تھی جو اس بات کی غماز تھی کہ نہال نے اسے خوب تنگ کیا ہے...

اسکا سر اس کے کندھے پر تھا جب اچانک خرم نے پھر پوچھا اور مجھے مس کیا۔۔۔

سوما نے اپنا سر اٹھایا اور اسکی آنکھوں میں کچھ سیکنڈز دیکھنے کے بعد دوبارہ سر رکھ لیا۔۔۔ کہ اسے اسکی آواز سنائی دی " یاد انھیں کیا جاتا ہے جنکو ہم بھول جائیں جبکہ میں آپکو ان دنوں میں ایک لمحہ کو بھی نہیں بھول پائی۔۔۔

اور یہ وہ اقرار تھا جس نے خرم کی پچھلے ایک ماہ کی تھکن اتار دی تھی۔۔۔ اس نے پیار سے مسکراتے ہوئے اپنے بچوں کی ماں کو دیکھا اور اسکی پیشانی پر اپنے پیار کی نشانی چھوڑ دی۔۔۔♥

میں بھی ایک پل کو آپکو بھول نہیں پایا۔۔۔ تبھی اتنے دن مجھ سے، ہم سے دور رہے سوما نے شکوہ کیا۔۔۔

مجبوری نہ ہوتی تو کیا آپ لوگوں سے دور رہتا خرم نے بھی سوما کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پیار سے کہا تو سوما خاموشی سے اسکے کندھے پہ سر رکھ گئی۔۔۔

سات سال بعد:-

غاز، غاز نہال کی آواز میں جوش ہی جوش تھا۔۔

جبکہ ساتھ بیٹھی میرو بابا، بابا، بابا کہہ رہی تھی۔۔

دونوں اپنی ٹیم کو بک اپ کر رہے تھے

آج سنڈے تھا اور سبھی نے کرکٹ کا پلان بنایا خرم اور عمار ایک ٹیم تھے جبکی شجی اور غازی ایک ٹیم میں تھے پچھلے کچھ عرصے میں غازی میں بہت سدھار آیا تھا بے شک وہ چپ رہتا تھا مگر ہر بات سمجھنے سننے لگا تھا۔۔

یا ہو وی وُن دا میچ نہال نعرہ لگاتے غازی کی جانب بھاگا غازی جھکا تھا کہ شاید وہ اسکے گلے لگے گا مگر اس نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اور ویل وُن غاز کہا۔۔ اسکے پیچھے ہی خرم تھا ہا ہا ہا بابا یو لوز دا میچ اور اسکے گلے لگتے نیچے گرایا غازی نے

گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اب خرم کے گلے لگا اس پہ لیٹا ہوا تھا بابا اب آپ
اپنا پراس پورا کریں گے نا۔۔۔
بالکل بھی نہیں۔۔۔
نو بابا دیٹس ناٹ فیئر۔۔۔

خرم نے نہال کو بانیک دلانے کا وعدہ کیا تھا آخر کو وہ چودہ سال کا تھا۔۔۔
غازی کو اپنی آنکھوں میں نمی اترتے محسوس ہوئی تو اس نے نظریں پھیر لی
تھیں۔۔۔

غازی اپنے کمرے میں تھا جب دروازہ کھول کر نہال، آئزہ اور میرب نے اوپر
تلے گردن ڈال کر اندر آنے کی اجازت مانگی ہم آجائیں غاز۔۔۔؟؟؟
غازی ان تینوں کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکرایا اور اندر بلا لیا آجاؤ۔۔۔

یہ شرارتیوں کی بٹالین میرے کمرے میں کس وجہ سے آئی ہے۔۔۔؟؟؟

پہلے آپ پرامس کریں منع نہیں کریں گے نہال نے سب سے پہلے کام کی بات کی۔۔۔ پہلے کام تو پتا چلے۔۔۔ وہ چاچو آئر نے آہستہ سے کہا وہ۔۔۔

چاچو ہمیں نہ آپکا گٹار چاہیے میرو جو سب سے زیادہ چلبلی تھی نے جھٹ سے کہا۔۔۔

اور آپ لوگوں کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپکو گٹار دے دوں گا غازی نے مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا۔۔۔ کیونکہ آپ بہت اچھے ہیں تینوں نے یک زبان ہو کر کہا اور اس پہ جھپٹ پڑے چاچو، غازی پلیر دے دیں نہ تینوں اس پہ تھے اور غازی کے قہقہے فضا میں بلند ہو رہے تھے۔۔۔

باہر کھڑے خرم نے غازی کے قہقہے سنے اسکے اندر تک سکون اتر گیا تھا غازی کا یہ روپ صرف بچوں کی حد تک ہی تھا باقی سب کے سامنے وہ ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا اور اسکے پیچھے کی وجہ سے ابھی تک خرم آگاہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

بس غاز چند سال مزید اسکے بعد تمہارا انتظار ختم ہو جائے گا نہال کی آٹھارویں سالگرہ پہ سبکے سامنے میں بتا دوں گا کہ نہال کون ہے اسکی اصلی پہچان میں نہیں تم ہو نہال احمد صرف نہال احمد نہیں بلکہ نہال غازی احمد ہے۔۔۔ تب تک میرا ، ہمارا بیٹا اتنا مضبوط ہو چکا ہو گا کہ دنیا کو فیس کر سکے انکی باتوں کو برداشت کر سکے۔۔۔

اور میں جانتا ہوں اس وقت تم بھی اپنا آپ سب پہ ظاہر کر دو گے بہت قرض ہے تم پہ بہت سے سوالوں کے جوابات دینے ہیں تم نے میرے۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو میں نہیں جانتا کہ تم اسی دن ٹھیک ہو گئے تھے جب میرو کے آنے پہ تم پھوٹ پھوٹ کر نہال کو پکارتے روئے تھے۔۔۔

میں نے کب کب تمہاری آنکھوں میں نہال کے لیے تڑپ نہیں دیکھی مگر صرف نہال کی خاطر یہ تکلیف دہ وقت جھیلنا پڑا۔۔۔ یہاں لوگ کبھی نہیں بھولتے تمہارے ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی نہ صرف تمہیں بار بار تمہارا ماضی

یاد دلایا جاتا بلکہ نہال کو بھی ٹارگٹ بنایا جاتا اور اس سب میں نقصان ہمارے نہال کا ہونا تھا۔۔۔

خرم نے آنکھ میں آئی نمی کو انگلی سے صاف کیا اور آنسو کا قطرہ ہوا میں اچھال دیا۔۔۔

شرارتی ٹولہ اب ہوہوکار کرتا باہر آچکا تھا مطلب انکے مذاکرات کامیاب ہوئے تھے۔۔۔

غازی نے عشاء کی نماز ادا کی اور دروازہ لاکڈ کرنے کے بعد اپنی ڈائری لے آیا روز کی باتیں اب وہ اپنی ڈائری سے سنیر کرتا تھا۔۔۔

آج نہال نے پھر غاز اور خرم میں سے خرم کو چنا۔۔۔

کرکٹ میچ جیتنے کے بعد مجھے لگا تھا آج تو نہال ضرور مجھ سے آکر گلے ملے گا
لیکن وہ آج بھی خرم سے نا صرف گلے ملا بلکہ مجھ سے زیادہ اسے پیار کیا گو کہ
میں جانتا ہوں اسے معلوم ہے کہ اسکا باپ میں ہوں اس کے باوجود وہ خرم سے
دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ بچپن میں بھی جب کبھی خرم کچھ دن کے لیے اسکی
نظروں سے اوجھل ہو جاتا تھا تو وہ بیمار ہو جاتا تھا اور آج جب وہ چودہ سال کا
ہے تب بھی اسکا وہی حال ہے۔۔۔ وہ اس کے بناء نہیں رہ سکتا اور اچھا ہی ہے وہ
اس کے ساتھ رہے میرا ساتھ اس کے لیے پریشانی کا باعث ہی بنے گا۔۔۔ لوگ
میرے بیٹے کو ایک پاگل کا بیٹا کہیں مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔ خرم کے
ساتھ وہ ایک مکمل زندگی گزار رہا ہے ماں، بہن، باپ ہر رشتہ اس کے پاس ہے
اور میں نہیں چاہتا میرا ساتھ پا کر وہ ان سے محروم ہو جائے میرا کیا ہے میری
زندگی تو عائش کی یادوں کے سہارے گزر رہی ہے میں یہ بھی جانتا ہوں خرم کو
مجھ پہ شک ہے کہ میں ٹھیک ہوں تبھی تو اس نے عائش کی، نہال کے بچپن کی

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تمام تصاویر میری الماری میں لا کر رکھ دی تھیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں وہ چاہتا ہے کہ نہال میرے قریب ہو جائے اور وہ ہے بھی مگر اسکے باوجود وہ نہال کو خود سے دور نہیں کر سکتا ایک عمر اس نے اسے باپ بن کر پالا ہے اور یہ اسکا پھل ہے کہ وہ اسی کے نام سے منسوب رہے۔۔۔ اور سوما وہ شاید کبھی بھی نہال کو خود سے دور نہیں کرے گی وہ اپنی سگی بیٹی سے زیادہ نہال کو پیار کرتی ہے اور خرم نے بتایا تھا کیسے ان دونوں کی شادی ہوئی اور وجہ شادی نہال تھا۔۔۔ ایسی محبت کون کرتا ہے اس دور میں جیسی میرے یار خرم اور اس پیاری سی لڑکی نے میرے بیٹے سے کی ہے۔۔۔

کسی کو اولاد کو اس طرح چاہنا اتنا پیار دینا ایسی تربیت کرنا۔۔۔

یہ محبت کی نجانے کونسی قسم ہے لیکن ان لوگوں کو دیکھنے کے بعد میں صرف یہیں کہوں گا "محبت یوں بھی ہوتی ہے" بے غرض، بے ریا بس کیے جانا کیے جانا اور کیے جانا۔۔۔ اور یہ کہہ کر غازی نے مسکراتے ہوئے عائش، نہال اور اپنی

تصویر پہ ہاتھ پھیرتے یہ سوچ کر اپنے لب رکھ دیے تھے کہ وہاں دور آسمانوں
میں ایک روح اپنے بیٹے کو محفوظ ہاتھوں میں دیکھ کر یقیناً مطمئن اور خوش ہوگی

THE END

جیسا کہ میں نے شروع میں ہی آپ لوگوں کو آگاہ کیا تھا کہ یہ میرا پہلا ناول
ہے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں اس میں۔۔۔ ہو سکتا ہے یہ اختتام آپ لوگوں کو
پسند نہ آئے۔۔۔ آپ لوگ کی خواہش تھی کہ نہال اور غازی مل جائیں غازی
ٹھیک ہو جائے میں نے وہ کام کر دیا ہے مگر اپنے طریقے سے۔۔۔

اس اختتام سے میں مطمئن ہوں۔۔۔

آپ لوگوں کو کیسا لگا اختتام ضرور آگاہ کیجیے گا۔

امید ہے دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔۔۔

آپ سب کی ایس اے یوسف۔

